شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہٗ
کے مکاتیب میں سے عوام و خواص کے لئے چیدہ چیدہ ارشادات کا انتخاب

معارف و حقائق

جامع و مرتب
داماد حضرت شیخ الاسلام
حضرت مولانا سید رشید الدین حمیدی رحمہ اللہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہٗ
کے مکاتیب میں سے عوام و خواص کے لئے چیدہ چیدہ ارشادات کا انتخاب

معارفِ و حقائق

جامع و مرتب

داماد حضرت شیخ الاسلامؒ

حضرت مولانا سید رشید الدین حمیدی رحمہ اللہ

خلیفہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی قدس سرہٗ
مہتمم جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد (مدفون جنت البقیع)

زمزم پبلشرز

نزد مقدس مسجد۔ اردو بازار۔ کراچی
فون ۷۷۲۵۶۷۳

کتاب کا نام : معارف و حقائق

تاریخ اشاعت : مارچ ۲۰۰۲ء

باہتمام : احباب زم زم پبلشرز

کمپوزنگ : فاروق اعظم کمپوزرز فون : 386 75 63

سرورق : لومینر گرافکس

مطبع :

ناشر : زم زم پبلشرز، شاہ زیب سینٹر نزد مقدس مسجد، اردو بازار کراچی

فون: 7725673 - 7760374 فیکس:7725673

ای میل - zmzm01@cyber.net.pk

zamzam@sat.net.pk

ملنے کے دیگر پتے : دارالاشاعت، اردو بازار کراچی

علمی کتاب گھر اردو بازار۔ کراچی

قدیمی کتب خانہ بالمقابل آرام باغ۔ کراچی

صدیقی ٹرسٹ، لسبیلہ چوک۔ کراچی فون : 7224292

مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار۔ لاہور

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	عرض مرتب	۳۱
۲	صاحب مکتوبات کا تعارف	۳۳
۳	بیعت کا مسنون ہونا	۷۴
۴	اولوا العزم ہستیوں کا شیوہ	۷۴
۵	اگر میلان طبع مولانا اشرف علی تھانویؒ کی طرف نہیں ہے	۷۵
۶	میرے اور آپ کے علائق محض لوجہ اللہ ہونے چاہئیں	۷۵
۷	اولاد کو انگریزی تعلیم دلوا کر دوزخ کا کندہ بنانا	۷۶
۸	اصلاح نفس کا خیال ایک نفس پرور سے؟	۷۶
۹	محبوب حقیقی تک رسائی حضرت تھانویؒ کی بارگاہ میں ارجیٰ ہے	۷۷
۱۰	اپنے مرید کو حضرت تھانویؒ سے بیعت کا حکم	۷۷
۱۱	صحبۃ الشیخ ساعۃ خیر من عبادۃ ستین سنۃ	۷۸
۱۲	کیا تعلقات بین المرید والشیخ خدمات مالیہ کے لئے ہوتے ہیں؟	۷۸
۱۳	میں بارگاہ رشیدی کا سب سے چھوٹا غلام ہوں	۷۹
۱۴	در محفل خودرہ مدہ ہچو منے را:: افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را	۷۹
۱۵	عمر ستر ۷۰ سے تجاوز کر گئی مگر توشہ آخرت کچھ نہیں	۸۰
۱۶	میں اپنے آپ کو ننگ اسلاف کیوں لکھتا ہوں؟	۸۰
۱۷	توجہ الی اللہ اور اصلاح نفس کی مجھ کو فرصت کہاں	۸۱
۱۸	محرومیت نے دامن نہ چھوڑا	۸۱
۱۹	آپ کا مجھ سے بیعت کرنا سخت غلطی تھی	۸۲

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۸۲	پرائے پوت کس نے پالے	۲۰
۸۲	آپ کامل تارک الدنیا کو تلاش کیجئے	۲۱
۸۳	انسان کو صرف اللہ تعالیٰ سے دل لگانا چاہئے	۲۲
۸۳	رجعت کے اسباب	۲۳
۸۳	مجلس کے سب سے بڑے کو پیش کرو	۲۴
۸۴	فنا فی الشیخ ہونا سلوک میں ضروری ہے	۲۵
۸۴	اپنے شیخ اور مرشد سے رابطہ منقطع کرنا غلط ہے	۲۶
۸۵	وظائف وغیرہ کے لئے صاحب مجاز سے اجازت حاصل کرنا کیوں اور کس لئے؟	۲۷
۸۵	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو بحالت خواب بوسہ دینا	۲۸
۸۵	مینجر سیاست کی طلب پر المعراج نامی مضمون	۲۹
۸۶	سورہ فاتحہ کی ہر ہر آیت پر وقف کرنا	۳۰
۸۶	نوافل کر ترک کر کے قضاء عمری میں اشتغال بہتر ہے	۳۱
۸۶	سودی قرضہ ہرگز نہ لیں	۳۲
۸۶	میرا محبوب فقط اللہ ہے	۳۳
۸۶	''تکیہ'' نہایت مبارک اور مسعود جگہ ہے	۳۴
۸۷	سالک کا دل بڑھانے کے لئے الہامات	۳۵
۸۷	نماز میں وساوس کا علاج	۳۶
۸۷	مشائخ طریقت کو ایصال ثواب کا طریقہ	۳۷
۸۸	حسینوں کے جال سے بچنے کا طریقہ	۳۸
۸۸	یک در گیر محکم گیر	۳۹

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۸۹	حضرت گنگوہیؒ کی وفات پر حضرت شیخ الہندؒ کے کہے ہوئے مرثیہ پر اعتراض	۴۰
۸۹	امور مسئولہ کے جوابات	۴۱
۹۰	خدا کا طالب شرم کرے تعجب ہے	۴۲
۹۰	تہجد کی رکعتوں میں کوئی تحدید نہیں	۴۳
۹۱	حبس دم کا طریقہ	۴۴
۹۲	بارہ تسبیح کا طریقہ	۴۵
۹۳	خلو معدہ کے وقت ذکر کرنا چاہئے	۴۶
۹۳	سالک کو جو واقعات پیش آئیں الخ	۴۷
۹۳	تنگ دستی دور کرنے کا عمل	۴۸
۹۴	تصور شیخ کا طریقہ	۴۹
۹۴	تزکیہ قلب کے لئے سب سے زیادہ مؤثر عمل	۵۰
۹۴	پاس انفاس کا طریقہ	۵۱
۹۵	جو حالتیں خواب وغیرہ کی پیش آئیں لوگوں سے بیان نہ کیجئے	۵۲
۹۵	نماز اور روزہ کی قضاء کس طرح	۵۳
۹۵	امور مسئولہ عنہا کا جواب	۵۴
۹۶	تضرع وزاری مطلوب ہے	۵۵
۹۶	ابتداء میں سالک کے لئے تنہائی ضروری ہے	۵۶
۹۶	مسجد کے اوقاف کے بارے میں علماء ہند کا فتویٰ	۵۷
۹۶	دار الحرب میں سود کا مسئلہ	۵۸
۹۷	قرآن کی تلاوت اگرچہ بلا معنیٰ ہو مفید ہے	۵۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۶۰	جوابات حسب ذیل ہیں	۹۷
۶۱	ذکر اس قدر کیجئے کہ بے اختیار جاری رہنے لگے	۹۹
۶۲	مولانا تھانویؒ کے مواعظ بہت مفید ہیں	۹۹
۶۳	پریشانیوں کے ازالہ کے لئے عمل	۱۰۰
۶۴	سلطان الاذکار کے آثار	۱۰۰
۶۵	پاس انفاس کی اصلی غرض	۱۰۰
۶۶	نفاق کے شعبے	۱۰۱
۶۷	اہل وعیال کی خبر گیری ضروری ہے	۱۰۱
۶۸	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قلت ہدیہ سے شرم کیوں	۱۰۱
۶۹	حضرت نانوتویؒ کا شجرہ دعائیہ پڑھ لیا کیجئے	۱۰۱
۷۰	دل کا لگنا مطلوب نہیں	۱۰۲
۷۱	بیوی کے ساتھ خلوت بھی روح کو جلا دیتی ہے	۱۰۲
۷۲	رمضان کو سفر میں ہرگز ضائع نہ کیا جائے	۱۰۲
۷۳	ایں ہمہ غنیمت است	۱۰۳
۷۴	والدین کی خدمت گزاری عبادت ہے	۱۰۳
۷۵	آخر شب میں اٹھنے کے لئے مجرب عمل	۱۰۳
۷۶	اصلی عبادت شکر ہے	۱۰۴
۷۷	آپ اگر ضرورت سمجھیں تو	۱۰۴
	مولانا الیاس صاحب کی خدمت میں عریضہ پیش کردیں	
۷۸	عام دعاؤں کے لئے زیادہ مناسب دعا	۱۰۴
۷۹	اسلاف اور مسلمانوں کے لئے مختصر دعاء	۱۰۵

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۰۵	دعاء میں دل لگنا ضروری ہے	۸۰
۱۰۵	حسن خاتمہ کے لئے نہایت مؤثر آیت	۸۱
۱۰۶	آفات ومصائب سے بچنے کا عمل	۸۲
۱۰۶	مسلمانوں کے لئے جملہ تکالیف موجب کفارہ سیئات ہیں	۸۳
۱۰۶	یہ دنیا دارالا بتلاء والا امتحان ہے	۸۴
۱۰۷	قرض کی ادائیگی کا عمل	۸۵
۱۰۷	جب وساوس کا غلبہ ہو تو کیا کریں	۸۶
۱۰۷	بچہ والدین کے لئے حجاب عن النار ہوتا ہے	۸۷
۱۰۸	بچپن میں اولاد کے مرجانے سے خوش ہونا چاہئے	۸۸
۱۱۰	دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کا عمل	۸۹
۱۱۰	قلت کلام اور قلت مجالست کو عمل میں لائیے	۹۰
۱۱۱	الحمد للہ فلاں شخص کو رونا آ گیا	۹۱
۱۱۲	محبوب حقیقی کی رضا وخوشنودی مقصد اصلی ہے	۹۲
۱۱۳	مراقبہ کس کو کہتے ہیں؟	۹۳
۱۱۵	قوالی طریقت کی چیزوں میں سے نہیں ہے	۹۴
۱۱۵	کب تک رسمی اور اصطلاحی علوم میں دل ودماغ کھپائے گا	۹۵
۱۱۵	خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کا مصیبت نہ آنے پر رونا	۹۶
۱۱۶	جلسہ بازیاں اور اٹکھیلیاں آج اچھی معلوم ہو رہی ہیں	۹۷
۱۱۶	سوالات کے جوابات	۹۸
۱۱۷	فتنہ خاکساری بہت بڑا فتنہ ہے	۹۹
۱۱۸	قوت حافظہ کے لئے عمل	۱۰۰

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۰۱	بیعت توبہ اور بیعت ارشاد میں فرق	۱۱۸
۱۰۲	میری دعائیں صرف احباب اور بزرگوں تک منحصر نہیں	۱۱۸
۱۰۳	ہند میں رہ کر مدینہ کے عشق میں بے قرار رہنا ہزار درجہ بہتر ہے	۱۱۹
۱۰۴	ذکر کرتے کرتے چھوڑ دیا جائے تو قلب میں قساوت پیدا ہو جاتی ہے	۱۲۱
۱۰۵	فراق ووصل چہ خواہی رضائے دوست طلب	۱۲۲
۱۰۶	حقوق العباد توبہ سے بھی معاف نہیں ہوتے	۱۲۲
۱۰۷	جس قدر مطلوب بڑا ہوتا ہے اسی قدر مشقتوں کا برداشت کرنا بھی ضروری ہوتا ہے	۱۲۳
۱۰۸	ذکر پر مداومت کیجئے چاہے دل لگے یا نہ لگے	۱۲۴
۱۰۹	ذکر کی قسمیں	۱۲۴
۱۱۰	اگر مستحق لذت وراحت ارباب تقویٰ ہوتے تو سب سے زیادہ راحت میں انبیاء ہوتے	۱۲۴
۱۱۱	جو کام بھی کیجئے حسن نیت سے کیجئے	۱۲۵
۱۱۲	ذکر قلبی کا طریقہ	۱۲۶
۱۱۳	تسبیحات ستہ صبح وشام	۱۲۶
۱۱۴	اگر مروجہ میلاد اور عرس میں عدم شرکت ایذاء رسانی کا باعث ہو تو شرکت کر لیں	۱۲۶
۱۱۵	اپنی جائداد کا انتظام خود کیجئے	۱۲۷
۱۱۶	پیلو کی مسواک سب سے افضل ہے	۱۲۷
۱۱۷	ذکر قلبی محض تصور اور دھیان سے ہوگا	۱۲۷
۱۱۸	موت اگر امید افزا واقع ہوئی ہے تو خوشی کی بات ہے	۱۲۷

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۱۹	وساوس کے علاج کا طریقہ	۱۲۸
۱۲۰	ذکر روحی کس کو کہتے ہیں	۱۲۹
۱۲۱	جیل کے ایام کو غنیمت سمجھئے	۱۲۹
۱۲۲	آپ کے جیل پہونچنے میں کیا عجب ہے کہ خدا کے یہاں بڑی خیر مضمر ہو	۱۳۰
۱۲۳	ملکہ یادداشت کس کو کہتے ہیں؟	۱۳۱
۱۲۴	ایک اسرائیلی کے ایک سو اہل ایمان کے قتل کر دینے پر بھی مغفرت فرمادی	۱۳۱
۱۲۵	مراقبہ ذات مقدسہ باری عزوجل	۱۳۲
۱۲۶	صرف مراقبہ اور توجہ الی الذات میں وقت صرف کیجئے	۱۳۳
۱۲۷	حضرت گنگوہی کا پسندیدہ درود شریف	۱۳۳
۱۲۸	تبلیغی جماعت کے افراد کی ذمہ داری	۱۳۴
۱۲۹	دیہات میں ابتدائی دینی مکاتب کا جاری کرنا ضروری ہے	۱۳۴
۱۳۰	جیل سے رہائی کے لئے کوشش میں کوئی حرج نہیں	۱۳۴
۱۳۱	ممنوع الاجازت امی کی تعریف	۱۳۵
۱۳۲	جسمانی تکالیف ذکر کی تاثیرات ہیں	۱۳۵
۱۳۳	انانیت، جاہ پرستی، نفس پرستی، خودغرضی، اس راہ میں سدعظیم ہیں	۱۳۵
۱۳۴	میں آپ کو بیعت توبہ کی اجازت دیتا ہوں	۱۳۶
۱۳۵	تحقیق فلاں بزرگ نے فلاں کی نسبت سلب کرلی"	۱۳۷
۱۳۶	چاروں سلسلوں میں بیعت کی اجازت	۱۳۷
۱۳۷	روضہ اقدس پر حاضری کے وقت جملہ طرق ادب کا لحاظ رکھا جائے	۱۳۷
۱۳۸	توجہ الی الذات میں کامیابی ہی اصل کامیابی ہے	۱۳۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۳۹	وفی انفسکم افلا تبصرون اعلیٰ درجہ کا مراقبہ ہے	۱۳۸
۱۴۰	بیعت لینے کا طریقہ	۱۳۹
۱۴۱	اللہ تک پہونچنے کے لئے راہیں بے شمار ہیں	۱۴۰
۱۴۲	لطائف مدرکہ کا ترقی پذیر ہونا نعمت عظیمہ ہے	۱۴۲
۱۴۳	تبلیغ دین کی راہ میں مشکلات ناگزیر ہیں	۱۴۳
۱۴۴	اس زمانہ میں مناظرہ حقیقی نہیں ہوتا	۱۴۳
۱۴۵	حضرت گنگوہیؒ کے مکتوبات میرے پاس نہیں	۱۴۴
۱۴۶	بیوی کا نفقہ شوہر پر کب واجب نہیں؟	۱۴۴
۱۴۷	سفر حج نہایت مبارک سفر ہے	۱۴۴
۱۴۸	حافظ ابن تیمیہؒ کا مسلک غلط ہے	۱۴۴
۱۴۹	چالیس نمازیں اس حصہ میں ادا کیجئے جو زمانہ نبوت میں مسجد تھا	۱۴۵
۱۵۰	مہدی تین ہیں، لغوی، اصطلاحی، موعود	۱۴۶
۱۵۱	استدراج کس کو کہتے ہیں؟	۱۴۶
۱۵۲	تصور شیخ کے کیا معنیٰ ہیں؟	۱۴۶
۱۵۳	تصور شیخ میں غلو	۱۴۷
۱۵۴	دار الحرب میں جمعہ جائز ہے یا نہیں؟	۱۴۸
۱۵۵	ختم سورہ یٰسین شریف کی ترکیب	۱۴۸
۱۵۶	شیعہ مسلمان ہے یا کافر؟	۱۴۹
۱۵۷	مدار نجات نسب نہیں ہے عمل ہے	۱۴۹
۱۵۸	سادات پر تمام مسلمانوں کی خدمت گذاری ضروری ہے	۱۴۹
۱۵۹	جس چیز سے مسلمانوں کو فائدہ پہونچے وہ سب سے زیادہ محبوب ہے	۱۵۰

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۶۰	ابتدائے اسلام میں نماز کے اندر فعل کثیر ممنوع نہ تھا	۱۵۱
۱۶۱	فرائض کھڑے ہوکر پڑھنا اولیٰ ہے	۱۵۱
۱۶۲	امارت کے لئے اور بہت سے اہل اور لائق اشخاص موجود ہیں	۱۵۱
۱۶۳	مہمانوں کی خدمت سنت ابراہیمی ہے	۱۵۲
۱۶۴	اس مرتبہ جیل کی مہمانی کے بعد ممکن ہے کہ دارالعلوم سے میرا قطع تعلق کردیا جائے	۱۵۲
۱۶۵	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے کا گوشت کھایا یا نہیں؟	۱۵۳
۱۶۶	حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پائجامہ پہننا ثابت ہے یا نہیں؟	۱۵۳
۱۶۷	کیا تعمیر مسجد میں غیر مسلم کا پیسہ لگایا جاسکتا ہے؟	۱۵۴
۱۶۸	کیا مدرسہ میں غیر مسلم کا چندہ لیا جاسکتا ہے؟	۱۵۴
۱۶۹	مجمع عام میں زبان عام فہم استعمال کرنی چاہئے	۱۵۴
۱۷۰	صاحبزادی کے لئے نینی جیل الہ آباد سے مٹھائی کا پارسل	۱۵۵
۱۷۱	تصنیف وتالیف کی طرف میری توجہ نہ ہونے کی وجہ	۱۵۵
۱۷۲	حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام عمر میں ایک مرتبہ فرض ہے	۱۵۶
۱۷۳	دیگر مسائل کے جوابات	۱۵۶
۱۷۴	آپ حضرات مفت میں غازی بن رہے ہیں	۱۵۷
۱۷۵	شیخ سراج الدین قدیم اور ممتاز محسن ہیں	۱۵۸
۱۷۶	بزرگوں کی ارواح کو کس طرح ثواب پہونچایا جائے؟	۱۵۸
۱۷۷	کیا عقد نکاح کیلئے گواہوں کا عادل ہونا شرط ہے؟	۱۵۹
۱۷۸	ابابیل کی بیٹ کا کیا حکم ہے؟	۱۵۹
۱۷۹	شیعوں کے وضو کے بقیہ پانی کا کیا حکم ہے؟	۱۶۰

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۶۰	شیعہ کے یہاں کھانا کیسا ہے؟	۱۸۰
۱۶۰	شب برأت کے حلوے کا کیا حکم ہے؟	۱۸۱
۱۶۰	اگر سنی گواہوں کے علاوہ ایک شیعہ گواہ بھی ہو تو نکاح ہو جائے گا؟	۱۸۲
۱۶۱	کابین نامہ میں اگر تفویض طلاق شوہر کی جانب سے ہے تو صحیح ہے یا نہیں؟	۱۸۳
۱۶۱	نکاح کا خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا مسنون ہے یا بیٹھ کر؟	۱۸۴
۱۶۱	کیا عید کی نماز کے بعد ملنا اور مصافحہ ومعانقہ کرنا مسنون ہے؟	۱۸۵
۱۶۲	نینی جیل الہ آباد میں عید	۱۸۶
۱۶۲	۲۴, تاریخ کو رہائی کا انتظار کریں	۱۸۷
۱۶۳	ضیافتیں موجب شکر گزاری ہیں	۱۸۸
۱۶۳	حلفنامہ مسٹر محمود افسر انچارج پولیس اسٹیشن روڈ کی	۱۸۹
۱۶۵	سبز چائے کہاں پیدا ہوتی ہے، کہاں استعمال کی جاتی ہے؟ کس طرح بنائی جاتی ہے؟	۱۹۰
۱۶۶	صراط مستقیم ہی سید احمد شہیدؒ کے ملفوظات ہیں	۱۹۱
۱۶۷	امداد السلوک رسالہ مکیہ کا ترجمہ ہے	۱۹۲
۱۶۷	صدقہ اور قرض حسنہ کا ثواب	۱۹۳
۱۶۸	اگر میں تسخیر کا کوئی عمل جانتا تو جیل میں کیوں پڑا ہوتا	۱۹۴
۱۶۸	حضرت گنگوہیؒ کو خواب میں دو مرتبہ اور حضرت شیخ الہندؒ کو کئی مرتبہ دیکھا	۱۹۵
۱۶۸	بخاری کیلئے حضرت شیخ الہندؒ کے تراجم اور بخاری کے حواشی بہت کار آمد ہیں	۱۹۶
۱۶۹	روزانہ درس کیلئے بخاری کے سند کے الفاظ	۱۹۷

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۹۸	اجازت فی الحدیث	۱۶۹
۱۹۹	کیا آپ سے تعلق انجمن کی ممبری پر موقوف ہے؟	۱۷۰
۲۰۰	ہماری سیاسیات میں شمولیت کا مشغلہ کب تک؟	۱۷۰
۲۰۱	انگریزوں کی اسلام دشمن حکومت کو مٹانے کی تحریک	۱۷۱
۲۰۲	۴۲ء میں مراد آباد جیل میں رمضان المبارک کا معمول	۱۷۱
۲۰۳	مراد آباد جیل سے حضرت حاجی صاحب کے لئے قربانی	۱۷۲
۲۰۴	بعض ممبران شوریٰ کو جیل میں بند مدرسین کی تنخواہوں پر اعتراض	۱۷۲
۲۰۵	مدرسہ شاہی کے فرائض	۱۷۵
۲۰۶	جانشین شیخ الہندؒ لکھنے پر اظہار ناراضگی	۱۷۶
۲۰۷	اگر آپ حضرات کا یہی معاملہ رہا تو بہت جلد مجھ کو ہندوستان چھوڑنا پڑے گا	۱۷۷
۲۰۸	رزق کا کفیل دار العلوم نہیں ہے	۱۷۸
۲۰۹	کانگریس غیر قانونی جماعت ہے میں یوپی کا نائب صدر ہوں	۱۷۸
۲۱۰	ہم کو کسی سے دشمنی نہیں ہے	۱۷۹
۲۱۱	جمعیۃ علماء ہند کا مسلم لیگ سے اتحاد تعاون	۱۷۹
۲۱۲	دار العلوم سے پونے دو مہینہ کی رخصت بوضع تنخواہ	۱۸۰
۲۱۳	چودھری خلیق الزمان صاحب کا خط	۱۸۰
۲۱۴	مسلم لیگ نے کامیاب ہونے کے بعد اپنے عہد و پیمان کو توڑ دیا	۱۸۰
۲۱۵	جناح صاحب کا ارشاد، وہ پولیٹیکل وعدے تھے	۱۸۱
۲۱۶	جناح صاحب اور مسلم لیگ برطانیہ کے حامی و مددگار تھے	۱۸۱
۲۱۷	غیر مسلم کے ساتھ دوستی مسلم لیگ کا دستور اساسی	۱۸۲

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۱۸	نوجوان طلباء کو اپنی تعلیم پوری کرنی چاہئے	۱۸۲
۲۱۹	مہمان کی غلطی پر حضرتؒ کا معافی چاہنا	۱۸۲
۲۲۰	آئندہ تقسیم کا بار مجھ پر نہ ڈالیں	۱۸۳
۲۲۱	میں حضرت مجددؒ کی اولاد میں سے نہیں ہوں	۱۸۳
۲۲۲	ڈاکٹری علاج میں کوئی حرج نہیں ہے	۱۸۳
۲۲۳	جمعیۃ علماء کا قیام ہر زمانہ میں مسلمانوں کے لئے لازم ہے	۱۸۴
۲۲۴	مولانا آزاد اسلامی فرائض کی ادائیگی میں جفاکش جانباز ہیں	۱۸۴
۲۲۵	روساء صرف مادیت کے پرستار ہوتے ہیں	۱۸۵
۲۲۶	قضاء عمری کے متعلق ایک شبہ	۱۸۵
۲۲۷	یہ کیسے معلام ہو کہ فلاں عمل شیطانی ہے اور فلاں عمل غیر شیطانی	۱۸۶
۲۲۸	مولانا نجم الدین کی تصنیف ''یادگار سلف'' کو دیکھ کر اظہار تأثر	۱۸۶
۲۲۹	ایک سوال صبر مقدم ہے یا شکر	۱۸۷
۲۳۰	میرے نکاح پڑھنے کیلئے مہر فاطمی کیوں شرط ہوتی ہے؟	۱۸۷
۲۳۱	تیر قضاء کو نبی یا ولی کی دعا روک سکتی ہے	۱۸۹
۲۳۲	مبارک پور اور سکرور کا موٹر کا بار صرف میری وجہ سے اٹھانا پڑا	۱۸۹
۲۳۳	اصلاح وتبلیغ میں ہمیشہ قول لین کا خیال رکھنا چاہئے	۱۹۰
۲۳۴	مکتوبات کی جمع وترتیب اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو کیجئے	۱۹۰
۲۳۵	اسارت مالٹا کے زمانہ میں چھ افراد خاندان راہی ملک عدم	۱۹۱
۲۳۶	حضرت شیخ الہندؒ مالٹا میں نہایت صابر وشاکر رہیں	۱۹۲
۲۳۷	مالٹا میں سورہ تراویح	۱۹۲
۲۳۸	مولانا مرتضیٰ حسن کو نہ آنیوالے موعودہ پارسلوں کا شکریہ پہونچادیں	۱۹۳

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۳۹	ہم کو اپنی آزادی کی ابھی کوئی خبر نہیں	۱۹۳
۲۴۰	ہم لوگ اس وقت ''ابدال فرشتہ'' میں مقیم ہیں	۱۹۳
۲۴۱	سولیس میں قیام	۱۹۴
۲۴۲	سپرنٹنڈنٹ اگرچہ یورپین ہے مگر اس میں آدمیت ہے	۱۹۵
۲۴۳	جیل کا سکون مجبور کرتا ہے کہ یہاں سے نکلنے کی دعا نہ کروں	۱۹۶
۲۴۴	نہ میں محمودی ہوں، نہ رشیدی، نہ قاسمی ہوں نہ امدادی	۱۹۶
۲۴۵	کیا راتوں کو آپ نے تنگ نہیں کر دیا؟	۱۹۷
۲۴۶	صدقہ دافع بلا اور وباء ہے	۱۹۸
۲۴۷	ناواقف حضرات کیلئے شرما کر سفارشیں لکھ دیتا ہوں	۱۹۸
۲۴۸	تفسیر بالرائے کی ممانعت	۱۹۹
۲۴۹	اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہندوستان میں اسلام باقی رہے تو بہت جلد بیدار ہو جایئے	۱۹۹
۲۵۰	برطانیہ سے آزادی حاصل کرنے کیلئے ہندوستان کی دوسری قوموں کو ساتھ لینا ضروری ہے	۱۹۹
۲۵۱	آزادی کے بعد مشترک نظام کو موجودہ سامراجی نظام کے مقابلہ میں اھون البلیتین قرار دیا جاتا ہے	۲۰۰
۲۵۲	سوالات کے جوابات حسب ذیل ہیں	۲۰۱
۲۵۳	ہندوستان کا نظام حکومت	۲۰۲
۲۵۴	مجوزہ پاکستان کی مشکلات اور نقصانات	۲۰۳
۲۵۵	ہندوستان دار الحرب ہے	۲۰۵
۲۵۶	بینکوں میں سود کو چھوڑ دینا جائز نہیں	۲۰۵

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۲۰۵	استعانت بالمشرکین	۲۵۷
۲۰۷	دشمن کوئی بڑا ہوتا ہے کوئی چھوٹا	۲۵۸
۲۰۷	انگریز تین صدی سے ہندوستان کے مسلمانوں کو فنا کر رہا ہے	۲۵۹
۲۰۷	ملکہ وکٹوریہ کے اعلان کے باوجود آزادی خواہوں کو قتل کیا	۲۶۰
۲۰۸	ہندو ایک ہزار برس سے رعیت چلا آرہا ہے	۲۶۱
۲۰۸	اکابر اسلام نے ہندوستان سے انگریز کو نکالنا ضروری سمجھا	۲۶۲
۲۰۹	مسلم لیگ اور مہاسبھا کی ولادت کیوں ہوئی؟	۲۶۳
۲۰۹	مسلم لیگ کا نظام ترکیبی	۲۶۴
۲۱۰	فارغ البال نہ ہونے کی وجہ سے بمبئی حاضر ہونے سے قاصر رہا	۲۶۵
۲۱۱	ترجمہ قرآن کریم کے بند کرنے پر صدمہ ہوا	۲۶۶
۲۱۱	ضعیف العمری میں شادی ارشاد طریقت کے منافی نہیں	۲۶۷
۲۱۳	ختم بخاری شریف پر مبارکباد	۲۶۸
۲۱۴	نماز باجماعت ادا کریں	۲۶۹
۲۱۴	چند سوالات کے جوابات	۲۷۰
۲۱۵	بالغ ہو جانے کے بعد عقد شرعی میں ہرگز دیر نہ کیجئے	۲۷۱
۲۱۶	شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی کا اشکال	۲۷۲
۲۱۹	شیدا اسرائیلی صاحب کا خواب	۲۷۳
۲۲۱	حضرت گنگوہیؒ کے سلسلہ میں ایک سوال	۲۷۴
۲۲۲	امیر الہند حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب الاعظمی مرحوم کے رسالہ کی افادیت	۲۷۵
۲۲۳	مفتی ضیاء الحق دہلوی کے نام مراد آباد جیل سے خط	۲۷۶

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۲۲۴	حزب البحر کی زکوٰۃ کا آسان طریقہ	۲۷۷
۲۲۴	مساعی معاشیہ کو شکم پروری قرار دینا غلط ہے	۲۷۸
۲۲۵	فراق ووصل چہ خواہی رضائے دوست طلب کہ حیف باشد از و غیر ازیں تمنائے	۲۷۹
۲۲۶	انسان کے اعمال میں نقائص کا ہونا فطری عمل ہے	۲۸۰
۲۲۶	آپ کو بیعت کرنے کی اجازت ہے	۲۸۱
۲۲۷	آپ کو تعویذوں کی اجازت ہے	۲۸۲
۲۲۷	قرآن کا ترجمہ پڑھانا بھی تبلیغ ہے	۲۸۳
۲۲۷	مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے ایک طالبعلم سے ایک کمیونسٹ لڑکے کے سوالات جواب از حضرت مدنی قدس سرہ	۲۸۴
۲۳۱	حضور ؐ کی توہین ناقابل برداشت ہے جواب از حضرت مدنی قدس سرہ	۲۸۵
۲۳۴	فرقہ پرست ہندوؤں کی خواہش	۲۸۶
۲۳۴	چار کروڑ مسلمانوں کو کون سی زمین ٹھکانہ دے گی	۲۸۷
۲۳۴	افغانستان یا عرب کے ہندوستانی مسلمانوں کے ساتھ کیا ہمدردی ہے؟	۲۸۸
۲۳۵	صوبہ جاتی تعصب نے انتہائی مشکلات میں ڈال رکھا ہے	۲۸۹
۲۳۵	قبل الہجرۃ مکہ معظمہ کی زندگی پر غور کیجئے	۲۹۰
۲۳۶	یہ دار الاسلام نہیں ہے	۲۹۱
۲۳۶	آج آپ انقلاب زمانہ سے خائف ہیں	۲۹۲
۲۳۶	مدینہ منورہ کے دار اسلام بن جانے کے بعد ایک آیت کا نزول	۲۹۳
۲۳۷	پتریکا کے ایڈیٹر نے معافی مانگی	۲۹۴

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۹۵	تعلیم کے متعلق جمعیۃ کی تجویز	۲۳۸
۲۹۶	بجز اتباع سید العشاق (علیہ السلام) کوئی چیز کارآمد نہیں	۲۳۸
۲۹۷	شان الوہیت کے ساتھ ہمیشہ ادب اور عظمت کا لحاظ رکھئے	۲۳۸
۲۹۸	غصہ کا علاج	۲۳۹
۲۹۹	دعا میں دل لگنا ضروری ہے	۲۳۹
۳۰۰	دعاء اور تلاوت کلام پاک میں فرق	۲۳۹
۳۰۱	عالم اسباب پر متوسط طریقہ سے عمل درآمد رکھئے	۲۳۹
۳۰۲	معاصی اور غفلات سے تنفر ضروری ہے	۲۴۰
۳۰۳	مسلمانوں کی جملہ تکالیف موجب کفارہ ہیں	۲۴۹
۳۰۴	حضرت خواجہ شبلیؒ کا اپنے نفس کو باہر نکال لینا	۲۴۱
۳۰۵	پاکستان کو اسلامی حکومت کہنا غلط ہے	۲۴۱
۳۰۶	کسی صورت میں والدہ کی حکم عدولی نہ ہونی چاہئے	۲۴۲
۳۰۷	غریب گھرانے کی لڑکیاں خاوند کی مطیع وفرمانبردار ہوتی ہیں	۲۴۲
۳۰۸	اولاد کی ہدایت کے لئے ورد	۲۴۳
۳۰۹	آپ نے لکھا ہے غذا مطلق حلال نہیں ہے	۲۴۳
۳۱۰	آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت مدنیؒ کی عیادت کے لئے تشریف لانا	۲۴۴
۳۱۱	پاکستان کے حصول کے بعد کیا قوم نے شرائط نصرت خداوندی پر عمل کیا	۲۴۴
۳۱۲	واقعہ اصحاب کہف ایشیائے کوچک میں	۲۴۵
۳۱۳	مایوس العلاج مریضوں کیلئے نسخہ شفاء	۲۴۵
۳۱۴	علوم دینیہ میں مشغول ہونے سے بہت زیادہ خوشی ہوئی	۲۴۶

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۱۵	پاس انفاس میں جی لگنا مبارک ہے	۲۴۷
۳۱۶	حافظ ریاض احمد صاحب لاہوری کے چار سوالات	۲۴۷
	جوابات از حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ	
۳۱۷	سحر اور آسیب سے نجات پانے کا عمل	۲۴۹
۳۱۸	ایک سوال اور اس کا جواب	۲۵۰
۳۱۹	خواب میں دیکھنا کہ اذان کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہیں ہے	۲۵۰
۳۲۰	سلطان الاذکار کا طریقہ	۲۵۱
۳۲۱	مدرسۃ الاصلاح سرائے ضلع اعظم گڈھ کا بانی کون؟	۲۵۱
۳۲۲	اخلاص اور للّٰہیت نہایت مشکل امر ہے	۲۵۱
۳۲۳	تقریر کرنے کا طریقہ عمل اور مشق	۲۵۲
۳۲۴	حضرت مدنیؒ کا مدرسۃ الاصلاح سے تعلق	۲۵۳
۳۲۵	مدرسۃ الاصلاح سرائے میر کی نشاۃ ثانیہ	۲۵۴
۳۲۶	مدرسۃ الاصلاح کے رکن شوریٰ اقبال احمد سہیل	۲۵۶
	کے نام حضرت مدنیؒ کا مکتوب نمبر ۱۳۷	
۳۲۷	مولانا ادریس صاحب سرائے میر کے پانچ سوالات	۲۵۸
	جوابات از حضرت مدنیؒ قدس سرہٗ	۲۵۹
۳۲۸	مولانا عبد الماجد دریابادیؒ شرح صدر کی دعا کے طالب	۲۶۹
۳۲۹	مولانا دریابادی کا خط حضرت مدنیؒ کے نام	۲۶۹
	جواب از حضرت مدنی قدس سرہٗ	۲۷۰
۳۳۰	لفظ جے ہند پر مولانا دریابادی کا اعتراض	۲۷۰
	جواب از حضرت مدنی قدس سرہٗ	۲۷۰

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۲۷۱	اعمال ضروریہ میں کوتاہی کرنے والا فاسق ہوگا کافر نہیں	۳۳۱
۲۷۳	حدیث بدءالاسلام کے معنیٰ اور مفہوم کے بارے میں سوال	۳۳۲
۲۷۷	مدارس اور اداروں کے مدرسین وملازمین کے لئے مسلک ومشرب کی پابندی ضروری	۳۳۳
۲۷۸	انسان دن رات میں تقریباً پچیس ہزار مرتبہ سانس لیتا ہے	۳۳۴
۲۷۸	نفاق کے شعبے	۳۳۵
۲۷۹	بیماری مغفرت کے لئے قوی ذریعہ ہے	۳۳۶
۲۷۹	رمضان میں بانسکنڈی آسام میں قیام کے دوران دارالعلوم کی درسگاہوں کی فکر	۳۳۷
۲۸۰	مولانا محمد سعید بزرگ سملکی کے چند سوالات	۳۳۸
۲۸۱	مولانا احمد علی آسامی شیخ العرب والعجم کی نگاہ میں	۳۳۹
۲۸۲	علم حدیث کا اشتغال بہت ہی مبارک ہے	۳۴۰
۲۸۳	جب آپ پر حج فرض نہیں تو کیوں ارادہ کرتے ہیں	۳۴۱
۲۸۳	نکاح ثانی پر زور	۳۴۲
۲۸۴	مسلمانوں کیلئے دنیا ابتلاء وامتحان کا گھر ہے	۳۴۳
۲۸۴	بچے عذاب آخرت سے نجات دلانے والے ہوتے ہیں	۳۴۴
۲۸۵	مدارس عربیہ میں مجلس شوریٰ اور مجلس عاملہ کی حیثیت	۳۴۵
۲۸۶	بالغ ہوتے ہی اولاد کی شادی اشد ضروری ہے	۳۴۶
۲۸۶	مادحانہ کلمات لکھنے سے اجتناب کیجئے	۳۴۷
۲۸۷	تقریظیں اور تصدیقات فضول چیزیں ہیں	۳۴۸
۲۸۸	کسی فانی اور ناقص سے ایسا تعلق غلط ہے	۳۴۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۵۰	موقعہ کی اہمیت امتثال امر پر مجبور کرتی ہیں	۲۸۸
۳۵۱	القابض علی الدین کا لقابض علی الجمرۃ	۲۸۹
۳۵۲	عالم اسباب میں خدا نے امور کو اسباب سے متعلق کیا ہے	۲۹۰
۳۵۳	علماء حق کی اکثریت ربیع الاول میں سیرت کے مروجہ جلسوں اور جلوسوں کی مخالف کیوں؟	۲۹۱
۳۵۴	تین سوال (اور انکے جوابات)	۲۹۷
۳۵۵	مرحومہ کا صدمہ مفارقت بوجوہ ذیل بیجا ہے	۳۰۰
۳۵۶	۱۳۶۰ھ میں ایک سوال	۳۰۲
۳۵۷	رنج و غم کے دفعیہ کیلئے ایک عمل	۳۰۳
۳۵۸	تنگدستی اور قرض سے سبکدوشی کیلئے عمل	۳۰۳
۳۵۹	عورتوں کی تعلیم سلوک میں فرق رکھنا ضروری ہے	۳۰۳
۳۶۰	سالک کو ترقی کب دی جائے؟	۳۰۴
۳۶۱	سینہ کے درد کیلئے عمل	۳۰۴
۳۶۲	مولانا حبیب الرحمٰن صاحب سلہٹ بنگلہ دیش کا خط	۳۰۴
۳۶۳	حضرت مدنی قدس سرہ کا جواب	۳۹۵
۳۶۴	حضرت مدنیؒ کا اپنی بڑی صاحبزادی ریحانہ کے نام سسرال پہونچنے پر پہلا خط	۳۹۵
۳۶۵	ماہ مبارک میں بانسکنڈی آسام میں قیام اور وہاں کے احوال	۳۰۷
۳۶۶	کوئل کی خواب میں شکایت	۳۰۸
۳۶۷	بچہ کو دودھ پلانے والی عورت کو افطار کی اجازت ہے	۳۰۸
۳۶۸	کوئل کی چغل خوری	۳۰۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۶۹	تم سلامت رہو ہزار برس	۳۰۸
۳۷۰	بانسکنڈی آسام کے رمضان کی بہار	۳۰۹
۳۷۱	ارشد کی شکایت	۳۰۹
۳۷۲	مرادآباد جیل سے اسداللہ خان بگراسی کے نام مکتوب	۳۰۹
۳۷۳	شادی میں اسراف کا برادری کے لوگوں پر برا اثر	۳۱۰
۳۷۴	اہلیہ کے ساتھ حسن معاشرت	۳۱۱
۳۷۵	چار ہزار نفوس پر مشتمل آبادی میں جمعہ جائز ہے	۳۱۱
۳۷۶	ہندوستان میں جمعیۃ علماء ہند کی ضرورت	۳۱۲
	جواب گرامی از حضرت مدنی قدس سرہ	
۳۷۷	حضرت بابا فرید گنج شکر اور حضرت محبوب الٰہی کی مجلس میں رسم سجدہ	۳۱۴
	حضرت مدنی قدس سرہ کا جواب	۳۱۵
۳۷۸	مزار پر حاضری کے وقت حضرت مدنیؒ کا معمول	۳۱۸
۳۷۹	عصمت انبیاءؑ کے بارے میں تفہیمات جلد دوم کی عبارت	۳۱۸
۳۸۰	علامہ ابن تیمیہؒ کے تفردات	۳۱۹
۳۸۱	حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب کی حدیث دانی پر اعتماد	۳۱۹
۳۸۲	حضرت مدنیؒ کا آخری والا نامہ مولانا نجم الدین اصلاحیؒ کے نام	۳۲۱
	جواب از مولانا نجم الدین اصلاحی	۳۲۱
۳۸۳	دلائل السنن والآثار پر تقریظ	۳۲۲
۳۸۴	خودکشی کا ارادہ کرنا انتہائی بزدلی اور گناہ ہے	۳۲۳
۳۸۵	والدین اور اعزہ کی دلخراش باتوں پر صبر کیجئے	۳۲۵
۳۸۶	حل مشکلات کا عمل خواہ روزی سے متعلق ہو یا اقرباء کے ستانے سے	۳۲۶

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۸۷	نکاح میں سادگی کیلئے نوجوانوں کو خطاب	۳۲۷
۳۸۸	حالت جنابت میں پڑھی ہوئی نمازیں واجب الاعادہ ہیں	۳۲۸
۳۸۹	اصحاب حقوق سے چھٹکارہ کی صورت	۳۲۸
۳۹۰	قبولیت نماز اور صحت نماز میں فرق	۳۲۸
۳۹۱	نماز میں وساوس کا آنا مفسد صلوٰۃ نہیں	۳۲۹
۳۹۲	وساوس اور خطرات کو دور کرنے کیلئے عمل	۳۲۹
۳۹۳	ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھنا سخت جرم ہے	۳۳۰
۳۹۴	ایام بلوغ کے بعد قضا شدہ نمازوں کی ادائیگی کا طریقہ	۳۳۱
۳۹۵	قضا نمازوں کی نیت کا طریقہ	۳۳۱
۳۹۶	قضا صرف فرض اور وتر کی ہوگی	۳۳۱
۳۹۷	لڑکے اور لڑکی پر نماز کب واجب ہوتی ہے؟	۳۳۱
۳۹۸	بخشش قرآن کا طریقہ	۳۳۲
۳۹۹	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ثواب بخشنے کا طریقہ	۳۳۲
۴۰۰	حفاظت اور مدد کیلئے عمل	۳۳۲
۴۰۱	ہر امر خیر میں نفس اور شیطان انسان کے دشمن ہیں	۳۳۳
۴۰۲	جب تک آپ کا نفس آپ پر غالب رہے گا اس وقت تک شیطان کا تسلط رہے گا	۳۳۳
۴۰۳	امور عبادت کو خلاف نفس عادت بنالینا	۳۳۴
۴۰۴	عبادات سے مقصود تلذذ نہیں	۳۳۵
۴۰۵	عبادت میں احکم الحاکمین کا استحضار	۳۳۵
۴۰۶	قرآنی آیات کے ورد کے منافع مقصود اصلی نہیں	۳۳۵

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۳۳۶	حسینوں کی پیدائش پر غور	۴۰۷
۳۳۶	دعاء کی قبولیت کیلئے چند شرائط	۴۰۸
۳۳۸	قبولیت دعا کی متعدد صورتیں	۴۰۹
۳۳۹	سید الاستغفار	۴۱۰
۳۴۰	آپ جھوٹی مدح سرائی چھوڑ دیں	۴۱۱
۳۴۰	تعلیم قرآن وحدیث پر اجرت لینی جائز ہے	۴۱۲
۳۴۱	عامل کو علوی عمل پر اجرت لینی جائز ہے	۴۱۳
۳۴۱	رمل سیکھنا حرام ہے	۴۱۴
۳۴۲	ہم جیسوں سے بیعت کی درخواست کوئی معنیٰ نہیں رکھتی	۴۱۵
۳۴۲	سب پیروں کا پیر قرآن کریم ہے	۴۱۶
۳۴۴	شب براءت اور اس کے اعمال	۴۱۷
۳۴۶	کفر میں سب سے بڑا درجہ کفر جحود کا ہے	۴۱۸
۳۴۶	شرک میں سب سے بڑا درجہ شرک صریح کا ہے	۴۱۹
۳۴۶	شرک وکفر کا سب سے ادنیٰ درجہ	۴۲۰
۳۴۷	ہزار میں صرف ایک درجہ ایمان کا ہے، تب بھی تکفیر نہیں کی جانی چاہئے	۴۲۱
۳۴۷	مجبور ہو کر کلمات کفریہ کہنے کا حکم	۴۲۲
۳۴۸	کفر جحود اور شرک صریح کرنے والے کے نکاح اور اولاد کا حکم	۴۲۳
۳۴۹	ماں باپ ولد الزنا ہوں تو اولاد کا کیا حکم ہوگا؟	۴۲۴
۳۴۹	نماز جنازہ ہر نیک وبد پر پڑھی جائیگی	۴۲۵
۳۴۹	اگر آمدنی کا غالب حصہ حرام کا ہے تو اس کا استعمال کسی شکل میں جائز نہیں	۴۲۶
۳۵۰	شرعی لباس کی کوئی وضع قطع متعین نہیں ہے	۴۲۷

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۴۲۸	عورتوں کا لباس کیسا ہونا چاہئے؟	۳۵۰
۴۲۹	ذی رحم محرم عورتوں کے ساتھ کھانا، مصافحہ، دست بوسی جائز ہے	۳۵۱
۴۳۰	عورت، امام کی اقتداء کرسکتی ہے	۳۵۱
۴۳۱	نماز میں عورت کو اپنے تمام جسم کا چھپانا فرض ہے	۳۵۱
۴۳۲	عورت کے تمام اعضاء خاوند کو دیکھنا جائز ہے	۳۵۲
۴۳۳	عورت کا سر بال گردن بانہہ وغیرہ کا کھولنا کس کے سامنے جائز ہے؟	۳۵۲
۴۳۴	جن لوگوں سے نکاح جائز ہے، ان سے تمام جسم کا چھپانا فرض ہے	۳۵۲
۴۳۵	عورتوں سے مصافحہ اور دست بوسی کا حکم	۳۵۳
۴۳۶	اگر نماز میں سب ذی رحم محرم عورتیں ہیں تو امام کے درمیان پردہ کی ضرورت نہیں ہے	۳۵۳
۴۳۷	عورت کیلئے افضل یہ ہے کہ گھر میں نماز پڑھے	۳۵۳
۴۳۸	بول و براز کے وقت سر کا کھلا رہنا	۳۵۴
۴۳۹	قرآن کے محفوظ رکھنے کیلئے کثرت مزاولت ضروری ہے	۳۵۴
۴۴۰	حصول شفا کے لئے یَاسَلَامُ کا ختم	۳۵۴
۴۴۱	شجرہ کے پڑھنے میں میرا نام	۳۵۵
۴۴۲	حضرت مولانا اسعد مدنی کی جلد شادی کیلئے جیل سے تاکید	۳۵۵
۴۴۳	معاملات میں صفائی	۳۵۵
۴۴۴	اگر رضائے شہنشاہی حاصل ہو تو بُعْدِ مسافت کوئی چیز نہیں	۳۵۶
۴۴۵	جیل سے رہائی کیلئے ظاہری کوشش میں کوئی حرج نہیں	۳۵۷
۴۴۶	عدل کرے تو لٹیاں فضل کرے تو چھٹیاں	۳۵۷
۴۴۷	تبلیغ اور نصائح میں مشغول رہنا بہت بڑی کامیابی ہے	۳۵۷

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۴۴۸	اس زمانہ میں مناظرہ حقیقی نہیں ہوتا	۳۵۸
۴۴۹	حضرت گنگوہیؒ کے مکتوبات میرے پاس نہیں ہیں	۳۵۸
۴۵۰	میں مولانا عبداللہ درخواستی سے واقف نہیں	۳۵۸
۴۵۱	تحریک آزادی کے سلسلہ میں مولانا خدا بخش ملتانی کا ایک سوال اور جواب (از حضرت مدنیؒ)	۳۵۸
۴۵۲	حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحبؒ کا خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون کے	۳۶۳
۴۵۳	سوالوں کے جوابات	
۴۵۴	تبلیغی جماعت کی ہمت افزائی کیجئے	۳۶۹
۴۵۵	خیر الخط ما قرئی	۳۶۹
۴۵۶	اکہرا لفافہ بھیجنا بے ادبی نہیں	۳۷۰
۴۵۷	غائبانہ بیعت کرنے کا حکم بے موقع ہے	۳۷۰
۴۵۸	مرید ہونیوالے شخص کا کہنا کہا کہ آپ نے ذکرو اذکار میں اسکی مدد کی، بہترین کامیابی ہے	۳۷۰
۴۵۹	اس صورت میں بیوی کا شوہر پر نفقہ واجب نہیں ہے	۳۷۰
۴۶۰	اوراد و وظائف کے چھوڑنے کی اجازت نہیں	۳۷۱
۴۶۱	اللہ تعالیٰ کے نزدیک بایزید و جنید بنا دینا مشکل نہیں	۳۷۱
۴۶۲	دنیا خدا سے غفلت کا نام ہے	۳۷۱
۴۶۳	مکتوب نمبر ۴۸ کے سوالات مع جوابات	۳۷۲
۴۶۴	اُمّی کس کو کہتے ہیں؟	۳۷۳
۴۶۵	تبلیغ فرض کفایہ ہے	۳۷۳
۴۶۶	مجھ کو بڑی ضرورت آپ بہنوں کی دعا کی ہے	۳۷۳

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۴۶۷	سحر کے دفعیہ کیلئے دو عمل	۳۷۴
۴۶۸	ہم کو دنیا میں امتحان کیلئے لایا گیا ہے	۳۷۵
۴۶۹	حساب کا صاف ہونا ازبس ضروری ہے	۳۷۶
۴۷۰	وساوس کا علاج	۳۷۶
۴۷۱	قوت حافظہ کیلئے عمل	۳۷۶
۴۷۲	اسم ذات دس ہزار مرتبہ	۳۷۶
۴۷۳	اوراد و وظائف کیلئے صاحب مجاز سے اجازت حاصل کرنے کی کیا حیثیت ہے؟	۳۷۷
۴۷۴	دلائل الخیرات اور فجر کی سنت وفرض کے درمیان سورۂ فاتحہ کا عمل	۳۷۷
۴۷۵	داخل سلسلہ نہ ہونے والی خواتین کو تسبیحات ستہ	۳۷۸
۴۷۶	اذکار میں ناغہ کرنا غلط ہے	۳۷۸
۴۷۷	ٹانڈہ ضلع فیض آباد ہندوستان کے وسط میں ہے	۳۷۸
۴۷۸	مکتوب نمبر ۴۷ جلد چہارم حضرت مدنی کے حسن ذوق اور لطائف طبع کا پتہ دیتا ہے	۳۷۸
۴۷۹	ہر قسم کے کمالات انسانیہ میں پانچ مقامات پیش آتے ہیں	۳۷۹
۴۸۰	''چراغ صبح پیری میں وہ لیں حسرت کے خمیازے جو کھوئے خواب غفلت میں شب قدر جوانی میں''	۳۸۰
۴۸۱	شیخ الاسلام کی تصویر اخبارات میں	۳۸۰
۴۸۲	دومشل میں پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ نہیں	۳۸۱
۴۸۳	تجدید نکاح کی ضرورت نہیں	۳۸۱
۴۸۴	مولوی محمد امین مرحوم کا عنفوان شباب میں انتقال اور والدین کا صبر وضبط	۳۸۱

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۴۸۵	مکتوب نمبر ۸۲ بنام اہلیہ محترمہ مولانا احمد حسین صاحب لاہرپوری	۳۸۲
۴۸۶	حضرت مدنیؒ کو پدم وبھوشن کا خطاب	۳۸۲
۴۸۷	مکتوب گرامی بنام ڈاکٹر راجندر پرشاد صدر جمہوریہ ہند	۳۸۳
۴۸۸	یوپی میں زمیندارہ کے خاتمہ کی ابتداء ۱۹۱۲ء سے	۳۸۴
۴۸۹	مہمان خانہ میں جماعت سے نماز پڑھنا	۳۸۵
۴۹۰	مولانا محمد میاں صاحب کی مدرسہ شاہی کی تدریس اور ۱۹۳۶ء کے سیاسی بحران کا دور	۳۸۵
۴۹۱	قاری عبداللہ صاحب مدرس تجوید مدرسہ شاہی کی تعزیت	۳۸۷
۴۹۲	والدین کا سایہ ظل رحمانی ہوتا ہے	۳۸۸
۴۹۳	مسلمانان ہند کیلئے ۳۸، نکاتی پروگرام	۳۸۹
۴۹۴	چچازاد بڑے بھائی کی وفات پر اظہار تعزیت	۳۹۸
۴۹۵	حضرت شیخ الاسلام کا ذوق باغبانی	۳۹۸
۴۹۶	مولانا محمد یوسف بنوری سے خیریت معلوم ہوتی رہتی ہے	۴۰۳
۴۹۷	مولانا عبدالحق نافع کا سند طلب کرنا	۴۰۳
۴۹۸	دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور از ہر پاکستان ہے	۴۰۵
۴۹۹	مولانا ارشد مدنی کے ختم قرآن کی خوشی میں دعوت	۴۰۶
۵۰۰	عقد ثانی پر شیرینی طلبی اور دعوت ولیمہ کی استدعاء	۴۰۷
۵۰۱	مولانا عبدالحق صاحب نافع گل کو وفات سے ۲۴ دن پہلے لکھا ہوا خط	۴۰۸
۵۰۲	۱۳۷۷ھ میں دارالعلوم دیوبند کا بجٹ اور تعداد طلبہ	۴۰۸
۵۰۳	زمانہ علالت کا لکھا ہوا مکتوب گرامی	۴۰۸
۵۰۴	عمر عزیز کے لمحات کو غنیمت شمار کیجئے	۴۱۰

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۵۰۵	غائبانہ بیعت	۴۱۰
۵۰۶	مکتوبات کے مطالعہ کی اجازت	۴۱۰
۵۰۷	تبلیغی جماعت کی امداد کیلئے علماء کابل کے نام خط	۴۱۱
۵۰۸	اصلی دینی خدمت کیا ہے؟	۴۱۱
۵۰۹	دین کا پھیلانا اور لوگوں کی اصلاح کرنا	۴۱۲
۵۱۰	کانگریس خالص ہندوؤں کی جماعت نہیں ہے	۴۱۳
۵۱۱	روئے زمین پر اسلام کا سب سے بڑا دشمن انگریز ہے	۴۱۳
۵۱۲	ہندوؤں کو انگریز نے ہمارا دشمن بنادیا	۴۱۵
۵۱۳	جو مصارف میری طلب پر ہوں انکا لینا یقیناً ضروری ہے	۴۱۵
۵۱۴	جیل میں ملاقات کا قاعدہ	۴۱۶
۵۱۵	آپ کا رمضان کیلئے مبارکپور میں قیام کا حکم فرمانا عجائب میں سے ہے	۴۱۷
۵۱۶	مولانا محمد الیاس صاحب بانی تبلیغ کے وصال پر تعزیتی خط	۴۱۸
۵۱۷	آپکے زیر سایہ سینیوں کو پھولنے پھلنے کا موقع ملے گا	۴۲۱
۵۱۸	جس قدر ممکن ہو حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ کا ورد رکھئے	۴۲۱
۵۱۹	نہایت عاجزی اور حکمت عملی سے تبلیغ کریں	۴۲۲
۵۲۰	والدین اگر غیر مسلم ہوں تو انکی خدمت گزاری ضروری ہے	۴۲۲
۵۲۱	پروپیگنڈا۔ مولانا مدنی جمعیۃ علماء ہند سے بیزار ہیں	۴۲۳
۵۲۲	مہمان خانہ میں پنجوقتہ نماز جماعت	۴۲۳
۵۲۳	آپ کے مدرسہ کا دستور دیکھا	۴۲۴
۵۲۴	ملاقات کا ہرگز قصد نہ کریں	۴۲۴
۵۲۵	شیخ الاسلام کا ایفائے عہد	۴۲۵

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۵۲۶	تدریس اور جلسے دونوں کا جمع کرنا دشوار ہے	۴۲۵
۵۲۷	''ایں ہمہ اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر''	۴۲۶
۵۲۸	صوبہ کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں شرکت	۴۲۶
۵۲۹	میں سفر خرچ دینا بھول گیا تھا	۴۲۶
۵۳۰	حکومت ہند کی طرف سے سو روپے ماہوار کا وظیفہ	۴۲۷

عرض مرتب

نحمده ونصلی علیٰ رسولہِ الکریم .امابعد!

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ العزیز نے آج سے چالیس پینتالیس سال پہلے اپنے متوسلین، منتسبین ،مسترشدین، تلامذہ علماء، مشائخ اور سیاسی لیڈروں کو جو خطوط لکھے تھے، اس کو مولانا نجم الدین صاحب اصلاحی مرحوم نے چار ضخیم جلدوں میں ''مکتوبات شیخ الاسلام'' کے نام سے جمع کر دیا تھا۔ جس کیلئے وہ ہم سب کی طرف سے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور بال بال مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ آمین۔

خطوط کو دیکھنے سے اندازہ ہوا کہ مکتوب نگار حضرات نے مختلف قسم کے سوالات لکھ کر رہنمائی چاہی ہے۔ اس میں علمی مسائل بھی ہیں، فقہی بھی ہیں، سیاسی بھی ہیں، سماجی بھی ہیں، تصوف وسلوک سے متعلق بھی ہیں اور گھریلو معاملات میں مشورہ طلب امور بھی ہیں۔ اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ بات ذہن میں آئی، کہ اگر حضرت مدنی قدس سرہٗ کے جوابات کو الگ الگ عنوانات کے تحت قائم کر دیا جائے تو اسکی افادیت لامحدود ہو سکتی ہے۔ اسی بات کو سامنے رکھتے ہوئے مکتوبات شیخ الاسلام کی چاروں جلدوں پر نظر ڈالی گئی۔ اس کے جوابات میں جو ''معارف وحقائق'' تھے ان کو الگ الگ عنوانات کے تحت قائم کر دیا گیا جس سے اس کو سمجھنے میں بہت سہولت اور آسانی ہوگئی۔ نیز مسائل بھی نکھر کر سامنے آگئے مجھے امید ہے کہ: وابستگان شیخ الاسلام قدس سرہٗ میری اس کاوش کو پسند کریں گے اور مجھ کو دعائے خیر میں یاد رکھیں گے۔

تشکّر

میں عزیزم مفتی محمد سلمان صاحب سلمہٗ، کاشکرگزارہوں کہ انہوں نے ''صاحب مکتوبات'' کامختصراور جامع تعارت لکھ کرنئی نسل کوبھی استفادہ میں شامل کرلیا۔اللہ تعالیٰ انکوجزائے خیرعطافرمائے۔آمین

مولوی صدرالدین صاحب، کاتب کابھی شکرگزارہون،اگرچہ انہوں نے لکھنے میں تاخیرکی۔مگردلچسپی سے لکھا۔

تصحیح کنندہ عزیز مولوی کلیم اللہ صاحب ناقل فتاویٰ دارالافتاء مدرسہ شاہی بھی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے بڑی عرق ریزی اورخوش دلی کیساتھ تصحیح کے فرائض انجام دے کرنقائص سے پاک رکھنے کی کوشش کی۔اب اس کا اندازہ قارئین کرام کریں گے کہ موصوف اپنی اس کوشش میں کس حدتک کامیاب ہیں۔

اسکوطباعت کے مراحل سے گذارنے میں منشی سیدالمختار کاممنون ہوں،جن کی جدوجہد سے حقائق ومعارف کتابی شکل میں حسن وخوبی کے ساتھ طبع ہوکر ہمارے ہاتھوں تک پہونچی۔

اللہ تعالیٰ ان سب کواپنی شایان شان جزائے خیرعطافرمائے اورکتاب کوعمومی افادیت کیلئے قبول فرمائے۔آمین۔

رشیدی الدین حمیدی

مدیرجامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد،

یوپی،انڈیا

محمد سلمان منصور پوری

صاحب مکتوبات کا مختصر تعارف

شیخ الاسلام قطب عالم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہٗ کی وفات کو چالیس سال سے زائد کا عرصہ گزر گیا ہے لیکن آج بھی آپ کی یاد کے تابندہ نقوش عوام وخواص کے دلوں پر ثبت ہیں۔ جب آپ کا اسم گرامی کسی مجلس میں لیا جاتا ہے تو نگاہیں عقیدت واحترام میں جھک جاتی ہیں اور دل عظمت واجلال سے معمور ہو جاتے ہیں۔ شیخ الاسلام کا لقب ایک ایسی بلند پایہ شخصیت کا عنوان بن گیا ہے جو اپنے دور میں ان علمی، عملی اور روحانی کمالات کا مجموعہ تھی جن کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ علمی گیرائی، زہد وتقویٰ، اخلاق فاضلہ، رشد وہدایت اور معرفت الٰہیہ اور محبت ایزدی کا وہ پیکر محسوس جس نے پون صدی سے زیادہ خلق خدا کے درمیان رہ کر نبوی سیرت وکردار کا شاندار عملی نمونہ دنیا والوں کے سامنے پیش کر کے یہ ثابت کر دکھایا کہ مئے عرفان محبت سے سرشار لوگ جب دنیا میں نور ہدایت کی کرنیں پھیلانے پر آتے ہیں اور مخلوق کی .... نفع رسانی کا جب بیڑا اٹھاتے ہیں تو دنیا کی کوئی رکاوٹ ان کیلئے رکاوٹ نہیں رہتی اور زمانہ کے ہزار نشیب وفراز ان کے پائے استقلال میں کوئی ادنیٰ جنبش پیدا کرنے کی سکت نہیں رکھتے۔

شیخ الاسلامؒ کا جب نام آتا ہے تو تصور میں ایسی روشن تصویر ابھرتی ہے جو اخلاص وانابت کا پیکر تھی، جہد مسلسل کی عملی تعبیر تھی، عزم وہمت کا کوہ استقلال تھی، میدان جہاد میں دیکھئے تو قیادت وسیادت اس پر ناز کرتی نظر آتی تھی۔ روحانیت کے ممبر پر دیکھئے تو اس کی حیثیت ایسے آفتاب وماہتاب کی تھی جس کے سامنے ستاروں کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے۔ تعلیم وتدریس کے میدان پر نظر ڈالئے تو یوں سمجھئے کہ ایک بحر بیکراں تھے جس کی وسیع النظری نے چار دانگ عالم کے ہزار ہا ہزار تشنگان علوم نبوت کو اپنے

دامن پر فیض سے سیرابی بلکہ بھرپور سیرابی کا موقع فراہم کیا۔ اور یہ سلسلہ ان کے تلامذہ کے ذریعہ اب بھی جاری ہے اور تا قیامت جاری رہیگا۔ انشاءاللہ تعالیٰ

شیخ الاسلام کا جب ذکر چھڑتا ہے تو بے اختیار نظریں گنبد خضراء (علی صاجہا الصلوٰۃ والسلام) کے پرنور سایہ کی طرف اٹھ جاتی ہیں۔ جہاں اس محبوب ومقبول اور چہیتے نواسۂ رسول نے سالوں سال تک اپنے نانا جان (حضور مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے علوم کی اشاعت اس شان سے کی کہ چاردانگ عالم میں اس "شیخ الہند" کے نام کا غلغلہ ہوا۔ اور خلق خدا کے نقارہ سے "شیخ العرب والعجم" کا لقب عطا ہوا، بقول شورش کاشمیری ؎

ہیچ تھا اس کیلئے اندیشہ دارورسن   پائے استحقار سے دنیا کو ٹھکراتا رہا
خواجہ کونین کے روضہ کی جالی تھام کر   نور کے تڑکے دعا کو ہاتھ پھیلاتا رہا
ان کمالات ومحاسن میں جواب اسکا نہیں   اس قبیلے میں کوئی بھی ہمرکاب اسکا نہیں

شیخ الاسلامؒ ایک معمولی غیرمعروف طالب علم "حسین احمد" سے بڑھ کر "شیخ الاسلام" اور "شیخ العرب والعجم" کیسے بنے؟ آپ کی شخصیت سازی کے بنیادی عوامل کیا تھے؟ جب اس موضوع پر غور کیا جاتا ہے تو یہ حقیقت نکھر کر سامنے آتی ہے کہ آپ کی حیات مقدسہ ان اسباب وعوامل سے پوری طرح آراستہ تھی جو کسی بھی شخصیت کو بفضل خداوندی عزت ومرتبہ اور مقام ومنصب عطا کرنے میں سب سے زیادہ دخیل ہوتے ہیں۔ آپ کی شخصیت کو نکھارنے میں بتدریج درج ذیل عوامل نے بنیادی کردار ادا کیا۔

(۱) تعلیم   (۲) تزکیہ   (۳) علمی انہماک
(۴) استاد کی خدمت   (۵) ملت کی فکر
(۶) جذبہ خدمت   (۷) اخلاق فاضلہ

تعلیم

آپ ۱۳۰۹ھ میں نوعمری کے زمانہ میں دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئے، اوردرس نظامی کی مکمل تعلیم یہیں حاصل کی یہاں 7½ سال آپ کا قیام رہا جس کے دوران سترہ فنون کی ستر کتابیں ۱۱اساتذہ عظام سے پڑھیں۔ اور ہر سال امتیازی نمبرات سے کامیاب ہوئے۔ یہ پورا عرصہ تعلیمی محنت میں صرف ہوا، سوائے تعلیم اور مطالعہ کے آپ کی اور کوئی مصروفیت نہیں تھی، امتحانات کے زمانہ میں پوری پوری رات جاگ کر کتابیں یاد کرنا آپکا معمول رہا۔ الغرض طالب علمی کے زمانہ میں آپ نے وہ شاندار نمونہ پیش کیا کہ تمام اساتذہ کرام کے منظور نظر بن گئے، بالخصوص استاذ الاساتذہ شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کی انتہائی شفقتیں آپ سے وابستہ ہوگئیں۔ اسی بناپر فراغت کے بعد جب آپ اپنے والد محترم حضرت سید حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ مدینہ منورہ ہجرت کی غرض سے دیوبند سے روانہ ہونے لگے تو شیخ الہند خود بنفس نفیس آپکو چھوڑنے کیلئے اسٹیشن تک تشریف لائے اور چلتے ہوئے فرمایا:

”میاں حسین احمد جہاں بھی رہو پڑھانا مت چھوڑنا خواہ ایک دو ہی طالب علم ہوں“

آپ نے اپنے مشفق استاذ کی اس نصیحت کا پاس ولحاظ رکھا اور آخری لمحات تک تدریسی مشغلہ جاری رہا۔

تزکیہ

علم عمل کے بغیر کارآمد نہیں، اسی لئے تعلیم کے بعد تزکیہ کی ضرورت ہوتی ہے، تاکہ معلومات، معمولات میں تبدیل ہوجائیں اور معرفت حق اور قرب خداوندی کا راستہ آسان ہوجائے۔ حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے دارالعلوم دیوبند سے

فراغت کے فوراً بعد تزکیہ نفس کیلئے امام ربانی، قطب عالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا، اور حضرت کی اجازت سے مکہ معظمہ پہونچ کر سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ رحمۃ اللہ علیہ سے اکتساب فیض کیا اور اشغال باطنی کی تعلیم لی۔ اس کے بعد مدینہ منورہ جا کر سلسلہ سلوک اوراذکار واشغال کے معمولات پر بھر پور توجہ دی۔ ذکر کے دوران ایسی کیفیات پیدا ہونے لگیں جو ناقابل بیان تھیں۔ اسی لئے سودائے عشق ومحبت نے مدینہ کی دورافتادہ جھاڑیوں میں پہونچا دیا جہاں جی بھر کر ذکر کی لذتوں سے آشنائی ہونے لگی۔ ساتھ میں رویائے صالحہ کے ذریعہ مبشرات کا سلسلہ بھی جاری رہا اور ان ساری کیفیات سے اپنے شیخ امام ربانی حضرت گنگوہیؒ کو بھی مطلع کرتے رہے ابھی مدینہ منورہ کے قیام کو دو ہی سال کا عرصہ گذرا تھا کہ حضرت امام ربانیؒ کا والا نامہ پہونچا کہ فوراً گنگوہ پہونچیں۔ اور وہاں کچھ دن قیام کر کے تزکیہ کی تکمیل کریں۔ چنانچہ حضرت مدنیؒ ۱۳۱۹ھ کے اوائل میں گنگوہ حاضر ہوئے، اور کچھ عرصہ شیخ کامل کی صحبت میں رہ کر خرقہ خلافت سے نوازے گئے۔ فالحمد للہ اولاً وآخراً

علمی انہماک

تعلیم وتزکیہ سے آراستہ ہونے کے بعد آپ مکمل یکسوئی کے ساتھ مدینہ منورہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) میں تعلیم وتدریس میں مشغول ہو گئے۔ اور معاشی تنگیوں کے باوجود انتہائی ذوق وشوق اور محنت کے ساتھ محض لوجہ اللہ اپنے آپ کو علوم دینیہ کی اشاعت کیلئے وقف کر دیا۔ ایک ایک دن میں چودہ پندرہ اسباق مختلف علوم وفنون کے اس شان سے ہوئے کہ آپ کے سامنے درسی کتاب بھی نہ ہوتی۔ بس طالب علم عبارت پڑھتا اور آپ اپنی یادداشت سے مسئلہ کے مالہ وماعلیہ پر سیر حاصل بحث فرماتے۔ جلد ہی آپکے درس کا شہرہ دور دور تک پہونچ گیا اور طلبہ کا وہ رجوع ہوا جس

کی نظیر قریبی زمانہ میں نہیں ملتی۔ مدینہ منورہ میں آپ کے تدریسی سلسلہ کا زمانہ کم وبیش ۱۴ سال پر محیط ہے۔ اس دور میں آپ مکمل یکسو ہے۔ اور سوائے تعلیم وتعلم کے اور کوئی مشغلہ آپ نے اختیار نہیں فرمایا جس کی بناپر استعداد انتہائی پختہ ہوگئی۔ اور علوم میں وہ رسوخ حاصل ہوگیا جو خال خال افراد ہی کو نصیب ہوتا ہے۔

استاد کی خدمت

۱۳۳۳ھ حضرت شیخ الاسلام کی زندگی میں انقلابی موڑ بن کر آیا۔ اب تقدیر خداوندی آپکو کندن بناکر پورے عالم میں چمکانا چاہتی تھی۔ اس سال آپ کے استاد گرامی شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تحریک آزادی ''ریشمی رومال تحریک'' کا منصوبہ لے کر حجاز مقدس میں تشریف لائے اور حکومت ترکیہ کے اعلیٰ افسران سے ملاقاتیں فرمائیں۔ لیکن ابھی کوئی حتمی صورت سامنے نہ آسکی تھی کہ شریف مکہ نے بغاوت کردی اور اس نے انگریزوں کو خوش کرنے کیلئے شیخ الہند کو گرفتار کروادیا۔ اس نازک موڑ پر اس عظیم استاذ کے عظیم شاگرد نے جس بے مثال سعادتمندی کا مظاہرہ کیا وہ آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ حضرت شیخ الہندؒ اپنے رفقاء (مولانا عزیز گل صاحب ،حکیم نصرت حسین صاحب، مولانا وحید احمد صاحب) کے ساتھ گرفتار کئے گئے تھے۔ ان میں حضرت مدنیؒ کا نام شامل نہیں تھا لیکن آپ نے یہ سوچ کر کہ ایام اسارت میں استاذ معظم کی خدمت کون کرے گا آپ نے مسجد نبوی کے اپنے حلقہ درس کو چھوڑا، پورے خاندان کو خیر باد کہا اور اپنے بیشمار متعلقین کو چھوڑ کر خود کوشش کر کے اپنے کو بھی استاد معظم کیساتھ گرفتار کروادیا۔ یہ واقعہ دیکھنے میں تو بہت معمولی ہے لیکن غور کیا جائے تو یہی وہ عظیم جذبہ ایثار وخدمت ہے جس نے شیخ الاسلام کو واقعی ..اوج ثریا جیسا کمال عطا کیا ہے۔ ایسے نازک امتحان میں پورا اترنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے۔ آپ

نے مالٹا کے قید خانہ میں اپنے استاذ کی خدمت کر کے اپنے لئے وہ ازلی سعادتیں سمیٹی ہیں جن کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ روایت مشہور ہے کہ مالٹا میں سردی شباب پر ہوتی تھی، حضرت شیخ الہندؒ معمر اور ضعیف تھے۔ وضو کے لئے گرم پانی کا انتظام نہ تھا۔ تو یہ سعادتمند شاگرد پوری پوری رات ٹھنڈے پانی کا لوٹا اپنے پیٹ سے لگا کر بیٹھا رہتا۔ اور جب بدن کی گرمی سے پانی کی ٹھنڈک ختم ہوجاتی تو صبح کے وقت یہی پانی استاذ معظم کی خدمت میں پیش کرتا۔ سخت سردی میں ایسی خدمت کے تصور سے ہی جھرجھری چڑھ جاتی ہے۔ مگر جب سچی عشق ومحبت ہوتی ہے تو عاشق کیلئے یہ سب چیزیں آسان ہوجاتی ہیں۔ جیل کی تنہائی میں آپ نے استاذ معظم کے ترجمہ قرآن پاک کی تکمیل میں حصہ لینے کا شرف حاصل کیا اور خود بھی قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت حاصل فرمائی۔ اور پھر یکسوئی میں استاد کی معیت آپ کو اتنی اچھی لگنے لگی کہ باوجودیکہ دوراسارت میں آپکے خاندان کے چھ قریبی افراد بشمول والدین محترمین ایڈریانوبل میں وفات پاگئے تھے۔ مگر آپ ایک مکتوب میں لکھتے ہیں کہ جیل کی یکسوئی دیکھ کر جی چاہتا ہے کہ یہاں سے نکلنے کی دعا ہی نہ کی جائے۔

الغرض مالٹا کی اسارت شیخ الاسلامؒ کی حیات طیبہ میں ایک عظیم سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس تین سالہ شیخ کامل اور استاد کامل کی معیت سے آپ نے روحانیت کے وہ جواہر آبدار سمیٹے ہیں جن کی قیمت لگانے سے دنیا قاصر ہے۔

ملت کی فکر

مالٹا سے رہائی کے بعد آپ مدینہ منورہ لوٹنا چاہتے تھے مگر استاد محترم کے حکم کی تکمیل میں آپ نے ملت اسلامیہ ہند کی قیادت وسیادت کی وادی خاردار میں قدم رکھا۔ اور قوم وملت کی خیر خواہی اور خدمت خلق کو اپنی زندگی کا مقصود بنالیا پھر آپ

ایسے مشغول ہوئے کہ دن ہو یا رات، آندھی ہو یا طوفان، بارشیں ہوں یا لو کے تھپیڑے، موافقت کے نعرے ہوں یا مخالفت کے طعنے ان میں سے کوئی بھی چیز آپ کے عزم واستقلال میں رکاوٹ نہ بن سکی۔

مالٹا سے رہائی کے بعد کم وبیش ۴۰ سال آپ ملی قیادت کے افق پر آفتاب ومہتاب بن کر چمکتے رہے۔اسی دور میں بار بار ظالم انگریز کے سامنے کلمہ حق کہنے کی پاداش میں قید زندان کو برداشت کرنا پڑا۔ ۱۳۶۰ھ میں آپ مسلمانان ہند کی سب سے مؤقر جماعت جمعیۃ علماء ہند کے صدر نشین منتخب ہوئے جبکہ ۱۳۴۶ھ سے وفات تک آپ ازہر ہند دارالعلوم دیوبند کی مسند صدارت پر فائز ہو کر علوم نبوت کی اشاعت وترویج میں مشغول رہے، اور ہزاروں شاگردوں کی جماعت تیار کی جنہوں نے ملک وبیرون ملک جا کر دین کی نشر واشاعت کا فریضہ انجام دیا اور یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔اس دور قیادت میں ایسے پر خطر موڑ بھی آئے جب لوگ جذبات کے جنون میں اتنے آگے بڑھے کہ اپنے اس مخلص مسیحا اور ملت کے سچے خیر خواہ کی جان کے درپے ہو گئے۔مگر ایسے ہولناک ماحول میں اس نواسہ رسولؐ نے گستاخوں سے عملی انتقام نہ لے کر طائف کی سنت کا زندہ نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔اس مرد مجاہد کے ساتھ سید پور، بھاگلپور، جالندھر وغیرہ میں وہ طوفان بدتمیزی برپا کیا گیا کہ دنیائے انسانیت شرمسار ہو کر رہ گئی۔مگر یہ صبر واستقامت کا پیکر گستاخیوں کا جواب مسکراہٹوں سے دیتا رہا۔اور جس بات کو وہ حق سمجھتا تھا اس پر پوری مضبوطی سے قائم رہا۔تقسیم ہند کی تحریک میں شیخ الاسلام اور ان کے رفقاء نے جس عاقبت اندیشی، بے جگری اور خیر خواہی کا ثبوت دیا اس کے بیان کرنے کیلئے الفاظ عنقاء ہیں آج انہیں کے خلوص اور اصابت رائے کا ثمرہ ہے کہ ہندوستان میں ... مسلمان آباد ہیں اور انہیں دستوری حقوق حاصل ہیں اور ان کے شعائر قانونی اعتبار سے محفوظ ہیں۔

جذبۂ خدمت

آپ نے اپنے آپ کو انسانیت کی خدمت اورراحت رسانی کیلئے وقف کر دیا تھا۔آپ کی تمام تر جدوجہد اور کاوشیں اسی خدمت کے جذبہ سے انجام پاتی تھیں۔انفرادی معاملات ہو یا اجتماعی صورتیں، ہر جگہ آپکا یہ خادمانہ پہلو نمایاں نظر آتا تھا۔اس زمانہ میں جب کہ سفر کے اسباب و وسائل آج کے دور کی طرح آسانی سے فراہم نہیں تھے، حضرت شیخ الاسلامؒ نے انتہائی پر مشقت متواتر طویل وعریض اسفار فرما کر اللہ کے بندوں کی صحیح رہنمائی کا فریضہ انجام دیا ان اسفار میں اگر کوئی خادم آپ کے ساتھ ہوتا تو آپ اس کے ساتھ بھی ایسا معاملہ فرماتے کہ وہ خود شرمسار ہو کر رہ جاتا۔مولانا عبدالماجدؒ دریابادی جو نیاز مند بنکر آپکی بارگاہ میں پہونچے تھے، انہوں نے کیا منظر دیکھا، انہی کی دلکش زبان میں ملاحظہ کیجئے۔

دوسروں کو شائد کام لینے میں وہ لطف نہ آتا ہو جوان مولانا کو دوسروں کا کام کر دینے میں آتا ہے۔گھر پر آکر ملئے تو آپ کیلئے کھانا اپنے ہاتھ سے جا کر لائیں آپ کے لئے بستر بچھادیں۔سفر میں ساتھ ہو جائے تو دوڑ کر آپ کیلئے ٹکٹ لے آئیں قبل اسکے کہ آپ ٹکٹ گھر کے قریب پہونچ سکیں، تانگہ کا کرایہ آپ کی طرف سے ادا کر دیں اور آپ کا ہاتھ اپنی جیب میں پیسہ ٹٹولتا ہی رہ جائے۔ریل پر آپکا بستر کھول کر بچھائیں، آپ ہی لوٹے میں پانی لے آئیں، آپ کا سامان اپنے ہاتھ میں اٹھانے لگیں۔تین دن کے قیام دیوبند میں روایتیں مشاہدہ بن کر رہیں اور شنیدہ دیدہ میں تبدیل ہوکر۔الخ (حکیم الامت ۱۳)

اور ایک جگہ لکھتے ہیں:

دیوبند جایئے تو مولانا اسٹیشن پر پیشوائی کیلئے موجود، چلنے لگئے تو اسٹیشن تک مشایعت پر آمادہ، کھانا کھانے بیٹھئے تو وہ لوٹا لئے ہاتھ دھلانے کو کھڑے ہوئے۔پانی

مانگئے تو گلاس لئے خود حاضر۔ تانگہ کا کرایہ وہ اپنے پاس سے دیدیں، ریل کا ٹکٹ وہ دوڑ کر لے آئیں۔ ہوٹل میں کھانا کھائیے تو بل وہ خود ادا کر دیں، سفر میں ساتھ ہو تو بستر وہ کھول دیں۔ غرض مالی اور بدنی خدمت کی جتنی صورت ہو سکتی تھیں سب میں مرید تو مراد کے درجہ پر پہونچ گیا اور جو صاحب مراد وارشاد تھا وہ حکم برداری اور چاکری میں لگا ہوا۔ (حکیم الامت ۱۶)

دینی خدمت آپ کو سب سے زیادہ محبوب تھی، مکتوبات میں جگہ جگہ اس بات کا ذکر ہے کہ اصلاح خلق، اور تبلیغ اسلام کی انجام دہی سب سے بڑی سعادت ہے۔ آپ نے سلہٹ کے دور قیام میں یہ دینی خدمت جن ناموافق حالات میں انجام دی ہے۔ اس کے بیان کا یہ موقع نہیں ہے لیکن جس شخص نے سلہٹ اور اس کے اطراف، اسی طرح ہندوستان کے صوبہ آسام کا دورہ کیا ہوگا وہ اس حقیقت کو تسلیم کئے بغیر نہ رہے گا کہ ان علاقوں میں حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی دینی اور اصلاحی خدمات ہی کا کثر ہے کہ آج وہاں مسلمان اسلام پر قائم ہیں۔ ذرا غور فرمائیں، وہاں کی زبان، ماحول، معاشرہ، رہن سہن، عادتیں سب الگ ہیں۔ مغربی ہندوستان کے کسی باشندے کیلئے وہاں کام کرنا کتنا دشوار گذار ہوگا۔ لیکن اللہ کے اس مخلص بندے نے وہاں اپنی خدمات کے ایسے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں جو مٹائے نہیں مٹ سکتے۔

مالٹا سے واپسی اور حضرت شیخ الہند ؒ کی وفات کے بعد سلہٹ کی خلافت ہاؤس میں آپ نے چھ سال تک درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا اس چھ سالہ قیام کے دوران آپ نے علاقہ کے چپہ چپہ اور گاؤں گاؤں کے اصلاحی دورے فرمائے۔ اس وقت نہ راستوں کی سہولت تھی، نہ سواریوں کا انتظام تھا۔ بسا اوقات گہری ندی اور نالوں کو پیدل یا کھجور کے تنے کے ذریعہ بنی ہوئی گذرگاہ (جو ایک غیر علاقہ والے کے لئے پل صراط کا نمونہ ہوتی تھی) کو عبور کر کے آپ دیہاتوں میں پہونچتے اور اللہ کے بندوں کو دین سکھاتے اور آخرت کا خوف دلاتے آپ کی اس جدوجہد سے اس

جہالت زدہ اور پسماندہ علاقوں سے تعلیم وتعلم اور رشد وہدایت کے چشمے ابل پڑے، جگہ جگہ مکاتب اور....مدارس کا قیام ہوا۔لوگوں میں دینی شعور بیدار ہوا۔اورآپ کی ذات کو وہ مقبولیت حاصل ہوئی کہ یہاں چھ سالہ قیام کے بعد جب دارالعلوم دیوبند میں صدارت تدریس کیلئے آپ کو یاد کیا گیا تو سلہٹ والے کسی صورت سے اس نعمت عظمٰی کو اپنے علاقہ سے منتقل کرنے پر تیار نہ تھے۔بالآخر اس شرط پر آمادہ ہوئے کہ حضرت والا رمضان المبارک مستقل سلہٹ ہی میں گذارا کریں۔چنانچہ حضرت شیخ الاسلام نے متواتر ۲۲ سال سلہٹ میں اپنے اہل خانہ سمیت رمضان المبارک میں قیام فرمایا اور نئی سڑک کی مسجد میں تراویح اور وعظ وارشاد کا پرفیض سلسلہ قائم رکھا جو بجائے خود آپ کے ایفائے وعدہ اور استقلال کی بین دلیل ہے۔آپ کے قیام سلہٹ سے صوبہ مشرقی بنگال (بنگلہ دیش) مغربی بنگال آج بھی وہاں کے چپہ چپہ پر محسوس کئے جاسکتے ہیں۔آج بھی ان علاقوں میں حضرت شیخ الاسلامؒ کے لئے عشق ومحبت اور وارفتگی کے جذبات نظر آتے ہیں وہ خود آپ کی مقبولیت اور مخلصانہ خدمات کی روشن دلیل ہیں الحمدللہ آج وہاں بڑے بڑے مدارس قائم ہیں اور حضرت شیخ الاسلامؒ کے خلفاء کی خانقاہیں آباد ہیں جن سے لاکھوں لاکھ افراد فیض اٹھارہے ہیں۔ **ذلک فضل الله يوتيه من يشاء**

اخلاق فاضلہ

حضرت شیخ الاسلامؒ کے اخلاق فاضلہ زباں زد، خواص وعوام ہیں، ان اخلاص کی شہادت آپ کے بڑے سے بڑے مخالف نے بھی دی ہے۔یہاں لوگ حیران ہیں کہ آخر حضرت کی کس خلق کو خاص اور امتیازی خلق کہا جائے؟ کس کی نظر تواضع پر جاتی ہے تو کوئی استقامت کو امتیاز کا درجہ دیتا ہے۔کوئی صلہ رحمی پر نظر ڈالتا ہے تو دوسرا صفت زہد واستغناء کو امتیازی بتاتا ہے۔لیکن حقیقت کی نگاہ بتاتی ہے کہ آپ

نے اپنے مکمل وجود کو اخلاق نبوی کے سانچے میں ڈھال لیا تھا۔آپ کی ہر صفت امتیازی تھی۔اور آپ کا سب بڑا امتیاز آپ کا جامع الاخلاق ہونا تھا۔آپ کی تحریر وتقریر گفتگو اور چال ڈھال ہر عمل سے آپ کے حسن اخلاق کا اظہار ہوتا تھا۔انسانیت کی اعلیٰ صفات آپکی فطرت ثانیہ بن گئی تھیں۔آیئے! مولانا عبدالماجد دریابادیؒ کی ایک اور شہادت سنیں۔مولانا فرماتے ہیں:

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدظلہ العالی کے فضل وکمال، مرتبہ ومقام پر گفتگو تو وہ کرے جو خود بھی کچھ ہو مجھے ذاتی تجربہ اور عینی مشاہدہ تو مولانا کے ایک ہی کمال اور ایک ہی کرامت کا ہے اور وہ آپ کی بے نفسی، سادگی، تواضع، انکساری اور خدمت خلق کا عشق ہے۔کہتا ہوں اور گویا خانہ شہادت میں کھڑا ہوا بیان دے رہا ہوں کہ وہ بہترین دوست ہیں، بہترین رفیق سفر ہیں، مہمان ہوتو آپ کی میزبانی میں اپنے معمولات کو ترک کردیں گے، روپیہ پیسہ کی ضرورت پیش آئے تو خود قرضدار ہوجائیں گے۔لیکن آپ کی حاجت ضرور کہیں سے پوری کریں گے۔خدانہ خواستہ بیمار پڑجائیں تو تیمارداری میں دن رات ایک کردیں گے، نوکری کی ضرورت پیش آئے، کوئی مقدمہ کھڑا ہو۔کسی امتحان میں بیٹھ جایئے۔تو سفارش ناموں میں اور عملی دوڑ دھوپ میں نہ اپنے مرتبہ کا لحاظ کریں گے، نہ اپنی صحت کا، اور نہ خرچ کا جس طرح بھی ہوگا آپکا کام نکالنے پر تل جائیں گے۔اپنے بزرگوں کے ساتھ جو معاملہ بھی رکھتے ہوں، اپنے خوردوں، شاگردوں اور مریدوں کے ساتھ یہ روش رکھتے ہیں کہ خادم کو مخدوم بنا کر ہی چھوڑتے ہیں، حالیؔ کے شعر کے معنیٰ اب جا کر روشن ہوئے ہیں:

ہم نے ہرادنیٰ کو اعلیٰ کردیا　　خاکساری اپنی کام آئی بہت

بہت سنا کہ یہ شان محمود الحسن دشیخ الہند دیوبندی کی تھی۔اگر یہ صحیح ہے تو جانشینی کا حق ان سے زیادہ کسی کو نہیں پہونچتا۔　(ازہیں بڑے مسلمان ۴۸۸)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نوراللہ مرقدہ جیسی مجدد اور مردم شناش جیسی شخصیت نے حضرت شیخ الاسلامؒ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

(۱) ہمارے اکابر دیوبند کی بفضلہٖ تعالیٰ کچھ خصوصیات ہوتی ہیں چنانچہ شیخ مدنی کے دو خداداد خصوصی کمال ہیں جو ان میں بدرجہ اتم موجود ہیں، ایک تو مجاہدہ جو کسی دوسرے میں اتنا نہیں ہے۔ دوسرے تواضع، چنانچہ سب کچھ ہونے کے باوجود اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھتے۔

(۲) مجھ کو اپنی موت پر بھی فکر تھا کہ بعد میں باطنی دنیا کی خدمت کہ نیوالا کون ہوگا، مگر مولانا حسین احمد مدنی کو دیکھ کر تسلی ہوئی کہ یہ دنیا ان سے زندہ رہے گی۔

(۳) حضرت مولانا حسین احمد مدنی بہت شریف طبیعت کے ہیں باوجود سیاسی اختلاف رکھنے کے بھی کوئی کلمہ خلاف حدود ان سے نہیں سنا گیا۔ (بیس بڑے مسلمان ۵۱۰)

عاف باللہ حضرت اقدس مولانا عبدالقادر صاحب رائے پوریؒ نے ان الفاظ میں آپ کے کمالات کا اعتراف فرمایا:

بھائی! حضرت شیخ مدنی کا حال کیا پوچھتے ہو ہم یوں سمجھتے رہے، مگر وقت کی نزاکتوں اور ہنگامہ آرائیوں میں جب ہم نے اس مرد مجاہد کو آنکھ اٹھا کر دیکھا تو جہاں شیخ مدنیؒ کے قدم تھے وہاں اپنا سر پڑا دیکھا۔ (بیس بڑے مسلمان ۵۱۲)

ان جیسے اساطین کی گواہی آپ کے کمالات واخلاق پر بین دلیل ہے۔ اگر کوئی تفصیل کا طالب ہو تو اسے الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر اور آپ کی سوانح پر لکھی گئی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

ثمرات ونتائج

مذکورہ بالا بلند وبالا صفات وکردار سے آراستہ ہونے پر رب العزت کی سنت جاریہ پر مطابق آپ کو ان نعمتوں سے سرفراز کیا گیا جو اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کو عطا

کی جاتی ہیں۔ان نعمتوں کا خلاصہ تین جملوں میں کیا جا سکتا ہے۔

(۱) بے مثال محبوبیت! آپ کی زندگی مین دنیا نے جس قبولیت ومحبوبیت کا مشاہدہ کیا وہ تو نا قابل بیان ہے ہی۔لیکن آپ کے بعد بھی محبوبیت مستقل برقرار ہے۔آپ کے جن شاگردوں اور متوسلین نے آپ سے اکتساب فیض کسی بھی درجہ میں کیا ہے، انکی نگاہوں میں پھر اور کوئی سمایا ہی نہیں۔آج بھی جب ان کے سامنے اپ کا تذکرہ چھیڑا جاتا ہے تو عشق ومحبت کا پیمانہ لبریز ہو کر آنسوؤں کی لڑیوں کی شکل میں سامنے آجاتا ہے۔

(۲) فیض عام: آپ کا علمی اور روحانی فیض جس قدر عام اور تام ہوا وہ بھی اظہر من الشمس ہے، ہزاروں شاگردوں اور لاکھوں مریدوں کے ذریعہ چاردانگ عالم میں آپ کا فیض پھیلا۔تشنگان علوم کو سیرابی ملی، اور گم گشتہ راہوں کو معرفت خداوندی نصیب ہوئی۔اور آپ اپنے دور میں مرجع خاص وعام بن گئے۔اسی وجہ سے جب آپ نے ۷۷ ۱۳ھ میں دنیا سے پردہ فرمایا تو امت نے ایسا غم منایا جس کی مثال تارخ میں خال خال ہی ملتی ہے۔آپ کی وفات پر جتنے مضامین لکھے گئے اور جذبات میں ڈوبی ہوئی جتنی نظمیں لکھیں گئیں اور ملک وبیرون ملک.... جتنی تعزیتی مجالس منعقد کی گئیں ان کی نظیر قریبی زمانہ میں نہیں ملتی۔

(۳) ابدی زندگی: اور سب بڑی نعمت آپ کو یہ نصیب ہوئی کہ اپنے کارناموں اور شاندار تجدیدی اعمال صالحہ کے بدولت زندۂ جاوید بن گئے۔آج آپ اس دنیا میں نہیں ہیں لیکن شاگردوں، خلفاء دینی اداروں علمی حلقوں اور ملی تنظیموں کی شکل میں آپ کے لئے بے حد وحساب صدقہ جاریہ کا انتظام موجود ہے اور انشاء اللہ تا قیامت یہ سلسلہ جاری رہیگا۔

حضرت شیخ الاسلام نے اپنی کسر نفسی کی بنا پر تصنیف وتالیف کا مشغلہ بالقصد اختیار نہیں فرمایا بایں ہمہ آپ نے اپنے متعلقین ومتوسلین کو خطوط کے جو جوابات تحریر

فرمائے ہیں وہ بجائے خود تصنیف کا درجہ رکھتے ہیں۔آپکے یہ مکتوبات اپنے دور کے سب سے مقبول مکاتب میں شمار ہوئے جن میں تصوف وسلوک کے باریک حقائق بھی ہیں، فقہ کے اہم مسائل سے بھی بحث کی گئی ہے۔علمی تحقیقات کا قیمتی ذخیرہ بھی موجود ہے۔پھر سیاست تاریخ اور دیگر مفید موضوعات پر بھی عطر بیزیاں پائی جاتی ہیں۔ جو ضخیم...چار جلدوں میں پھیلی ہوئی ہے۔

ان ''معارف وحقائق'' کو عام فہم بنانے اور ان کا فیض عوام تک پہونچانے کی غرض سے مخدوم محترم حضرت مولانا سید رشید الدین حمیدی زید مجدہم مہتمم جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد نے الگ الگ عنوانات لگا کر مکتوبات شیخ الاسلام سے ''حسن انتخاب'' کا سلسلہ ''ندائے شاہی'' میں شروع فرمایا تھا جو قسطوار کئی سال تک شائع ہو کر مکمل ہوا۔س سلسلہ انتخاب میں مکتوبات کے چھپے ہوئے لعل وجواہر خوبصورت انداز میں ابھر کر سامنے آگئے ہیں اب ان ''معارف وحقائق'' کی کتابی شکل میں اشاعت انشاء اللہ مزید افادہ کا ذریعہ ہوگی اور عوام وخواص بآسانی اس سے استفادہ کرسکیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔حضرت والا کی یہ کاوش واقعی لائق تحسین اور باعث شکریہ ہے۔اللہ تعالیٰ اسے قبولیت سے نوازے اور اس کا فیض عام فرمائے آمین ثم آمین۔فقط واللہ الموفق

احقر محمد سلمان منصور پوری
۵/۸/۲۰/۱۴ھ

موضوع وار فہرست

ذیل میں شائقین کی سہولت کیلئے اجمالی عنوانات کے تحت موضوع وار فہرست پیش کی جارہی ہے

(مرتب)

موضوع وار فہرست

تصوف وسلوک

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	بیعت کا مسنون ہونا	۷۴
۲	اولوالعزم ہستیوں کا شیوہ	۷۴
۳	اگر میلان طبع مولانا اشرف علی تھانویؒ کی طرف نہیں ہے	۷۵
۴	میرے اور آپ کے علائق محض لوجہ اللہ ہونے چاہئیں	۷۵
۵	اصلاح نفس کا خیال ایک نفس پرور ہے؟	۷۶
۶	محبوب حقیقی تک رسائی حضرت تھانویؒ کی بارگاہ میں ارجیٰ ہے	۷۷
۷	اپنے مرید کو حضرت تھانویؒ سے بیعت کا حکم	۷۷
۸	صحبة الشیخ ساعة خیر من عبادة ستین سنة	۷۸
۹	کیا تعلقات بین المرید والشیخ خدمات مالیہ کے لئے ہوتے ہیں؟	۷۸
۱۰	میں بارگاہ رشیدی کا سب سے چھوٹا غلام ہوں	۷۹
۱۱	در محفل خود رہ مدہ ہمچو منے را:: افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را	۷۹
۱۲	عمر ستر سے تجاوز کر گئی مگر توشہ آخرت کچھ نہیں	۸۰
۱۳	میں اپنے آپ کو ننگ اسلاف کیوں لکھتا ہوں؟	۸۰
۱۴	توجہ الی اللہ اور اصلاح نفس کی مجھ کو فرصت کہاں؟	۸۱
۱۵	محرومیت نے دامن نہ چھوڑا	۸۱
۱۶	آپ کا مجھ سے بیعت کرنا سخت غلطی تھی	۸۲
۱۷	پرائے پوت کس نے پالے	۸۲
۱۸	آپ کامل تارک الدنیا کو تلاش کیجئے	۸۲
۱۹	انسان کو صرف اللہ تعالیٰ سے دل لگانا چاہئے	۸۳

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۰	رجعت کے اسباب	۸۳
۲۱	مجلس کے سب سے بڑے کو پیش کرو	۸۳
۲۲	فنافی الشیخ ہونا سلوک میں ضروری ہے	۸۴
۲۳	اپنے شیخ اور مرشد سے رابطہ منقطع کرنا غلط ہے	۸۴
۲۴	وظائف وغیرہ کے لئے صاحب مجاز سے اجازت حاصل کرنا کیوں اور کس لئے؟	۸۴
۲۵	میرا محبوب فقط اللہ ہے	۸۶
۲۶	''تکیہ'' نہایت مبارک اور مسعود جگہ ہے	۸۶
۲۷	سالک کا دل بڑھانے کے لئے الہامات	۸۷
۲۸	نماز میں وساوس کا علاج	۸۷
۲۹	مشائخ طریقت کو ایصال ثواب کا طریقہ	۸۷
۳۰	حسینوں کے جال سے بچنے کا طریقہ	۸۸
۳۱	یک در گیر محکم گیر	۸۸
۳۲	حضرت گنگوہیؒ کی وفات پر حضرت شیخ الہندؒ کے کہے ہوئے مرثیہ پر اعتراض	۸۹
۳۳	امور مسئولہ کے جوابات	۸۹
۳۴	خدا کا طالب شرم کرے، تعجب ہے	۹۰
۳۵	حبس دم کا طریقہ	۹۱
۳۶	بارہ تسبیح کا طریقہ	۹۲
۳۷	خلو معدہ کے وقت ذکر کرنا چاہئے	۹۳
۳۸	سالک کو جو واقعات پیش آئیں ان کو ہرگز ظاہر نہ کریں	۹۳
۳۹	تصور شیخ کا طریقہ	۹۴
۴۰	تزکیۂ قلب کے لئے سب سے زیادہ مؤثر عمل	۹۴

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۹۴	پاس انفاس کا طریقہ	۴۱
۹۶	تضرع وزاری مطلوب ہے	۴۲
۹۶	ابتداء میں سالک کے لئے تنہائی ضروری ہے	۴۳
۹۹	ذکر اس قدر کیجئے کہ بے اختیار جاری رہنے لگے	۴۴
۹۹	مولانا تھانویؒ کے مواعظ بہت مفید ہیں	۴۵
۱۰۰	سلطان الاذکار کے آثار	۴۶
۱۰۰	پاس انفاس کی اصلی غرض	۴۷
۱۰۱	نفاق کے شعبے	۴۸
۱۰۱	اہل وعیال کی خبر گیری ضروری ہے	۴۹
۱۰۱	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قلت ہدیہ سے شرم کیوں	۵۰
۱۰۱	حضرت نانوتویؒ کا شجرہ دعائیہ پڑھ لیا کیجئے	۵۱
۱۰۲	دل کا لگنا مطلوب نہیں	۵۲
۱۰۲	بیوی کے ساتھ خلوت بھی روح کو جلا دیتی ہے	۵۳
۱۰۲	رمضان کو سفر میں ہرگز ضائع نہ کیا جائے	۵۴
۱۰۳	ایں ہمہ غنیمت است	۵۵
۱۰۳	والدین کی خدمت گزاری عبادت ہے	۵۶
۱۰۴	اصلی عبادت شکر ہے	۵۷
۱۰۶	مسلمانوں کے لئے جملہ تکالیف موجب کفارہ سیئات ہیں	۵۸
۱۰۶	یہ دنیا دار الابتلاء والامتحان ہے	۵۹
۱۰۷	جب وساوس کا غلبہ ہو تو کیا کریں	۶۰
۱۱۰	قلت کلام اور قلت مجالست کو عمل میں لائیے	۶۱
۱۱۱	الحمد للہ فلاں شخص کو رونا آ گیا	۶۲
۱۱۲	محبوب حقیقی کی رضا وخوشنودی مقصد اصلی ہے	۶۳

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۱۳	مراقبہ کس کو کہتے ہیں؟	۶۴
۱۱۵	قوالی طریقت کی چیزوں میں سے نہیں ہے	۶۵
۱۱۵	کب تک رسمی اور اصلاحی علوم میں دل ودماغ کھپائے گا؟	۶۶
۱۱۵	خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کا مصیبت نہ آنے پر رونا	۶۷
۱۱۶	جلسہ بازیاں اور اٹکھیلیاں آج اچھی معلوم ہورہی ہیں	۶۸
۱۱۶	سوالات کے جوابات	۶۹
۱۱۸	بیعت توبہ اور بیعتِ ارشاد میں فرق	۷۰
۱۱۹	ہند میں رہ کر مدینہ کے عشق میں بے قرار رہنا ہزار درجہ بہتر ہے	۷۱
۱۲۱	ذکر کرتے کرتے چھوڑ دیا جائے تو قلب میں قساوت پیدا ہوجاتی ہے	۷۲
۱۲۲	فراق ووصل چہ خواہی رضائے دوست طلب	۷۳
۱۲۲	حقوق العباد توبہ سے معاف نہیں ہوتے	۷۴
۱۲۳	جس قدر مطلوب بڑا ہوتا ہے اسی قدر مشقتوں کا برداشت کرنا بھی ضروری ہوتا ہے	۷۵
۱۲۴	ذکر پر مداومت کیجئے چاہے دل لگے یا نہ لگے	۷۶
۱۲۴	ذکر کی قسمیں	۷۷
۱۲۴	اگر مستحق لذت وراحت ارباب تقویٰ ہوتے تو سب سے زیادہ راحت میں انبیاء ہوتے	۷۸
۱۲۵	جو کام بھی کیجئے حسن نیت سے کیجئے	۷۹
۱۲۶	ذکر قلبی کا طریقہ	۸۰
۱۲۷	ذکر قلبی محض تصور اور دھیان سے ہوگا	۸۱
۱۲۷	موت اگر امید افزا واقع ہوئی ہے تو خوشی کی بات ہے	۸۲
۱۲۸	وساوس کے علاج کا طریقہ	۸۳
۱۲۹	ذکر روحی کس کو کہتے ہیں؟	۸۴

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۸۵	جیل کے ایام کوغنیمت سمجھئے	۱۲۹
۸۶	آپ کے جیل پہونچنے میں کیا عجب ہے کہ خدا کے یہاں بڑی خیر مضمر ہو	۱۳۰
۸۷	ملکہ یادداشت کس کو کہتے ہیں؟	۱۳۱
۸۸	ایک اسرائیلی کے ایک سوا اہل ایمان کے قتل کردینے پر بھی مغفرت فرمادی	۱۳۱
۸۹	مراقبہ ذات مقدسہ باری عزوجل	۱۳۲
۹۰	صرف مراقبہ اور توجہ الی الذات میں وقت صرف کیجئے	۱۳۳
۹۱	ممنوع الازجات امی کی تعریف	۱۳۵
۹۲	جسمانی تکالیف ذکر کی تاثیرات ہیں	۱۳۵
۹۳	انانیت، جاہ پرستی، نفس پرستی، خودغرضی، اس راہ میں سد عظیم ہیں	۱۳۵
۹۴	میں آپ کو بیعت توبہ کی اجازت دیتا ہوں	۱۳۶
۹۵	تحقیق فلاں بزرگ نے فلاں کی نسبت سلب کرلی	۱۳۷
۹۶	چاروں سلسلوں میں بیعت کی اجازت	۱۳۷
۹۷	روضہ اقدس پر حاضری کے وقت جملہ طرق ادب کالحاظ رکھا جائے	۱۳۷
۹۸	توجہ الی الذات میں کامیابی ہی اصل کامیابی ہے	۱۳۸
۹۹	وفی انفسکم افلا تبصرون اعلیٰ درجہ کا مراقبہ ہے	۱۳۸
۱۰۰	بیعت لینے کا طریقہ	۱۳۹
۱۰۱	اللہ تک پہونچنے کے لئے راہیں بے شمار ہیں	۱۴۰
۱۰۲	لطائف مدرکہ کا ترقی پذیر ہونا نعمت عظیمہ ہے	۱۴۲
۱۰۳	تصور شیخ میں غلو	۱۴۷
۱۰۴	مدارِ نجات نسب نہیں ہے عمل ہے	۱۴۹
۱۰۵	اگر میں تسخیر کا کوئی عمل جانتا تو جیل میں کیوں پڑا ہوتا؟	۱۶۸
۱۰۶	روساء صرف مادیت کے پرستار ہوتے ہیں	۱۸۵
۱۰۷	یہ کیسے معلوم ہو کہ فلاں عمل شیطانی ہے اور فلاں عمل غیر شیطانی	۱۸۶

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۰۸	نہ میں محمودی ہوں، نہ رشیدی، نہ قاسمی ہوں نہ امدادی	۱۹۶
۱۰۹	کیا راتوں کو آپ نے تنگ نہیں کر دیا؟	۱۹۷
۱۱۰	ضعیف العمری میں شادی ارشاد طریقت کے منافی نہیں	۲۱۱
۱۱۱	نماز باجماعت ادا کریں	۲۱۴
۱۱۲	بالغ ہو جانے کے بعد عقد شرعی میں ہرگز دیر نہ کیجئے	۲۱۵
۱۱۳	انسان کے عمل میں نقائص کا ہونا فطری عمل ہے	۲۲۶
۱۱۴	آپ کو بیعت کرنے کی اجازت ہے	۲۲۶
۱۱۵	بجز اتباع سید العشاق (علیہ السلام) کوئی چیز کارآمد نہیں	۲۳۸
۱۱۶	شان الوہیت کے ساتھ ہمیشہ ادب اور عظمت کا لحاظ رکھئے	۲۳۸
۱۱۷	غصہ کا علاج	۲۳۹
۱۱۸	عالم اسباب پر متوسطہ طریقہ سے عمل درآمد رکھئے	۲۳۹
۱۱۹	معاصی اور غفلات سے تنفر ضروری ہے	۲۴۰
۱۲۰	مسلمانوں کی جملہ تکالیف موجب کفارہ ہیں	۲۴۹
۱۲۱	حضرت خواجہ شبلیؒ کا اپنے نفس کو باہر نکال لینا	۲۴۱
۱۲۲	آپ نے لکھا ہے غذا مطلق حلال نہیں ہے	۲۴۳
۱۲۳	علوم دینیہ میں مشغول ہونے سے بہت زیادہ خوشی ہوئی	۲۴۶
۱۲۴	پاس انفاس میں جی لگنا مبارک ہے	۲۴۷
۱۲۵	سلطان الاذکار کا طریقہ کیا ہے؟	۲۵۱
۱۲۶	اخلاص اور للّٰہیت نہایت مشکل امر ہے	۲۵۱
۱۲۷	مولانا دریابادیؒ کا خط حضرت مدنیؒ کے نام	۲۶۹
۱۲۸	جواب از حضرت مدنی قدس سرہ	۲۷۰
۱۲۹	انسان دن رات میں تقریباً پچیس ہزار مرتبہ سانس لیتا ہے	۲۷۸
۱۳۰	بیماری مغفرت کیلئے قوی ذریعہ ہے	۲۷۹

صفحہ	عنوان	نمبرشمار
۲۸۴	مسلمانوں کیلئے دنیا ابتلاء وامتحان کا گھر ہے	۱۳۱
۲۸۸	کسی فانی اور ناقص سے ایسا تعلق غلط ہے	۱۳۲
۲۸۹	القابض علی الدین کالقابض علی الجمرة	۱۳۳
۲۹۰	عالم اسباب میں خدا نے امور کو اسباب سے متعلق کیا ہے	۱۳۴
۳۰۳	عورتوں کی تعلیم سلوک میں فرق رکھنا ضروری ہے	۱۳۵
۳۰۴	سالک کو ترقی کب دی جائے؟	۱۳۶
۳۰۴	مولانا حبیب الرحمن صاحب سلہٹ بنگلہ دیش کا خط	۱۳۷
۳۹۵	حضرت مدنی قدس سرہٗ کا جواب	۱۳۸
۳۲۵	والدین اور اعزہ کی دلخراش باتوں پر صبر کیجئے	۱۳۹
۳۳۳	جب تک آپ کا نفس آپ پر غالب رہے گا اس وقت تک شیطان کا تسلط رہے گا	۱۴۰
۳۳۴	امور عبادت کو خلاف نفس عادت بنالینا	۱۴۱
۳۳۵	عبادات سے مقصود تلذّذ نہیں	۱۴۲
۳۳۵	عبادت میں احکم الحاکمین کا استحضار	۱۴۳
۳۳۵	قرآنی آیات کے ورد کے منافع مقصود اصلی نہیں	۱۴۴
۳۳۶	حسینوں کی پیدائش پر غور	۱۴۵
۳۴۲	ہم جیسوں سے بیعت کی درخواست کوئی معنی نہیں رکھتی	۱۴۶
۳۴۲	سب پیروں کا پیر قرآن مجید ہے	۱۴۷
۹۵	جو حالت خواب میں پیش آئے لوگوں سے بیان نہ کیجئے	۱۴۸
	امور مسئولہ کا جواب	۱۴۹
۳۵۵	شجرہ کے پڑھنے میں میرا نام	۱۵۰
۳۵۶	اگر رضاء شہنشاہی حاصل ہو تو بعد مسافت کوئی چیز نہیں	۱۵۱
۳۵۷	عدل کرے تو لٹیاں، فضل کرے تو چھٹیاں	۱۵۲

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۵۳	غائبانہ بیعت کرنے کا حکم بے موقع ہے	۳۷۰
۱۵۴	مرید ہونے والے شخص کا کہنا کہ آپ نے ذکرواذکار میں اس کی مدد کی الخ اور اورادووظائف کو چھوڑنے کی اجازت نہیں	۳۷۰
		۳۷۱
۱۵۵	اللہ تعالیٰ کے نزدیک بایزید وجنید بنا دینا مشکل نہیں	۳۷۱
۱۵۶	دنیا خدا سے غفلت کا نام ہے	۳۷۱
۱۵۷	مکتوب نمبر ۴۸ کے سوالات مع جوابات	۳۷۲
۱۵۸	ہم کو دنیا میں امتحان کیلئے لایا گیا ہے	۳۷۵
۱۵۹	حساب کا صاف ہونا ازبس ضروری ہے	۳۷۶
۱۶۰	اسم ذات دس ہزار مرتبہ	۳۷۶
۱۶۱	اورادووظائف کیلئے صاحب مجاز سے اجازت الخ	۳۷۷
۱۶۲	داخل سلسلہ نہ ہونے والی خواتین کو تسبیحات ستہ	۳۷۸
۱۶۳	اذکار میں ناغہ کرنا غلط ہے	۳۷۸
۱۶۴	چراغ صبح پیری میں الخ	۳۸۰
۱۶۵	مکتوب نمبر ۸۲ بنام اہلیہ محترمہ مولانا احمد حسین لہر پوری	۳۸۲
۱۶۶	عمر عزیز کے لمحات کو غنیمت شمار کیجئے	۴۱۰
۱۶۷	غائبانہ بیعت	۴۱۰
۱۶۸	مکتوبات کے مطالعہ کی اجازت	۴۱۰

فقہ

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۶۹	نوافل کو ترک کر کے قضاء عمری میں اشتغال بہتر ہے	۸۶
۱۷۰	سودی قرضہ ہرگز نہ لیں	۸۶
۱۷۱	تہجد کی رکعتوں میں کوئی تحدید نہیں	۹۰
۱۷۲	مسجد کے اوقاف کے بارے میں علماء ہند کا فتویٰ	۹۶

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۷۳	دارالحرب میں سود کا مسئلہ	۹۶
۱۷۴	پیلو کی مسواک سب سے افضل ہے	۱۲۷
۱۷۵	بیوی کا نفقہ شوہر پر کب واجب نہیں؟	۱۴۴
۱۷۶	حافظ ابن تیمیہؒ کا مسلک غلط ہے	۱۴۴
۱۷۷	دارالحرب میں جمعہ جائز ہے یا نہیں؟	۱۴۸
۱۷۸	ابتداء اسلام میں نماز کے اندر فعل کثیر ممنوع نہ تھا	۱۵۱
۱۷۹	فرائض کھڑے ہوکر پڑھنا اولیٰ ہے	۱۵۱
۱۸۰	کیا تعمیر مسجد میں غیر مسلم کا پیسہ لگایا جاسکتا ہے؟	۱۵۴
۱۸۱	کیا مدرسہ میں غیر مسلم کا چندہ لیا جاسکتا ہے؟	۱۵۱
۱۸۲	ابابیل کی بیٹ کا کیا حکم ہے؟	۱۵۹
۱۸۳	شیعوں کے وضو کے بقیہ پانی کا کیا حکم ہے؟	۱۶۰
۱۸۴	شیعہ کے یہاں کھانا کیسا ہے؟	۱۶۰
۱۸۵	شب برات کے حلوے کا کیا حکم ہے؟	۱۶۰
۱۸۶	گیارہویں شریف کے نذر و نیاز کا کیا حکم ہے؟	
۱۸۷	کیا عقد نکاح کے لئے گواہوں کا عادل ہونا شرط ہے	۱۵۹
۱۸۸	شیعہ مسلمان ہے یا کافر	۱۴۹
۱۸۹	اگر سنی گواہوں کے علاوہ ایک شیعہ گواہ بھی ہوتو نکاح ہوجائے گا	۱۶۰
۱۹۰	کابین نامہ میں اگر تفویض طلاق شوہر کی جانب سے ہے تو صحیح ہے یا نہیں؟	۱۶۱
۱۹۱	نکاح کا خطبہ کھڑے ہوکر پڑھنا مسنون ہے یا بیٹھ کر؟	۱۶۱
۱۹۲	کیا عید کی نماز کے بعد ملنا اور مصافحہ و معانقہ کرنا مسنون ہے؟	۱۶۱
۱۹۳	ڈاکٹری علاج میں کوئی حرج نہیں	۱۸۳
۱۹۴	قضائے عمری کے متعلق ایک شبہہ	۱۸۵
۱۹۵	تفسیر بالرائے کی ممانعت	۱۹۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۹۶	ہندوستان دار الحرب ہے	۲۰۵
۱۹۷	بینکوں میں سود کو چھوڑ دینا جائز نہیں	۲۰۵
۱۹۸	مساعی معاشیہ کو شکم پروری قرار دینا غلط ہے	۲۲۴
۱۹۹	اعمال ضروریہ میں کوتاہی کرنیوالا فاسق ہوگا، کافر نہیں	۲۷۱
۲۰۰	مولانا محمد سعید بزرگ سملکی کے چند سوالات	۲۸۰
۲۰۱	تین سوالات (اوران کے جوابات)	۲۹۷
۲۰۲	۱۳۶۰ھ میں ایک سوال	۳۰۲
۲۰۳	بچے کو دودھ پلانے والی عورت افطار کی اجازت ہے	۳۰۸
۲۰۴	چار ہزار نفوس پر مشتمل آبادی میں جمعہ جائز ہے	۳۱۱
۲۰۵	خودکشی کا ارادہ کرنا بزدلی اور گناہ ہے	۳۲۳
۲۰۶	حالت جنابت میں پڑھی ہوئی نمازیں واجب الاعادہ ہیں	۳۲۸
۲۰۷	نماز میں وساوس کا آنا مفسد صلوٰۃ نہیں	۳۲۹
۲۰۸	ناپاکی کی حالت مین نماز پڑھنا سخت جرم ہے	۳۳۰
۲۰۹	ایام بلوغ کے بعد قضا شدہ نمازوں کی ادائیگی کا طریقہ	۳۳۱
۲۱۰	قضاء نمازوں کی نیت کا طریقہ	۳۳۱
۲۱۱	قضا صرف فرض اور وتر کی ہوگی	۳۳۱
۲۱۲	لڑکے اور لڑکی پر نماز کب واجب ہوتی ہے؟	۳۳۱
۲۱۳	تعلیم قرآن وحدیث پر اجرت لینی جائز ہے	۳۴۰
۲۱۴	عامل کو علوی عمل پر اجرت لینی جائز ہے	۳۴۱
۲۱۵	رمل سیکھنا حرام ہے	۳۴۱
۲۱۶	مجبور ہو کر کلمات کفریہ کہنے کا حکم	۳۴۷
۲۱۷	کفر جحود اور شرک صریح کرنے والے کے نکاح اور اولاد کا حکم	۳۴۸
۲۱۸	ماں باپ ولد الزنا ہوں تو اولاد کا کیا حکم ہوگا؟	۳۴۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۱۹	نماز جنازہ ہر نیک و بد پر پڑھی جائے گی	۳۴۹
۲۲۰	اگر آمدنی کا غالب حصہ حرام کا ہے تو	۳۴۹
	اس کا استعمال کسی شکل میں جائز نہیں ہے	۳۴۹
۲۲۱	شرعی لباس کی کوئی وضع قطع متعین نہیں ہے	۳۵۰
۲۲۲	عورتوں کا لباس کیسا ہونا چاہئے	۳۵۰
۲۲۳	ذی رحم محرم عورتوں کے ساتھ کھانا مصافحہ دست بوسی جائز ہے	۳۵۱
۲۲۴	عورت امام کی اقتداء کر سکتی ہے	۳۵۱
۲۲۵	نماز میں عورت کو اپنے تمام جسم کا چھپانا فرض ہے	۳۵۱
۲۲۶	عورت کے تمام اعضاء خاوند کو دیکھنا جائز ہے	۳۵۲
۲۲۷	عورت کا سر، بال، گردن، بانہہ وغیرہ کا کھولنا کس کے سامنے جائز ہے؟	۳۵۲
۲۲۸	جن لوگوں سے نکاح جائز ہے ان سے تمام جسم کا چھپانا فرض ہے	۳۵۲
۲۲۹	عورتوں سے مصافحہ اور دست بوسی کا حکم	۳۵۳
۲۳۰	اگر نماز میں سب ذی رحم محرم عورتیں ہیں تو امام کے درمیان پردہ کی ضرورت نہیں ہے	۳۵۳
۲۳۱	عورت کے لئے افضل یہ ہے کہ گھر میں نماز پڑھے	۳۵۳
۲۳۲	بول و براز کے وقت سر کا کھلا رہنا	۳۵۳
۲۳۳	اس صورت میں بیوی کا شوہر پر نفقہ واجب نہیں	۳۷۰
۲۳۴	تبلیغ فرض کفایہ ہے	۳۷۳
۲۳۵	شیخ الاسلام کی تصویر اخبارات میں	۳۸۰
۲۳۶	دو مثل پر پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ نہیں	۳۸۱
۲۳۷	تجدید نکاح کی ضرورت نہیں	۳۸۱
۲۳۸	سورہ فاتحہ کی ہر ہر آیت پر وقف کرنا	۸۶

صفحہ	عنوان	نمبرشمار
	تحقیقات علمیہ	
۱۳۶	استدراج کس کو کہتے ہیں؟	۲۳۹
۱۴۶	تصور شیخ کے کیا معنیٰ؟	۲۴۰
۱۴۷	تصور شیخ میں غلو	۲۴۱
۱۵۳	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے کا گوشت کھایا ہے یا نہیں؟	۲۴۲
۱۵۴	حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پائجامہ پہننا ثابت ہے یا نہیں؟	۲۴۳
۱۵۸	بزرگوں کی ارواح کو کس طرح ثواب پہونچایا جائے؟	۲۴۴
۱۶۷	صدقہ اور قرض حسنہ کا ثواب	۲۴۵
۱۶۸	بخاری کے لئے حضرت شیخ الہندؒ کے تراجم اور بخاری کے حواشی بہت کار آمد ہیں	۲۴۶
۱۸۷	ایک سوال، صبر مقدم ہے یا شکر؟	۲۴۷
۱۸۷	میرے نکاح پڑھنے کے لئے مہر فاطمی کیوں شرط ہوتی ہے؟	۲۴۸
۲۱۴	چند سوالات کے جوابات	۲۴۹
۲۲۷	مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے ایک طالبعلم سے ایک کمیونسٹ لڑکے کے سوالات	۲۵۰
۲۲۷	جواب از حضرت مدنی قدس سرہٗ	۲۵۱
۲۳۶	مدینہ منورہ کے دار الاسلام بن جانے کے بعد ایک آیت کا نزول	۲۵۲
۲۴۵	واقعہ اصحاب فیل ایشیائے کوچک میں	۲۵۳
۲۵۰	ایک سوال اور اسکا جواب	۲۵۴
۲۵۸	مولانا ادریس صاحب (سرائے میر) کے پانچ سوالات جوابات از حضرت مدنی قدس سرہٗ	۲۵۵
۲۷۳	حدیث ''بدء الاسلام'' کے معنیٰ اور مفہوم کے بارے میں سوال	۲۵۶

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۵۷	نفاق کے شعبے	۲۷۸
۲۵۸	مدارس عربیہ میں مجلس شوریٰ اور مجلس عاملہ کی حیثیت	۲۸۵
۲۵۹	علماء حق کی اکثریت ربیع الاول میں سیرت کے مروجہ جلسوں اور جلوسوں کی مخالف کیوں؟	۲۹۱
۲۶۰	حضرت بابا گنج شکرؒ اور حضرت محبوب الٰہیؒ کی مجلس میں رسم سجدہ	۳۱۴
۲۶۱	حضرت مدنی قدس سرہ کا جواب	۳۱۵
۲۶۲	قبولیت نماز اور صحت نماز میں فرق	۳۲۸
۲۶۳	شب براءت اور اس کے اعمال	۳۴۴
۲۶۴	کفر میں سب بڑا درجہ کفر جحود کا ہے	۳۴۶
۲۶۵	شرک میں سب سے بڑا درجہ شرک صریح کا ہے	۳۴۶
۲۶۶	شرک وکفر کا سب سے ادنیٰ درجہ	۳۴۶
۲۶۷	ہزار میں صرف ایک درجہ ایمان کا ہے تب بھی تکفیر نہیں کی جانی چاہیے	۳۴۷
۲۶۸	ہر قسم کے کمالات انسانیہ میں پانچ مقامات پیش آتے ہیں	۳۷۹
۲۶۹	مہدی تین ہیں۔ لغوی، اصطلاحی اور موعود	۱۴۶
	عملیات	
۲۷۰	تنگدستی دور کرنے کا عمل	۹۳
۲۷۱	پریشانیوں کے ازالہ کیلئے عمل	۱۰۰
۲۷۲	آخر شب اٹھنے کیلئے مجرب عمل	۱۰۳
۲۷۳	آفات ومصائب سے بچنے کا عمل	۱۰۶
۲۷۴	قرض کی ادائیگی کا عمل	۱۰۷
۲۷۵	دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کا عمل قوت حافظہ کیلئے عمل	۱۱۰

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۷۶	ختم سورہ یٰسین شریف کی ترکیب	۱۴۸
۲۷۷	حزب البحر کی زکوٰۃ کا آسان طریقہ	۲۴۸
۲۷۸	آپ کو تعویذوں کی اجازت ہے	۲۲۷
۲۷۹	اولاد کی ھدایت کیلئے وِرد	۲۴۳
۲۸۰	مایوس العلاج مریضوں کیلئے نسخہ شفاء	۲۴۵
۲۸۱	سحر اور آسیب سے نجات پانے کا عمل	۲۴۹
۲۸۲	رنج وغم کے دفعیہ کیلئے ایک عمل	۳۰۳
۲۸۳	تنگدستی اور قرض سے سبکدوشی کے لئے عمل	۳۰۳
۲۸۴	سینہ کے درد کے لئے عمل	۳۰۴
۲۸۵	حل مشکلات کا عمل خواہ روزی سے متعلق ہو یا اقرباء کے ستانے سے الخ	۳۲۶
۲۸۶	حفاظت اور مدد کیلئے عمل	۳۳۲
۲۸۷	حصول شفاء کے لئے ''یا سلام'' کا ختم	۳۵۴
۲۸۸	سحر کے دفعیہ کیلئے دو عمل	۳۷۴
۲۸۹	دلائل الخیرات اور فجر کی سنت وفرض کے درمیان سورہ فاتحہ کا عمل	۳۷۷
	اذکار وادعیہ	
۲۹۰	عام دعاؤں کیلئے زیادہ مناسب دعاء	۱۰۴
۲۹۱	اسلاف اور مسلمانوں کیلئے مختصر دعاء	۱۰۵
۲۹۲	دعاء میں دل لگنا ضروری ہے	۱۰۵
۲۹۳	حسن خاتمہ کیلئے نہایت مؤثر آیت	۱۰۵
۲۹۴	میری دعائیں صرف احباب اور بزرگوں تک محدود نہیں	۱۱۸
۲۹۵	تسبیحات ستہ صبح وشام	۱۲۶

نمبرشمار	عنوان	صفحہ
۲۹۶	حضرت گنگوہیؒ کا پسندیدہ درود شریف	۱۳۳
۲۹۷	حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام عمر میں ایک مرتبہ فرض ہے	۱۵۶
۲۹۸	تیر قضا کو نبی یا ولی کی دعاء روک سکتی ہے	۱۸۹
۲۹۹	دعاء اور تلاوت کلام پاک میں فرق	۲۳۹
۳۰۰	مزار پر حاضری کے وقت حضرت مدنیؒ کا معمول	۳۱۸
۳۰۱	بخشش قرآن کا طریقہ	۳۳۲
۳۰۲	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ثواب بخشنے کا طریقہ	۳۳۲
۳۰۳	دعاء کی قبولیت کیلئے چند شرائط	۳۳۶
۳۰۴	قبولیت دعاء کی متعدد صورتیں	۳۳۸
۳۰۵	سید الاستغفار	۳۳۹
۳۰۶	قرآن کے محفوظ رکھنے کیلئے کثرت مزاولت ضروری ہے	۳۵۴
۳۰۷	جس قدر ممکن ہو حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ کا ورد رکھے	۴۲۱

تعبیر الرؤیا

نمبرشمار	عنوان	صفحہ
۳۰۸	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو بحالت خواب بوسہ دینا	۸۵
۳۰۹	حضرت گنگوہیؒ کو خواب میں دو مرتبہ اور حضرت شیخ الہندؒ کو کئی مرتبہ دیکھا	۱۶۸
۳۱۰	شیدا اسرائیلی صاحب کا خواب	۲۱۹
۳۱۱	خواب میں دیکھنا کہ اذان کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہیں ہے	۲۵۰

تاریخ

نمبرشمار	عنوان	صفحہ
۳۱۲	یوپی میں زمینداره کے خاتمہ کی ابتداء ۱۹۱۲ء سے	۳۸۴

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۳۸۵	مولانا محمد میاں صاحبؒ کی مدرسہ شاہی کی تدریس اور ۱۹۳۶ء کے سیاسی بحران کا دور	۳۱۳
۴۰۸	۱۳۷۷ھ میں دارالعلوم دیوبند کا بجٹ اور تعداد طلبہ	۳۱۴
	سیاسیات	
۱۷۰	ہماری سیاسیات میں شمولیت کا مشغلہ کب تک؟	۳۱۵
۱۷۱	انگریزوں کے اسلام دشمن حکومت کو مٹانے کی تحریک	۳۱۶
۱۷۸	کانگریس غیر قانونی جماعت ہے میں یوپی کا نائب صدر ہوں	۳۱۷
۱۷۹	ہم کو کسی سے دشمنی نہیں ہے	۳۱۸
۱۷۹	جمعیۃ علماء ہند کا مسلم لیگ سے اتحاد وتعاون	۳۱۹
۱۸۰	چودھری خلیق الزمان صاحب کا خط	۳۲۰
۱۸۰	مسلم لیگ نے کامیاب ہونے کے بعد عہد و پیمان کو توڑ دیا	۳۲۱
۱۸۱	جناب جناح کا ارشاد: وہ پولیٹکل وعدے تھے	۳۲۲
۱۸۱	جناح صاحب اور مسلم لیگ برطانیہ کے حامی و مددگار تھے	۳۲۳
۱۸۲	غیر مسلم کے ساتھ دوستی مسلم لیگ کا دستور اساسی	۳۲۴
۱۸۴	جمعیت علماء کا قیام ہر زمانہ میں مسلمانوں کیلئے لازم ہے	۳۲۵
۱۸۴	مولانا آزاد اسلامی فرائض کی ادائیگی میں جفاکش وجانباز تھے	۳۲۶
۱۹۹	اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہندوستان میں اسلام باقی رہے تو بہت جلد بیدار ہو جایئے	۳۲۷
۱۹۹	برطانیہ سے آزادی حاصل کرنے کیلئے ہندوستان کی دوسری قوموں کو ساتھ لینا ضروری ہے	۳۲۸
۲۰۰	آزادی کے بعد مشترک نظام کو موجودہ سامراجی کے مقابلے میں اہون البلیتین قرار دیا جاتا ہے	۳۲۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۳۰	سوالات کے جوابات حسب ذیل ہیں	۲۰۱
۳۳۱	ہندوستان کا نظام حکومت	۲۰۲
۳۳۲	مجوزہ پاکستان کی مشکلات اور نقصانات	۲۰۳
۳۳۳	استعانت بالمشرکین	۲۰۵
۳۳۴	دشمن کوئی بڑا ہوتا ہے کوئی چھوٹا	۲۰۷
۳۳۵	انگریز تین صدی سے ہندوستان کے مسلمانوں کو فنا کر رہا ہے	۲۰۷
۳۳۶	ملکہ وکٹوریہ کے اعلان کے باوجود آزادی خواہوں کو قتل کیا	۲۰۷
۳۳۷	ہندو ایک ہزار برس سے رعیت چلا آرہا ہے	۲۰۸
۳۳۸	اکابر اسلام نے ہندوستان سے انگریز کو نکالنا ضروری سمجھا	۲۰۸
۳۳۹	مسلم لیگ اور مہاسبھا کی ولادت کیوں ہوئی؟	۲۰۹
۳۴۰	مسلم لیگ کا نظام ترکیبی	۲۰۹
۳۴۱	شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مکی کا اشکال	۲۱۶
۳۴۲	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ناقابل برداشت ہے	۲۳۱
۳۴۳	جواب از حضرت مدنی قدس سرہٗ	۲۳۱
۳۴۴	فرقہ پرست ہندوؤں کی خواہش	۲۳۴
۳۴۵	چار کروڑ مسلمانوں کو کون سی زمین ٹھکانا دے گی	۲۳۴
۳۴۶	افغانستان یا عرب کو ہندوستانی مسلمانوں کے ساتھ کیا ہمدردی ہے	۲۳۴
۳۴۷	صوبہ جاتی تعصب نے انتہائی مشکلات میں ڈال رکھا ہے	۲۳۵
۳۴۸	قبل الہجرۃ مکہ معظمہ کی زندگی پر غور کیجئے	۲۳۵
۳۴۹	یہ دارالاسلام نہیں ہے	۲۳۶
۳۵۰	آج آپ انقلاب زمانہ سے خائف ہیں	۲۳۶
۳۵۱	پتریکا کے ایڈیٹر نے معافی مانگی	۲۳۷

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۵۲	پاکستان کو اسلامی حکومت کہنا غلط ہے	۲۴۱
۳۵۳	پاکستان کے حصول کے بعد کیا قوم نے شرائط نصرت خداوندی پر عمل کیا؟	۲۴۴
۳۵۴	ہندوستان میں جمعیۃ علماء ہند کی ضرورت	۳۱۲
۳۵۵	تحریک آزادی کے سلسلہ میں مولانا خدا بخش ملتانی کا ایک سوال اور جواب از مدنیؒ	۳۵۸
۳۵۶	حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحبؒ کا خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون کے سوالوں کا جواب	۳۶۳
۳۵۷	کانگریس خالص ہندوؤں کی جماعت نہیں ہے	۴۱۳
۳۵۸	روئے زمین پر اسلام کا سب سے بڑا دشمن انگریز ہے	۴۱۳
۳۵۹	ہندوؤں کو انگریز نے ہمارا دشمن بنادیا	۴۱۵
۳۶۰	پروپیگنڈا: مولانا مدنیؒ جمعیۃ علماء ہند سے بیزار ہیں	۴۲۳
۳۶۱	صوبہ کانفرنس کمیٹی کے اجلاس میں شرکت	۴۲۶

متفرقات

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۶۲	اولاد کو انگریزی تعلیم دلوا کر دوزخ کا کندہ بنانا	۷۶
۳۶۳	منیجر سیاست کی طلب پر المعراج نامی مضمون	۸۵
۳۶۴	قرآن کی تلاوت اگرچہ بلا معنیٰ ہو مفید ہے	۹۷
۳۶۵	جوابات حسب ذیل ہیں	۹۷
۳۶۶	اگر آپ ضرورت سمجھیں تو مولانا الیاس صاحب کی خدمت میں عریضہ پیش کریں	۱۰۴
۳۶۷	بچہ والدین کیلئے حجاب عن النار ہوتا ہے	۱۰۷
۳۶۸	بچپن میں اولاد کے مرجانے سے خوش ہونا چاہئے	۱۰۸

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۲۶	اگر مروجہ میلاد اور عرس میں عدم شرکت ایذاء رسانی کا باعث ہو تو شرکت کرلیں	۳۶۹
۱۳۴	تبلیغی جماعت کے افراد کی ذمہ داری	۳۷۰
۱۳۴	دیہات میں ابتدائی دینی مکاتب کا جاری کرنا ضروری ہے	۳۷۱
۱۳۴	جیل سے رہائی کے لئے کوشش میں کوئی حرج نہیں ہے	۳۷۲
۱۴۳	تبلیغ دین کی راہ میں مشکلات ناگزیر ہیں	۳۷۳
۱۴۳	اس زمانہ میں مناظرہ حقیقی نہیں ہوتا	۳۷۴
۱۴۴	حضرت گنگوہیؒ کے مکتوبات میرے پاس نہیں	۳۷۵
۱۴۴	سفر حج نہایت مبارک سفر ہے	۳۷۶
۱۴۵	چالیس نمازیں اس حصہ میں ادا کیجئے جو زمانہ نبوت میں مسجد تھا	۳۷۷
۱۴۹	سادات پر تمام مسلمانوں کی خدمت گذاری ضروری ہے	
۱۵۰	جس چیز سے مسلمانوں کو فائدہ پہونچے وہ سب سے زیادہ محبوب ہے	۳۷۸
۱۵۱	امارت کیلئے اور بہت سے اہل اور لائق اشخاص موجود ہیں	۳۷۹
۱۵۲	مہمانوں کی خدمت سنت ابراہیمی ہے	۳۸۰
۱۵۲	اس مرتبہ جیل کی مہمانی کے بعد ممکن ہے کہ دارالعلوم سے میرا قطع تعلق کردیا جائے	۳۸۱
۱۵۴	مجمع عام میں زبان عام فہم استعمال کرنی چاہئے	۳۸۲
۱۵۵	صاحبزادی کیلئے نینی جیل الہ آباد سے مٹھائی کا پارسل	۳۸۳
۱۵۵	تصنیف وتالیف کی طرف میری توجہ نہ ہونے کی وجہ	۳۸۴
۱۵۶	دیگر مسائل کے جوابات	۳۸۵
۱۵۷	آپ حضرات مفت میں غازی بن رہے ہیں	۳۸۶
۱۵۸	شیخ سراج الدین قدیم اور ممتاز محسن ہیں	۳۸۷

نمبرشمار	عنوان	صفحہ
۳۸۸	نئی جیل الہ آباد میں عید	۱۶۲
۳۸۹	بائیس تاریخ کو رہائی کا انتظار کریں	۱۶۲
۳۹۰	ضیافتیں موجب شکر گزاری ہیں	۱۶۳
۳۹۱	سبز چائے کہاں پیدا ہوتی ہے	۱۶۵
۳۹۲	حلفنامہ مسٹر محمود افسر انچارج پولیس اسٹیشن روڑکی	۱۶۳
۳۹۳	صراط مستقیم ہی سید احمد شہیدؒ کے ملفوظات ہیں	۱۶۶
۳۹۴	امداد السلوک رسالہ ''مکیہ'' کا ترجمہ ہے	۱۶۷
۳۹۵	روزانہ کیلئے بخاری کے سند کے الفاظ	۱۶۹
۳۹۶	اجازت فی الحدیث	۱۶۹
۳۹۷	کیا آپ سے تعلق انجمن کی ممبری پر موقوف ہے	۱۷۰
۳۹۸	۴۲ء میں مراد آباد جیل میں رمضان المبارک کا معمول	۱۷۱
۳۹۹	مراد آباد جیل سے حضرت حاجی صاحب کیلئے قربانی	۱۷۲
۴۰۰	بعض ممبران شوریٰ کو جیل میں بند مدرسین کی تنخواہوں پر اعتراض مدرسہ شاہی کے فرائض	۱۷۲
۴۰۱	جانشین شیخ الہندؒ لکھنے پر اظہار ناراضگی	۱۷۶
۴۰۲	اگر آپ حضرات کا یہی معاملہ رہا تو بہت جلد مجھ کو ہندوستان چھوڑنا پڑے گا۔	۱۷۷
۴۰۳	رزق کا کفیل دار العلوم نہیں ہے	۱۷۸
۴۰۴	دار العلوم سے پونے دو مہینے کی رخصت بوضع تنخواہ	۱۸۰
۴۰۵	نوجوان طلبہ کو اپنی تعلیم پوری کرنی چاہئے	۱۸۲
۴۰۶	مہمان کی غلطی پر حضرتؒ کا معافی مانگنا	۱۸۲
۴۰۷	آئندہ تقسیم کا بار مجھ پر نہ ڈالیں گے	۱۸۳
۴۰۸	میں حضرت مجددؒ کی اولاد میں سے نہیں ہوں	۱۸۳

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۴۰۹	مولانا نجم الدین کی تصنیف ''یادگار سلف'' کو دیکھ کر اظہار تأثر	۱۸۶
۴۱۰	مبارکپور اور سکرور کا موٹر کا بار صرف میری وجہ سے اٹھانا پڑا	۱۸۹
۴۱۱	اصلاح و تبلیغ میں ہمیشہ قول لین کا خیال رکھنا چاہئے	۱۹۰
۴۱۲	مکتوبات کی جمع و ترتیب اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو کیجئے	۱۹۰
۴۱۳	اسارت مالٹا کے زمانہ میں چھ افراد خاندان راہی ملک عدم	۱۹۱
۴۱۴	حضرت شیخ الہندؒ مالٹا میں نہایت صابر و شاکر ہیں	۱۹۲
۴۱۵	مالٹا میں سورہ تراویح	۱۹۲
۴۱۶	مولانا مرتضیٰ حسن کو نہ آنے والے موعودہ پارسلوں کا شکریہ پہونچادیں	۱۹۳
۴۱۷	ہم کو اپنی آزادی کی اب کوئی خبر نہیں	۱۹۳
۴۱۸	ہم لوگ اس وقت ابدال فرشتہ میں مقیم ہیں	۱۹۳
۴۱۹	سوئیس میں قیام	۱۹۳
۴۲۰	سپرنٹنڈنٹ اگرچہ یورپین ہے مگر اس میں آدمیت ہے	۱۹۵
۴۲۱	جیل کا سکون مجبور کرتا ہے کہ یہاں سے نکلنے کی دعا نہ کروں	۱۹۶
۴۲۲	صدقہ دافع وباء اور بلا ہے	۱۹۸
۴۲۳	ناواقف حضرات کیلئے شرما کر سفارشیں لکھ دیتا ہوں	۱۹۸
۴۲۴	ترجمہ قرآن کریم کے بند کرنے پر صدمہ ہوا	۲۱۱
۴۲۵	ختم بخاری شریف پر مبارکباد	۲۱۳
۴۲۶	حضرت گنگوہیؒ کے سلسلہ میں ایک سوال	۲۲۱
۴۲۷	امیر الہند حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب الاعظمی مرحوم کے رسالہ کی افادیت	۲۲۲
۴۲۸	مفتی ضیاء الحق دہلوی کے نام مرادآباد جیل سے خط	۲۲۳
۴۲۹	قرآن کریم کا ترجمہ پڑھانا بھی تبلیغ ہے	۲۲۷
۴۳۰	تعلیم کے متعلق جمعیت کی تجویز	۲۳۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۴۳۱	کسی صورت میں والدہ کی حکم عدولی نہ ہونی چاہئے	۲۴۲
۴۳۲	غریب گھرانے کی لڑکیاں خاوند کی مطیع وفرمانبردار ہوتی ہیں	۲۴۲
۴۳۳	آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت مدنیؒ کی عیادت کیلئے تشریف لانا	۲۴۴
۴۳۴	حافظ ریاض احمد صاحب لاہوری کے چار سوالات	۲۴۷
۴۳۵	جوابات از حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ	۲۴۷
۴۳۶	مدرسۃ الاصلاح سرائے میر ضلع اعظم گڈھ کا بانی کون؟	۲۴۷
۴۳۷	تقریر کرنے کا طریقہ عمل اور مشق	۲۵۲
۴۳۸	حضرت مدنی کا مدرسۃ الاصلاح سے تعلق	۲۵۳
۴۳۹	مدرسۃ الاصلاح سرائے میر کی نشأۃ ثانیہ	۲۵۴
۴۴۰	مدرسۃ الاصلاح کے رکن شوریٰ اقبال احمد سہیل کے نام	۲۵۶
۴۴۱	حضرت مدنیؒ کا مکتوب نمبر ۱۳۷	۲۵۶
۴۴۲	مولانا عبدالماجد دریا آبادی شرح صدر کی دعا کے طالب	۲۶۹
۴۴۳	لفظ ''جے ہند'' پر مولانا دریابادیؒ کا اعتراض	۲۷۰
۴۴۴	جواب از حضرت مدنی قدس سرہٗ	۲۷۰
۴۴۵	مدارس اور اداروں کے مدرسین اور ملازمین کے لئے مسلک ومشرب کی پابندی ضروری	۲۷۷
۴۴۶	رمضان میں بانس کنڈی آسام میں قیام کے دوران دارالعلوم کی درسگاہوں کی فکر	۲۷۹
۴۴۷	مولانا احمد علی آسامی شیخ العرب والعجم کی نگاہ میں	۲۸۱
۴۴۸	علم حدیث کا اشتغال بہت ہی مبارک ہے	۲۸۲
۴۴۹	جب آپ پر حج فرض نہیں تو کیوں ارادہ کرتے ہیں؟	۲۸۳
۴۵۰	نکاح ثانی پر زور	۲۸۳

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۴۵۱	بچے عذاب آخرت سے نجات دلانے والے ہوتے ہیں	۲۸۴
۴۵۲	بالغ ہوتے ہی اولاد کی شادی اشد ضروری ہے	۲۸۶
۴۵۳	مادحانہ کلمات لکھنے سے اجتناب کیجئے	۲۸۶
۴۵۴	تقریظیں اور تصدیقات فضول چیزیں ہیں	۲۸۷
۴۵۵	موقع کی اہمیت امتثال امر پر مجبور کرتی ہے	۲۸۸
۴۵۶	مرحومہ کا صدمہ مفارقت بوجوہ ذیل بیجا ہے	۳۰۰
۴۵۷	حضرت مدنی کا اپنی بڑی صاحبزادی ریحانہ کے نام سسرال پہونچنے پر پہلا خط	۳۰۵
۴۵۸	ماہ مبارک میں بانس کنڈی آسام میں قیام اور وہاں کے احوال	۳۰۷
۴۵۹	کوئل کی خواب میں شکایت	۳۰۸
۴۶۰	کوئل کی چغلخوری	۳۰۸
۴۶۱	تم سلامت رہو ہزار برس	۳۰۸
۴۶۲	بانسکنڈی آسام کے رمضان کی بہار	۳۰۹
۴۶۳	ارشد کی شکایت	۳۰۹
۴۶۴	مرادآباد جیل سے اسداللہ خاں بگراسی کے نام مکتوب	۳۰۹
۴۶۵	شادی میں اسراف کا برادری کے لوگوں پر برا اثر	۳۱۰
۴۶۶	اہلیہ کیساتھ حسن معاشرت	۳۱۱
۴۶۷	عصمت انبیاء علیہم السلام کے بارے میں تفہیمات جلد نمبر ۲ کی عبارت	۳۱۸
۴۶۸	علامہ ابن تیمیہؒ کے تفردات	۳۱۹
۴۶۹	حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحبؒ کی حدیث دانی پر اعتماد	۳۱۹
۴۷۰	حضرت مدنیؒ کا آخری والا نامہ مولانا نجم الدین اصلاحی کا نام جواب از مولانا نجم الدین اصلاحی	۳۲۱
۴۷۱	نکاح میں سادگی کیلئے نوجوانوں کو خطاب	۳۲۷

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۴۷۲	اصحاب حقوق سے چھٹکارا کی صورت	۳۲۸
۴۷۳	آپ جھوٹی مدح سرائی چھوڑ دیں	۳۴۰
۴۷۴	حضرت مولانا اسعد مدنی زید مجدہم کی جلد شادی کیلئے جیل سے تاکید	۳۵۵
۴۷۵	معاملات میں صفائی	۳۵۵
۴۷۶	جیل سے رہائی کے لئے ظاہری کوشش میں کوئی حرج نہیں	۳۵۷
۴۷۷	تبلیغ ونصائح میں مشغول رہنا بہت بڑی کامیابی ہے	۳۵۷
۴۷۸	میں مولانا عبداللہ درخواستی سے واقف نہیں	۳۵۸
۴۷۹	تبلیغی جماعت کی ہمت افزائی کیجئے	۳۶۹
۴۸۰	خیر الحظ ماقری	۳۶۹
۴۸۱	ایکہر الفافہ بھیجنا بےادبی نہیں	۳۷۰
۴۸۲	مجھ کو بڑی ضرورت آپ بہنوں کی دعاؤں کی ہے	۳۷۳
۴۸۳	ٹانڈہ ضلع فیض آباد کے وسط میں ہے	۳۷۸
۴۸۴	مکتوب نمبر ۴۷ حضرت مدنی کے حسن وخلق اور لطائف طبع کا پتہ دیتا ہے	۳۷۸
۴۸۵	مولوی محمد امین مرحوم کا عنفوان شباب میں انتقال اور والدین کا صبر وضبط	۳۸۱
۴۸۶	مہمان خانہ میں جماعت سے نماز پڑھنا	۳۸۵
۴۸۷	قاری عبداللہ صاحبؒ مدرس تجوید مدرسہ شاہی کی تعزیت	۳۸۷
۴۸۸	والدین کا سایہ ظل رحمانی ہوتا ہے	۳۸۸
۴۸۹	مسلمانان ہند کیلئے ۳۸ نکاتی پروگرام	۳۸۹
۴۹۰	چچازاد بڑے بھائی کی وفات پر اظہار تعزیت	۳۹۸
۴۹۱	حضرت شیخ الاسلام کا ذوق باغبانی	۳۹۸

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۴۰۳	مولانا محمد یوسف بنوری سے خیریت معلوم ہوتی رہتی ہے	۴۹۲
۴۰۳	مولانا عبدالحق نافع کا سند طلب کرنا	۴۹۳
۴۰۵	دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور از ہر پاکستان ہے	۴۹۴
۴۰۶	مولانا ارشد مدنی کے ختم قرآن کی خوشی میں دعوت	۴۹۵
۴۰۷	عقد ثانی پر شیرینی طلبی اور دعوت ولیمہ کی استدعاء	۴۹۶
۴۰۸	مولانا عبدالحق صاحب نافع گل کو وفات سے ۲۴, دن پہلے لکھا ہوا خط	۴۹۷
۴۰۸	زمانہ علالت کا لکھا ہوا مکتوب گرامی	۴۹۸
۴۱۱	تبلیغی جماعت کی امداد کیلئے علماء کابل کے نام خط	۴۹۹
۴۱۱	اصلی دینی خدمت کیا ہے	۵۰۰
۴۱۲	دین کا پھیلانا اور لوگوں کی اصلاح	۵۰۱
۴۱۵	جو مصارف میری طلب پر ہوں ان کا لینا ضرری ہے	۵۰۲
۴۱۶	جیل میں ملاقات کا قاعدہ	۵۰۳
۴۱۷	آپ کا رمضان کے لئے مبارکپور میں قیام کا حکم فرمانا عجائب میں سے ہے	۵۰۴
۴۱۸	مولانا محمد الیاس صاحبؒ بانی تبلیغ کے وصال پر تعزیتی خط	۵۰۵
۴۲۱	آپ کے زیر سایہ سینوں کو پھلنے پھولنے کا موقع ملے گا	۵۰۶
۴۲۲	نہایت عاجزی اور حکمت عملی سے تبلیغ کریں	۵۰۷
۴۲۲	والدین اگر غیر مسلم ہوں تو ان کی خدمت گذاری ضروری ہے	۵۰۸
۴۲۳	مہمان خانہ میں پنجوقتہ نماز باجماعت	۵۰۹
۴۲۴	آپ کے مدرسہ کا دستور دیکھا	۵۱۰
۴۲۴	ملاقات کا ہرگز قصد نہ کریں	۵۱۱
۴۲۵	شیخ الاسلام کا ایفائے عہد	۵۱۲

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۵۱۳	تدریس اور جلسے دونوں کا جمع کرنا دشوار ہے	۴۲۵
۵۱۴	ایں ہمہ اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر	۴۲۶
۵۱۵	میں سفر خرچ دینا بھول گیا تھا	۴۲۶
۵۱۶	حکومت ہند کی طرف سے سو روپے ماہوار کا وظیفہ	۴۲۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ بیعت کا مسنون ہونا

ایک صاحب کے استفسار پر حضرت شاہ ولی اللہؒ کی کتاب القول الجمیل کے ترجمہ شفاء العلیل کی عبارت نقل کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بیعت ہونا سنت ہے، واجب نہیں۔ اس واسطے کہ اصحاب رضی اللہ عنہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اس کے سبب سے حق تعالیٰ کی نزدیکی چاہی اور کسی دلیل شرعی نے تارک بیعت پر انکار نہ کیا۔ تو یہ عدم انکار گویا اجماع ہو گیا اس پر کہ وہ واجب نہیں۔

طریقہ خداوندی یوں ہی جاری ہے کہ امور خفیہ جو نفوس میں پوشیدہ ہیں ان کا ضبط افعال اور اقوال ظاہری سے ہوتا ہے اور افعال و اقوال قائم مقام امور قلبیہ ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوۃ والسلام اور قیامت کی تصدیق امر مخفی ہے تو اقرار ایمان کے بجائے تصدیق قلبی قائم کیا گیا۔ اور جس طرح بیچنے والے اور خریدنے والے کی رضا مندی قیمت اور بیع کے دینے میں امر مخفی اور پوشیدہ ہے۔ تو ایجاب وقبول کو قائم مقام رضا مخفی کے کر دیا۔ اسی طرح توبہ اور عزم کرنا ترک معاصی کا اور تقویٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنا امر مخفی اور پوشیدہ ہے تو بیعت کو اس کے قائم مقام کر دیا۔ (مکتوبات شیخ الاسلام سلوک طریقت ص ۳)

۲۔ اولوالعزم ہستیوں کا شیوہ

آپ کے خط سے آپ کی پریشانیوں کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ آپ جیسے شخص کے لئے زیبا نہیں ہے۔ انسان پہاڑ کی طرح مستحکم ہو جس کو نہ طوفان جنبش دے سکے، نہ زلزلہ ہلا سکے۔ میرے بھائی! دل کو مضبوط اور ارادہ کو مستحکم اور طبیعت کو مستقل مزاج بنایئے۔ جیسا کہ اولوالعزم ہستیوں کا شیوہ ہے۔

۳۔ اگر میلانِ طبع مولانا اشرف علی صاحب کی طرف نہیں ہے الخ

مولانا محمد صدیق صاحب مرادآبادی مجموعہ کمالات ہیں۔ان کے علاوہ مولانا خلیل احمد صاحبؒ، مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ گرامی قدر ہستیاں ہیں۔اگر آپ کا میلانِ طبع مولانا اشرف علی صاحبؒ کی طرف نہیں ہے تو میرے خیال میں یہ آپ کی غلطی ہے۔ (از سلوک طریقت ص ۷)

۴۔ میرے اور آپ کے علائق محض لوجہ اللہ ہونے چاہئیں

حضرت مدنی قدس سرہٗ نے ایک صاحب سے قرض لیا اس کی ادائیگی میں دس سال سے زیادہ کی مدت گذر گئی۔ان کو کچھ رقم بھیجی تو انہوں نے اپنے آپ کو ملامت کی۔اس پر حضرت نے ان کو تحریر فرمایا کہ آپ کو چاہئے تھا کہ آپ مجھے سرزنش فرماتے کہ ایک تو اتنی مدت کے بعد قرضہ ادا کرتا ہے اور وہ بھی پورا نہیں، تجھ کو شرم آنی چاہئے، مگر بجائے میری سرزنش کے آپ خود اپنے آپ کو ملامت فرماتے ہیں۔

بہر حال میں آپ کے ان عظیم الشان احسانات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور محجوب ہوں کہ اس قدر دیر کیوں ہوئی اور انشاء اللہ باقی ماندہ رقم بھی جلد ادا کرنے کی کوشش کروں گا اور امیدوار ہوں کہ گذشتہ تاخیرات کو بنظر عفو دیکھیں گے اور آئندہ بھی تاخیر ہو تو اُس پر بھی وسعت قلب اور عفو کو کام میں لائیں گے۔حقیقت یہ ہے کہ میرے اور آپ کے علائق محض لوجہ اللہ ہونے چاہئیں کسی دنیاوی امر کو درمیان میں حائل نہ ہونا چاہئے۔علائق اور اغراض مادیہ نہایت ذلیل امور ہیں۔جن سے ہم کو نہایت سخت احتراز کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ مجھ کو اور آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ ہمارے جملہ افعال واعمال حرکات وسکون محض اس کی رضا جوئی کے لئے ہوں۔اور بس میں اب تک اپنی ڈائری میں قرضوں کو لکھتا رہا۔کیونکہ معلوم نہیں کہ کب داعیٔ اجل کو لبیک کہنا پڑے۔آپ کا قرضہ سب سے بڑا ہے اسلئے اس کو سب سے پہلے لکھتا رہا کیونکہ

معاملات کی صفائی از بس ضروری ہے۔ آپ حضرات کی محبت کے یہ معنی نہیں کہ میرے عیوب سے چشم پوشی کریں بلکہ لازم ہے کہ مجھ کو میرے عیوب اور میری کمزوریوں پر متنبہ فرماتے رہیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۱۱)

۵ اولاد کو انگریزی تعلیم دلوا کر دوزخ کا کندہ بنانا

عزیز موصوف کا دوسری مرتبہ محراب سنانا نہ صرف موجب فرحت و سرور ہے بلکہ موجب ہزار ہا تشکرات ہے او ولد صالح یدعو لہ صدقہ جاریہ اور خیرات دائمہ ہے۔ آج جب کہ بڑے خاندان والے اپنی اولاد کو انگریزی تعلیم دلوا کر دوزخ کا کندہ بنا رہے ہیں اور دنیا کے لالچ میں ان کو بے دینی اور الحاد کی تعلیم دلوا کر دین سے برگشتہ اور اسلام کے لئے عار بلکہ دشمن بناتے ہوئے اپنی اور اولاد کی عاقبت برباد کر رہے ہیں دنیاوی زندگی میں کفار کی غلامی کی لعنت کا پٹہ اپنی اولاد کے گلے میں ڈال رہے ہیں۔ آپ کی اولاد کا دیندار حامل قرآن اور حافظ دین متین ہونا لازوال اور عظیم الشان نعمت ہے۔ اللّٰھم زد و بارک

پھر بچہ ماشاء اللہ اصلاح پزیر اور سعید ہے امید ہے کہ فخرِ خاندان ہو۔ یہ دعا ہمیشہ پڑھتے رہیں. رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔ یقیناً اولاد کا صالح اور دیندار رہ کر فاقوں پر گزر کرنا، ڈپٹی کمشنری و کالت بیرسٹری پولیس کی انسپکڑی وغیرہ عہد ہائے غلامی کفار سے ہزار ہا درجہ بہتر ہے۔ (سلوک طریقت ص ۱۴)

۶۔ اصلاحِ نفس کا خیال ایک نفس پرور سے؟ یا للعجب!

مجھ کو نہایت تعجب ہے کہ آپ جیسا تجربہ کار زمانہ کی گرمی اور سردی سے واقف صاحب علم و شعور ایسی صریح غلطی میں پڑے جو کہ الفاظِ ذیل سے نمودار ہو رہی ہے

''عرصہ سے اصلاحِ نفس کی غرض سے خدمت والا میں حاضری کا ارادہ کر رہا ہوں''

میرے محترم اصلاح نفس کے لئے کسی سگِ دنیا، نفس پرست نا کارہ و نالائق کے پاس آنا کیا معنیٰ رکھتا ہے پیاسا دریا کا قصد کرتا ہے۔ آتش کا قصد نہیں کرتا میں حلفیہ کہتا ہوں کہ میں اپنی سیاہ روئی اور سیاہ کاری سے خود شرمندہ ہوں اور بسا اوقات روتا ہوں۔ محترم! اگر اس وقت اس کمال کے اعلام و اکابر نہ بھی موجود ہوتے تب بھی مجھ جیسے سگِ دنیا کی طرف نظر اٹھانا جائز نہ ہوتا پھر خیال اصلاح نفس ایک نفس پرور سے؟ یا للعجب۔ اس سے یہ مقصد نہیں کہ آپ کو تشریف ارزانی سے روکا جائے۔ حاشا و کلا۔ بلکہ اپنی حالت کو ظاہر کر دینا ضروری ہے۔ بعض حضرات کو دھوکہ اس بات سے ہو رہا ہے کہ مجھ کو چند مقدس ہستیوں کی خدمت میں ایک زمانہ تک باریابی کی نوبت رہی ہے۔ اس لئے ضرور بالضرور لائق ہوگا۔ مقدمہ اولیٰ بیشک صحیح ہے مگر مقدمہ ثانیہ غیر لازمی ہے۔

تہی دستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

(سلوک و طریقت ص ۱۵)

۷۔ محبوب حقیقی تک رسائی حضرت تھانویؒ کی بارگاہ میں ارجیٰ ہے

تھانہ بھون کی تشریف ارزانی کے متعلق مجھ سے اجازت چاہنا عجیب بات ہے میں تو نا کارہ ہوں اور اس امر کو ہمیشہ عرض کرتا رہا ہوں، اور یہ کسر نفسی کی بنا پر نہیں بلکہ حقیقۃ الامر کی بنا پر۔ مگر میری عرض پر التفات نہ کیا گیا۔ اس سے بڑھ کر کیا چیز خوشی کی ہوسکتی ہے کہ محبوب حقیقی کی بارگاہ اقدس تک رسائی ہو جو کہ حضرت تھانوی دامت برکاتہم کی بارگاہ میں ارجیٰ ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام سلوک طریقت ص ۱۶)

۸۔ اپنے مرید کو حضرت تھانویؒ سے بیعت کا حکم

میں نے حسب الارشاد حضرت تھانوی دامت برکاتہم اور آپ حضرات کے اس

وقت بیعت کر لیا تھا مگر یہ حقیقت ہے کہ میں اپنی سیاہ کاری پر نہایت زیادہ گریہ کناں ہوں ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت مولانا تھانویؒ کی بارگاہ میں پہونچا دیا ہے اور مولانا کو آپ سے اور آپ کو مولانا سے انس پیدا ہو گیا ہے ۔اس لئے مناسب اور ضروری ہے کہ اب آپ مولانا سے بیعت بھی کر لیں ۔ مجھے قوی امید ہے کہ اب مولانا آپ کو نہ ٹالیں گے ۔ میں نے خود بھی ان دنوں جب تھانہ بھون حاضر ہوا تھا، حضرت مولانا سے عرض کیا تھا کہ آپ جب آئیں اور درخواست کریں تو جناب ان کو بیعت ضرور کر لیں ۔قواعد طریقت کے اصول پر بیعت کر لینا ہی زیادہ تر مفید اور کار آمد ہے ۔اور اس سے فیض کی زیادہ امید ہے ۔آپ بھی دعوات صالحہ میں یاد رکھیں اور حضرت مولانا سے بھی دعا کی التجا کر دیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام سلوک طریقت)

۹. صُحبة الشيخ سَاعَةً خيرٌ مِن عبَادة ستّين سنة

اپنے مشاغل قلبیہ سے غافل نہ رہیں ۔ذکر میں کوشاں رہیں ۔حضرت تھانوی دامت برکاتہم کی خدمت میں جس قدر بھی بیٹھنا ہو غنیمت جانیں ۔اس وقت میں جہاں تک ممکن ہو ذکر کا خیال رہے اور قلب حاضر ہو۔ صحبة الشيخ ساعة خير من عبادة ستين سنة قول اکابر ہے۔ (سلوک طریقت ص ۱۸)

۱۰۔ کیا تعلقات بین المرید والشیخ خدمات مالیہ کیلئے ہوتے ہیں؟

آپ کے مندرجہ ذیل کلمات صدمہ کا باعث ہوئے۔ (یہ غلام ناکارہ جو کہ حضرت کی خدمت سے باوجود اس علم کے کہ حضرت والا کی خدمت اس نالائق پر فرض ہے، یکسر عاری ہے ۔دس روپیہ کی نہایت حقیر رقم حضرت والا کی خدمت میں پیش کرنے کی جرأت کرتا ہے اور نادم ہے کہ خدمت بپیرایں رقم حقیر۔ اور اپنے حال پر افسوس کرتا ہے۔)

اس سے معلوم ہوا کہ تعلقات بین المرید والمرشد خدمات مالیہ کیلئے ہوتے ہیں، جن میں زیادہ سے زیادہ قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ بالکل خلاف ہے۔ اگر آپ کا یہی خیال ہے تو نہایت افسوس کی بات ہے۔ اور اگر بالفرض ایسا ہو بھی تو ان مشائخ کیلئے ہوسکتا ہے جو کہ محض توکل کی زندگی بسر کرتے ہیں اور ذرائع معاش سے خالی ہوں نہ کہ اس شخص کیلئے جو کہ سگِ دنیا ہو۔ علوم دینیہ پر اجرت لیتا ہو اور اجرت بھی اتنی بڑی جو کہ تقریباً پانچ سو روپے ماہوار ہوتی ہے۔ ایسے شخص کو مرشد بنانا ہی غلط ہے۔ کاش آپ بجائے اپنے ذکر و شغل کی بلند حالتیں ذکر فرماتے، تو بہت خوشی کی بات ہوتی۔ (سلوک طریقت ص۱۹)

۱۱۔ میں بارگاہ رشیدی کا سب سے چھوٹا غلام ہوں

مولانا آپ بارگاہ رشیدی کے اولین خوشہ چینوں میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس بارگاہ کے باقی خوشہ چینوں میں جناب کو تقوی، طہارت اخلاص عمل اور عبادات وغیرہ میں امتیازی حیثیت عطا فرمائی ہے جس کی بنا پر یہ کہنا بالکل بجا ہے۔ کہ موجودہ غلامان بارگاہ رشیدی میں آنجناب بےنظیر ہیں۔ اور ننگ خاندان تو اس بارگاہ کا سب سے آخری اور سب سے چھوٹا غلام ہے۔ اس بارگاہ کے متقدمین پر اپنے چھوٹوں اور متاخرین کی دستگیری ضروری ہے۔ کاش وہ اپنے اس فرض کو پہچانیں۔
(سلوک طریقت ص۲۳)

۱۲۔ درمحفل خود رامدہ ہیچو منے را
افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را

سورت کے میرے مرید حضرت تھانویؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تحریکات کی بنا پر بیعت سابقہ کا توڑنا، نادم ہونا، توبہ کرنا وغیرہ ظاہر کیا اور حضرت تھانویؒ سے

بیعت کے خواستگار ہو کر مشرف بالبیعت ہوئے (کذافی النور)۔اب آپ ہی فیصلہ فرمائیں کہ جب اہل سورت وراندیر کی میرے بارے میں یہ رائے ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ میں ہر طرف نالائق ونا قابل ہوں جناب محمدا کو جی صاحب کٹھوری کا مجھ سے بیعت کی درخواست کرنا اور آپ کا مجھ سے تقاصا کرنا وہ بھی غائبانہ بیعت کا، یہ امور کہاں تک قرین قیاس ہیں۔آپ ان کی خیر خواہی فرمائیں اور صحیح راستہ دکھلائیں۔ حضرت تھانویؒ اگرچہ وصال فرماگئے۔مگر ماشاء اللہ بہت سے خلفاء چھوڑ گئے۔ گجرات، سورت، راندیر وغیرہ میں بھی ضرور بہت سے حضرات ہوں گے، ان سے بیعت ہو جائیں۔ ورنہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی موجود ہیں۔وہ بھی بیعت کرتے ہیں۔نیز حضرت مولانا میاں اصغر حسین صاحب وہاں موجود ہیں وہ بھی بیعت کرتے ہیں۔ان حضرات میں سے کسی سے بیعت کروادیجئے، غائبانہ کا جھگڑا، تحریکات حاضرہ کا نجس جھگڑا، ان تمام امور سے بھی تحفظ ہوگا اور ایسی لائق ومکمل ہستی سے رہنمائی حاصل ہوگی جو ان آلودگیوں سے پاک وصاف ہوگی۔

(مکتوبات شیخ الاسلام، سلوک طریقت ص ۲۵)

۱۳۔ عمر ستر تجاوز کر گئی مگر توشہ آخرت کچھ نہیں۔

ابتداء سے نہایت نفس پرست اور اعمال میں کاہل واقع ہوا ہوں تمام عمر گنا ہوں اور دنیا پرستی اور نفسیات میں گذری ہے۔اب عمر ستر ۷۰ برس سے تجاوز کر گئی ہے۔مگر توشہ آخرت کچھ نہیں ہے۔لوگ گمان کرتے ہیں کہ میں کچھ ہوں۔کلا واللہ اہل اللہ کے اوصاف جمیلہ اور احوال جلیلہ سے بالکل عاری اور خالی ہوں

(سلوک طریقت ص ۲۷)

۱۴۔ میں اپنے آپ کو ننگ اسلاف کیوں لکھتا ہوں

یہ واقعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور کرم سے قطب عالم حضرت حاجی

امداد اللہ صاحب قدس سرہ، قطب عالم حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ، اور حضرت شیخ الہند قدس سرہ کے دربار تک پہونچایا اوران مقدسین کے جوتے سیدھے کرنے کی نعمت نصیب ہوئی مگر اپنی نفس پرستی اور کسلمندی کی بنا پر کورا ہی رہا۔ اس بنا پر اپنے آپ کو ننگ اسلاف لکھتا ہوں۔ یہ لکھنا تکلفاً نہیں بلکہ حقیقت میں اپنے اسلاف کرام قدس اللہ اسرارہم کیلئے ننگ وعار ہی ہوں۔ (سلوک طریقت ۲۸)

۱۵۔ توجہ الی اللہ اصلاح نفس کی مجھ کو فرصت کہاں؟

میں مختلف امور میں مبتلا ہوں۔ سیاسیات میں میرا انہماک ظاہر وباہر ہے۔ علوم ظاہرہ کا اشتغال الگ ہے، اسفار، لوگوں سے مخالطت اور خط وکتابت وغیرہ کی اس قدر کثرت ہے کہ جس کی وجہ سے توجہ الی اللہ اور اصلاح نفس کی فرصت ہی نہیں ملتی۔ تقریباً پانچ سو روپے ماہوار تنخواہ لے کر احادیث نبویہ کی تعلیم دیتا ہوں اور اس میں بھی کس قدر......کوتاہیاں ہوتی ہیں، اگر رحمت خداوندی نے دستگیری نہ فرمائی تو چھٹکارا ممکن نہیں۔ ایسے نفس پرور کو بیعت وارشاد کب مناسب ہے۔ میں تو صرف حضرات اکابر کے حکم پر بیعت کرتا ہوں۔ ہرگز ہرگز اس لائق نہیں۔ (سلوک طریقت ص۳۰)

۱۶۔ محرومیت نے دامن نہ چھوڑا

ہم جب حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو تقریباً ایک ماہ سے کچھ زائد مکہ معظمہ میں رہنا نصیب ہوا۔ مگر شعائر حج کی مشغولی کی بنا پر اس مدت قلیلہ میں بھی حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں روزانہ حاضری نصیب نہ ہوسکی۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ڈھائی مہینہ سے زیادہ رہنا نصیب نہ ہوا۔ حضرت الاستاذ شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں البتہ کچھ رہنا نصیب ہوا تو محرومیت نے دامن نہ چھوڑا۔ (سلوک طریقت ص۳۰)

۱۷۔آپ کا مجھ سے بیعت کرنا سخت غلطی تھی

مولانا وصی اللہ صاحب منقطع الی اللہ ہیں ساری جھنجھٹوں کو چھوڑ کر صرف باطنی اشغال میں منہمک ہیں۔ان کی بارگاہ میں ہزاروں کو فیض حاصل ہورہا ہے۔اس لئے موقع مت گنوایئے۔ان سے استفادہ کیجئے وہ آپ کے قریب ہیں۔ہر بات ان سے دریافت کرسکتے ہیں۔روزانہ ان کی خدمت میں حاضر ہوسکتے ہیں۔میں اتنا دور ہوں کہ نہ پہونچنا آسان ہے اور نہ مجھ سے جواب حاصل کرنا آسان ہے،اس لئے ضروری ہے کہ آپ انہیں کی طرف رجوع کریں۔ (سلوک طریقت ص ۳۰)

۱۸۔"پرائے پوت کس نے پالے"

مولانا وصی اللہ صاحبؒ سے بیعت ہونے کو میں نے اس لئے لکھا تھا تاکہ وہ آپ کو اپنا سمجھیں۔اور آپ کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں کیونکہ انسان کی طبعی بات ہے کہ وہ اپنے کی طرف خصوصی توجہ کرتا ہے۔مثل مشہور ہے

"پرائے پوت کس نے پالے"

(سلوک طریقت ص ۳۱)

۱۹۔آپ کامل تارک الدّنیا کو تلاش کیجئے

محترم !سنی سنائی بات پر اعتماد نہ کیجئے۔میں ایک معمولی طالبعلم ہوں ولی،بزرگ،قابلِ ارشاد،صاحب کشف وکرامات نہیں ہوں۔لوگ حسن ظن عمل میں لارہے ہیں اورانہوں نے بھی آپ کو گمراہ کیا ہے۔آپ کسی کامل تارک الدنیا اللہ کے ولی کو تلاش کریں۔اوراگر بالفرض آپ کو کوئی ایسا نہ ملتا ہو تو مجھ جیسے کے پھندے میں تو نہ پھنسیے۔میرے بال سفید ہوگئے۔اعضاء میں کمزوری آگئی۔عمر پچھتر سال سے زائد ہوگئی مگر ہنوز روز اول ہے۔میں مخلصانہ آپ کو لکھتا ہوں کہ آپ گوہر مقصود تلاش

کیجئے ۔ اور تگ و دو میں لگے رہئے ۔ اللہ کامیاب فرمائے گا۔ ورنہ آپ معذور ہوں گے۔ اور بوقت پیشی آپ کا یہ عذر معقول ہوگا۔ (سلوک طریقت ص ۴۲)

۲۰۔ انسان کو صرف اللہ تعالیٰ سے دل لگانا چاہئے

مخلوق خواہ کوئی بھی ہو، استاد ہو یا مرشد، باپ ہو یا ماں، بیٹا ہو یا بیٹی وغیرہ سب فانی ہیں۔ کوئی بھی دل لگانے اور محبوب ہونے کے قابل نہیں۔ محبوب حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے اور بس۔ امور مسئولہ عنہا کا جواب مختصراً صرف یاد سے لکھتا ہوں۔ کیونکہ وطن میں کتابوں کا ذخیرہ نہیں ہے۔ (سلوک طریقت ص ۴۴)

۲۱۔ رجعت کا کے اسباب

رجعت لغت میں لوٹنے کا نام ہے۔ اصطلاح تصوف میں ان کیفیات اور احوال کے زائل ہو جانے کو کہا جاتا ہے۔ جو کہ سلوک اور ذکر وریاضت کی وجہ سے انسان میں اثر پذیر ہوتے ہیں اس کے اسباب معاصی بے ادبی اور جناب باری عزاسمہ، کا غضب اہل اللہ کو ستانا وغیرہ ہے۔ انجام اس کا محرومیت از تقرب خداوندی ہے۔ جو کہ مراتب مختلفہ رکھتا ہے، اور کبھی کبھی سوء خاتمہ کا مقتضی ہوتا ہوتا ہے، العیاذ باللہ۔ (سلوک طریقت ص ۴۴)

۲۲۔ مجلس کے سب سے بڑے کو پیش کرو

حضرت بابا فرید گنج شکر کا واقعہ مشہور ہے کہ وہ اپنے مرشد بختیار کاکی قدس سرہ کے ساتھ خواجہ اجمیریؒ کی مجلس میں حاضر تھے کوئی چیز پینے کی دودھ یا شربت پیش کیا گیا۔ تو مرشد حضرت کاکیؒ نے فرمایا کہ مجلس کے سب سے بڑے کو پیش کرو۔ انہوں نے حضرت کاکیؒ کو پیش کیا۔ آپ نے سرزنش فرمائی اور کہا کہ مجلس کے سب سے بڑے کو پیش کرو۔ انہوں نے پھر حضرت کاکیؒ کو پیش کیا۔ حضرت کاکیؒ نے پھر سرزنش فرمائی تو حضرت خواجہ اجمیریؒ نے فرمایا کہ ان کو چھوڑ دو یہ اپنے حال میں ہیں اور معذور ہیں۔ (سلوک طریقت ص ۴۷)

۲۳۔ فنافی الشیخ ہونا سلوک میں ضروری ہے

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ باقی باللہ کی خدمت میں حاضر ہونے والے تین قسم کے لوگ ہوتے تھے۔ بعضوں کا خیال یہ تھا کہ خواجہ معمولی اولیاء میں سے ہیں بعضوں کا خیال تھا کہ اعظم اولیاء میں سے ہیں اور بعضوں کا یہ خیال تھا کہ اس زمانہ میں ان کا کوئی مثل نہیں ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہر ایک کو اس کے خیال کے مطابق فیض پہونچا۔ الغرض فانی الشیخ ہونا ضروری ہے۔

حضرت شیخ الہندؒ کے یہ الفاظ اور اس قسم کے دوسرے جملے اسی فنائیت فی الشیخ کے مظاہر ہیں جو سلوک میں حضرت شیخ الہندؒ کے کمال کو بتلاتے ہیں۔

(سلوک طریقت ص ۳۸)

۲۴۔ اپنے شیخ اور مرشد سے رابطہ منقطع کرنا غلط ہے

حضرت مجدد الف ثانیؒ، حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ، مرزا مظہر جانؒ جاناں وغیرہ اکابر کے احوال میں بیشمار ایسے واقعات درج ہیں جن میں ان اکابر کو بلا واسطہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے استفادہ کی نوبت آئی ہے مگر کسی نے اپنے مشائخ اور مرشدین سے رابطہ منقطع نہیں کیا۔ بلکہ اپنے متوسلین کو اپنے مشائخ سے ہی مربوط کرتے رہے۔ اور یہ سمجھتے رہے کہ آقاء نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہونچنا اور فیض کا حاصل کرنا یہ سب ان مشائخ کرام ہی کے طفیل میں ہے اس لئے ان سے روگردانی انتہائی ناشکری کی بات ہے۔ اگر والدین نے کسی بچے کو پال کر اس قابل کردیا کہ وہ بادشاہ کے دربار سے بلا واسطہ استفادہ کرنے لگے تو کیا اس کو والدین سے تعلق توڑ لینے کی اجازت دی جائیگی۔ یا اور زیادہ والدین کا شکر گزار بننا پڑے گا۔

(سلوک طریقت ص ۴۱)

۲۵۔ وظائف وغیرہ کیلئے صاحب مجاز سے اجازت حاصل کرنا کیوں اور کس لئے

جواب :۔اورادوظائف میں برکت صاحب مجاز کی اجازت سے ہوتی ہے اور بعض وظائف میں تو تاثیر ہی اجازت پر موقوف ہوتی ہے کیوں کہ صاحب مجاز زکوٰۃ وغیرہ دیئے ہوتا ہے ۔جس طرح طب کی کتابیں دیکھ کر مریض اپنا علاج نہیں کرسکتا۔اسی طرح ضیاء القلوب وغیرہ کتب سے تصوف کا سلوک غلط کاری ہوگی ۔ہاں وظائف عامہ جن سے مقصد صرف ثواب اخروی ہواس میں بلا اجازت عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔اعمال سلوک کیلئے محض مرید ہونا کافی نہیں ہے۔ بلکہ ہر عمل کیلئے شیخ کی خصوصی اجازت ضروری ہے۔ (سلوک طریقت ص۴۲)

۲۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو بحالت خواب بوسہ دینا

خواب بہت بہتر ہے روحانی برکات مبارک ہوں ۔کیا تعجب ہے، کہ اللہ تعالیٰ واقعیت کا جامہ پہنا دے۔قبر کو بوسہ دینا اگرچہ شرعاً مذموم ہے ،مگر تعلق قلبی کی خبر دیتا ہے۔ (سلوک طریقت ص۴۳)

۲۷۔ مینجر سیاست کی طلب پر ’’المعراج‘‘ نامی مضمون

مینجر سیاست کا ایک خط سہلٹ میں آیا تھا کہ ہم ۲۷،رجب کو ایک پرچہ مخصوص معراج کی نسبت نکالنا چاہتے ہیں آپ بھی اس میں کچھ لکھیں ۔باوجود عدیم الفرصتی کے میں نے کچھ مضمون ہیئت قدیم وجدید کے موافق لکھا تھا جس کو انہوں نے دوقسطوں میں شائع کیا۔آپ ان دونوں پرچوں پر غائرانہ نظر ڈالیں ۔اگر اس قابل سمجھیں کہ رسالہ کی صورت میں چھپوانا مفید ہوگا تو بہتر ہے ورنہ ردی کی ٹوکری میں

ڈالدیں اس میں شک نہیں کہ موجودہ سائنس اور گذشتہ فلسفہ سے اس میں خاص طور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ (سلوک طریقت ص ۴۷)

۲۸۔سورۃ فاتحہ کی ہر ہر آیت پر وقف کریں

سورہ فاتحہ کا ہر ہر آیت پر وقف کرتے ہوئے پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحاح ستہ میں ثابت ہے (سلوک طریقت ص ۴۸)

۲۹۔نوافل کو ترک کر کے قضا عمری میں اشتغال بہتر ہے

قضاء عمری پڑھنا زیادہ ضروری امر ہے۔آپ نے بہت اچھا کیا کہ نوافل کو ترک کر کے اس میں اشتغال کیا۔خداوند کریم توفیق عطا فرمائے۔آمین۔
(سلوک طریقت ص ۴۸)

۳۰۔سودی قرضہ ہرگز نہ لیں

قرضہ سخت مصیبت ہے۔خصوصاً سودی تو زہر قاتل ہے اگر ممکن ہو تو کچھ حصہ جائیداد کا فروخت کر کے اس سے سبکدوشی حاصل کیجئے۔اور ہمیشہ احتیاط رکھئے۔سودی قرضہ ہرگز مت لیجئے۔ (سلوک طریقت ص ۴۸)

۳۱۔میرا محبوب فقط اللہ ہے

روزانہ کم از کم چھ ہزار مرتبہ اسم ذات یعنی لفظ اللہ کا ذکر آہستہ آہستہ کر لیا کریں۔ چاہے ایک مجلس میں ہو یا متعدد مجلس میں بوقت ذکر یہ دھیان رہے کہ میرا محبوب فقط اللہ ہے۔اس کی محبت اور فریفتگی کی وجہ سے اس کا نام نامی میری زبان پر جاری ہے۔
(سلوک طریقت ص ۵۰)

۳۲۔تکیہ خانقاہ نہایت مبارک اور مسعود جگہ ہے

اس میں شک نہیں کہ تکیہ نہایت مبارک اور مسعود جگہ ہے۔اہل اللہ اور اولیاء

عظام کے انوار وبرکات وہاں موجود ہیں ۔ان کے قرب میں رہنا فائدہ سے خالی نہیں ۔ذکر اور اتباع سنت میں کوتاہی نہ کیجئے ۔ تکیہ رائے بریلی شہر کے قریب ایک مختصرسی آبادی ہے جو سید احمد شہیدؒ کا وطن ہے حضرت مولانا علی میاں صاحب علیہ الرحمۃ یہیں مدفون ہیں۔
(سلوک طریقت ص ۵۲)

۳۳۔سالک کا دل بڑھانے کیلئے الہامات

خواب یاانوار یاالہامات وغیرہ صرف دل بڑھانے کیلئے سالک کو پیش کئے جاتے ہیں ،جیسے بچے کو لبھانے کیلئے کھلونا دیدیا جاتا ہے عبادت ،ذکر پر مداومت ،اتباع سنت اور شریعت پر قیام ،یہی وہ امور ہیں جن کے ہم مکلف ہیں جن پر استقلال سے عمل پیرا ہونا اور درجات احسان کا حاصل ہونا کمال ایمانی ہے۔بکا اور گریہ کا غلبہ چشتیہ نسبت کا ظہور ہے۔ (سلوک طریقت ص ۵۴)

۳۴۔نماز میں وساوس کا علاج

اذکار اور نمازوں میں کسی قسم کی کوتاہی روانہ رکھیں۔وساوس گذرتے رہیں،آپ اپنا کام جاری رکھیں۔سیلاب چلتا ہے اور اس پر خس وخاشاک چھائے رہتے ہیں ،کچھ پروانہ کیجئے۔ہاں نماز میں یہ کوشش کیجئے کہ جو کچھ زبان سے پڑھا جارہا ہے وہ کیا ہے،اس کے معانی کا دھیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو سامنے، سننے والا ،دیکھنے والا تصور کیجئے۔پھر غیبوبت ہوجانے پر باربار کوشش کیجئے ۔آہستہ آہستہ انشاء اللہ حالت درست ہوجائے گی۔ (سلوک طریقت ص ۳۷)

۳۵۔مشائخ طریقت کو ایصال ثواب کا طریقہ

اگر ممکن ہوتو روزانہ ایک مرتبہ حضرت نانوتویؒ کا شجرہ منظومہ پڑھا لیا کیجئے اور مشائخ طریقت کو ذکر شروع کرنے سے پہلے اس طرح ایصال ثواب کیجئے۔درود شریف تین مرتبہ،سورہ فاتحہ تین مرتبہ،سورہ اخلاص بارہ مرتبہ،پھر درود شریف تین

مرتبہ پڑھ کر دعا کیجئے کہ پروردگار اس کا ثواب میرے مشائخ طریقت کو پہونچا دے اور ان کی برکت سے ان کے طفیل میں مجھ کو اغیار سے پاک اور اپنی معرفت کے انوار سے منور کر دے۔ (سلوک طریقت ص۵۴)

۳۶۔ حسینوں کے جال سے بچنے کا طریقہ

خوبصورتی اور حسن کے متعلق اتنا عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ خوبصورت چہرہ اور انسان کے متعلق مبدأ اور منتہیٰ کا خیال کرلیا کریں کہ مبدأ ''ماء مہین'' ہے اور منتہیٰ موت اور پیپ اور خون ہے۔ اگر اس پر دفع نہ ہو تو لا الٰہ کہتے ہوئے نفی میں اس کو بھی تحت نفی داخل کرلیا کیجئے۔ انشاء اللہ دفع ہو جائے گا (سلوک طریقت ص۵۵)

۳۷۔ یک در گیر محکم گیر

شیخ محض واسطہ فیض ربانی مثل نالیاں کشت زار ہے۔ اس سے تعلق ہونا ضروری ہے ورنہ فیض کے اندر نقص یا محرومی پیدا ہوگی۔ اگر کھیت کی نالی کھیت سے علیحدہ ہوگی اس کا رخ دوسری طرف ہوگا تو ظاہر ہے کہ پانی کھیت میں نہ پہونچے گا۔ اس لئے بطور توحید مطلب مسترشد کو ضروری ہے کہ مرشد سے اپنا تعلق رکھے کہ اس کو اذعان قلبی حاصل ہو جائے کہ میرا مطلب صرف اسی شیخ کے ذریعہ حاصل ہوگا اس لئے اپنی توجہ کا مرکز صرف اسی شیخ کو بنائے اور مشائخ اگرچہ اس سے اعلیٰ اور ارفع وافضل ہوں مگر حصول فیض کے اندر ان کی طرف توجہ نہ کرے، وہ مثل اس شیر خوار بچے کے بن جائے جو صرف ماں کی طرف دوڑتا ہے۔ مجمع میں ہزاروں دودھ پلانے والیاں ہوتی ہیں مگر ان کی طرف کچھ توجہ نہیں کرتا۔ بہرحال تعلق بالشیخ صرف توحید مطلب کا نام ہے۔ شیخ کو تمام مشائخ سے افضل واعلیٰ اعتقاد کرنے کا نام نہیں اور نہ یہ سلوک میں ضروری ہے۔ یک در گیر محکم گیر اسی کا نام ہے، اس کی علامات ظاہر ہیں کہ وہ تعظیم وتکریم اہل اللہ اور اہل کمال کی کرے گا۔ مگر اپنی کامیابی کیلئے سوائے مرشد کے کسی کا طالب نہ ہوگا

اور نہ اس میں کسی غیر کی طرف توجہ کرے گا۔ اور نہ غیروں سے واسطہ رکھے گا اپنے کو مرشد کے سامنے کالمیت فی ید الغاسل بنائے رہے گا اور اس کی ہی ہدایت پر عمل پیرا ہوگا۔ (سلوک طریقت ص ۳۵)

۳۸۔ حضرت گنگوہی کی وفات پر حضرت شیخ الہندؒ کے کہے ہوئے مرثیہ پر اعتراض

جواب نمبر ۱۱:۔ مندرجہ مضمون کو دیکھ کر تعجب ہوا۔ کیونکہ جناب مشائخ طریقت اور ان کے احوال سلوک و طریقت اور اس کے لوازمات شعر و سخن اور اس کے انواع واقسام وغیرہ سے بخوبی واقف ہیں۔ پھر قصیدہ مذکورہ کے متعلق تردد ہونا سمجھ میں نہیں آتا۔ عرض ذیل ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت شیخ الہندؒ اگر چہ حضرت قطب عالم حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ سے بیعت تھے مگر منازل سلوک انہوں نے بامر مرشد حضرت گنگوہیؒ سے طے کئے تھے اور سالہا سال ان کی خدمت میں رہ کر ریاضات شاقہ اور ذکر واشغال سلوک انجام دیتے رہے تھے۔ تا آنکہ حضرت گنگوہیؒ نے حضرت حاجی صاحب کے پاس ان کی سیر وسلوک کی کامیابیوں کو تحریر فرمایا جس پر وہاں سے نعمت خلافت واجازت سے نوازے گئے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ سلوک طریقت میں کامیابی کیلئے اولین شرط اور اہم رکن مرشد کے ساتھ ربط قلب اور اعتقاد ومحبت اور تعلیم کامل اور توحید مطلب ہے۔ بغیر اس کے اس راہ میں کامیابی ممکن نہیں۔ (سلوک طریقت ص ۳۸)

۳۹۔ امور مسئولہ کے جوابات

نمبر ۱: ذکر کے دوران آنکھوں کا کھلا رہنا شرط نہیں جہاں تک ممکن ہو دل لگا۔۔ رہنا چاہئے۔ اگر آنکھیں کھلنے سے تشویش ہوتی ہو تو بند رکھیں۔

نمبر۲: ذکر جہری کے دوران ہر پندرہ یا بیس یا پچیس مرتبہ بعد سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنا چاہئے۔ اور یہ دھیان رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا محبوب حقیقی ہے۔ اس تک پہونچنے کیلئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسیلہ ہیں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کیلئے درود شریف بطور شکریہ پیش کرتا ہوں۔

نمبر۳: جو چیزیں میں طلب کروں ان کی قیمت لینا ضروری ہے۔ یہی احسان کیا کم ہے کہ آپ کی عنایت سے عمدہ چیز مناسب قیمت پر مل جاتی ہے جو کہ بڑے بڑے دولتمندوں کو حاصل نہیں۔ نیز آپ کو قیمت میں بھی مہلت دینی پڑتی ہے۔ انہیں احسانوں پر اکتفا فرمایئے اور مجھ کو قاعدہ کے خلاف کرنے پر ہرگز مجبور نہ کیجئے۔

(سلوک طریقت ص۵۵)

۴۰۔ خدا کا طالب شرم کرے، تعجب ہے

احوال مندرجہ سے بہت تعجب ہوا۔ دنیا کا طلب گار تو دنیا کی طلب میں ذرا بھی جھجکے۔ اور بغیر شرم وحیا کے رات دن سرگرم رہے۔ مگر خدا کا طالب شرم کرے کہ لوگ مضحکہ اڑائیں گے۔ عجیب بات ہے۔ یہ آپ کی انتہائی خام خیالی ہے۔ معلوم ہوا کہ نہ آپ کو اللہ تعالیٰ سے حقیقی محبت ہے اور نہ آخرت پر پورا یقین ہے۔ یہ سب شیطان اور نفسانی وسوسے ہیں۔ سچا عزم پیدا کیجئے۔ عمر ضائع مت کیجئے ورنہ کف افسوس ملنا پڑے گا۔ موت کا وقت کسی کو معلوم نہیں ہے۔ کہیں خالی ہاتھ نہ جانا پڑے، ذکر اللہ اللہ میں آنتوں میں اینٹھن بھی شیطانی اثرات سے ہے۔ حقیقیطلب اور عزم راسخ پیدا کیجئے اور عشق حقیقی سے اپنی روح کو زندہ کیجئے۔ (سلوک طریقت ص۵۶)

۴۱۔ تہجد کی رکعتوں میں کوئی تحدید نہیں

حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ روزانہ چھ سو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس برس تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی ہے۔تو کیا یہ حضرات فقط بارہ رکعتوں پر ہی اکتفاء کرتے تھے۔ (سلوک طریقت ص۵۶)

۴۲۔حبس دم کا طریقہ

حبس دم نہایت مفید عمل ہے۔ایسے وقت میں جب کہ معدہ بھرا ہوا نہ ہو اور نہ اس قدر گرسنگی ہو کہ بیقرار کردے۔معتدل جگہ میں جہاں پر نہ زیادہ گرمی ہو اور نہ زیادہ سردی ہو، باوضو چارزانو قبلہ رو ہو کر بیٹھیں۔اور آہستگی سے سانس ناف سے کھینچ کر دل پر روک لیں۔زبان اس وقت میں تالو سے لگی ہوئی غیر متحرک ہو اور خیال سے لفظ لاالٰہ بائیں زانو سے نکال کر دائیں زانو پر گزارتے ہوئے داہنے مونڈھے پر ختم کردیں۔پھر الا اللہ کی ضرب قلب پر لگائیں۔اس تمام کاروائی میں سر کو حرکت دیتے رہیں۔یعنی زانوئے چپ سے زانوئے راست پر گزرتا ہوا دائیں مونڈھے پر پہونچے اور پھر قلب پر ضرب الا اللہ کی حرکت ہو۔ ہر ایک سانس میں تین مرتبہ ذکر ہو۔اس کے بعد آہستہ سے سانس باہر نکال دیں۔پھر دوسری سانس میں اسی طرح کریں۔اس طرز پر دس سانس پہلے روز کریں۔دوسرے دن دس اور بڑھادیں۔یہاں تک کہ سو سانس تک نوبت آجائے۔اس کے بعد ہر سانس میں روزانہ ایک ایک عدد زیادہ کرتے رہیں۔یہاں تک کہ ہر سانس میں ایک سو اکیس مرتبہ تک ذکر کرنے لگیں۔اگر ابتداء میں روزانہ اس دس سانس کے بڑھانے میں دقت ہو تو ایک ایک سانس بڑھائیں۔مگر ہر سانس میں کم از کم تین مرتبہ ذکر سے شروع کریں۔اور ہر روز ایک ایک ذکر زیادہ کریں۔اس میں بدن میں حرارت زیادہ پیدا ہوگی۔ذکر کے بعد ڈیڑھ گھنٹے تک سرد پانی یا سرد غذا استعمال نہ کریں۔حبس دم سے بہت زیادہ فوائد حاصل ہوں گے،مگر مداومت شرط ہے۔خطرات فاسدہ اور وساوس کا سدہ کیلئے اکسیر ہے۔مگر اہل تصوف اس کو ایک سو اکیس مرتبہ ذکر کی

مقدار سے زائد کرنا مناسب نہیں سمجھتے ہیں۔ جوگیوں کے یہاں اس کی اس قدر مشق کرائی جاتی ہے کہ کئی کئی مہینہ اور کئی کئی دن گذار دیتے ہیں۔ اللہ کا نام لیکر شروع کریں وہ مدد فرمائے گا۔ میں نے اس کو اس قدر واضح کردیا ہے کہ غالباً سمجھنے میں دقت نہ ہوگی۔ (سلوک طریقت ص ۵۷)

۴۴۔ بارہ تسبیح کا طریقہ

لا الٰہ الا اللہ دو سو مرتبہ، سر کو قلب کے سامنے سے لے جائیں اور کسی قدر جھکا کر لا کو قلب سے نکلتا ہوا تصور کریں۔ اور چہرہ کو لا الٰہ کہتے ہوئے دائیں مونڈھے تک پھیریں اور یہ خیال کریں کہ ماسوی اللہ کو قلب سے پھینک کر پیٹھ کے پیچھے ڈالدیا، یہاں پر سانس توڑ دیں اور دوبارہ سانس لے کر وہاں سے ہی الا اللہ کی ضرب قلب پر لگائیں۔ جیسے کہ لوہار کا ہتھوڑا لوہے پر زور سے پڑتا ہے۔ اس طرح الا اللہ کی ضرب دل پر پڑے اور یہ تصور ہو کہ قلب میں اللہ ہی کی محبت کو ڈال رہا ہوں ، یہی حال لا الٰہ الا اللہ کے تمام ذکر میں جاری رکھئے۔ آواز بہت زیادہ بلند کرنے کی ضرورت نہیں۔ دل لگا کر خوش الحانی کے ساتھ ذکر کیا کریں۔ اور معنیٰ کا خیال رکھیں۔ ۲۵، ۳۰ مرتبہ ذکر کرنے کے بعد سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ کہہ لیا کریں۔

الا اللہ چار سو مرتبہ۔ سر کو قلب کے سامنے رکھ کر قلب پر چوٹ لگائیں اس طرح کہ گویا ایک ہتھوڑا قلب پر الا اللہ کا پڑ رہا ہے۔ اس تصور کے ساتھ کہ میرے قلب میں محبوب صرف اللہ تعالیٰ ہیں۔ اس میں سر کو پھیرنا نہیں ہے۔ اللہ واللہ چھ سو مرتبہ سر کو قلب کے ساتھ رکھ کر پہلے لفظ اللہ کے ال کی کی ضرب قلب پر لگائیں اور لفظ لہ کو بغیر ضرب کے کہیں۔ ان دونوں میں سر کو صرف نیچا اونچا کرنا ہوگا۔ چکر نہیں دینا ہوگا۔ اور یہ تصور رکھنا ہوگا کہ قلب میں صرف اللہ ہی کی محبت ہے۔ اور وہی محبوب ہے۔

اللہ سومرتبہ۔اس میں مثل سابق صرف ال پرضرب ہوگی۔آواز بہت بلند کرنے کی ضرورت نہیں۔اتنی ہونی چاہئے کہ خود سنے اور اگر کوئی پاس ہوتو وہ سن لے۔دماغ پرزور پڑے گا اس لئے زیادہ زور سے نہ کرنا چاہئے اور خوش الحانی سے ذکر کرنا دل لگنے کا باعث ہوتا ہے۔ (سلوک طریقت ص۵۹)

۴۴۔خلو معدہ کے وقت ذکر کرنا چاہئے

آپ عشاء کی نماز کے بعد ذکر کرتے ہیں۔اس وقت معدہ تو کھانے سے بھرا ہوتا ہے۔کم ازکم چار گھنٹے گذرنے کے بعد ذکر کرنا چاہئے۔ (سلوک طریقت ص۵۹)

۴۵۔سالک کو جو واقعات پیش آئیں انکو نامحرموں سے ہرگز ظاہر نہ کرے

مولانا شمس الدین صاحب بیشک میرے عنایت فرما ہیں۔ان کا یہ کہنا صحیح کہ سالک کو جو واقعات پیش آئیں ان کو نامحرموں سے ہرگز ظاہر نہ کرے صرف اپنے شیخ سے ظاہر کرے۔یہ چیز سالک کیلئے مضر ہوتی ہے۔اور بسا اوقات فیض ربانی کے انقطاع بلکہ کبھی کبھی سلب کا باعث بن جاتی ہے۔اس لئے ایسے امور سے بچنا چاہئے اور صدق دل سے توجہ کرنی چاہئے۔ (سلوک طریقت ص۶۰)

۴۶۔تنگدستی دور کرنے کا عمل

روزانہ مغرب یا عشاء کے بعد اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر گیارہ مرتبہ سورہ مزمل پڑھیں اور جب فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا پر پہونچا کریں تو پچیس مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ پڑھا کریں۔انشاءاللہ تنگدستی دفع ہو جائے گی۔مگر عمل دائمی ہونا چاہئے (سلوک طریقت ص۶۲)

۴۷۔ تصور شیخ کا طریقہ

تصور شیخ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ شیخ کی زندگی کو اپنے داہنے یا سامنے تصور کرے اور ذکر کی طرف اس طرح توجہ ہو کہ اپنے دل میں یہ تصور کرے کہ میں ذکر میں اس طرح موجود ہوں جس طرح شیخ کے سامنے اس کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق ذکر کرتا تھا۔ (سلوک طریقت ص ۶۴)

۴۸۔ تزکیہ قلب کیلئے سب سے موثر عمل

آخری شب میں نماز کے اندر قرآن کی تلاوت کرنا تزکیہ قلب کیلئے سب سے مفید اور موثر عمل ہے۔ خصوصاً اس وقت جب کہ قراءت لمبی اور تفکر و تدبر کے ساتھ ہو۔
(سلوک طریقت ص ۶۵)

۴۹۔ پاس انفاس کا طریقہ

جو سانس اندر جائے اس کو اس طرح کھینچیں کہ بلا آواز اور بلا حرکت زبان اور ہونٹ لفظ اللہ پیدا ہو، اور اس طرح نکالیں کہ لفظ ھو پیدا ہو اس طور پر کہ زبان نہ ہلے۔ اس کو تالو سے چمٹا لیں۔ اس وقت ہے جبکہ سانس منہ سے لی جائے۔ اور سانس ناک سے لینا ہو تو منہ بالکل بند رکھیں اور ناک سے سانس کے داخل ہوتے ہوئے لفظ اللہ اور خارج ہوتے ہوئے لفظ ھو نکالیں۔ روزانہ باوضو قبلہ رو بیٹھ کر تقریباً ایک گھنٹہ تک اس کی مشق جاری رکھیں۔ اور پھر چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے ہر حال میں خواہ وضو ہو یا نہ ہو قبلہ رو ہوں یا نہ ہوں اس قدر اس کی کثرت کی جائے کہ کوئی سانس ذکر سے خالی نہ رہے اور بے اختیار ہونے لگے۔ (سلوک طریقت ص ۶۶)

۵۰۔ جو حالتیں خواب وغیرہ کی پیش آئیں لوگوں سے بیان نہ کیجئے

جو حالتیں بدن میں یا خواب وغیرہ کی پیش آئیں لوگوں سے بیان نہ کیجئے۔ ہاں اگر غیر اختیاری طور پر کچھ ظاہر ہو جائے تو مضائقہ نہیں۔ جو حرکات آواز درد وغیرہ محسوس ہوتا ہے وہ سب ذکر کے آثار ہیں۔ مبارک ہوں۔ امید افزا ہیں۔ گھبرائیں نہیں۔ البتہ اگر حالت نا قابل برداشت ظاہر ہو تو پانی پر سو مرتبہ سورہ فاتحہ، گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر دم کر کے پی لیا کریں۔
انشاء اللہ اس سے سکون ہو جائے گا۔ اسم ذات تیس ہزار مرتبہ روزانہ کر لیا کیجئے۔
(سلوک طریقت ص ۴۸)

۵۱۔ نماز اور روزے کی قضاء کس طرح

جو نمازیں اور روزے باقی ہیں ان کا تخمینہ اس طرح کیا جائے کہ غلبۂ ظن ہو جائے کہ اس تعداد سے زیادہ نہ ہوگا وہ مقدار تدریجاً ادا کی جائے۔ اور ہمیشہ جناب باری عز اسمہ میں گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے توبہ کی جائے۔ (سلوک طریقت ص ٦٧)

۵۲۔ امور مسئولہ عنہا کا جواب

۱۔ قضا صرف فرائض اور وتر کی ہوگی۔ سنن موکدہ بعد از خروج وقت نوافل ہو جاتی ہیں۔ جن کی قضا نہیں۔

۲۔ بوقت ذکر زمین میں زلزلہ محسوس ہوتا ہے، کچھ تعجب خیز نہیں ہے۔ ذکر کے آثار محمودہ میں سے ہے۔ اس سے نہ گھبرایئے۔ اور نہ اس سے دل لگایئے۔ صرف محبوب حقیقی سے دل لگایئے۔ اور اسی کی طرف دھیان رکھئے۔

سے اللہ اللہ میں لفظ اول میں ضرب ہوگی ثانی میں ضرب نہ ہوگی۔ تصور یہ ہوگا کہ میرے قلب میں صرف اللہ ہی اللہ ہے۔ کوئی دوسرا محبوب اس گھر میں جلوہ افروز نہیں۔ (سلوک طریقت ص ۶۸)

۵۳۔ تضرع وزاری مطلوب ہے

بارگاہ الٰہی میں جس قدر رونا اور سوز و گداز ہو بہتر ہے۔ مایوسی نہ ہونی چاہئے۔ نسبت چشتیہ کا ظہور ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ اس کا خیال رکھئے کہ بجز محبوب حقیقی کچھ مقصود نہیں۔ احوال و کیفیات ذرائع ہیں مقاصد نہیں ہیں۔

(سلوک طریقت ص ۶۸)

۵۴۔ ابتداء میں سالک کیلئے تنہائی ضروری ہے

سالک کے لئے بالخصوص ابتدائی ایام میں تنہائی نہایت ضروری ہے تمام لوگوں سے دور رہنا مفید تر ہے۔ قرب و جوار میں کسی کمرے کا انتظام کر لیجئے۔ حالت بحمد اللہ امید افزا ہے۔ مگر ذکر کی مداومت شرط ہے آپ پاس انفاس پر عامل رہیں۔ انشاء اللہ خود بخود جاری ہو جائے گا۔ سینہ کا ثقل بھی جلد زائل ہو جائے گا۔ نعماء الٰہیہ ہیں، شکر کیجئے۔ محبوب حقیقی کی یاد جس قدر بھی ہو مفید اور ضروری ہے۔ (سلوک طریقت ص ۶۹)

۵۵۔ مسجد کے اوقاف کے بارے میں علماء ہند کا فتویٰ

علماء ہند نے فتویٰ دیا ہے کہ ایک مسجد کے اوقاف کو دوسری مسجد کی ضرورت میں صرف کر سکتے ہیں بشرطیکہ مسجد کو ضرورت نہ ہو، بلکہ ضرورت سے زائد آمدنی کو غیر مساجد پر بھی خرچ کرنے کی اجازت دی ہے۔ (سلوک طریقت ص ۷۸)

۵۶۔ دارالحرب میں سود کا مسئلہ

بینک کے سود کا مسئلہ بھی حنفیہ کے یہاں واضح ہے۔ امام ابوحنیفہؒ نے دارالحرب

میں نہ صرف اس کی اجازت دی ہے بلکہ علماء احناف نے ان بینکوں سے سود لینا واجب قرار دیا ہے جس کو انگریزوں نے دارالحرب میں قائم کیا ہے۔ اس سلسلہ میں جمیعۃ علماء ہند کا فتویٰ پہلے ہی شائع ہو چکا ہے۔

نوٹ:۔ موجودہ دور میں معتبر مفتیان کرام کے نزدیک ہندوستان میں رہنے والے کسی مسلمان کیلئے سودی لین دین کی اجازت نہیں ہے (مرتب) (سلوک طریقت ص ۸۷)

۵۷۔ قرآن کی تلاوت اگرچہ بلامعنیٰ ہو مفید ہے

قرآن شریف روزانہ ایک پارہ پڑھ لینا اگرچہ بلامعنیٰ ہو مفید ہے۔ دوا کی تاثیر خواہ معلوم ہو یا غیر معلوم نفع ضرور ہوتا ہے (سلوک طریقت ص ۸۳)

۵۸۔ جوابات حسب ذیل ہیں

(۱) بول و براز کے وقت صرف ذکر لسانی ممنوع ہے لہذا سانس کا ذکر یا قلب یا روح یا سر یا خفی یا اخفیٰ کا ذکر کسی طرح نہ ممنوع ہے اور نہ مکروہ۔ یہ تو محض آپ کا وہم ہے جس کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔

(۲) میں کوئی بڑے القاب نہ آپ کو لکھتا ہوں اور نہ میری عادت ہے۔ مدار بڑائی کا قبولیت خداوندی پر ہے۔ نہ عمر پر، نہ علم پر، نہ عمل پر۔ اگر اس نے قبول کرلیا تو زہے قسمت، ورنہ کچھ ٹھکانا نہیں۔ بے نیاز اور بے پرواہ سرکار ہے پھر کیا چارہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو بڑا سمجھیں۔

(۳) درود شریف میں بِعَدَدِ کُلِّ شَيْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّکَ، اس کو حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ پسند فرماتے تھے، جن اشیاء سے صفات الٰہیہ کو تعلق ہے ان میں سب سے زیادہ وسعت علم کو ہے بنابریں اس لفظ کو اوسع ترین شمار کیا جائے گا۔ اور یہی مقصد ہے درود شریف پڑھنے والے کا اس مقام پر۔ معلومات الٰہیہ کو بہ نسبت دیگر اشیاء کتنا ہی محدود قرار دیا جائے مگر وہ احاطہ علمیہ میں ضرور داخل ہیں۔ وَاَحْصٰی کُلَّ

شَیْئٍ عَدَدًا۔ تو اس لحاظ سے اگر مُتناہی کہا بھی جائے تو کیا حرج ہے۔ مگر حضرت گنگوہی قدس سرہٗ اس مقام پر کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی عَدَدَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی کو پسند فرماتے ہوئے ترجیح دیتے تھے۔ حضرت شیخ الہندؒ کی تعلیم بھی اپنے متوسلین کو یہی تھی میں نے بھی اس کو قائم رکھا۔ آپ اگر چاہیں تو کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی کو جاری کر سکتے ہیں

(۴) تنگدستی دور کرنے کیلئے تذکرۃ الرشید میں لکھا ہوا عمل بعد نماز عشاء یَابَاسِطُ گیارہ سو مرتبہ، اور بعد نماز فجر یامُغْنِیُ گیارہ سو مرتبہ، اول اور آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں۔

(۵) نگاہ کی تیزی اور قوت کیلئے لفظ اللہ بایں ہیئت کہ تختی یا کاغذ پر جلی حروف سے لکھ کر اس پر نظر جمایا کریں نگاہ تیز ہوگی۔ اور نظر کو قوت حاصل ہوگی۔ انشاءاللہ۔

(۶) قوت ہاضمہ کیلئے مجھ کو کوئی نسخہ معلوم نہیں ہے میں طبیب نہیں ہوں، ہاں اگر ورزش جسمانی کا التزام کیا جائے تو بہت زیادہ مفید ہے المؤمن القویّ خیر مِنَ المؤمِنِ الضعِیفِ وفی کل خیر (حدیث)۔

(۷) جو حالت بعد فراغت ورد طاری ہوئی تھی نہایت مبارک تھی، مگر وہ مقصود بالذات نہیں۔ سوائے رضائے الٰہی کے اور کسی چیز کی خواہش نہ ہونی چاہئے۔ آپ ذکر پر مداومت کیجئے۔ اور جی لگا کر ثابت قدم رہئے۔

(۸) درود شریف پڑھتے ہوئے۔ روضہ اطہر کے سامنے کھڑے ہونے کا تصور کوئی اصلیت نہیں رکھتا۔

(۹) ریا اور نمائش سے جہاں تک ممکن ہو بچئے۔ اللہ تعالیٰ کو حاضر وناظر جانئے اور اسی کو راضی کرنے کا خیال کیجئے۔ یہ یقین رہے کہ اگر ساری دنیا۔ راضی ہو جائے اور وہ راضی نہ ہو تو کوئی فائدہ نہیں اور اگر وہ خوش ہو اور ساری دنیا ناخوش ہو تو کوئی ضرر نہیں پہونچا سکتا۔ لامانع لما اعطیت و لامعطی لما منعت و لا ینفع ذاالجد

منك الجد۔ (حدیث)۔

(۱۰) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ترغیب اہل السعادۃ میں لکھا ہوا عمل (شب جمعہ میں دو رکعت نفل اس طور پر پڑھنا کہ ہر رکعت میں گیارہ بار آیت الکرسی، اور گیارہ بار قل ھواللہ اور بعد سلام سو بار درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الاُمِّیِّ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ جاری رکھئے کچھ حرج نہیں۔

(۱۱) تایا صاحب کا سفید لباس میں ہونا امید افزا ہے۔ امید ہے کہ مغفرت ہوگئی ہو، کچھ اعمال سیئہ کا بھی اثر ان کے ساتھ موجود ہے کو کہ درد اور کرب کی صورت میں ظاہر ہے۔ ایصال ثواب اور استغفار مناسب ہے۔ (سلوک طریقت ص ۸۸)

۵۹۔ ذکر اس قدر کیجئے کہ بے اختیار جاری رہنے لگے

ذکر کا یہ اثر نہایت امید افزا ہے کہ بے اختیار جاری ہونے لگا۔ کوشش کیجئے کہ سوتے وقت بھی جاری ہو جائے اگرچہ سونے والے کو اس کا علم نہ ہو مگر پاس کے جاگنے والے کو سانس کی کیفیت سے ذکر محسوس ہونے لگے، یا نماز میں خود بخود ہونے لگے تو مت روکئے گریہ کا غلبہ ہونا نسبت چشتیہ کا ظہور ہے۔ اللہ تعالیٰ روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

جو لمحہ اور سانس ذکر کے ساتھ گذرتا ہے، وہی حقیقت میں زندگی کا لمحہ ہے الدنیا ملعونۃ وملعون مافیہا الاذکر اللہ وماوالاہ (حدیث) (سلوک طریقت ص ۹۴)

۶۰۔ مولانا تھانوی کے مواعظ بہت مفید ہیں

آپ اس امر کا اندازہ کر سکتے کہ میں کس قدر عدیم الفرصت ہوں۔ ڈاک کی آمد اس قدر زیادہ ہے کہ میں سخت متحیر ہوں کہ احباب کے خطوط کا جواب کس طریقہ سے

دوں۔آپ کا مجھے خواب میں دیکھنا آپ کی عنایات اور توجہات کا نتیجہ ہے۔مولانا تھانویؒ کے مواعظ بہت مفید ہیں۔ضرور ان کا مطالعہ رکھیں۔علیٰ ہذا القیاس تربیت السالک بھی مفید ہے۔ (سلوک طریقہ ص۹۴)

۶۱۔پریشانیوں کے ازالہ کیلئے عمل

عشاء کے بعد روزانہ تین سو مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھ لیا کریں۔اور سوتے وقت سترہ مرتبہ سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ پڑھ کر سینہ پر دم کر لیا کریں۔ (سلوک طریقت ص۹۴)

۶۲۔سلطان الاذکار کے آثار

جو کیفیت آپ لکھ رہے ہیں کہ تمام بدن بے اختیار حرکت کرنے لگتا ہے اور رونا آتا ہے یہ سلطان الاذکار کی شاخ ہے،قلب اور بدن میں جب ذکر کی قوت سرایت کرتی ہے اور اس کا غلبہ ہوتا ہے،تو اس کا اثر جسم وغیرہ پر زور سے پڑتا ہے،اس وقت اس قسم کی حالتیں رونما ہوتی ہیں۔دنیا سے نفرت بھی ذکر کا اثر ہے،رویأ صالحہ بھی ذکر کے آثار میں سے تھے،مگر ابتدائی تھے۔اب بحمداللہ سلطان الاذکار کے آثار رونما ہیں۔پاس انفاس ہمیشہ جاری رکھئے۔قلب کا ذکر ایک ایک سانس میں کئی کئی مرتبہ ہو جایا کرے چاہے خیال ہو یا نہ ہو۔۔۔برابر جاری رہے۔ (سلوک طریقت ص۹۵)

۶۳۔پاس انفاس کی اصلی غرض

پاس انفاس سے اصلی غرض یہ ہے کہ انسان کا کوئی سانس اللہ کے ذکر سے خالی نہ رہے اندر جانے والا سانس اور نہ باہر نکلنے والا سانس۔انسان چوبیس گھنٹے میں تقریباً پچیس ہزار مرتبہ سانس لیتا ہے۔سب کا سب ذکر سے معمور رہے۔عمر عزیز کا جو حصہ بھی ذکر میں گزرے وہی زندگی ہے اور وہی کارآمد ہے۔ (سلوک طریقت ص۵۶)

۶۴۔ نفاق کے شعبے

بیشک یہ امور ثلثہ، جھوٹ بولنا، وعدہ خلافی کرنا، امانت میں خیانت کرنا۔ نفاق کے شعبے ہیں۔ مگر نفاق عقیدہ نہیں ہے، نفاق عملی ہے۔ ان کو جہاں تک ممکن ہو جلد چھوڑنا چاہئے۔ اور بارگاہ خداوندی میں استغفار کرتے رہنا چاہئے۔ اور دعا مانگتے رہنا چاہئے کہ وہ کریم کارساز تمام بری عادتوں ناپسندیدہ اخلاق اور اعمال سے ہم کو بچائے۔ (سلوک طریقت ص۹۶)

۶۵۔ اہل وعیال کی خبر گیری ضروری ہے

آپ ذکر، اتباع شریعت اور سنت پر مداومت کرتے رہئے۔ انشاء اللہ رفتہ رفتہ اصلاح ہو جائے گی، اہل وعیال اور ان کی خبر گیری چھوڑ کر میرے پاس آنا بہتر نہیں ہے۔ (سلوک طریقت ص۹۶)

۶۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قلت ہدیہ سے شرم کیوں؟

سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی تو مشائخ طریقت میں سے ہیں۔ درود شریف آپ کیلئے خاص ہونے کے ساتھ ایصال ثواب بھی ہو ہی جاتا ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خاص چیز ہدیہ کی جائے تو اس میں کلام ہی کیا ہے۔۔ الهدية علیٰ قدر مهديها، تو کیوں قلت ہدیہ سے شرم آئے۔ آپ کا حصہ تو ہماری ہر عبادت میں لگا ہوا ہے، خواہ نماز ہو یا ذکر ہو، مالی عبادت ہو یا بدنی ہو، قلیل ہو یا کثیر ہو۔
(سلوک طریقت ص۱۰۳)

۶۷۔ حضرت نانوتویؒ کا شجرہ دعاءً پڑھ لیا کیجئے

آپ کتبخانہ قاسمیہ دیوبند سے مجموعہ شجرات منگا لیجئے اور اس میں حضرت نانوتویؒ کا شجرہ فارسیہ جس کی ابتداء ''الٰہی غرق دریائے گناہم'' سے ہوتی ہے اس کو کم از کم

ایک مرتبہ دن میں دعاء پڑھ لیا کیجئے۔ (سلوک طریقت ص ۱۰۷)

۶۸۔دل کا لگنا مطلوب نہیں

ذکر واذکار اور معمولات میں فرق نہ آنے دیجئے۔خواہ دل لگے یا نہیں، دل کا لگنا مطلوب نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کا راضی کرنا مقصود ہے۔اس کی کوشش جاری رہنی چاہئے۔

۶۹۔بیوی کے ساتھ خلوت بھی روح کو جلا دیتی ہے

آپ کا یہ فرمانا کہ زن وشو کے تعلقات کے ساتھ اصلاح نفس محال ہے میں اس کو تسلیم نہیں کرتا۔کیونکہ بیوی کے ساتھ خلوت بھی قلب کو صفا اور روح کو جلا دیتی ہے۔کتاب قاضی عیاض کے شارح نے لکھا ہے کہ ہر شہوت دل کو زنگ آلود کرتی ہے۔سوائے بیوی کے ساتھ خلوت صحیحہ کے، کیونکہ اس سے باطن کی صفائی ہوتی ہے۔
(سلوک طریقت ص ۱۱۰)

۷۰۔رمضان کو سفر میں ہرگز ضائع نہ کیا جائے

کل میں نے سرسری طور پر کہہ دیا تھا کہ بہار جانے میں کیا حرج ہے بعد میں حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد یاد آیا کہ رمضان شریف خاطر جمعی اور توجہ الی اللہ کو تمام سال کی خاطر جمعی میں بہت بڑا دخل ہے۔ادھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخیر عشرہ کے متعلق شدت اہتمام بہ نسبت عبادات خود فرمانا اور شدید ترغیب دینا، اور فقہاء وصوفیائے کرام کا عشرۂ اخیرہ کی راتوں کو تمام سال کی راتوں سے افضل تر قرار دینا وغیرہ کا تقاضا ہے کہ ان دنوں اور راتوں کو ہرگز ضائع نہ کیا جائے، جس قدر بھی اس میں قراءت قرآن' ذکر وغیرہ ہو سکے، وہی بہتر ہوگا۔اور ان ایام میں اپنے بچوں میں رہنا ان کے لئے بھی موجب طمانینت ہوگا، اس لئے میری رائے ہے کہ

عید سے پہلے سفر نہ کریں۔ (سلوک طریقت ص۱۱۹)

۷۱۔ایں ہمہ غنیمت است

ذکر کی طرف اس قدر توجہ اور اس سے بشاشت اور ناغہ ہو جانے سے تأثر، ایں ہمہ غنیمت است، مگر میرے محترم! آپ کو اس راہ میں مرد بننا چاہئے اور بہادرانہ تگ ودوکرنی چاہئے۔کسی شب میں قضا کیوں ہو اور مقدار ذکر میں وہی تعداد باقی کیوں رہے جو دو تین ماہ پہلے تھی۔اذکروا اللہ حتی یقولوا انہ لمجنون ،
(سلوک طریقت ص۱۲۱)

۷۲۔والدین کی خدمت گزاری عبادت ہے

کاروبار معیشت کا چھوڑنا بالخصوص جب کہ والدین ماجدین پیرانہ سالی میں ہیں اوران کو ضروریات زندگی درپیش ہیں، کسی طرح قرین عقل ومروت نہیں ہے۔ان کی تابعداری اور خدمت گذاری نہ صرف فریضہ انسانی ہے بلکہ عبادت بھی ہے،
(سلوک طریقت ص۱۲۲)

۷۳۔آخر شب میں اٹھنے کے لئے مجرب عمل

سوتے وقت سورہ کہف کی حسب ذیل آخری آیات کو پڑھ کر کہئے : خدایا مجھ کو فلاں وقت جگادیجئے ۔انشاء اللہ اس وقت آنکھ کھل جائیگی ۔بہت مجرب عمل ہے ۔
آیات یہ ہیں

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا o خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا o قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا. (سلوک طریقت ص۱۲۲)

۷۴۔ اصلی عبادت شکر ہے

صبر مقدمہ شکر ہے اس لئے اس کو مقدم کیا جانا ضروری ہے صبر میں نفس کے خلاف کوشش ہوتی ہے اس لئے اس کو بہت زیادہ مشکل سے پکڑنا ہوتا ہے بدیں وجہ تاکید زیادہ ہونی لازمی ہے۔ بخلاف شکر کے کہ اس میں نفس پر اس قدر مشقت نہیں ہوتی۔ ورنہ اصل عبادت شکر ہے۔ (سلوک طریقت ص ۱۲۶)

۷۵۔ اگر آپ ضرورت سمجھیں تو مولانا الیاس صاحب کی خدمت میں عریضہ پیش کر دیں

تبلیغی خدمات انجام دینے اور اس کیلئے مولانا الیاس صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر ہدایت حاصل کرنیکا قصد مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور توفیق عطا فرمائے کہ آپ اس عظیم الشان خدمت کو بلکہ اپنی خاندانی وراثت کو بخیر وخوبی انجام دیں، مولانا محمد الیاس صاحب کو علیحدہ خط لکھنے کی ضرورت نہیں، وہ بغیر سفارش اس کام کو مکمل طریقہ پر انجام دیں گے اور بالفرض اگر آپ ضرورت ہی سمجھیں تو اسی عریضہ کو ان کی خدمت میں پیش کر دیں، اور میرا اسلام اور استدعاء دعوات صالحہ پیش فرمادیں۔ (سلوک طریقت ص ۱۲۶)

۷۶۔ عام دعاؤں کیلئے زیادہ مناسب دعاء

اَللّٰهُمَّ بَلِّغْنِیْ وَبَلِّغْ جَمِیْعَ مَنْ اَوْصَانِیْ بِالدُّعَاءِ وَجَمِیْعَ مَنْ لَهٗ حَقٌّ عَلَیَّ عَلَی الْمَقَاصِدِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاکْشِفْ عَنِّیْ وَعَنْهُمْ سَآئِرَ الْکُرُوْبَاتِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِمْ وَبِمَقَاصِدِهِمْ وَکُرُوْبَاتِهِمْ

وَاَنْتَ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ حَيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ اَنْ تَرُدَّ يَدَ الْعَبْدِ صِفْرًا اِذَا رَفَعَ الْاَكُفَّ اِلَيْكَ وَصَلِّ عَلٰى اَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (سلوک طریقت ص۱۲۹)

۷۷۔ اسلاف اور مسلمانوں کیلئے مختصر دعاء

اَللّٰهُمَّ تَغَمَّدْ بِرَحْمَتِكَ وَرِضْوَانِكَ وَغُفْرَانِكَ جَمِيْعَ مَشَائِخِيْ وَجَمِيْعَ اَسَاتِذَتِيْ وَجَمِيْعَ اَسْلَافِيْ وَجَمِيْعَ اَمْوَاتِيْ وَجَمِيْعَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اِنَّكَ يَامَوْلَانَا سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ كَرِيْمٌ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ . (سلوک طریقت ص۱۳۰)

۷۸۔ دعا میں دل لگنا ضروری ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ان اللہ لا یقبل الدعاء بقلب لاہ، لہذا دعا میں دل لگنا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مظلوم کی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے کیونکہ وہ بہت خلوص دل سے نکلتی ہے، تاہم اگر دل نہ لگے تب بھی فائدہ سے خالی نہیں، مگر کوشش کرنا ضروری ہے (سلوک طریقت ص۱۳۰)

۷۹۔ حسن خاتمہ کیلئے نہایت مؤثر آیت

ہر نماز کے بعد درود شریف سات مرتبہ پڑھ کر اس آیت کو سات مرتبہ پڑھنا حسن خاتمہ کیلئے نہایت موثر ہے۔ رَبَّنَا لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْهَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ . (سلوک طریقت ص۱۳۳)

٨٠۔آفات ومصائب سے بچنے کا عمل

اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور پانچ سو مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ،انشاءاللہ آفات سے محفوظ رہیں گے۔ (سلوک طریقت ص۱۳۲)

٨١۔مسلمان کیلئے جملہ تکالیف موجب کفارہ سیئات ہیں

آپ کی بیماری اور تکلیف کی کیفیات معلوم کر کے صدمہ ہوا۔جو طبعی امر ہے ورنہ عقلی طور پر چونکہ مسلمان کیلئے یہ جملہ تکالیف موجب کفارہ سیئات ہیں۔اس لئے یہ سب ایسی ہی شان رکھتی ہیں جیسے شاہانہ لباس کی دھوبی کے یہاں ہوتی ہے وہ کپڑوں کو بھٹی میں ڈال دیتا ہے۔صابون لگاتا ہے پٹڑوں اور پتھروں پر پٹکتا ہے۔اور بار بار نچوڑتا ہے۔دھوپ میں ڈالتا ہے ماوادے کر استری پھیرتا ہے۔شکنوں کو صاف کرتا ہے۔ان تمام مراحل کو ایک ظاہر بین کپڑوں کیلئے آزار شدید اور سخت مصیبت سمجھے گا۔مگر حقیقت شناس یہی کہے گا کہ ان کپڑوں کا اعزاز واکرام اسی میں ہے،اس کو شہنشاہ کے جسم کی زینت بنانے کیلئے یہ اعمال کئے جاتے ہیں اس لئے یہ سب اعمال ان کیلئے رحمت ہی رحمت اور ترقی ہی ترقی ہیں۔ (سلوک طریقت ص۱۳۳)

٨٢۔یہ دنیا دار ابتلاء وامتحان ہے

احوال مندرجہ سے سخت کوفت ہوئی ۔یہ داردار ابتلاء وامتحان ہے۔انہیں مشکلات کی وجہ سے انسان کو فرشتوں پر فوقیت دی گئی۔مثنوی میں ہے حضرت سری سقطیؒ یا خواجہ شبلیؒ نے اپنے تصرف سے نفس کو اپنے میں سے نکال لیا،جو کہ بصورت کبوتر نکلا،تو دیکھا کہ جو الطاف وانوار خداوندی تھے بند ہو گئے۔بہت تعجب کیا اور عرض کیا کہ اے پروردگار یہ تو تیرا اور میرا دشمن ہے جب کہ یہ مجھ سے نکل گیا تو

تیرے الطاف اورزیادہ مجھ پر مبذول ہونے چاہئیں تھے نہ کہ بند کردیئے۔فرمایا گیا کہ اے شبلی! تجھ پر میرے انعامات اسی بنا پر تو تھے،تو میرے دشمن کی موجودگی میں اوراس کی ہر وقت کی مخالفت کے ہوتے ہوئے میری اطاعت اور یاد میں مشغول رہتا تھا۔اب جب کہ وہ نہیں ہے تو پھر تیری کیا قدر ومنزلت ہے۔اب تو تو ہر حال میں میری عبادت اور یاد میں مجبور ہوگا۔ (سلوک طریقت ص۱۳۵)

۸۳۔قرض کی ادائیگی کا عمل

جس طرح بھی ممکن ہو قرض ادا کیجئے۔میں دعا کرتا ہوں آپ بھی اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلاَلِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ (سلوک طریقت ص۱۴۰)

۸۴۔جب وساوس کا غلبہ ہو تو کیا کرے

وساوس کے غلبہ کی صورت میں لاحول ولاقوۃ اور استغفار کی کثرت کیجئے اور اگر برا خواب آئے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم،اور لاحول ولاقوۃ پڑھ کر بائیں طرف تھوک دیجئے اور کروٹ بدل کر سو جائے۔ (سلوک طریقت ص۱۴۰)

۸۵۔بچہ والدین کیلئے حجاب عن النار ہوتا ہے

عزیز الرحمٰن کے انتقال سے صدمہ ہوا۔۔۔۔اللہ تعالیٰ اس کو والدین کیلئے فرط اور ذخیرہ عظیمہ بنائے۔آمین۔یقیناً والدین کیلئے دل کے ٹکڑے کا انتقال موجب حزن وملال ہے۔مگر اگر غور وتدبر سے دیکھا جائے تو موجب شکر وسرور ہے کیونکہ حسب بشارت نبویہ وہ والدین کیلئے حجاب عن النار ہوتے ہیں،خود کو بھی دخول نار سے بچاتے اور والدین کو بھی،جو زندہ رہتی ہے اور سن بلوغ کو پہونچتی ہے۔اس سے والدین کا انتفاع دنیا اور آخرت میں قلیل الوجود ہے۔خصوصا ہمارے زمانہ

شروفساد میں بخلاف ان ننھے بچوں کے۔اللہ تعالیٰ خلف صالح عطافرمائے اور پسماندگان کی عمراوران کے اعمال میں برکت عطافرما کراپنی رضااورخوشنودی سے مالامال فرمائے۔آمین۔ بہرحال تقادیرالہیہ میں جوکہ ازل میں مقرر ہوچکی ہیں ان پراضطرار اور بے چینی ہماری کمزوری ہے۔رضاء برضاء الباری فریضہ عبدیت ہے۔صاحب امانت کے امانت لے لینے پرحضرت اُمّ سلیمؓ کا سا شکراوراستقلال عمل میں لانا ضروری ہے۔دنیاوی مصائب اور تفکرات مؤمن کیلئے باعث صفائی عن الذنوب ہے۔خودبھی خوش ہوئیے،اور بچہ کی والدہ کوبھی مطمئن کیجئے۔

جہاں اے برادر نہ ماند بہ کس دل اندجہاں آفرین بندوبست

یہ قلق اوراضطراب غیراللہ سےدل لگانے کانتیجہ ہے انما اموالکم واولادکم فتنة صرف محبوب حقیقی سے دل لگانا چاہئے۔

الا کل شئی ماخلاالله باطل وکل نعیم لامحالة زائل

باقی اوردائم رہنے والے سے دل لگائیے اوراسی کی یادمیں محور ہئے۔حقوق شرعیہ سب کےادا کیجئے،مگرمحبت صرف اللہ تعالیٰ سے رکھیئے۔

یا بارشتہ سب سے توڑ یا بارشتہ رب سے جوڑ (سلوک طریقت ص۱۴۲)

۸۶۔بچپن میں اولاد کے مرجانے سے خوش ہونا چاہئے

مردہ بچے کی ولادت کی خبر سے صدمہ ہوا۔میرے محترم اولادکی محبت یوں توطبعی ہے مگر یہ طبعی بات بھی عقل کے ذریعہ سے زیادہ اثر پذیر ہوتی ہے،چونکہ اولاد سے مختلف قسم کے دنیاوی منافع کی امید ہوتی ہے۔اس لئے ان کے مرنے سے بہت زیادہ صدمہ ہوتا ہے۔مگرغوروفکرکوکام میں لایاجائے تومرنا،اورخصوصاً اس زمانہ میں زندہ رہنے سےزیادہ خوشی کاباعث ہے۔زندہ رہنےوالی اولاد بہت سے بہت دنیاوی زندگی میں کارآمد ہوسکتی ہے یہ بھی اس وقت ہے جب کہ اولاد صالح اورقابل

ہو (جو کہ اس زمانہ میں بہت شاذ و نادر ہے) دیکھا یہی جاتا ہے کہ اولاد بڑے ہونے کے بعد بھی ماں باپ کیلئے سوہان روح رہتی ہے مگر ذرا مرنے والی نابالغ اور اولاد کی طرف نظر اٹھا کر دیکھئے۔ حسب ارشاد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جو کہ نہایت صحیح اور مستند احادیث اور صریح آیات کے مضامین سے مفہوم ہوتا ہے، نابالغ مرنے والے بچے ماں باپ کیلئے دوزخ سے بچانے والے اور حجاب ہوں گے۔ یہاں تک فرمایا گیا کہ جو حمل ساقط ہو گیا ہو، وہ بھی اپنے ماں باپ کیلئے خدا سے جھگڑا کرے گا اور بالآخر رحمت الٰہی حاصل کر کے اس خطاب کا مستحق ہوگا ایتھا السقط المراغم ربہ اخرج ابویک من النار یعنی اے ساقط ہو جانیوالے حمل اپنے پروردگار سے بہت جھگڑا کرنے والے! جا اور اپنے ماں باپ کو دوزخ سے نکال لے، اس مضمون کی بکثرت احادیث مذکور ہیں جن میں صبر اور شکر کی بھی بعض مقام پر شرط ہے۔ اب خیال کیجئے کہ آخرت کی زندگی ایک پائیدار اور ہمیشہ باقی رہنے والی زندگی ہے۔ اس کے حصول کیلئے یہ مرجانے والی اولاد بالخصوص جب کہ صبر اور شکر سے کام لیا گیا ہو، تریاق کا کام دینے والی ہے۔ اور آخرت کا عذاب وہ عذاب ہے کہ دنیا کی جملہ انواع کی تکالیف ایک طرف اور آخرت کے عذابوں کی ایک قسم کی تکلیف چند منٹوں کی ایک طرف ہو تو یہ آخرت والی تکلیف غالب آجائیگی۔ اور یہ مرنے والی اولاد آخرت کے تمام عذابوں سے بچانے والی ہے۔ لہٰذا میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اگر کسی کو دنیا میں بچپن میں ایک یا زیادہ اولاد کے مرجانے کی صورت پیش آگئی ہو تو اس کو بہت خوش ہونا چاہئے کہ الحمدللہ ہماری مغفرت کا سامان خدا نے پیدا کر دیا اور یہ اولاد ہماری پیش خیمہ بن کر ہم سے پہلے بارگاہ الٰہی میں پہونچ گئی۔ ہمارا خاتمہ خداوند کریم ایمان پر کر دے تو اس سے بڑھکر ہمارے لئے کوئی نعمت نہیں ہو سکتی۔

دوسری بات غور کرنے کی یہ ہے کہ اگر کوئی ہمارے پاس امانت رکھتا ہے تو ہم پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے جب تک اس کی امانت اسکو واپس نہیں دی جاتی،

بوجھ ہلکا نہیں ہوتا، ہم کو جو کچھ اس دار فانی میں عطا کیا گیا ہے، وہ سب خداوند کریم کی امانت ہے۔ خصوصاً اولاد جس کی پرورش تعلیم وغیرہ ہم پر لازم ہوتی ہے۔ اور کمی کرنے کی صورت میں ہر وقت مواخذہ کا کھٹکا سر پر رہتا ہے۔ اس امانت کا رکھنے والا جب اپنی امانت کو واپس لے لیتا ہے تو ہم اگر رنجیدہ خاطر ہوں تو آپ ہی فرمایئے کہ ہم خائن کہلانے کے مستحق ہوں گے یا امانت دار، اور کیا ہم عتاب کے مستحق ہوں گے یا ثواب کے۔

افسوس ہے کہ ہم کس قدر قبیح اور شدید غلطی میں مبتلا ہیں، ہم امانتوں کو اپنی ملک اور کفران نعمت کو شکر اور احسان کو کفران سمجھتے ہیں۔ غرضیکہ ہمارے لئے اولاد کا مرنا خوشی کا مقام تھا، رنج کرنا سراسر غلطی ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ بندہ اور غلام کا فرض ہے کہ وہ اپنے آقا کی خوشی اور رضا میں راضی ہو اسی کی دن رات کوشش کرنی چاہئے۔ ورنہ برابری اور ہمسری کا دعویٰ ہوگا۔ دل میں کسی اعتراض کو جگہ دینا بندگی اور عبدیت کے خلاف ہے اس کے اس سرتاپا حکمت فعل پر صدمہ اور ناراضگی کا اظہار بہت زیادہ بے ادبی اور گستاخی کی بات ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم دل اور زبان سے اس شعر کا مصداق بنیں۔

راضی ہیں ہم اس میں خدا — جس میں کہ ہے تیری رضا

(سلوک طریقت ص۱۴۴)

۸۷۔ دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کا عمل

دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کیلئے فجر کے فرض اور سنت کے درمیان چالیس مرتبہ فاتحہ، معہ اول و آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھ لیا کریں۔ (سلوک طریقت ص۱۴۴)

۸۸۔ قلّت کلام اور قلّت مجالست کو عمل میں لایئے

احوال مندرجہ کو دیکھ کر صدمہ ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے مشاغل میں بہت

زیادہ غفلت اور بے عنوانی فرمائی ہے۔ کثرت سے استغفار کیجئے۔ ذکر کو ہرگز مت چھوڑیئے اور جہاں تک ممکن ہو اوقات تعلیم کے علاوہ قلت کلام اور قلت مجالست کو عمل میں لایئے۔ (سلوک طریقت ص ۱۴۵)

۸۹۔ الحمدللہ فلاں شخص کو رونا آ گیا

مولوی برہان الدین نے اپنی جو حالت لکھی تھی، میں نے اس پر ان کو مبارکباد دی تھی جس سے چاہئے تھا کہ آپ حضرات کو اطمینان ہو جاتا۔ مگر تعجب ہے کہ ایسا نہیں ہوا۔ وہ جب میرے پاس آئے تھے تو ان پر کوئی بیماری کا اثر نہیں تھا اور نہ انہوں نے اس کا کوئی تذکرہ کیا تھا۔

واقعہ یہ ہے کہ حضرات چشتیہ رحمہم اللہ تعالیٰ (جن کا طریقہ ہی ہمارے حضرات مشائخ حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ، حضرت گنگوہیؒ، حضرت شیخ الہند قدس اللہ اسرارہم کا طریقہ اور اصلی سلوک ہے) ان کی خاص نسبت گریہ وبکا، تڑپ وبیقراری ،عشق وولولہ ہے، جب اس نسبت کا کسی پر ظہور ہوتا ہے تو بے اختیار گریہ کا غلبہ ہوتا ہے اور جس قدر بھی زیادہ ہوتا ہے وہی مفید سمجھا جاتا ہے۔ جب کسی متوسل کو مدتوں محنت کے بعد ایسی حالت پیش آتی تھی تو حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ الحمدللہ فلاں شخص کو رونا آنے لگا۔ خود حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ آخر تک بہت رویا کرتے تھے اور بالخصوص ابتداء میں تو اس قدر روتے تھے کہ تمام لحاف میں دھبے پڑ جاتے تھے۔

مولانا محمد یحییٰ صاحب مرحوم نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں کچھ لکھتا ہوا رہ گیا۔ حضرت آنکھوں سے معذور ہو چکے تھے، سمجھتے کہ کمرہ خالی ہے قرآن پاک تلاوت فرمانے لگے۔ تلاوت کے درمیان اس قدر بیقراری سے روئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں۔ میں یہ حالت دیکھ کر آہستہ سے اٹھ کر باہر آ گیا۔

خلاصہ یہ کہ یہ امر خاص نسبت چشتیہ کا ظہور ہے۔ نہایت مبارک ہے نہ صرف

صاحب حال کو بلکہ والدین اور احباب کو خوش ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نسبت عطا فرمائی ہے۔اس کا شکر ادا کرنا چاہئے ،اور زیادتی کی دعا کرنی چاہئے اور صاحب حال کو کی کسی سے ظاہر نہ کرنا چاہئے اور جب یہ نسبت عشقیہ چشتیہ ظاہر ہوگی تو صاحب حال کو کب خلق سے انس ہوگا۔اس کا لگاؤ تو خالق اور اس کے ذکر سے ہونا ضروری ہے۔اس کے جسم کا کمزور ہونا، رنگ کا زرد ہونا، نیند کا کم ہونا، ذکر اور تنہائی کا۔۔۔ اختیار کرنا لوازم نسبت میں سے ہیں۔کیا یہ حالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش نہیں آئی، اہل اللہ پر بالخصوص چشتیہ اور قادریہ خاندان میں کم بیش ہر ایک پر یہ حالت طاری ہوتی ہے اور جس قدر زیادہ کسی پر طاری ہوتی ہے اس کی خوش نصیبی ہے۔

تا نہ گرید بچہ کے جوشد لبن تا نہ بارد ابر کے خندد چمن

خدا کا شکر ادا کیجئے اور اپنے وقت عزیز کو مخلوق کی صحبت غیر ضروری میں ہرگز ضائع نہ کیجئے۔اس کی رضا جوئی اور خوشنودی کو زندگی کا۔۔نصب العین بنایئے۔

(سلوک طریقت ص ۱۴۶)

۹۰۔محبوب حقیقی کی رضا وخوشنودی مقصد اصلی ہے

بارگاہ خداوندی نہایت عظیم الشان بارگاہ ہے۔رحمت اور کرم اس کے اوصاف کاملہ میں سے ہے۔سبقت رحمتی علی غضبی اس کے لطف وکرم سے کسی وقت مایوس نہ ہونا چاہئے۔راہ سلوک میں مردانہ وار گامزن رہنا چاہئے۔اگر ستر برس کی محنت کے بعد بھی تھوڑی سی توجہ محبوب حقیقی کی حاصل ہو جائے تو نعمت غیر مترقبہ اور احسان غیر متناہی ہے

اگر بدانم کہ خواہی آمد بہ تربت من تو گاہے گاہے

ان احرقت بنار عشقك ومت هجرا فلاابالي

اس محبوب لم یزل کی یاد میں عمر صرف کیجئے اور مایوسی کو راہ نہ دیجئے ذکر میں جس

قدر ممکن ہو مداومت کیجئے۔ یہی غنیمت بارده ہے۔اسی کو ہمیں اس دنیا سے ساتھ لے جانا ہے۔ (سلوک طریقت ص۱۴۹)

۹۱۔مرقبہ کس کو کہتے ہیں؟

آپ کا والا نامہ ریل کی روانگی کے بعد دیکھا۔افسوس کہ وہاں اتنی فرصت نہ ملی کہ آپ سے باتیں کرتا۔

میرے محترم! آپ کو معلوم ہوگا کہ ہر شے کیلئے دو چیزیں ہیں ۔ایک اسم دوسرا مسمیٰ ۔حقیقی کمالات مسمّٰی یعنی ذات میں اور شخص میں ہیں جن کا نام مثلاً عبداللہ ہے اس کو مسمیٰ کہا جاتا ہے۔وہی قوت رکھنے والا اور وہی سننے والا ہے۔اسم یعنی نام میں دراصل کوئی کمال اور قوت نہیں ہے۔مگر مسمیٰ کی طاقت کا اثر اسم میں کم وبیش آتا ہے۔شہنشاہ کا نام بھی اگر لیا جاتا ہے تو لوگ کانپ اٹھتے ہیں،مرعوب ہو جاتے ہیں اور نام کی وجہ سے تعظیم وتکریم کرنے لگتے ہیں۔مگر حقیقت میں یہ بھی اثر مسمیٰ ہی کا ہوتا ہے۔مثل مشہور ہے کہ فلاں بادشاہ یا حاکم کا نام حکومت کرتا ہے۔الغرض نام اور اسم میں بھی تاثیر اور قوت ہوتی ہے۔مگر بہ نسبت مسمیٰ کے بہت کم ہوتی ہے۔اور مسمیٰ ہی سے آتی ہے۔

لفظ اللہ یا رحمٰن ورحیم وغیرہ جناب باری تعالیٰ کے نام ہیں ان ناموں میں بھی قوت وتاثیر ہے۔ان ناموں کی بھی تقدیس،تنزیہ اور ذکر کا حکم کیا گیا ہے۔ان ناموں کو زبان یا دل یا سانس سے لینا اور بار بار لینا اثر پیدا کرتا ہے اور مسمیٰ کی طرف کھینچتا ہے۔مگر حقیقی کمالات لفظ اللہ اور رحمٰن وغیرہ کے مسمیٰ میں ہیں جو کہ بے چوں وبے چگوں ہے۔اس کے مثل کوئی چیز نہیں۔لیس کمثله شئی ۔وہ نور ہے نار سے پاک ہے۔نور اور نار اسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔وہ جسم مادہ اور صورت اور شکل ،رنگ اور روپ سب سے منزہ ہے۔یہ سب چیزیں اسی کی پیدا کی ہوئی ہیں۔وہ مکان

اورزمان جہت اور جانب، دائیں اور بائیں، آگے پیچھے، آسمان وزمین سب سے منزہ اور بلند ہے۔ یہ سب چیزیں محدودات کیلئے ہیں۔ اجسام کیلئے ہیں۔ وہ لامحدوداور غیر مجسم ہے۔ یہ چیزیں کمزوری کی وجہ سے ہیں۔ وہ ہرقسم کی کمزوریوں سے پاک اوراعلیٰ ہے۔ وہ سب جگہ ہے اور کسی جگہ مقید نہیں وہ سب کو دیکھتا ہے وہ سب کی سنتا ہے، کوئی اس کا احاطہ نہیں کرسکتا۔ وہ سب سے قوی اور بلند ہے۔ کوئی اس جیسی قدرت اور بلندی نہیں رکھتا۔ وہ ہرقسم کی شوکت وعظمت رکھتا ہے۔ اس کے سوا جو کچھ ہے مخلوق اوراس کامحتاج، حادث اورفانی ہے۔ اب تک جو کچھ آپ ذکر کرتے رہے، اور جس قدر بھی آپ نے یاد کی ہے۔ اس ذات مقدسہ کے نام اوراسم کی کی ہے۔ اور چونکہ اس نام میں بھی بہت زیادہ کمالات اورقوتیں ہیں، اس لئے اس کے آثار الحمدللہ ظاہر ہونے لگے ہیں۔ شکر کیجئے۔

مگر میرے محترم! اب آپ کو اصل اصول اور حقیقت الحقائق، یعنی ذات مقدسہ کی طرف کلیۃً متوجہ ہونا چاہئے۔ اگرچہ اس کے نام کی طرف توجہ کرنا بھی اس کی طرف توجہ کہلائے گا۔ جیسے کہ بادشاہ کے غلام اور بیٹے کی تعظیم وتکریم ہے مگر بواسطہ اور بلاواسطہ میں زمین وآسمان کا فرق ہے اب آپ مسمّٰی اور ذات مقدسہ کی طرف توجہ کریں۔ قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ. وہ ذات مقدسہ اپنی حشمت وجلال اوراپنے تمام حقیقی کمالات کے ساتھ جہاں بھی تم ہو تمھارے ساتھ ہے۔

روزانہ ایک گھنٹہ کسی معین وقت میں اس دھیان کو باندھئے، اوراس تصور وخیال کو اس قدر بڑھایئے کہ دائمی ہوجائے۔ اسی کو مراقبہ کہتے ہیں۔ وہ اذکار جو کہ اسماء کے ہیں خواہ قلبی ہوں یا نفسی یالسانی، ان سب کو اس مراقبہ کیلئے موئد بنایئے۔ اگر وقت میں کمی ہو تو تسبیحات ستہ یا کسی ذکر کو کم کردیجئے مگر اس مراقبہ میں کوتاہی نہ کیجئے۔

(ازسلوک طریقت ص۱۵۴)

۹۲۔قوالی طریقت کی چیزوں میں سے نہیں ہے

آپ کے سوال کا جواب مختصراً عرض ہے۔ چاروں سلسلوں میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ بلکہ سب کا مقصد ایک ہی ہے اور چاروں سلسلوں میں بیعت کرنے کا مقصد یہ ہے کہ سب سے تعلق باقی رہے۔قوالی وغیرہ طریقت کی چیزوں میں سے نہیں ہے۔ چاروں سلسلوں میں بیعت ہونے سے یہ ضروری نہیں ہے کہ تعلیم بھی سب کی ہو۔تعلیم بھی ایک ہی طریقہ کی ہوگی۔ ہمارے مشائخ چشتیہ طریقہ میں تعلیم فرماتے ہیں۔شجرہ کو ہرروز پڑھنا ضروری نہیں۔کبھی کبھی پڑھ لینا اچھا ہے۔

(سلوک طریقت ص ۱۵۵)

۹۳۔کبتک رسمی اوراصطلاحی علوم میں دل ودماغ کھپائیگا؟

افکار کو دل میں جگہ نہ دیجیے۔فکر ہو تو اللہ تعالیٰ کی،خیال ہو تو اللہ تعالیٰ کا،دھیان ہو تو اللہ تعالیٰ کا۔آخر کب تک ان اصطلاحی اور رسمی علوم میں دل ودماغ اور اعضائے رئیسہ کو کھپائے گا۔کیا قرآن حکیم اس واسطے اتارا گیا ہے۔کیا پیغمبر اسی لئے بھیجے گئے ہیں۔روح اور قلب کو محبوب حقیقی کی محبت اور تعظیم سے رنگین کیجئے۔عمر کا بہت بڑا حصہ ان رسمیات میں گذر چکا ہے یہ وسائل ہیں۔مقاصد نہیں۔ان رسوم میں جو کہ صحابہؓ کے زمانہ میں نہیں تھیں، کب تک عمر ضائع کیجئے گا۔تکوینیات کو مکون کے حوالے کیجئے۔ طلبہ پر جس قدر شفقت ہو سکے عمل میں لایئے۔ان کو اپنی اولاد سمجھئے اور مثل ابوین ان سے معاملہ کیجئے۔ (از سلوک طریقت ص ۱۶۲)

۹۴۔ قطب الدین بختیار کاکیؒ کا مصیبت نہ آنے پر رونا

مولانا محمد میاں صاحب کے والد کی بیماری سے فکر ہے۔دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ

شفا عطا فرمائے۔آمین۔ان تکالیف کی وجہ سے کبیدہ خاطر نہ ہوں۔مسلمان کیلئے گناہوں کا کفارہ ہیں۔بیماریوں کی وجہ سے مسلمان کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح پت جھڑ کے زمانہ میں درختوں سے پتے جھڑتے ہیں۔حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کو دوست رکھتا ہے اس کو مصائب میں مبتلا رکھتا ہے۔پس اپنی ان شدید تکالیف پر نہ صرف صبر جمیل پر اکتفاء کریں بلکہ شکر گزار رہتے ہوئے اللہ کی یاد سے غافل نہ ہوں۔اس سے ہمیشہ عفو و عافیت کے طالب رہیں۔حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی پر اگر کسی دن کوئی مصیبت نہیں آتی تھی، تو روتے تھے، اور فرماتے تھے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آج میرا رب مجھ سے کچھ خفا ہے۔

(از سلوک طریقت ص ۱۶۳)

۹۵۔جلسہ بازیاں اور اٹکھیلیاں آج اچھی معلوم ہو رہی ہیں

میرے محترم! دوستوں اور احباب کی وجہ سے ان لمحات عزیزہ کو ضائع کرنا کس قدر بیوقوفی ہے۔یہ جلسہ بازیاں اور اٹکھیلیاں آج اچھی معلوم ہو رہی ہیں۔مگر موت کے قریب اور بعد میں ان پر لعنت اور ہزار بار لعنت بھیجنی ہوگی۔ان میں جہاں تک ممکن ہو کمی کیجئے۔لَاتُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ پر غور کیجئے۔اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ کو پس پشت نہ ڈالئے۔یہ جوانی کی عمر اور صحت حاضرہ نہایت عظیم الشان نعمت ہے اس کو ضائع نہ ہونے دیجئے۔پاس انفاس کو اس قدر بڑھایئے کہ بلا قصد و اختیار ہر وقت ہونے لگے اس کے بعد ذکر قلبی کے جاری ہونے کی نوبت آجائے۔اور سلوک کی ترقی کا راستہ کھل جائے۔اتباع سنت کا ہر حرکت و سکون میں لحاظ رکھئے۔

(از سلوک طریقت ص ۱۶۳)

۹۶۔سوالات کے جوابات

سوال نمبر ۱:۔وہ کیا خاص عمل ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے؟

جواب:۔ ذکر خداوندی۔ حدیث قدسی میں ہے انا مع العبد ما تحرکت بی شفتاہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب اس کے ہونٹ میری یاد میں ہلتے رہیں۔ دوسری حدیث میں ہے ان جلیس من ذکرنی ، جو مجھ کو یاد کرتا ہے میں اس کا ہمنشیں ہوں۔

سوال نمبر۲:۔ کس طرح دعا کرنے سے قبول ہوتی ہے؟

جواب:۔ تضرع وزاری اور دل لگا کر مانگنے سے ،حلال مال اپنے اوپر صرف کرنے سے اور اللہ تعالیٰ سے مایوس نہ ہونے سے۔

سوال نمبر۳:۔ وہ کیا عمل جس کی وجہ اللہ تعالیٰ رزق میں کمی کر دیتا ہے؟

جواب:۔ کفران نعمت۔

سوال نمبر۴:۔ وہ کون سا عمل ہے جس سے مال و دولت زیادہ کر دی جاتی ہے؟

جواب:۔ شکر گزاری اور تقویٰ۔

سوال نمبر۵: کس عمل سے اللہ تعالیٰ بندہ کو دنیا میں ذلیل وخوار اور کنگال بنا دیتا ہے؟

جواب:۔ تکبر، انانیت اور کمزوروں کو ستانا۔

سوال نمبر۶:۔ کس عمل سے عزت ووقار عطا فرماتا ہے؟

جواب:۔ حقیقی تواضع وانکساری ،کمزوروں کی خبر گیری وہمدردی سے جو اللہ ہی کیلئے ہو۔

۹۷۔ فتنہ خاکساری بہت بڑا فتنہ ہے

یقیناً فتنہ خاکساری بڑا فتنہ ہے۔ جو کہ عسکریت کے روپ کی بنا پر لوگوں کے قلوب کو جذب کرتا ہے اور ان میں انگریزی غلامی کا زہر حلول کرتا ہے اس کے مٹانے میں جس قدر بھی حصہ لیا جائے، از بس ضروری ہے اور چونکہ وہ عسکری قوت ونظام بھی کم

وبیش پیدا کررہا ہے، اس لئے آئندہ چل کر شریعت کیلئے اس سے زیادہ نقصان دہ ثابت ہوگا جتنا کہ انگریزی اسکول کالج یونیورسٹی وغیرہ سے ثابت ہوا ہے اس کو ابھرنے دینا سخت غلطی ہے۔ (ازسلوک طریقت ص۱۶۵)

۹۸۔قوت حافظہ کیلئے عمل

قوت حافظہ کیلئے سورہ فاتحہ معہ بسملہ اکتالیس بار بعد نماز عصر پڑھ کر سینہ پر دم کرلیا کریں۔ (سلوک طریقت ص۱۷۰)

۹۹۔بیعت توبہ اور بیعت ارشاد میں فرق

بیعت توبہ اور بیعت ارشاد میں فرق ہے۔ بیعت توبہ یہ ہے کہ کسی شخص کو الفاظ توبہ تلقین کرائے جائیں اور اس کے ساتھ ساتھ الفاظ ایمان کہلوائے جائیں اور اس کو اتباع شریعت کی تاکید کی جائے۔ یہ توبہ کرانا ہر شخص کیلئے صحیح ہے جو عالم باعمل ہو خواہ اس نے کسی مجاز طریقت کے ہاتھ پر بیعت کی ہو یا نہیں۔ خواہ اس نے سلوک تصوف طے کیا ہو یا نہیں، خواہ اس کو مرشد سے اجازت ہو یا نہیں۔

بیعت ارشاد اس شخص کا حق ہے جس نے کسی مجاز طریقت کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے بعد منازل سلوک طے کرکے ملکہ یادداشت حاصل کرلیا ہو، اور مجاز بیعت ہوگیا ہو۔ (ازسلوک طریقت ص۱۷۱)

۱۰۰۔میری دعائیں صرف احباب اور بزرگوں تک منحصر نہیں

اگرچہ آپکے والا نامہ جات قلت قیام اور تنگی وقت کی وجہ سے مجھ کو حجاز میں نہیں ملے بلکہ ہندوستان واپسی کے بعد ملے مگر میں نے ہر مقدس جگہ میں اپنے احباب اور بزرگوں کو دعا سے فراموش نہیں کیا بلکہ ہر اس شخص کے مقاصد دارین کے حصول کیلئے ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہوں۔ جس نے دعا کا حکم کیا ہے باقی قبولیت قبضہ قدرت

قدیمہ میں ہے۔ (سلوک طریقت)

۱۰۱۔ ہند میں رہ کر مدینہ کے عشق میں بیقرار رہنا ہزار درجہ بہتر ہے مدینہ میں رہ کر ہند کیلئے بیقرار ہونے سے

محترم آپ کا ارادہ حضوری حرمین شریفین اور قیام مدینہ منورہ بہت ہی نیک فال اور مبارک امر ہے۔کون مسلمان ہے جوایسی مبارک بات پسند نہ کرے گا۔مگر ضروری ہے کہ انجام اوراحوال پر غور کرلیا جائے۔ ہندوستان میں رہتے ہوئے شوق مدینہ منورہ میں بیقرار رہنا اوراسی کے عشق میں مرنا ہزار مرتبہ بہتر ہے اس سے کہ مدینہ منورہ میں رہ کر ہندوستان کیلئے بے چینی ہو۔

میرے محترم!مدینہ منورہ میں بہت سی سختیاں پیش آتی ہیں جن پر صبر کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔عالی ہمت اور مستقل الارادہ حضرت بھی پھسل جاتے ہیں۔پھر عورتوں اور بچوں کا اس پر قائم رہنا نہایت ہی دشوار اور مشکل امر ہے آج وہاں کی سختیوں کی یہ حالت ہے کہ پشتہا پشت سے وہاں کے باشندے دوسرے ملکوں میں مارے مارے پھرتے ہیں۔آپ کی جائیداد مقروض ہےاورقرضہ بھی سودی ہے۔ان کا ادا کرنا بہرحال نہایت ضروری ہے۔جلد سے جلد ادا کرنا چاہئے۔اورآئندہ کیلئے عہد کرلینا چاہئے کہ قرضہ بالخصوص سودی قرضہ کبھی نہیں لوں گا۔اس کے بعد اگر حج فرض ہے تو حج کے ادا کرنے کا ارادہ کیجئے یعنی اگر جائداد کی آمدنی آپ اورآپ کے متعلقین کے سالانہ اخراجات سے زائد ہوتی ہے۔یا آپ کے پاس اتنا نقد یا زائد سامان موجود ہے کہ جس سے مکہ معظّمہ کا سفر ہوسکتا ہےتو زائد جائداد کو بیچ کر یا زائد نقود کو لے کر حج کر آئیں وہاں پہونچ کر چند مہینہ قیام کر کے نشیب وفراز پر غور کیجئے اوراحوال کو خوب سمجھ کر ملاحظہ کیجئے پھر اگر ہمت پڑے تو قیام کا ارادہ کیجئے،مگر ہجرت کی نیت پھر بھی نہ کیجئے،تمام جائیداد کو بیچ کر جانا یا متوکلانہ زندگی بسر کرنے کا خیال کرنا میری سمجھ سے باہر ہے۔آپ بذات

خود اگر ایسا ایمان ویقین رکھتے ہیں کہ ذرا بھی قدم پھسل نہیں سکتا تو مجھ کو ہرگز اطمینان نہیں کہ عورتیں اور بچے بھی ایسا ہی یقین رکھیں گے۔

''کہ عشق آساں نمود اول ولے افتاد مشکلہا''

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مجاورت مدنیہ چھوڑ دیا۔ ہزاروں صحابہ کرام اور کروڑوں اولیاء اللہ غیر عرب میں پیدا ہوئے اور وہیں مرے کیا ان کو عشق نبوی نہ تھا، کیا ان کو ایمان نہ تھا، وہاں رہنا فرض نہیں، واجب نہیں، مقصود رضائے الٰہی ہے۔ جہاں بھی حاصل ہو جائے۔ وہیں کارآمد ہے۔ اگر ہمارا مرقد حجرہ شریفہ مطہرہ میں ہے اور خدا نہ خواستہ رضائے الٰہی اور مغفرت کا سامان نہ ہو تو وہ ذرہ برابر قابل اعتبار نہیں۔

میرے محترم! اس فضیلت یا سنت کو حاصل کر کے فرائض اور واجبات کو ترک کریں یا محرمات اور مکروہات کا ارتکاب کریں، کس شریعت میں جائز ہے۔ لوگوں کی طرف ہاتھ پھیلانا، ریاستوں یا اہل دنیا سے قرض لینا، جائداد کو دوسروں کے رحم وکرم پر چھوڑنا وغیرہ امور کسی طرح بھی میری ناقص عقل میں نہیں آتے۔ نہ حیدرآباد میں مہتمم صاحبان سے کوئی امید ہو سکتی ہے اور نہ دوسرے روسا یا ارباب ہمم سے کوئی فائدہ حاصل ہونا ممکن معلوم ہوتا ہے۔

کعبہ چہ می روی، چہ کشی رنج بادیہ!
کعبہ است کوئے دلبر قبلہ است روئے دوست

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ والدہ کی اطاعت وخدمت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چھوڑ دیتے ہیں مگر عشق نبوی میں سرشار رہتے ہیں۔ سید الاولیاء والاصفیاء قرار پاتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے صحابی کو ان سے دعا حاصل کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ رؤیت نبوی سے ممتاز نہ ہوئے تھے۔

دل بدست آور کہ حج اکبراست
از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

میرے محترم خانہ کعبہ کی زیارت مقصود اور مقدم نہیں، صاحب خانہ کی زیارت مقصود اور مقدم ہے، اس میں کوشاں ہوئیے۔

نازپروردہ تنعم نہ بردراہ بدوست عاشقی شیوہ رندان بلاکش باشد

کوشش کیجئے۔ اصلاح باطن میں دن رات صرف کیجئے۔ پھر دارودیار کا بھی قصد کیجئے۔ وساوس میں مت پڑیئے۔ وقت اور عمر عزیز کو ضائع مت کیجئے۔

ایں چنیں انفاس خوش ضائع مکن
غفلت اندر شہر جاں ضائع مکن

(از سلوک طریقت ص۱۷۳)

۱۰۲۔ ذکر کرتے کرتے چھوڑ دیا جائے تو قلب میں قساوت پیدا ہو جاتی ہے

ذکر جو کچھ کرتے ہیں برابر کرتے رہئے۔ واقعہ یہ ہے کہ ذکر کرتے کرتے جب چھوڑ دیا جاتا ہے تو قلب میں ایسی قساوت پیدا ہو جاتی ہے کہ اس کے بعد ذکر کرنے میں پہلی حالت زیادہ دنوں میں عود کرتی ہے۔ ہاں اگر انسان کے باطنی اجزاء ذکر سے پوری طرح رنگین ہو چکے ہوں۔ تو پھر ترک کرنا مضر نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ ترک نہیں ہوسکتا۔ دوسری بات یہ کہ ذکر میں مختلف، افکار وخیالات کا چھا جانا، ذکر کی برکت اور اس کے اثر کو کم نہیں بلکہ اوقات بالکل زائل کر دیتا ہے۔ اس لئے آپ کو استقلال کے ساتھ کاربند رہنا چاہئے اور ذکر کرتے وقت حتی الوسع حدیث نفس اور خیالات دنیا کو زائل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ خدا کو منظور ہے تو اثر ظاہر ہوگا۔ تاہم مقصود محض ذات الٰہی اور اس کی رضا ہونی چاہئے۔ کوئی لذت روحانی اور مرتبہ معنوی وغیرہ طلب

کرنا درست نہیں۔سب کو زیر ''لا'' کھینچنا چاہئے۔اور ''الا اللہ'' زیر نظر رکھنا چاہئے۔
(از سلوک طریقت ص ۱۷۶)

۱۰۳۔فراق ووصل چہ خواہی رضائے دوست طلب

میرے محترم! انسان کو لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر خوش وخرم اور شاکر رہے۔رضا بالقضاء اصولی مسئلہ ہے۔یہ تو عبدیت کا تقاضا ہے اور منزل عشق میں تو رضائے محبوب میں عاشق کا فنا ہونا ازبس ضروری ہے۔

''فراق ووصل چہ خواہی رضائے دوست طلب''

اس لئے کسی قسم کی پریشانی ہونی خلاف اصول ہے۔خصوصاً جب کہ ہمارا اعتقاد ہے کہ وہ ہمارا اور تمام عالم کا رب ہے۔مربی جو کچھ کرتا ہے وہ برائے تربیت اور درپردہ بھلائی کیلئے کرتا ہے۔اگرچہ پروردہ کو تکلیف ہو۔اس لئے آپ کو اور تمام احباب کو کسی قسم کی ہرگز پریشانی نہ ہونی چاہئے۔خصوصاً جب کہ فرمایا گیا اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل (ڈسٹرک جیل مراد آباد ۳۲ء، سلوک طریقت ص ۱۷۹)

۱۰۴۔حقوق العباد توبہ سے بھی معاف نہیں ہوتے

محترم! آپ کی حالت پر مجھے سخت افسوس ہے۔ذکر پر مداومت تو درکنار، احکام شرعیہ ضرور یہ پر بھی آپ کی مداومت نہ رہی۔پنجگانہ جماعت کی پابندی نہیں فرماتے۔نماز میں دل نہیں لگاتے۔دنیاوی جھگڑوں میں منہمک رہتے ہیں۔حقوق اللہ میں اس قدر بے پروائی اور سستی ہے۔حقوق العباد میں بہت زیادہ کوتاہی ہے۔آپ کے ذمہ ارباب حصص اور رشتہ داروں کے بہت زیادہ حقوق ہیں۔ان میں برابر کوتاہیاں ہورہی ہیں۔آخر آپ کو اپنے انجام سے کس طرح رستگاری حاصل ہوگی۔میں پہلے بھی آپ کو بارہا متنبہ کرچکا ہوں اور گذارش کرچکا ہوں کہ حقوق العباد نہایت زیادہ خوفناک ہیں، حقوق اللہ تو توبہ صادق سے معاف بھی ہوجاتے ہیں۔مگر حقوق العباد توبہ سے بھی معاف نہیں ہوتے رشتہ داروں پر صلہ رحمی اور احسانات تو

آپ کیا کرتے، ان کے حقوق واجبہ میں بھی بہت زیادہ فروگزاشت کرتے رہتے ہیں بلکہ اس کے عادی ہوگئے ہیں۔ رشتہ داروں کے خطوط، آپ کی شکایات اور حق تلفیوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ رعایا پر ناجائز دباؤ کی بھی شکایتیں ہیں آخر آپ کو یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ میں کس طرح نجات حاصل ہوسکے گی۔ کوئی حجت دنیا کے حکام کے سامنے آپ کو نجات دلا دے، مگر عالم السر والخفاء کس طرح نجات مل سکتی ہے صلہ رحمی سے بے نیازی ضعفاء اور کمزوروں پر تعدی کے مہلک نتائج دنیوی واخروی مصائب لانے والے ہیں۔ ان سے خلاصی کس طرح ہوگی۔ آپ کو اپنی حالت نہایت جلد درست کرنی چاہئے۔ ورنہ عواقب بہت زہریلے ہوں گے۔ میں بار بار متنبہ کرچکا ہوں کہ دنیا میں بار بار جن پریشان کن حالات کا سامنا ہوتا رہتا ہے وہ انہیں غلط کاریوں اور فروگزاشتوں کے نتائج ہیں، جن کے آپ برابر مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔ مگر پھر بھی آپ متنبہ نہیں ہوتے۔ میں پھر عرض کرتا ہوں کہ جلد متنبہ ہوئیے اور اپنی غلط کاریوں کو چھوڑتے ہوئے رشتہ داروں اور ارباب حصص کو راضی کیجئے۔ مظلوموں کی بددعا میں اور اللہ تعالیٰ میں حجاب نہیں ہوتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر بنا کر رخصت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اتق دعوة المظلوم فانه ليس بينها وبين الله حجاب ۔ یہ بددعائیں توپ کے گولوں اور ٹینک اور مشین گنوں کی گولیوں سے زیادہ ضرررساں اور مہلک ہیں۔ جاگئے اور تیاری کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اور تمام مسلمانوں کو اپنے غصہ اور غضب سے بچائے۔ آمین۔ (سلوک طریقت ص ۱۸۰)

۱۰۵۔ جس قدر مطلوب بڑا ہوتا ہے اسی قدر مشقتوں کا برداشت کرنا بھی ضروری ہوتا ہے

اگر نفس کو افیون، سنکھیا، گانجہ، بھنگ وغیرہ کا عادی بنایا جاسکتا ہے اگر اس سے انجنوں اور بھٹیوں کے سامنے سخت گرمی میں دن ورات خدمت لی جاسکتی ہے، تو اس کو

تدریجاً عالم قدس کا حاضر باش کیوں نہیں کیا جا سکتا مگر محنت اور استقلال شرط ہے۔
میرے محترم! جس قدر مطلوب بڑا ہوتا ہے اسی قدر اس کیلئے مشقتوں کا برداشت کرنا لازمی اور ضروری ہوتا ہے۔ (سلوک طریقت ص ۱۸۲)

۱۰۶۔ ذکر پر مداومت کیجئے چاہے جی لگے یا نہ لگے

آپ کا ذکر پر مداومت کرنا باعث شکر ہے خواہ جی لگے، حضور قلب ہو یا نہ ہو۔ انا مَع العبَد مَاتحَر کتْ بی شفتاہ حدیث قدسی کے الفاظ ہیں اگر قلب ذاکر نہ ہو تو جسم اور زبان تو ذاکر ہیں۔ اگر چہ یہ ذکر لسانی ذکر قلبی کے سامنے نہایت کمزور نسبت رکھتا ہے۔ جیسے کہ ذکر قلبی ذکر روحی کے سامنے کمزور ہے مگر تاہم اس ذکر لسانی کو بھی حقیر نہ سمجھنا چاہئے۔ بسا غنیمت ہے بہت سے اشخاص اس سے بھی محروم ہیں۔ اگر چہ ضروری ہے کہ حتی الوسع کوشش کی جائے کہ حضور قلب ہو۔ سیلاب میں دریا کا پانی بہتا ہے اور اس پر جھاگ اور کوڑا کرکٹ ہوتا ہے۔ تاہم پانی اپنے فوائد زمینوں، کاشت کے رقبوں اور حیوانات وغیرہ کو پہونچاتا رہتا ہے۔ خدا کی اس نعمت کا کفران نہ ہونا چاہئے۔ از دیاد کی فکر کرنی چاہئے۔ (از سلوک طریقت ص ۱۸۳)

۱۰۷۔ ذکر کی قسمیں

ذکر کی چند قسمیں ہیں، ذکر ناسوتی لآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، ذکر جبروتی اللّٰہ اللّٰہ، ذکر ملکوتی اِلَّا اللّٰهُ، ذکر لاہوتی هُوْ هُوَ۔ (سلوک طریقت ص ۱۸۳)

۱۰۸۔ اگر مستحق لذّت و راحت ارباب تقویٰ ہوتے تو سب سے زیادہ راحت میں انبیاء ہوتے

میرے محترم! اس ذلیل وخوار دنیا میں اگر مستحق لذات و راحت ارباب

خیر وتقویٰ ہوتے تو سب سے زیادہ نعمت اور راحت میں بسر کرنے والے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہوتے، مگر انہی کی پاک زندگی دیکھو وہ سب سے زیادہ تکالیف شاقہ میں نظر آتے ہیں، پس ان تکالیف سے گھبرانا نہ چاہئے۔ نہ صرف شکایت زبان پر لانا چاہئے۔ بلکہ شکر کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو وہ چیز عطا کی ہے جو اپنے انبیاء اور خاص اولیاء کو عطا فرمائی ہے۔ باوجودیکہ اسی کی قدرت میں اس مصیبت سے بڑھ کر عظیم الشان مصائب تھیں مگر ان سے محفوظ رکھا اور اس چھوٹی مصیبت میں مبتلا کیا۔ اور اگر بالفرض شکر نہ کریں تو کم از کم صبر تو ضرور ہی کریں۔ جزع فزع، شکوہ وشکایت سے بچیں۔ (از سلوک طریقت ص ۱۸۷)

۱۰۹۔ جو کام بھی کیجئے حسن نیت کے ذریعہ عبادت بنالیجئے

محترم! دنیاوی مصائب بھی اس کی رحمتیں ہیں۔ جن کے ذریعہ سے بندہ کو اپنی طرف کھینچتا ہے ورنہ بندہ فرعون بے سامان بن کر **اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی** کا نعرہ لگانے لگتا۔ **وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ** اس کی دلیل ہے۔ نیز ابتلاء وآزمائش امتحان اور پرکھ دونوں طرح جاری ہے۔ انعام اور وسعت دنیاوی سے بھی اور تنگی ومصائب سے بھی، **وَنَبْلُوْکُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ فِتْنَةً**، دوسری جگہ ارشاد فرمایا **وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّیِّئٰتِ**۔ غرضیکہ یہ عالم امتحان کی جگہ ہے اور طرح طرح سے امتحانات کا سلسلہ جاری ہے۔ اس میں پاس ہونے کی فکر ہونی چاہئے۔ جو کام کیجئے حسن نیت کے ذریعہ سے عبادت بنالیجئے۔ **اِنَّمَا الاعمال بالنیات**، حتی کہ سونا کھانا پینا اور حاجات بشریہ، سب عبادت ہوسکتی ہیں، وسیلہ عبادت بھی یقیناً عبادت ہے۔ ذکر سے مقصد اصلی رضائے محبوب حقیقی ہے کسی لذت کا حصول نہیں۔ قلب کا صاف ہونا کشف وکرامات کامل جانا، انوار وبرکات کا محسوس ہونا، فنا اور بقاء، قطبیت وغوثیت سب کے سب غیر مقصود ہیں، ان کی طرف کوئی توجہ نہ کریں۔

فراق ووصل چہ خواہی رضائے دوست طلب
کہ حیف باشدازو غیر ازیں تمنائے

(ازسلوک طریقت ص۱۸۹)

۱۱۰۔ذکرقلبی کا طریقہ

قلب بائیں پستان کے چار انگل نیچے واقع ہے۔خیال کیجئے کہ اسم ذات ''اللہ'' قلب سے نکل رہا ہے۔زبان کو حرکت نہ ہو اور انگلیوں سے تسبیح کے دانوں پر اس ذکر خیالی قلبی کو شمار کرتے جائیں۔خواہ ایک مجلس میں ہو یا چند مجلسوں میں۔مگر دو ہزار کی مقدار شب وروز میں ضرور پوری ہو جائے۔اس میں کمی نہ ہو۔

(ازسلوک طریقت ص۱۹۴)

۱۱۱۔تسبیحات ستہ صبح وشام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ایک سو مرتبہ،سُبْحَانَ للّٰہِ ایک سو مرتبہ،لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ ایک سو مرتبہ ،اَللّٰہُ اَکْبَرُ ایک سو مرتبہ۔ایک تسبیح درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍوَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّکَ۔اور ایک تسبیح استغفار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّاھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ (سلوک طریقت ص۱۹۶)

۱۱۲۔اگر مروجہ میلاد اور عرس میں عدم شرکت ایذاءرسانی کا باعث ہو تو شرکت کرلیں

جن صاحب کے یہاں میلاد اور عرس ہوتا ہے اور خلاف شرع ہوتا ہے،اس لئے اوّلاً تو ان کی اصلاح ہونی چاہئے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو آپ ان کے افعال میں شرکت نہ فرمائیں البتہ اگر ظن غالب ہو کہ وہ لوگ اس کی وجہ سے آپ کی ایذاءرسانی کے

در پے ہوں گے یا تعصب وغیرہ میں پڑ کر اس سے زائد گناہ میں مبتلا ہو جائیں گے یا مسلمانوں میں افتراق کا زہریلا بازار گرم ہو جائے گا تو شریک ہو جانا جائز ہے۔

نوٹ:۔ مقتدا شخص کو بہر حال اس طرح کی مجالس میں شریک ہونے سے گریز کرنا لازم ہے۔(مرتب)

(سلوک طریقت ص ۱۹۷)

۱۱۳۔ اپنی جائیداد کا انتظام خود کیجئے

اپنی جائداد کا انتظام نہایت بیداری اور جفاکشی سے کیجئے تاکہ قرضہ بھی ادا ہو اور سرمایہ کی ترقی ہو۔ کارکنوں اور ملازموں پر بھروسہ کر کے غافل ہو جانا بہت سے روسا کو برباد کر چکا ہے۔ (سلوک طریقت ص ۱۹۸)

۱۱۴۔ پیلو کی مسواک سب سے افضل ہے

وضو میں مسواک کسی بھی لکڑی کی ہو جائز ہے۔ مگر وہ لکڑیاں جن میں کڑواہٹ یا بکٹھا پن ہو وہ مفید ترین ہوتی ہیں۔ اس لئے ان سب کا استعمال انسب ہے۔ پیلو کی مسواک سب سے افضل ہے۔ (سلوک طریقت ص ۱۹۹)

۱۱۵۔ ذکر قلبی محض تصور اور دھیان سے ہوگا

آپ بارہ تسبیح اور پاس انفاس جو کہ جاری ہے اس کے ساتھ ذکر قلبی بھی روزانہ کم از کم تین ہزار مرتبہ کر لیا کریں۔ یہ ذکر قلبی محض تصور اور دھیان سے ہوگا۔ یعنی یہ تصور کیا جائے کہ قلب سے لفظ اللہ اللہ نکل رہا ہے اس میں زبان اور سانس کی طرف توجہ نہ ہو۔ بلکہ یہ دھیان ہو کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے قلب اس کا نام نامی لے رہا ہے اور اللہ دیکھ رہا ہے اور سن رہا ہے، بالفعل اس کو تین ہزار مرتبہ کریں پھر رفتہ رفتہ بڑھائیں یہاں تک کہ مثل پاس انفاس یہ بھی جاری ہو جائے۔ (سلوک طریقت ص ۲۰۰)

۱۱۶۔ موت اگر امید افزا واقع ہوئی ہے تو خوشی کی بات ہے

ہمشیرہ محترمہ کی وفات کی خبر سے صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ یہ موت

شہادت کی موت ہے اور پھر رمضان شریف میں واقع ہوئی ہے۔اس لئے رحمت اورمغفرت کی قوی امید ہے۔موت تو سب کو آنی ہے۔لیکن اگر امید افزا واقع ہو توخوشی کی بات ہے۔پریشان ہونا بے موقع ہے۔ہاں دنیاوی حیثیت سے بیشک باعث صدمہ وملال ہے کہ چھوٹے بچے چھوڑے ہیں اور خاندان کے لئے ایک شریف النفس انسان کا غائب ہوجانا موجب حزن وملال ہےلیکن اگر ایسانہ ہوتو امتحان جس کیلئے ہم سب کو اس دار کدر والاحزان میں لایا گیاہے اور پرزور الفاظ میں چیلنج دیا گیاہے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ اس کے حصول کی اور درجات عالیہ میں پاس ہونے والوں کو وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْآ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ،اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ،حاصل کرنے کی نوبت کس طرح آسکتی ہے۔بہرحال دل کو محبوب حقیقی سے لگائیے۔دنیا کی ہر نعمت کو عارضی سمجھئے جو کہ واقع میں ہالک اور زائل ہونیوالی ہے كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ (سلوک طریقت ص۲۰۳)

۱۷۱۔وساوس کے علاج کے طریقے

(۱)۔ذکر اور نماز میں یہ کوشش برابر جاری رکھئے کہ جب بھی کوئی وسوسہ آئے فوراً اس کو دفع کیجئے۔حدیث نفس اگر پیدا ہوتو فوراً اسے کاٹ دیجئے آگے بڑھنے نہ دیجئے اس سے شیطان اور خناس کا زور آہستہ آہستہ کم ہوجائے گا۔قرآن میں فرمایا گیااِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوْا ،فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ اس عمل کو برابر کرتے رہیں۔(۲)روزانہ ایک سو مرتبہ سورہ ناس بالتصور معنی جی لگا کر کسی وقت میں پڑھ لیا کریں۔اوراگر دونوں طریقوں پر عمل کرلیں توبہت بہتر

ہے۔(۳) یہ طریقہ مخصوص نماز کے ساتھ ہے اس کو صراط مستقیم میں ذکر کیا گیا ہے۔ ۸۲، سطر۱۱ میں ملاحظہ فرمائیں۔ یہ کتاب نہایت عجیب اور مفید کتاب ہے۔ (سلوک طریقت ص۲۰۴)

۱۱۸۔ذکر روحی کس کو کہتے ہیں

ذکر روحی قلب کی توجہ کا نام ہے جو حضرت حق جل مجدہ، کی ذات خاص کی جانب ہو جو کہ مقدار کیفیت اور جملہ اعراض سے منزہ ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ ،یعنی جہاں بھی تم ہو خدا تمہارے ساتھ ہے اور جیسا کہ ارشاد ہے۔ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ یعنی خود تمہارے اندر ہے کیا تم دیکھتے نہیں۔ ضروری ہے کہ پوری کوشش کے ساتھ جاری رکھئے۔ انشاءاللہ عنقریب ذکر روحی کا درجہ حاصل ہو جائے گا۔ (سلوک طریقت ص۲۰۷)

۱۱۹۔جیل کے ایام کو غنیمت سمجھئے

غالباً اس عرضداشت کے پہونچنے کے وقت آپ جیل میں ہوں گے۔ خوش دل اور مطمئن الخاطر رہ کر ان ایام خلوت کو غنیمت سمجھئے اور کچھ توشہ معرفت وقربت حاصل کر لیجئے اس چلہ کشی کو انعام خداوندی سمجھئے، افکار کو تمام جانب سے پھیر کر صرف فکر آخرت میں صرف کیجئے۔

جہاں اے برادر نہ ماند بہ کس
دل اندر جہاں آفریں بندوبس

صراط مستقیم، امدادالسلوک اور رسالہ مکیہ کو زیر مطالعہ رکھئے۔ ذکر کو طبیعت ثانیہ اور فکر کو صلوٰۃ دائم بنائیے۔ (سلوک طریقت ص۲۰۷)

۱۲۰۔ آپکے جیل پہونچنے میں کیا عجب ہے، کہ خدا کے یہاں بڑی خیر مضمر ہو

حضرت سہیل تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر خدا کی جانب سے مصیبت اور آزمائش نہ ہوا کرتی تو خدا تک پہونچنے کا راستہ ہی مفقود ہو جاتا۔

حضرت ابوسعید خزار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ،مصیبت اور آزمائش محبین اور عاشقین مولیٰ کے لئے تحفہ اور ہدیہ اور پوشیدہ تعلق کی سلسلہ جنبائی ہے۔

حضرت رویم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، دنیا مصیبت سے فریاد کرتی ہے اور چاہتی ہے کہ وہ ہٹ جائے۔ مگر عارف اس سے لذت حاصل کرتا ہے اور اسکے ازالہ کی خواہش نہیں کرتا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مصیبت عارفین کیلئے چراغ ہے۔ مریدین اور راہ سلوک کے راہرو کیلئے تنبیہ ہے اور غافلوں کے لئے ہلاکت ہے۔

محترم! اس مصیبت میں اہل عقل وانصاف خوش ہوتے ہیں۔ ضَربُ الحبیب زبیبٌ مشہور مقولہ ہے۔ بالخصوص اس فراغت اور خلوت کی بنا پر جس کے ذریعہ سے آپ مجالست مع الحبیب بہت زیادہ کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (جو ہمارے بارے میں پوری کوشش کرتے ہیں، ہم یقیناً ان کے لئے اپنی راہیں کھول دیں گے)

میرے محترم! اس آیت کریمہ کی لفظی ترکیب پر نظر ڈالئے۔ شرط کی جانب میں، یعنی پہلے جملہ میں تو صرف یہ اشارہ ہے کہ جو ہمارے بارے میں پوری کوشش کرتے ہیں ۔ یہاں صرف پوری کوشش کا تذکرہ ہے اور کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور جملہ کے دوسرے حصہ کی تاکید اور تقویت کے لئے اوّلاً لام لایا گیا۔ جو تمہید قسم ہوتا ہے۔ پھر جمع متکلم کا نون لایا گیا اور جملہ فعلیہ لایا گیا جو استمرار تجددی پر دلالت کرتا ہے، نون ثقیلہ

لایا گیا۔ لفظ سبیل کو جمع کے ساتھ لایا گیا۔ اور اس کو جمع متکلم کی طرف مضاف کیا گیا جس سے راستوں کی عظمت کی طرف اشارہ ہے۔ اس کے بعد یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ محسنین کے ساتھ ہے۔ اس سے معنون کی مزید تقویت کی گئی۔ پھر عربی نحو کے اعتبار سے اِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ میں جو موکدات اور بشارتیں ہیں وہ بھی مخفی نہیں۔ لہذا کسی کو بھی خدا کی رحمت سے اس وہم کی بنا پر مایوس نہ ہونا چاہئے کہ وہ عاجز کمزور اور ناچیز ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات وراء الوراء ہے۔ تمہارا کام یہ ہے کہ اس کریم کے دروازے کو کھٹکھٹاتے رہو کیونکہ جو شخص دروازے پر دستک دیتا رہے گا لامحالہ اس کے لئے دروازہ کھولدیا جائے گا۔ (سلوک طریقت ص ۲۱۰)

۱۲۱۔ ملکۂ یادداشت کس کو کہتے ہیں

ہر وقت ذات مقدسہ جناب باری عز اسمہ، کی طرف متوجہ رہئے اور اس کو بلا تنگ و روپ تمام کمالات سے متصف اور تمام نقائص سے منزہ دھیان میں رکھئے اور یہ کہ وہ ہر چیز کو دیکھنے والا جانب ولاسب سے زیادہ قریب اور ہر وقت میں ساتھ ہے اپنی توجہ اور دھیان میں ہمشگی پیدا کرنی چاہئے، اسی کو ملکہ یادداشت کہتے ہیں۔ اپنے تمام کاروبار دینی اور دنیوی انجام دیتے ہوئے بھی اس التفات اور دھیان کو قائم رکھنا چاہئے۔ (سلوک طریقت ص ۲۲۰)

۱۲۲۔ ایک اسرائیلی کی سو اہل ایمان کے قصداً قتل کر دینے پر بھی مغفرت فرمادی

بیماری اور صحت میں جس قدر زیادہ سے زیادہ ہو سکے، ذکر کرتے رہیں خواہ زبانی ہو یا پاس انفاس یا ذکر قلبی، بہر حال جس طرح بھی ہو، ذکر سے غافل نہ رہیں۔ اور رحمت خداوندی سے کسی وقت بھی مایوس نہ ہوں۔ وہ کریم کارساز، عمیم

الاحسان، غفار الذنوب والخطایا ہے اس کا وعدہ ہے اور نہایت سچا وعدہ ہے کہ آسمان وزمین کے تمام فضا سے بھرے ہوئے گناہوں کو بھی رجوع اور انابت الی اللہ کی بنا پر اپنی مغفرت سے بھردے گا۔ اس نے اسرائیلی کی سواہل ایمان کے قصداً قتل کردینے پر بھی مغفرت فرمادی جب کہ وہ توبہ کرکے ارض مقدسہ کی طرف گھسٹتے ہوئے مرگیا تو اس زمین کو جہاں سے ارتکاب کرکے چلا تھا دراز ہونے اور ارض مقدسہ کے حصہ قصیر ہونے کا حکم دے کر مغفرت کا سامان پیدا کردیا۔ بخاری ومسلم میں اس روایت کو اس طرح ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ ایک شخص بنی اسرائیل میں تھا جس نے ننانوے اشخاص کو قتل کیا تھا وہ ایک عابد وزاہد کے پاس پہونچا اور سوال کیا کہ کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے زاہد نے جواب دیا کہ نہیں۔ اس نے اس کو بھی قتل کردیا۔ پھر پوچھتا پھرا کہ میری توبہ قبول ہوسکتی ہے یا نہیں۔ ایک شخص نے اس سے کہا کہ تو فلاں گاؤں میں جا۔ وہ روانہ ہوا مگر دفعۃً راستہ میں موت ہوگئی۔ اس نے مرنے کے وقت اپنے سینے کو بستی کی طرف مائل کردیا۔ ملائکہ رحمت وعذاب اس کی روح قبض کرنے میں جھگڑ پڑے۔ ایک کہتا ہم قبض کریں گے۔ دوسرا کہتا ہم۔ اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو حکم دیا کہ نزدیک ہوجا۔ دوسری بستی کو حکم دیا کہ تو دور ہوجا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دونوں بستیوں کی پیائش کا حکم دیا وہ شخص اس بستی سے ایک بالشت زیادہ قریب پایا گیا جس کی طرف چلا تھا۔ اسی وجہ سے اللہ نے اس کی مغفرت فرمادی۔

پھر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے متوسل کے لئے کیونکر مایوس ہونا جائز ہوگا۔ توبہ اور انابت میں مشغول رہئے۔ (سلوک طریقت ص ۲۱۸)

۱۲۳۔ مراقبہ ذات مقدسہ باری عزوجل

ذکر سے اب مذکور کی طرف بڑھنا چاہئے یعنی تھوڑا سا وقت اب اس میں بھی خرچ کیجئے کہ ذات مقدسہ باری عزوجل کی طرف دھیان کیا جائے اور آیت وَهُوَ مَعَكُمْ

اَیْنَمَا کُنْتُمْ کے مفہوم کے مطابق یہ تصور کیا جائے کہ وہ ذات جو کہ مصداق ہو، کی آیت میں مذکور ہے بلا کیف وکم منزہاً عن جمیع سمات النقص والزوال متصفاً بسائر المحامد والکمال غایۃ الجلال والجمال ہر جگہ میرے ساتھ ہے۔اور اس کی معیت بھی کما یلیق بشانہ ہے اس تصور اور دھیان کو جو واقعی ہے، تقویت دیجئے۔اس وقت میں ذکر قلبی اور پاس انفاس کی طرف سے دھیان ہٹا لیجئے۔حسب عادت قلب ذکر کرے تو مت روکئے۔سانس جاری بالذکر ہو تو ہونے دیجئے۔اس وقت آپ کی توجہ کا مرکز آیت مذکورہ کا مفہوم اور مسمیٰ لفظ ہو اور لفظ اللہ ہوا کرے۔اس مراقبہ پر مداومت کیجئے۔اگر ابتداء میں کچھ ثقل پیش آئے تو تحمل کیجئے۔رفتہ رفتہ آسانی اور سہولت ہو جائے گی۔انشاءاللہ (سلوک طریقت ص۲۱۲)

۱۲۴۔صرف مراقبہ اور توجہ الی الذات میں وقت صرف کیجئے

میرے محترم !اصل مقصود حضور مسمیٰ ہے،ذکر اسم لسانی ہو یا قلبی، ذریعہ اور آلہ ہے۔مقصد کے حاصل ہو جانے کے بعد آلات کی ضرورت باقی نہیں رہتی، اس لئے اصلی اشتغال تو مراقبہ کے ساتھ رہنا چاہئے۔اور دوام حضور حاصل کرنا چاہئے۔یہاں تک کہ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ دَائِمُوْنَ کا منظر قائم ہو جائے۔ذکر لسانی یا قلبی اگر اس کی اعانت کیلئے کیا جائے فبہا، معین ہونے کی صورت میں کرتے رہئے۔ورنہ فقط مراقبہ اور توجہ الی الذات ہی میں جس قدر ممکن ہو وقت صرف کیجئے۔چلتے پھرتے ،اٹھتے بیٹھتے جتنا بھی دوام حضوری حاصل کر سکیں، نعمت عظمیٰ ہے۔
(سلوک طریقت ص۲۱۳)

۱۲۵۔حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا پسندیدہ درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی عَدَدَمَاتُحِبُّ وَتَرْضٰی ،قطب عالم حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اس کو جملہ صیغ درود شریف پر ترجیح دیتے تھے۔ (سلوک طریقت ص ۲۱۴)

۱۲۶۔ تبلیغی جماعت کے افراد کی ذمہ داری

تبلیغی سلسلہ میں جس قدر جدوجہد ہو مستحسن ہے۔مناسب ہے کہ تبلیغی جماعت کے ہر فرد پر لازم کیا جائے کہ وہ کم سے کم دس بے نمازیوں کو نماز سکھائے۔اوران کو پورا نمازی اور پابند جماعت بنائے۔ (سلوک طریقت ص۲۱۴)

۱۲۷۔ دیہات میں ابتدائی دینی مکاتب کا جاری کرنا ضروری ہے

دیہات میں ابتدائی مکاتب کا قائم کرنا اشد ضروری ہے۔جن میں قرآن 'دینیات' لکھنے پڑھنے اور حساب کی ابتدائی تعلیم دی جائے۔تعلیم الاسلام مفتی کفایت اللہ صاحبؒ والے چاروں حصے بچوں کو پڑھائے جائیں۔جو بچے زراعت یا مویشی وغیرہ کی ضرورت کی وجہ سے دن میں نہ پڑھ سکیں ان کو شب میں مغرب سے عشاء تک تعلیم دی جائے۔مسلمان غرباء کی تعلیم ازبس ضروری ہے۔اس سلسلہ کو آپ اطراف وجوانب میں پھیلایئے۔ (سلوک طریقت ص۲۱۴)

۱۲۸۔ جیل سے رہائی کے لئے کوشش میں حرج نہیں

جیل سے رہائی کے لئے ظاہری کوشش میں کوئی حرج نہیں مگر توکل اوراعتماد خداہی پر رہنا چاہئے۔کامیابی ہوتو فبہا۔ورنہ کبیدہ خاطر نہ ہونا چاہئے رضائے دوست جس میں ہووہی عبد کا مقصود ہے۔اسی میں خوش رہنا چاہئے،میں دعا کرتا ہوں۔اپنے رفقاء میں جو بھی لائق ہوں ان کو ذکر کی مزید تعلیم دیتے رہئے۔
(سلوک طریقت ص۲۱۷)

۱۲۹۔ممنوع الاجازت اُمّی کی تعریف

جن حضرات نے امی کو اجازت سے منع کیا ہے اس سے وہ جاہل مراد ہے جو کہ فرائض نماز اور روزہ غیرہ عبادات کو نہیں جانتا اور قرآن کو مقدار ضرورت نہیں پڑھ سکتا۔اور اگر کوئی مسائل ضروریہ اور عقائد اہل سنت والجماعت کو اردو' فارسی عربی یا ترکی وغیرہ زبانوں میں جانتا ہے اور قرآن بمقدار ضرورت یاد کئے ہوئے ہے تو وہ امی نہیں ہے۔اگرچہ عربی کا فاضل نہ ہو۔ (سلوک طریقت ص۲۲۰)

۱۳۰۔جسمانی تکالیف ذکر کی تاثیرات ہیں

مراقبہ میں زیادتی کرتے رہئے کہ دوام حضور قائم ہو جائے۔یہ جسمانی اور مادی تکالیف اندیشہ ناک نہیں۔بلکہ ذکر کی تاثیرات ہیں۔جیسے اجزائے ناریہ دخان میں اجزاء ارضیہ کو اپنی۔۔۔طرف اٹھا لے جاتے ہیں۔اور درمیان میں تصادم کی وجہ سے برق،رعد اور صاعقہ وغیرہ پیش آتے ہیں یہی حال سالک کو ذکر کے ساتھ پیش آتا ہے۔تاہم آپ ذکر جہر بارہ تسبیح کو موقوف کر دیجئے اور اسی طرح اسم ذات کو بھی بند کر دیجئے۔باقی اذکار یعنی پاس انفاس اور ذکر قلبی جو کہ جاری ہیں۔باقی رکھئے اور مراقبہ میں ترقی کیجئے۔ (سلوک طریقت ص۲۲۲)

۱۳۱۔انانیت' جاہ پرستی' نفس پرستی' خودغرضی اس راہ میں سد عظیم ہیں

ابھی آپ کو بہت محنت کرنی ہے۔ذکر میں استقامت اور مداومت کی ضروت ہے۔والد صاحب کا آپ کو حکم کرنا بے محل تھا۔انہوں نے خود کیوں نہ ان کو بیعت کر لیا میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جب وہ خود موجود تھے تو آپ کو مجبوری کیوں لاحق

ہوئی۔آنے والے لوگوں کو انہیں کی طرف مائل کیوں نہ کردیا۔اور اگر وہ موجود نہ تھے تو آپ مجبور کس طرح اور کیونکر ہوئے۔میرے عزیز! یہ راہ دشوار گزار ہے۔انانیت' جاہ پرستی، نفس پرستی، خودغرضی کو راہ دینا بہت بڑی غلطی اور اس راہ میں سدِ عظیم ہے۔**قُلْ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ**۔اخلاص اور للّٰہیت ہر قول وفعل اور حرکت وسکون میں اشد ضروری ہے اور یہی امر سخت مشکل ہے۔اعانت خداوندی اور سالہا سال کی ریاضت کے بغیر اس کا حصول نہیں ہوتا۔یہی وجہ ہے کہ **اِیَّاکَ نَعْبُدُ** کے بعد **اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ** لایا گیا ہے۔ **(اَغِنِیْ لَا اَقْدِرُ عَلٰی اِخْلَاصِ عِبَادَتِکَ اِلَّا بِاَعَانَتِکَ)**

(سلوک طریقت ص ۲۳۰)

۱۳۲۔میں آپ کو بیعت توبہ کی اجازت دیتا ہوں

محترم عزیز! نفس اور شیطان کے مکر ہزار ہا ہزار ہیں۔اگر انسان کھلی ہوئی انانیت، جاہ پرستی اور خودغرضی سے بچتا بھی ہے تو یہ دونوں اس کو ایسی ایسی خفیہ تدبیروں میں مبتلا کرتے ہیں کہ ان سے بچنا سخت مشکل ہوتا ہے۔عموماً لوگوں میں پیری مریدی' حب جاہ ومال اور خواہشات نفسانی کی بنا پر جاری ہو رہی ہے۔بہر حال اس سے بچیئے۔ممکن ہے کہ نسبت طریقت سے مالا مال ہو جائیں۔(یعنی اللہ تعالیٰ سے ربط اور تعلق قائم ہو جائے۔بندہ جب اذکار عبادت اور طہارت پر مداومت کرتا ہے تو اس کے اندر ایک خاص صفت پیدا ہو جاتی ہے اور ملکہ راسخہ حاصل ہو جاتا ہے اسی کو نسبت طریقت کہتے ہیں)۔

مگر ابھی سی بہت خامیاں ہیں۔البتہ میں آپ کو بیعت توبہ کی اجازت دیتا ہوں۔لوگوں کو کلمات ایمانیہ تلقین کرا کے گناہوں سے توبہ کرادیا کریں۔اور آئندہ کے لئے عہد کرائیں کہ وہ گناہوں اور شرک وکفر سے بچتے رہیں گے۔مگر اس کو خودغرضی، جاہ پرستی اور حصول دنیا کیلئے عمل میں نہ لائیں۔اور نہ عام کریں۔اتباع سنت

اوراحیاء سنت میں صرف قولاً بلکہ عملاً نمونہ سلف صالحین بنیں۔ذکر کی مداومت میں کوتاہی کوروا نہ رکھیں۔ (سلوک طریقت ۲۳۱)

۱۳۳۔تحقیق فلاں بزرگ نے فلاں کی نسبت سلب کر لی

یہ جو مشہور ہے کہ فلاں بزرگ نے فلاں کی نسبت سلب کر لی۔حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نسبت قرب الٰہی کا نام ہے اس کو کوئی سلب نہیں کرسکتا ہے جو چیز حق تعالیٰ بندہ کو عطا فرمائے دوسرا کون ہے جو اس کو سلب کر لے۔
(حاشیہ سلوک طریقت ۲۳۲)

۱۳۴۔چاروں سلسلوں میں بیعت کی اجازت

مراقبہ کی موجودہ حالت امید افزا ہے۔اس پر پوری توجہ رہنی چاہئے تا آنکہ خود بخود دوام حضور حاصل ہو جائے۔اَلَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلٰوتِهِمْ دَائِمُوْنَ کا سماں ہو جائے۔میں آپ کو اجازت وارشاد دیتا ہوں۔اگر کوئی آپ سے بیعت ہونے کی خواہش ظاہر کرے تو آپ اس کو بیعت کر لیا کریں۔چاروں خاندانوں چشتیہ، نقشبندیہ، قادریہ اور سہروردیہ میں اجتماعاً وانفراداً اجازت ہے۔جو نصائح سلاسل طیبہ کے آخر میں درج ہیں ان کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں۔مراقبہ مسمیٰ میں جس قدر ممکن ہو، کوشش جاری رکھیں، ضیاء القلوب، القول الجمیل، صراط مستقیم، اور امداد السلوک سے استفادہ فرماتے رہیں۔ہر قول وعمل میں اخلاص وللّٰہیت پیش نظر رہنی چاہئے۔
(سلوک طریقت ۲۳۵)

۱۳۵۔روضۂ اقدس پر حاضری کے وقت جملہ طرق ادب کا لحاظ رکھا جائے

بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر بعد ادائے صیغ صلوٰۃ وسلام مذکورہ......درود شریف کی

کثرت بصیغہ خطاب زیادہ مفید ہے۔اس کے علاوہ استفادہ کی عمدہ صورت یہ کہ مراقبہ ذات الٰہیہ میں مشغول رہیں ۔جوکچھ فیوض پہونچنے والے ہیں پہونچیں گے۔اس کے قصد یاسوال کی ضرورت نہیں ہے۔۔حاضری روضۂ مبارک کے وقت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرفتوح کو وہاں جلوہ افروز سننے والی جاننے والی،غایت جمال وجلال کے ساتھ تصور کرتے ہوئے شہنشاہ عالم کے دربار کی حاضری خیال کی جائے کی جائے اور جملہ طرق ادب کالحاظ رکھا جائے ۔جولوگ مقصر آداب وسنن ہوں ان کی توہین وتحقیر کی طرف خیال نہ کیا جائے۔اورنہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی طرف بلاضرورت شدید توجہ کی جائے۔فضول باتوں اور بلاضرورت لوگوں کی مجالس میں حاضری سے گریز کیا جائے۔اوقات کی درود شریف ذکر،مراقبہ،قراءت قرآن اورنوافل سے معمور رکھا جائے۔ (سلوک طریقت ۲۳۷)

۱۳۶۔توجہ الی الذات میں کامیابی ہی اصل کامیابی ہے

اذکار سرّ یہ یا جہر یہ بالذات اسماء سے متعلق ہیں ۔اورمراقبہ مسمّیٰ سے تعلق رکھتا ہے۔ظاہر ہے کہ مسمّیٰ متبوع اور مقصود ہےاوراسماء توابع ہیں ۔اس لئے اگر ذکر اسماء مؤید توجہ الی الذّات ہوں تو فبہا ونعمت عمل میں لایئے ورنہ مراقبہ ہی مقدم ہے۔توجہ الی الذات مع الصفات کا خیال اجمالی کیا جائے ہاں سیر تفصیلی میں خاص خاص صفات قصد کی جاتی ہیں ۔ہم کو بالفعل سیر اجمالی ضروری ہے اس لئے ذات مقدسہ مقصود بالذّات ہونی چاہیئے ۔صراط مستقیم کاباب ثانی جوکہ ۱۳۲سے بعنوان تکملہ اور بیان سلوک ثانی راہ ولایت شروع ہوتا ہے۔اس کا مطالعہ فرمائیں اوراخیر تک یعنی سلوک ثانی راہ نبوت کا بھی مطالعہ کریں۔ (سلوک طریقت ۲۳۸)

۱۳۷۔وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ اعلیٰ درجہ کا مراقبہ ہے

آپ نے جو یہ تحریر فرمایا ہے کہ جی چاہتا ہے کہ قرآن کی تلاوت کے وقت بھی

یہی مراقبہ جاری رکھوں۔تو ثواب اور قرب میں کمی تو نہیں ہوگی؟

محترم! ثواب اور قرب میں انشاءاللہ زیادتی ہوگی۔یہ مراقبہ وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ہے۔جو اعلیٰ درجہ کا ہے۔قرآن کی تلاوت کے وقت یہ تصور فرمایئے کہ ذات حق جل مجدہ میری زبان سے اپنے فرامین جاری فرما رہا ہے جو بلا کیف و بلا کم بے چوں و بے چگوں میرے قلب میں موجود ہے۔ (سلوک طریقت ص ۲۳۹)

۱۳۸۔بیعت لینے کا طریقہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعوذ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَاهَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ، يَا يُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ،اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْراً عَظِيْماً۔کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (گواہی دیتا ہوں میں کہ سوائے اللہ کے کوئی عبادت کیے جانے کے قابل نہیں ۔اکیلا ہے وہ ،کوئی اس کا شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ ہمارے سردار ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں)۔

ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر جیسا کہ وہ اپنی ذات میں اور اپنی صفات میں اور اپنی صفات میں اور اپنے افعال میں اکیلا ہے وہ ،کوئی اس کا ساجھی اور شریک نہیں ۔اور

ایمان لایا میں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سچے رسول ہیں۔ جو کچھ انہوں نے فرمایا وہ سب حق ہے اور ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ کے سب پیغمبروں پر اور اس کے سب فرشتوں پر اور اس کی سب کتابوں پر اور قیامت کے دن پر اور تقدیر پر۔ داخل ہوا میں دین اسلام میں سچے دل سے، بری اور بیزار ہوں میں سب دینوں سے سوائے دین اسلام کے، بیعت کی میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر بواسطہ ان کے خلفاء کے۔ عہد کرتا ہوں میں کہ شرک نہ کروں گا، کفر نہ کروں گا، بدعت نہ کروں گا۔ چوری نہ کروں گا، زنا نہ کروں گا، کسی کو ناحق قتل نہ کروں گا، کسی پر بہتان نہ باندھوں گا، جہاں تک ہو سکے گا خدا اور اس کے رسول کی ہمیشہ اطاعت اور فرمانبرداری کرتا رہوں گا، اپنی طاقت بھر گناہوں سے بچتا رہوں گا اور کبھی کوئی گناہ ہو گیا تو بہت جلد توبہ کروں گا۔ توبہ کرتا ہوں میں اپنے سب گناہوں سے، اگلے ہوں یا پچھلے، چھوٹے ہوں یا بڑے، ظاہر ہوں یا پوشیدہ جن کو میں جانتا ہوں یا جن کو نہیں جانتا۔ اے اللہ تو سب کچھ سنتا ہے، تو سب کچھ دیکھتا ہے، تو سب جانتا ہے، تجھ سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے، تو گناہوں کا بہت معاف کرنے والا اور رحیم ہے، تو بار بار توبہ کو قبول کرنے والا اور کریم ہے۔ میری توبہ قبول فرما، اور میرے گناہوں کو بخشدے۔ بیعت کی میں نے حسین احمد کے ہاتھوں پر، طریقہ چشتیہ، صابریہ، طریقہ نقشبندیہ، طریقہ قادریہ اور طریقہ سہروردیہ میں۔ اے اللہ میری بیعت قبول فرما اور مجھ کو ان سلسلوں کے بزرگوں کے طفیل میں اپنی سچی محبت اور کامل ایمان عطا فرما۔ میرا خاتمہ ایمان پر ہو اور آخرت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ اور آپ کی شفاعت اور جنت نصیب ہو۔ دعا۔ (سلوک طریقت ص۲۴۹)

۱۳۹۔ اللہ تک پہونچنے کیلئے راہیں بیشمار ہیں

جناب باری عزاسمہٗ ہماری عقل وادراک سے نہایت ہی زیادہ بلند

وبالا ہے۔ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ۔

اے برتراز خیال۔ وقیاس وگمان ووہم
وزہر چہ گفتہ اند وشنیدہ ایم وخواندہ ایم

مگر تقریب وتفہیم کے لئے مندرجہ ذیل مثال پیش کرتا ہوں۔

ہر انسان میں ایک مرتبہ ذات کا ہے۔ اس درجے میں سب سے بے پرواا ور غیر متعلق ہے۔ دوسرا درجہ صفات کا ہے جو کہ تمام تعلقات خارجہ کا سبب ہے۔ اس کا وصف کرم اس کو داد ودہش پر آمادہ کرتا ہے۔ اسی پر وہ غریبوں فقراء اور ارباب حاجات کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ یہ وصف اس کو مجبور کرتا ہے کہ وہ ان کی ضرورتوں پر بے چین ہو جائے اور اپنے مال وزر کو ان تک پہونچانے میں دریغ نہ کرے۔ وصف شجاعت، قتل وقتال قہر وغلبہ پر مجبور کرتا ہے۔ علی ہذا القیاس تمام اوصاف یہی معاملہ رکھتے ہیں۔

تیسرا مرتبہ جوارح کا ہے جن کے وسیلہ سے وہ مقتضیات صفات کو خارج میں انجام دیتا ہے۔ کریم شخص میں داد ودہش کی نوبت آتی ہے۔ شجاع میں...... قتل وقتال اور قہر وغلبہ کی صورت بنتی ہے۔ اگر یہ جوارح نہ ہوتے تو مقتضیات صفات کے ظہور کی صفت نہ بنتی۔

اسی طرح بلاتشبیہ تام ذات عزاسمہٗ تمام خلائق سے مستغنی اور غیر متعلق ہے اس کی صفات کاملہ جو کہ لاعین اور لاغیر ہیں، واسطہ بین القدیم والحادث ہیں، وہی تعلقات پیدا کرنے والی ہیں۔ اس کے بعد مرتبہ اسماء کا ہے۔ یہ اسماء عالیہ اپنے اپنے اقتضاءات کے موافق تمام عالم میں تصرف کرتے ہیں۔ اسم رزاق مخلوقات کو رزق پہونچاتا ہے۔ جیسے انسان کا ہاتھ داد ودہش کا کام انجام دیتا ہے۔ اسم خلاق ماہیات معلومہ بالعلم الازلی کو نعمت وجود بخشا ہے اسی طرح تمام اسماء مقدسہ کے تصرفات

ہیں۔ اسماء باری عزاسمہٗ بھی ہمارے اسماء کی طرح تاثیر وقوت سے خالی نہیں ہیں۔ جس سے ان کی تصرفات عالم میں جاری ہیں۔ اسماء باری تعالیٰ کا تعلق ہر انسان کے ساتھ علیحدہ علیحدہ ہے۔ کسی شخص کا مربی اسم علیم ہے، کسی کا مربی اسم قدیر ہے۔ کسی کا دوسرا اسم ہے اہل اللہ کا ارشاد ہے۔ طُرُقُ الْوُصُوْلِ اِلَی اللّٰہِ بِعَدَدِاَنْفُسِ الْخَلَائِقِ۔ یعنی اللہ تعالیٰ تک پہونچنے کی راہیں بے شمار ہیں۔ اس کا راز بھی یہی ہے کہ جو اسم کسی کا مربی ہے اس اسم کے ذکر اور تصور دائم سے اس کو جلد ترقی مل سکتی ہے۔ مگر اس کا تمیز کرنا ماہرین کو بھی مشکل ہے۔ اسلئے اسم جامع لفظ اللہ سالک کو تعلیم دیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔ (سلوک طریقت ص ۲۵۱)

۱۴۰۔ لطائف مدرکہ کا ترقی پذیر ہونا نعمت عظیمہ ہے

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس کریم کارساز بندہ نواز نے آپکو قرب وحضور اور معیت کی نعمت وجدانی طور پر عنایت فرمائی اور نسبت میں قرب اور ترقی عطا فرمائی۔ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّۃ۔ توجہ الی الذات المقدسہ کو جس قدر ممکن ہو، بڑھایئے۔ اور حضور دائم پیدا کیجئے۔ لطائف مدرکہ کا ترقی پذیر ہونا...... نعمت عظیمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اور زیادہ فرمائے۔ ذات مقدسہ بے مثل اور بے مثال ہے۔ اسی طرف دھیان کو متوجہ رہنا چاہئے۔

اے برتر از قیاس وخیال گمان ووہم
وز ہرچہ گفتہ اند وشنید یم وخواندہ ایم

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ اس کی شان ہے۔ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اسکی آن ہے۔ وہی مقصود انس وجان ہے۔ اس سے ایک سیکنڈ کے لئے غافل نہ ہونا چاہئے۔

یک لحہ راغافل تو ازاں ماہ نہ باشی
شاید کہ نگاہے کند آگاہ نہ باشی

(سلوک طریقت ۲۵۲)

۱۴۱۔ تبلیغ دین کی راہ میں مشکلات ناگزیر ہیں

لوگوں کی تبلیغ اور نصائح میں مشغول رہنا بہت بڑی کامیابی ہے۔مگر اس راہ میں مشکلات اور تکالیف کا پیش آنا ناگزیر ہے۔انبیاء علیہم السلام کو جب یہ حوادث پیش آتے رہے تو ہم کو اور آپ کو اس سے کب چھٹکارا......ہوسکتا ہے۔صبر جمیل پر سہارا کرنا اور الطاف ربانیہ کا امید وار رہنا ازبس ضروری ہے۔جب کہ فرعون جیسے مدعی الوہیت کے سامنے قُوْلَا لَـهٗ قَوْلًا لَيِّنًا اور بدبختان عرب کے مقابل ادع الی سَبِيْلِ رَبِّکَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ کا ارشاد ہے تو ہم ناکاروں کو ابنائے زماں کے مقابل بدرجہ اتم اس پر چلنا ضروری ہوگا۔غمگین اور مایوس نہ ہوئیے۔

''سرزنش ہا گرکند خار مغیلاں غم مخور''

(سلوک طریقت ص ۲۵۳)

۱۴۲۔اس زمانہ میں مناظرہ حقیقی نہیں ہوتا

اخلاص اور سچی ہمدردی کو ہاتھ سے نہ جانے دیجئے مجادلات اور فضول بکواس سے حتی الوسع اجتناب فرمائیے۔اس زمانہ میں مناظرہ حقیقی نہیں ہوتا۔نفس پرستی اور خود نمائی مقصود ہوتی ہے۔کہہ دیجئے کہ ہم نے حق بات ظاہر کردی۔ہمارا فریضہ صرف تبلیغ اور واضح کردینا ہے۔ماننا نہ ماننا تمہارا کام ہے،ہاں اگر سخت حاجت پیش آجائے تو اولاً اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیجئے۔اس سے استمداد باطنی کرنے کے بعد میدان مناظرہ میں قدم رکھئے۔مگر اس کی بے نیازی سے مطمئن نہ ہوجائیے وَلَوْ شَآءَ

رَبُّکَ مَـا فَعَلُوْہُ فَذَرْھُمْ وَمَا یَفْتَرُوْنَ کو کبھی ذہن سے نکالئے۔ ہدایت اور اضلال دونوں اس کے اعتبار میں ہیں۔ (سلوک طریقت ص۲۵۳)

۱۴۳۔ حضرت گنگوہیؒ کے مکتوبات میرے پاس نہیں

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ کے مکتوبات میرے پاس بالکل نہیں ہیں۔ پہلی جنگ عمومی میں مالٹا میں قید ہوگیا تھا۔ اس وقت ترکی حکومت نے میرے کاغذات ضائع کردیئے تھے۔ (سلوک طریقت ص۲۵۴)

۱۴۴۔ بیوی کا نفقہ شوہر پر کب واجب نہیں؟

اگر بیوی اپنے شوہر کے گھر باوجود طلب شوہر نہ آئے تو اس کا نفقہ شوہر پر واجب نہیں۔

۱۴۵۔ سفر حج نہایت مبارک سفر ہے

سفر حج کیلئے اجازت طلب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کا رسالہ فیوض الحرمین مطالعہ میں رکھئے۔ سفر حرمین شریفین اور وہاں کی اقامت وغیرہ سے متعلق بہت سی معتبر معلومات حاصل ہوں گی۔ اونٹوں کا سفر کوئی مقصود بالذات نہیں۔ جب کہ موٹر کا سفر بہت سی مصالح کو مشتمل ہے تو جہاز اور ریل کی طرح اس کو بھی فضیلت حاصل ہوگی۔ آپ اس کو اختیار فرمایئے۔ (سلوک طریقت ص۲۸۷)

۱۴۶۔ حافظ ابن تیمیہ کا مسلک غلط ہے

حافظ ابن تیمیہؒ کا مسلک مدینہ طیبہ کے بارے میں مرجوح بلکہ غلط مسلک

ہے۔مدینہ طیبہ کی حاضری محض سرور کائنات علیہ السلام کی زیارت اور آپ کے توسل کی غرض سے ہونی چاہئے۔آپ کی حیات نہ صرف روحانی ہے جو عام مؤمنین وشہداء کو حاصل ہے بلکہ جسمانی بھی ہے اور از قبیل حیات دینوی بلکہ بہت سی وجوہ سے اس سے قوی تر ہے۔آپ سے توسل نہ صرف وجود ظاہری کے زمانہ میں کیا جاتا تھا بلکہ اس برزخی وجود میں بھی کیا جانا چاہئے۔محبوب حقیقی تک وصال اور اس کی رضا صرف آپ ہی کے ذریعہ اور وسیلہ سے ہوسکتی ہے۔اس وجہ سے میرے نزدیک یہی راجح ہے کہ حج سے پہلے مدینہ منورہ جانا چاہئے اور آپ کے توسل سے نعمت قبولیت حج وعمرہ کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔مسجد کی نیت خواہ تبعاً کرلی جائے مگر اولیٰ یہی ہے کہ صرف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت کی جائے۔تاکہ **لَاتَعْمَلُهٗ اِلَّا لِزِيَارَتِىْ** والی روایت پر عمل ہوجائے۔ (سلوک طریقت ص ۲۷۸)

۱۴۷۔چالیس نمازیں اس حصہ میں ادا کیجئے جو زمانہ نبوت میں مسجد تھا

مدینہ منورہ میں کم از کم آٹھ دن ضرور قیام فرمائیں۔بعض روایتوں میں ہے کہ جس شخص نے میری مسجد میں چالیس نمازیں اس طرح پڑھیں کہ کوئی نماز فوت نہ ہوئی تو اس کے لئے نفاق اور نار سے براءت کی جاتی ہے۔لہٰذا آٹھ دن اس التزام کے ساتھ قیام فرمایئے کہ چالیس نمازیں باجماعت مسجد نبوی میں ادا ہوں اور حتی الوسع کوشش کیجئے کہ اس حصہ میں یہ فرائض ادا ہوں جو کہ زمانہ نبوت میں مسجد تھا۔اس کی علامتیں ستونوں پر بنی ہوئی ہیں ہر ستون پر اس صف کے ستون کے بالائی حصہ پر لکھا ہوا ہے۔بلکہ اگر ہوسکے تو فرائض روضۃ من ریاض الجنۃ کی حد میں ادا کریں۔ستونوں پر زیریں حصہ میں قد آدم تک مرمر لگا ہوا ہے۔ (سلوک طریقت ص ۲۸۰)

۱۴۸۔ مہدی تین ہیں، لغوی، اصطلاحی، موعود

مہدی اصطلاحاً ایک مقام ہے۔ مقامات سلوک سے گذرنے والا جب وہاں سے گذرتا ہے تو یہ لقب اس کو محسوس ہوتا ہے۔ بعض حضرات یہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ مہدی موعود اور مقام سلوک والا ایک ہی ہے اور وہ غلطی میں پڑ کر مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کر بیٹھے ہیں اور خرابیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ الحاصل مہدی تین ہیں۔ لغوی، اصطلاحی، موعود۔ لغوی کا مصداق وہ شخص ہے جس میں ہدایت کا ملہ ظہور پذیر ہوئی ہو۔ خواہ ظاہری ہو یا باطنی ہو یا دونوں۔ واللہ اعلم (از سلوک طریقت ص ۲۸۹)

۱۴۹۔ استدراج کس کو کہتے ہیں

استدراج کی تعریف یہ ہے کہ وہ باتیں جو خلاف قیاس کسی سے ظاہر ہوں اگر نبی اور رسول سے ظاہر ہوں تو اس کا نام معجزہ ہے۔ اگر وہ خدا پرست سے ظاہر ہوں تو اس کا نام کرامت ہے اور اگر کافر سے ظاہر ہوں تو اس کا نام استدراج ہے۔

(از حاشیہ سلوک طریقت ص ۲۹۵)

۱۵۰۔ تصور شیخ کے کیا معنیٰ؟

لغت میں تصور کسی کو ذہن میں جمانے اور حاصل کرنے کو کہتے ہیں۔ خواہ صورت جاندار کی ہو یا غیر جاندار کی، معمولی شخص کی ہو یا غیر معمولی شخص کی۔ کسی بزرگ اور ولی کی ہو یا اپنے ماں باپ کی۔ اس صورت سے کسی کو نفع کی امید ہو یا نہ ہو۔

عرف میں تصور شیخ کسی مقدس بزرگ کی صورت کو ذہن میں لانے اور جمانے کا نام ہے۔ بالخصوص اپنے مرشد کی شخصیت اور چہرہ کو خیال میں جمانے اور حاصل کرنے کو تصور شیخ کہتے ہیں۔ ذہن میں اپنے مرشد کی تصویر اور تمثال کو جمانا اور حاصل

کرنا بالاتفاق جائز ہے بلکہ مفید ہے۔ صحابہ کرام اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پسند فرمایا ہے۔ حضرت امام حسنؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمثال اور سراپا کو اپنے ماموں ہند بن ہالہ رضی اللہ عنہ سے بار بار پوچھ کر اپنے ذہن میں جمایا ہے۔ نیز صحاح ستہ میں بکثرت روایتیں موجود ہیں جن سے نہ صرف تصور شیخ کی اباحت نکلتی ہے بلکہ اس میں بہتری اور اولویت بھی معلوم ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے زمانہ سابقہ میں اہل فراست اور مقدس حضرات نے تصور شیخ کو معمول بہ قرار دیا۔

(سلوک طریقت ص۳۰۴)

۱۵۱۔ تصور شیخ میں غلو

خطرات کے دور کرنے اور خیالات کو جمع کرنے اور ہمت کو قوی بنانے کی عبادت میں جس قدر اہمیت ہے وہ محتاج بیان نہیں، چونکہ تصور شیخ کی تاثیر اس امر میں انتہائی درجہ مفید ہے فان الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ۔ اس لئے تجربہ اور نصوص نے اکابر امت کو اس طریقہ کے جاری کرنے پر آمادہ کیا تھا۔ امت کو اس سے بے شمار فوائد حاصل ہوئے جیسا کہ مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ کے ارشاد سے ظاہر ہے۔

مگر چونکہ متاخرین غلط کاروں نے اس میں محظورات اور غلط اشیاء داخل کر دیں۔ مثلاً شیخ کو ہر جگہ حاضر و ناظر اعتقاد کرنا یا اس کے تصور اور توجہ الی الشیخ میں اس قدر منہمک ہوجانا کہ مقصود حقیقی اور محبوب حقیقی سے مستغنی اور غافل ہوجائیں۔ یا شیخ کو مثل کعبہ ہر نماز میں قبلہ اور متوجہ الیہ بنانا یا باطن مرید میں شیخ کو متصرف سمجھنے لگنا، یا شیخ کی حد سے زیادہ تعظیم کرنے لگنا یا اس سے احمقوں یا ناعاقبت اندیشوں کا حقیقی صورت پرستی اختیار کرلینا، جیسا کہ مختلف مبتدع پیروں کے یہاں رائج ہوگیا ہے۔ اس لئے سمجھدار اکابر پر لازم ہوگیا کہ اس طرف توجہ کریں اور شرک وکفر کے ذرائع جڑ سے اکھاڑ پھینکیں بہرحال یہ امر نہ مطلقاً ممنوع ہے اور نہ مطلقاً ضروری ہے۔ فتویٰ دینے اور...... عمل کرنے میں غور و فکر اور سوچ سمجھ سے کام لینا چاہئے۔ واللہ اعلم۔ (سلوک طریقت ص۳۱۰)

۱۵۲۔ دارالحرب میں جمعہ جائز ہے یا نہیں؟

آپ دریافت فرماتے ہیں کہ اس وقت ہندوستان دارالحرب ہے یا نہیں اور دارالحرب میں جمعہ جائز ہے یا نہیں۔تو حضور! ہندوستان میں جب سے۔۔ اقتدار اسلام ختم ہوا ہے جب ہی سے دارالحرب ہے۔حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ ۱۸۰۳ء میں دارالحرب ہونے فتویٰ دیتے رہے۔دیکھئے فتاویٰ عزیزیہ، ہمارے اکابر بھی اسی وقت سے دارالحرب ہونے کا فتویٰ دیتے رہے ہیں اور آج بھی وہی حال ہے۔جمعہ دارالحرب میں یقیناً ہوتا ہے جیسا کہ اب تک انگریزی زمانہ میں پڑھتے رہے۔اورشامی شرح درمختار میں خلیفہ وقت سلطان عبدالحمید ترکی کا حکم اِن اہالیان بلاد کے متعلق ذکر کیا گیا ہے جو کہ پہلے دیار اسلام تھے۔پھران پر کفار نے غلبہ کرلیا کہ ان بلاد کے مسلمان جمع ہوکر جمعہ پڑھا کریں۔

(سلوک طریقت ۳۱۲)

۱۵۳۔ ختم یٰسین شریف کی ترکیب

ختم یٰسین کی آپ کو اجازت ہے۔پڑھا کریں۔اس کی ترکیب یہ ہے کہ جمعہ کی شام کو شب شنبہ میں بعداز مغرب یا بعداز عشاء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے بعد یٰسین گیارہ مرتبہ پڑھ کر بارہویں مرتبہ یٰسین سے مبین اول تک پڑھیں۔پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر لفظ یٰسین گیارہ مرتبہ پڑھ کر یٰسین سے دوسری مبین تک پڑھیں۔پھراسی طرح تک مبین پڑھتے رہیں۔آخری مبین کے بعد ختم سورہ تک پڑھ کر ثواب سلطان اول بخشدیں اوردعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے طفیل میں ہماری حاجت کو پوری کرادے۔

دوسرے دن دوسرے سلطان کو اسی طرح ثواب بخشیں اوردعا کریں کل سات سلطان ہیں۔ان کے نام یہ ہیں۔

۱۔حضرت ابراہیم ادہمؒ ۲۔حضرت بایزید بسطامیؒ ۳۔حضرت قاضی سنجر محمد حسینؒ.
۴۔حضرت احمد خضرویہؒ .۵۔ حضرت اسماعیل سامانیؒ.۶۔حضرت ابوسعید ابوالخیرؒ.
۷۔حضرت سلطان محمود غزنویؒ۔

نوٹ:۔اسی طرح ہمیشہ اس عمل کو جاری رکھیں۔انشاءاللہ کامیابی ہوگی۔
(سلوک طریقت ص ۹۱۳)

۱۵۴۔شیعہ مسلمان ہے یا کافر؟

شیعہ مسلمان ہے یا کافر، یہ مسئلہ قابل غور اور مختلف فیہ ہے،خود شیعہ بھی سنیوں کو کافر کہتے ہیں۔مولانا عبدالشکور صاحب اور بہت سے علماء ان کے کافر ہونے کے قائل ہیں۔بعض متوقف ہیں۔بعضوں کا قول فیصل ہے کہ ان کے علماء کافر ہیں اور جہلاء فاسق ہیں۔یقیناً قرآن میں تحریف کے ماننے والے،اللہ تعالیٰ کے علم بالجزئیات کا انکار کرنے والے،حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت رکھنے والے کافر ہیں۔پھر آپ ہی فرمایئے کہ ایسی صورت میں ان کی شہادت سے نکاح کسی کے قول پر کیسے منعقد ہوسکتا ہے۔ہاں یہ عقائد کفریہ عوام میں غالباً نہ ہوں۔مگر ان کے علماء میں تو ضرور پائے جاتے ہیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۲۸۱ ج ۱)

۱۵۵۔مدار نجات نسب نہیں عمل ہے

اگر نسبی حیثیت سے کوئی اعلیٰ درجہ کا عالی نسب ہے مگر اعمال قبیحہ ہیں، تو مثل پسر نوح علیہ السلام وہ راندہ درگاہ خداوندی ہے۔اور اگر وہ چمارزادہ یا بھنگی زادہ ہے مگر وہ مسلمان متقی ہے۔تو اس کی فوز وفلاح مثل حضرت بلال وصہیب رضی اللہ عنہما ہے۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ۶ ج ۱)

۱۵۶۔سادات پر تمام مسلمانوں کی خدمت گذاری ضروری ہے

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ اپنی قوم کو مسلمان ہونے کی حیثیت سے

ترقی دیں۔نسبی حیثیت سے غرور اور تکبر بے موقعہ پیدا ہوتا ہے اور ترقی سے مانع ہوتا ہے۔سادات پر تمام مسلمانوں کی خدمت لازم ہے نہ یہ کہ سادات تمام مسلمانوں کو اپنا غلام سمجھیں اور ان سے خدمت کی خواہش کریں۔تزکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک روز حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ بغداد میں ایک بڑے مجمع کے سامنے فرمانے لگے کہ بھائیو! تم میں سے جس کو اللہ تعالیٰ روز قیامت بخشدے تو میری شفاعت کرنا۔لوگوں نے تعجب کیا اور کہا کہ کیا ہم آپ کی شفاعت کریں گے۔حالانکہ آپ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ہیں۔تو فرمانے لگے۔یہی چیز میرے لئے بے چینی کا باعث ہے۔امت کے تمام مسلمان میرے نانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہیں اور میں ان کے خاندان کا بچہ ہوں' قاعدہ ہے کہ مہمان کی خدمت گذاری خاندان کے چھوٹوں پر ضروری ہوتی ہے۔اگر وہ کوئی کوتاہی کرتا ہے تو سربراہ خاندان بہت خفا ہوتا ہے اور سرزنش کرتا ہے۔اگر قیامت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مجھ سے سوال کیا کہ جعفر تم نے میرے مہمانوں کی کیا خدمت کی تو میں شرم کی وجہ سے منہ نہ اٹھا سکوں گا۔یہ ارشاد امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا صحیح ہے اور سادات کے لئے نہایت عبرت کا فرمان ہے۔مگر افسوس کہ ہم انتہائی غفلت میں ہیں۔میں نے جب سے یہ ارشاد دیکھا ہے، بہت فکرمند رہتا ہوں۔اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ۹ ج ۱)

۱۵۷۔جس چیز سے مسلمانوں کو فائدہ پہونچے وہ سب سے زیادہ محبوب ہے

برادر محترم! میری خواہش تو یہی ہے کہ رمضان اور غیر رمضان میں ہم آپ یکجا رہیں۔لیکن جس چیز سے مسلمانوں کو فائدہ پہونچے وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ

محبوب ہے۔اس لئے میں دور دراز ملک میں قیام کرنا پسند کیا ہے۔حالانکہ میرا دل مدینہ منورہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم، سکان مدنیہ اور برادران عزیز کی یاد میں بے چین رہتا ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ۱۲۱ ج ۱)

۱۵۸۔ابتدائے اسلام میں نماز کے اندر فعل کثیر ممنوع نہ تھا

حضور علیہ السلام کی نماز کے بارے میں جو آپ نے تحریر فرمایا ہے، یہ واقعہ ابتدائے اسلام کا ہے جب کہ نماز کے اندر فعل کثیر ممنوع نہ تھا اور اس قدر تقیید نہ تھی۔جیسا کہ اب بھی ضرورت شدیدہ مثلاً خوف وغیرہ کی حالت میں فعل کثیر اور تحول عن القبلہ کی اجازت ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۱۲۷ ج ۱)

۱۵۹۔فرائض کھڑے ہو کر پڑھنا اولیٰ ہے

مجھ کو آپ کے تشریف لے جانے کے بعد معلوم ہوا کہ آپ کے گھر میں تمام نمازیں بیٹھ کر پڑھتی ہیں۔آپ ان سے فرما دیجئے کہ کم از کم فرائض تو ضرور کھڑے ہو کر پڑھنا اولیٰ ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۱۲۷ ج ۱)

۱۶۰۔امارت کیلئے اور بہت سے اہل اور لائق اشخاص موجود ہیں

آپ نے بہت اچھا کیا کہ رنگون کے خط کو شائع نہیں کیا۔میں بے حد شکر گزار ہوں۔اور نہایت ادب اور پر زور التجا کے ساتھ عرض رساں ہوں کہ مہربانی فرما کر اس قسم کی تحریر کبھی بھی اوراق میں نہ آنے دیجئے۔بلکہ زبانی تذکرہ تک سے بھی قطعی پرہیز فرمائیے۔مجھے تو آپ سے یہ بھی شکایت ہے کہ آپ دوسروں کے سامنے میری تعریف کیا کرتے ہیں۔اس سے بھی کلی پرہیز فرمائیے۔امارت کے لئے بہت اہل

اورلائق اشخاص موجود ہیں ۔مولانا کفایت اللہ صاحب،مولانا انور شاہ صاحب،مولانا شبیر احمد صاحب وغیرہ۔میں ان حضرات کے دست مبارک پر بیعت کرنے کے لئے تیار ہوں،اورانشاءاللہ حتی المقدور اطاعت کروں گا۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ص۱۲۹ج ۱)

۱۶۱۔مہمانوں کی خدمت سنت ابراہیمی ہے

یادآوری کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ اس کی شکایت بھی کرتا ہوں کہ آنجناب غریب خانہ پر مہمانوں کی آمد اوران کی خدمت میں ہوٹل یا سرائے قرار دیتے ہیں۔کیا مہمانوں کا آنا خوش نصیبی نہیں ہے۔کیا مہمانوں کی خدمت سنن انبیاء خصوصاً سنت ابراہیمی نہیں ہے ،کیا مہمان نوازی اعلیٰ درجہ کے مفاخر میں سے نہیں ہے۔کیا ارشاد نبوی نہیں ہے من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہٗ ،کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف احادیث میں مہمان کی خدمت کی تاکید نہیں فرمائی ہے۔فالعجب العجب۔میں مہمانوں کی کبھی بھی ان کے مراتب کے موافق خدمت نہیں کرسکا جس سے مجھ کو شرمندگی رہتی ہے۔اس پر آپ کے ایسے الفاظ ! کاش آپ میرے بڑوں حضرت شیخ الہندؒ اور حضرت نانوتویؒ کو ملاحظہ فرماتے پھر فیصلہ کرتے کہ میں کس قدر قاصر ہوں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۱۳۰ج ۱)

۱۶۲۔اس مرتبہ جیل کی مہمانی کے بعد ممکن ہے کہ دارالعلوم سے میرا تعلق قطع کردیا جائے

حسب پروگرام قانون شکنی کیلئے انشاءاللہ وقت پر دہلی جانا ہوگا طلباء کی تعلیم کے لئے دوسرے اساتذہ موجود ہیں۔کسی کو تڑپنے کی نوبت نہیں آئے گی۔کچھ بعید نہیں کہ ذمہ داران دارالعلوم دیوبند اس مرتبہ کی جیل کی مہمانی کے بعد میرا تعلق ہی دارالعلوم

سے منقطع کردیں۔ جہاں تک سنا جاتا ہے، لوگ اس فکر میں ہیں کہ کس طرح اس کا پاپ کٹے۔ واللہ اعلم۔ خیر اللہ تعالیٰ جو کچھ بہتر ہو اس کو ظاہر فرمادے۔ آمین۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ص ۱۳۱ ج ۱)

۱۶۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے کا گوشت کھایا ہے یا نہیں؟

سفر حج میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کی طرف سے گائے ذبح فرمایا اور پھر گوشت کو ان میں تقسیم کرنا صحاح میں موجود ہے۔ جس سے یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ آپ نے باری والی زوجہ کے یہاں جب کھانا کھایا ہوگا تو یہ گوشت تناول فرمایا ہوگا۔ اس کی راوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ان کے یہاں کھانا اور بھی قرین قیاس ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۱۹۶ ج ۱)

۱۶۴۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پائجامہ پہننا ثابت ہے یا نہیں؟

صحاح میں پائجامہ خریدنا منقول ہے۔ غیر صحاح میں پائجامہ کی تعریف بھی مذکور ہے۔ اور ترغیب بھی اور پہننا بھی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے غرض کیا! یا رسول اللہ آپ نے پائجامہ پہنا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ سفر حضر، رات اور دن میں پہنا ہے۔ مجھ کو ستر پوشی کا حکم کیا گیا ہے۔ سو اس سے زیادہ ستر پوشی میں نے کسی اور چیز میں نہیں پائی۔ مسند احمد معجم طبرانی رحمہا اللہ تعالیٰ میں ہے۔ ہم لوگوں نے عرض کیا! یا رسول اللہ! اہل کتاب پائجامہ تو پہنتے ہیں مگر تہمد نہیں پہنتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پائجامہ پہنو اور تہمد بھی پہنو۔ اہل کتاب کی مخالفت کرو۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ص ۱۹۷ ج ۱)

کنزالعمال میں اور بھی روایات موجود ہیں۔ چونکہ عرب کا اصلی لباس ازار ہی تھا۔ پائجامہ عرب میں فارس وغیرہ سے داخل ہوا ہے۔ وہاں کے لوگ اس کو شلوار کہتے تھے۔ اسی لئے عرب نے اس کی تعریب سروال سے کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کو مفرد نہیں ملتا۔

اس کی ساخت کیسی تھی، اس کا پتہ چلانا مشکل ہے۔ بجز اس کے کہ اس میں اسراف اور اسبال یعنی ٹخنے سے نیچے نہیں ہونا چاہئے۔ اور کسی قسم کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ اور غالباً اس میں کوئی خاص تنگی بھی نہیں ہے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ص ۱۹۷ ج ۱)

۱۶۵۔ کیا تعمیر مسجد میں غیر مسلم کا پیسہ لگایا جاسکتا ہے

قرآن پاک میں ہے مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسَاجِدَ اللّٰهِ شَاهِدِيْنَ عَلٰىٓ اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ۔ اس لئے تعمیر مساجد میں بلاواسطہ ان کا مال نہیں خرچ ہوسکتا، ہاں اگر وہ ایسا کریں کہ کسی مسلمان کو مال کا مالک کردیں اور وہ اپنی خوشی سے اس مال کو مسجد میں لگادے تو مضائقہ نہیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۱۹۷ ج ۱)

۱۶۶۔ کیا مدرسہ میں غیر مسلم کا چندہ لیا جاسکتا ہے

مدرسہ میں غیر مسلم کا چندہ لیا جاسکتا ہے اور طلباء یا دیگر مذہبی اور تعلیمی امور میں صرف کیا جاسکتا ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۱۹۸ ج ۱)

۱۶۷۔ مجمع عام میں زبان عام فہم استعمال کرنی چاہئے

عوام کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ فضائل اور محاسن، اخلاق اور تعلیمات بیان ہونی چاہئیں جن کا عوام ادراک کرسکیں۔ اور ان میں عمل اور اتباع کا

جذبہ پیدا ہو۔ جہاں تک ممکن ہو زبان عام فہم ہو۔ ایسا عالی مضمون خواص کے مجمع میں ہو تو مضائقہ نہیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ۲۰۶)

۱۶۸۔ صاحبزادی کے لئے نینی جیل الہ آباد سے مٹھائی کا پارسل

اگر کوئی دقت نہ ہو تو ایک پارسل ڈیڑھ سیر عمدہ قسم کے پیڑوں یا اور کسی عمدہ مٹھائی کا، جو کہ جلدی نہ خراب ہونے والی ہو۔ ٹین کے ڈبہ میں بانس کی پٹاری میں کپڑے سے مڑھ کر بذریعہ ڈاک پارسل ریحانہ سلمہا کے لئے ٹانڈہ بھیج دیجئے۔ پتہ یہ ہوگا۔ ریحانہ سلمہا بوسیلہ جناب سید بشیر الدین صاحب محلہ اللہ داد پور قصبہ ٹانڈہ ضلع فیصل آباد، اس پارسل کے مصارف اس میں سے انجام دیجئے۔ باقی روپے اپنے پاس رکھئے اور مصارف متعلقہ میں محسوب کرتے رہئے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۲۰۷ ج ۱)

۱۶۹۔ تصنیف وتالیف کی طرف میری توجہ نہ ہونیکی وجہ

آپ کا مجھ ناکارہ و نالائق کے ملفوظات جمع کرنے کا خیال غلط ہے۔ متقدمین اور اسلاف کرام کے ملفوظات کیا کم ہیں جو ہمارے جیسے ننگ اسلاف کے ملفوظات جمع کئے جائیں۔ (اور مینڈکی کے لئے نعل تیار ہو)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم سے جو شخص کسی کو نمونہ اور اسوہ بنائے وہ گذرے ہوئے اصحاب میں سے ہونا چاہئے۔ کیونکہ جو شخص زندہ ہے وہ ابھی فتنہ سے محفوظ نہیں ہے۔ یہ فیصلہ خیر القرون کے لئے ہے تو آج ہمارے زمانے کا کیا حال ہوگا۔ لوگ اسلاف کرام کی کتابوں سے نفع نہیں اٹھاتے۔ نہ ان کا مطالعہ کرتے ہیں، ہم جیسے بیکار اور لغو کی کتاب اور ملفوظ سے نفع اٹھانا سراب سے عطش کے

زوال کی امید باندھنا ہے۔البتہ اسلاف کی تصانیف کو شائع کرنا اوران کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے،اسی لئے کسی تصنیف وتالیف کا قصدی ہی نہیں کرتا۔ بلکہ اضاعت وقت سمجھتا ہوں۔ (ازمکتوبات شیخ الاسلام ص۲۰۹ ج ۱)

۱۷۰۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درودوسلام عمر میں ایک مرتبہ فرض ہے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تمام عمر میں ایک مرتبہ صلوٰۃ وسلام پڑھنا فرض ہے حسب ارشاد خداوندی **يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْ صَلُّوْ عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْ تَسْلِيْمًا** اور جب کسی مجلس میں آپ کا ذکر آئے تو ایک مرتبہ زبان سے صلوٰۃ وسلام پڑھنا واجب ہے۔حسب ارشاد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام **اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ** ۔نماز میں بعد التحیات فی القعدۃ الاخیرہ سنت مؤکدہ ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فرض ہے۔اور دوسرے اوقات میں مستحب ہے۔بعض اوقات میں مکروہ اور بعض میں حرام ہے۔تفصیل کے لئے شامی دیکھئے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص۲۳۵ ج ۱)

۱۷۱۔دیگر مسائل کے جوابات

(۱)تبلیغی سلسلہ کے جاری کرنے کا یہاں پر ارادہ کرنا نہایت محمود امر ہے مگر مسائل مختلف فیہا کو ابتداء میں لانا مقصود بالذات قرار دینا حکمت کے خلاف ہے۔اس وقت مسلمان عوام پر جہل اس قدر غالب ہوگیا ہے کہ وہ اساس اسلام ایمان،اور اصول دین سے ہی سخت غافل اور نادان ہوگئے ہیں۔نماز اور جماعت کی پابندی فیصدی پندرہ یا بیس بمشکل پائی جاتی ہے۔عام مسلمان نماز ہی نہیں جانتے،بلکہ نیچے طبقہ والے خدا اور رسول کو بھی نہیں جانتے ۔توحید اور رسالت

کیا ہے، اسلام کے اصول اور عقائد کیا ہیں۔ تبلیغ میں اہم فالاہم پر توجہ ضروری ہے۔ مسائل اختلافیہ کی بنا پر مخالف پارٹی کے لوگ پروپیگنڈا شروع کر کے عوام کو بدظن بنادیں گے۔ پھر امور متفقہ علیہا پر بھی مؤثر تبلیغ نہیں ہوسکتی۔ اس لئے نمازی بنانا اور اصول وعقائد اسلام کو سمجھنا اوّلاً بالذات ضروری ہے۔ شرک سے نفرت دلاتے وقت عبادت اصنام واحجار واشجار، وحیوانات وغیرہ جو کہ ہنود اور دیگر کفار کرتے ہیں اور جس میں ابناء وطن غیر مسلم قومیں مبتلا ہیں، ان کو ذکر کیا جائے اور عوام کو سمجھایا جائے۔ اس مقام پر قبور اور تعزیہ وغیرہ صراحۃً ذکر نہ کیا جائے۔ جب غیر اللہ کی عبادت سے نفرت خوب اچھی طرح ان کے قلوب میں راسخ ہو جائے اور وہ مانوس ہو جائیں، تب ان کو آہستہ آہستہ ان چیزوں کی برائیوں سے آگاہ کیا جائے، نماز کی وہ اسکیم جس کو میں نے متعدد خطوط میں ذکر کیا ہے، جاری کرنا بہت ہی ضروری ہے۔ یعنی ہر ممبر اس کا پابند ہو کہ وہ کم از کم دس آدمیوں کو خواہ مرد ہو یا عورت نماز سکھلائے گا۔ اور اس کا پابند بنائے گا۔ نیز وعظ ونصائح میں ایسے الفاظ... استعمال کئے جائیں جو عام فہم ہوں۔ طعن وتشنیع وغیرہ سے احتراز کیا جائے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۲۳۶ ج ۱)

۱۷۲۔ آپ حضرات مفت میں غازی بن رہے ہیں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے مدد کی جہاد کرنے والوں کی، تو اس نے بھی جہاد فی سبیل اللہ کا ثواب پایا، اور جو کوئی غازی کے اہل کا قائم مقام ہوا، گویا اس نے جہاد کیا۔ اس صحیح حدیث کے بموجب آپ حضرات مفت میں غازی فی سبیل اللہ بن رہے ہیں۔ اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ کیا آپ کے ذہن میں نہیں ہے؟ بہر حال خوش رہئے، شکر کیجئے، اطمینان سے اور تدبیر سے کام کیجئے۔

''دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تراست''

ہرگز ہراساں مت ہوئیے۔ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ.

(مکتوبات شیخ الاسلام ص۲۷۲ ج ۱)

۱۷۳۔ شیخ سراج الدین قدیم اور ممتاز محسن ہیں

شیخ سراج الدین صاحب کی تشریف آوری اور صحت سے خوشی ہوئی۔ ان کی خدمت میں بہت بہت سلام عرض کردیجئے۔ ہمارے بہت قدیم اور ممتاز محسن ہیں۔ کراچی میں موصوف نے بہت بڑے بڑے احسانات کئے ہیں وہ کیس بھی انہیں کا رہین منّت ہے۔ (از مکتوبات شیخ الاسلام ۲؍۲۷۲)

۱۷۴۔ بزرگوں کی ارواح کو کس طرح ثواب پہونچایا جائے؟

سوال:۔ بزرگوں کی ارواح کے لئے ایصال ثواب کا کیا طریقہ ہے؟ کھانا وغیرہ یا شیرینی یا کوئی اور چیز سامنے رکھ کر، اگربتی جلا کر، عود وغیرہ سلگا کر قرآن کی چند سورتیں پڑھنا اور اس کھانے اور شیرینی میں سے خود بطور تبرک استعمال کرنا، احباب کو کھلانا اور کچھ غرباء و مساکین کو دینا، کیا یہ صحیح شرعی طریقہ ہے۔ اور کیا اس طریقہ کو حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادیؒ اور حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ نے پسند فرمایا ہے؟

جواب:۔ ایصال ثواب کا جو طریقہ عوام میں رائج ہے، غلط ہے، عوام یہ سمجھتے ہیں کہ یہی طریقہ متعین ہے، اور رفتہ رفتہ اس میں بہت سی غیر مفید اور ناجائز باتیں داخل کر لی گئی ہیں، جو کہ ایصال ثواب کیلئے ضروری سمجھی جانے لگی ہیں۔ مثلاً اس کو تبرک سمجھنا، خود کھانا، بچوں کو کھلانا، احباب میں تقسیم کرنا، اغنیاء کو کھلانا اور یہ اعتقاد رکھنا کہ یہ کھانا

اس بزرگ کا پس خوردہ ہے۔ جس کے نام پر ایصال ثواب کیا گیا ہے۔ قرآءت قرآن اور فاتحہ کو ضروری سمجھنا اور اسی طرح دیگر امور مثلاً جگہ کا لیپنا، خوشبو سلگانا، پڑھنے کے لئے امام یا مؤذن یا مولوی کا حاضر ہونا، عوام کے اعتقاد میں یہ امور اگر نہ ہوں تو ایصال ثواب ہی نہیں سمجھا جاتا اور عوام میں یہ چیزیں محض نام و نمود کے لئے کی جاتی ہیں۔ یا لوگوں کے لعن وطعن سے بچنے کی غرض سے ہوتی ہیں۔ اور بسا اوقات مال بھی حلال نہیں ہوتا۔ بالخصوص میت کے وصال کے بعد اس کے ترکے میں سے جو کچھ کیا جاتا ہے، عموماً ورثہ سے اس کی اجازت نہیں لی جاتی۔ خصوصاً جب کہ وارث بعض یا کل غائب یا نابالغ ہوں۔ اور مزید یہ کہ یہ مال فقیروں مسکینوں کو دیا ہی نہیں جاتا، اور اگر دیا بھی جاتا ہے تو بہت کم اور ادنیٰ قسم کا، عمدہ کھانے کا اکثر حصہ اغنیاء اور اہل خانہ خود ہی کھا جاتے ہیں۔ حالانکہ ان کا کھانا ثواب سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادی اور حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ سے اس طریقہ کی پسندیدگی کو نقل کرنا غلط ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۲۷۸ ج ۱)

۱۷۵۔ کیا عقد نکاح کیلئے گواہوں کا عادل ہونا شرط ہے

عقد نکاح کے لئے مذہب حنفی میں گواہوں کا عادل ہونا شرط نہیں ہے۔ البتہ ثبوت عند القاضی کے لئے عدالت شرط ہے۔ تحقیق نکاح فاسق معلن بالفسق گواہ سے بھی ہو سکتا ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۲۸۰ ج ۱)

۱۷۶۔ ابابیل کی بیٹ کا کیا حکم ہے؟

ابابیل کے متعلق بعض کتابوں میں تصریح نکل آئی ہے کہ وہ حلال طیور میں سے ہے اس لئے اس کی بیٹ طاہر ہوگی۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۲۷۸ ج ۱)

۱۷۷۔ شیعوں کے وضو کے بقیہ پانی کیا حکم ہے؟

شیعوں کے متعلق پوری معلومات تو مولانا عبدالشکور صاحب کو ہے ان سے دریافت کرنا چاہئے۔ مگر میرے خیال میں ان کے وضو کا بقیہ پانی پاک ہے۔ اسی طرح اگر وہ سنی کی جانماز پر نماز پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ص ۲۷۸ ج ۱)

۱۷۸۔ شیعہ کے یہاں کھانا کیسا ہے؟

یہ بات نہایت شہرت کو پہونچ چکی ہے کہ شیعہ اگر کسی سنی کو کھانا یا پانی دیتا ہے تو اس میں نجاست ضرور ملاتا ہے۔ اگر اس کو کوئی موقع نہیں ملتا تو تھوک تو ضرور دیتا ہے۔ اس لئے حتی الوسع اس سے احتراز کرنا چاہئے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۲۷۹ ج ۱)

۱۷۹۔ شب براءت کے حلوے کا کیا حکم ہے؟

شب براءت کا حلوہ کھانے میں فی نفسہ کوئی قباحت نہیں یعنی وہ حرام نہیں ہے، جُہال کا اسکو مذہبی جز شمار کرنا غلط ہے...اگر کوئی مقتدا ایسا ہو کہ اس کے رد کرنے سے عوام کی اصلاح ہوتی ہو تو اس کو رد کر دینا چاہئے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۲۷۹ ج ۱)

۱۸۰۔ اگر سنّی گواہوں کے علاوہ ایک شیعہ گواہ بھی ہو تو نکاح ہو جائیگا

اگر شیعہ گواہ کے علاوہ سنی گواہ بھی موجود ہیں تو نکاح ہو جائے گا۔ گواہوں کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ کہا جائے کہ تم گواہ رہو۔ مجلس عقد میں حاضری اور الفاظ عقد

کا سننا کافی ہے۔عورت کے سامنے اجازت لینے کے وقت ...گواہوں کا موجود رہنا ضروری نہیں ہے، ایجاب وقبول کے وقت جس میں عورت کا وکیل موجود ہے، گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔چنانچہ فضولی کا عقد بھی صحیح ہوتا ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص۱۲۸ ج۱)

۱۸۱۔کابین نامہ میں اگر تفویض طلاق شوہر کی جانب سے ہے تو صحیح ہے یا نہیں؟

کابین نامہ میں تفویض طلاق اگر شوہر کی جانب سے کردی جائے گی تو یقیناً صحیح ہوگی، عورت کو اختیار ہوگا کہ حسب شرائط وہ اپنے اوپر طلاق واقع کرلے۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ص۱۲۸ ج ۱)

۱۸۲۔نکاح کے وقت خطبہ کھڑے ہوکر پڑھنا مسنون ہے یا بیٹھ کر

اصل خطبوں میں کھڑے ہوکر پڑھنا ہے۔مگر بیٹھ کر بھی جائز ہے۔ہندوستان میں عام طور پر اب یہی رواج ہے۔عرب میں بھی اب یہی رواج ہوگیا ہے۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ص۱۲۸ ج ۱)

۱۸۳۔کیا عید کی نماز کے بعد ملنا اور مصافحہ اور معانقہ کرنا مسنون ہے

عید کی نماز کے بعد ملنا اور مصافحہ ومعانقہ کرنا کوئی امر مسنون نہیں ہے۔لوگوں کی اختراعات اور بدعات میں سے ہے۔احادیث میں کہیں اس کا پتہ نہیں چلتا۔غیبوت کے بعد مصافحہ اور طویل غیبوت کے بعد معانقہ ثابت ہے۔یہاں یہ حالت ہے کہ وہ

رفقاء جو نماز میں شریک بلکہ برابر میں کھڑے تھے خطبہ کے بعد معانق ہوتے ہیں اور اس کو امر دینی سمجھتے ہیں۔اس لئے یہ غلط ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۲۸۴ج ۱)

۱۸۴۔ نینی جیل الٰہ آباد میں عید

عید کے دن کوشش کرنے پر اجازت دیدی گئی کہ تمام مسلمان قیدی ایک جگہ جمع ہو کر عید کی نماز ادا کر سکتے ہیں۔اگرچہ حسب قواعد شرعیہ جیل میں اجازت عامہ نہ ہونے کی وجہ سے عید کی نماز کا وجوب نہیں ہے۔مگر اس لئے کہ اس ذریعہ سے قیدیوں کو ایک دن کی تعطیل اور ملنے کا موقعہ نصیب ہوجاتا ہے ہم لوگ راضی ہوگئے۔اور پڑھ لیتے ہیں۔خطبہ میں کچھ وعظ اور نصیحت کا بھی موقعہ مل جاتا ہے۔چنانچہ تقریباً ڈھائی سو آدمی نماز کے لئے جمع کر دیئے گئے۔مسلمان قیدیوں کی تعداد تقریباً چار سو ہے۔مگر جاہل اور بے نمازی لوگ نہیں آئے۔باقی سب نے اکٹھا نماز پڑھی۔اس کے بعد تقریباً ایک گھنٹہ تک نصیحت کی گئی۔پھر آپ کی فرستادہ سویاں سب کو کھلائی گئیں۔آپ کی حسن نیت سے بڑی برکت ہوئی۔تقریباً دس بارہ سیر دودھ حاصل ہو گیا۔تمام میوہ جات سے دو بڑی بڑی دیگچیوں میں شیرہ دار سویاں تیار کی گئیں۔تقریباً تین سو آدمیوں نے کھائیں۔بعض نے دو دو اور تین تین دفعہ کھائیں۔چیزیں گراں آئیں۔مگر استعمال کی حیثیت سے سوارت ہوئیں۔جیل کے اندر اس منظر کی کبھی نوبت نہیں آئی۔اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔آپ کا فرستادہ عطر بھی عید میں کام آیا۔ولِلّٰہ الحمد والمنۃ۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ۲۸۴)

۱۸۵۔ ۲۲ تاریخ کو رہائی کا انتظار کریں

چونکہ موسم بدل رہا ہے اس لئے نزلہ، زکام، بخار کا دور دورہ ہے۔اگر ممکن ہو تو گل بنفشہ کے ساتھ ۲ تولہ گاؤزباں، ۲ تولہ ملہٹی، ۱ تولہ رب السوس، ۲ تولہ سپستان، ۲ تولہ

لعوق سپستان، ۴ تولہ خمیر بنفشہ بھیج دیں، یا ۲۲ تاریخ کا انتظار کریں۔ اگر رہائی نہ ہو تو یہ چیزیں ارسال کردیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۲۹۵ ج ۱)

۱۸۶۔ ضیافتیں موجب شکر گزاری ہیں

ضیافت اللہ اور آپ کی ضیافت باعث شکر گزاری ہیں۔ آپ نے اس قدر تکلیف اور اتنی وسعت فرمائی جس کا بیان اور شکر دونوں قبضہ قدرت سے باہر ہیں۔ اس قدر انواع واقسام اور اتنی مقدار میں ہرگز نہ چاہیے تھی۔ حالانکہ بہت سے لوگوں میں تقسیم کی گئی۔ پھر بھی کئی روز تک ہم خدام کو اس سے فیضیاب ہونے کی شرافت حاصل ہوتی رہی۔ فجزاکم اللہ خیرالجزاء فی الدارین۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۲۸۵ ج ۱)

۱۸۷۔ حلفنامہ مسٹر انچارج پولیس اسٹیشن روڑکی

میں روڑکی میں پولیس اسٹیشن کا انچارج ہوں۔ جو واقعات اس حلفنامہ میں درج ہیں، ان سے پوری طرح واقف ہوں۔

(۲) مولانا حسین احمد مدنی، مولانا محمود حسن کے مریدین خاص میں سے ایک ہیں وہ مولانا محمود حسن جو کہ ریشمی خطوط کے بانی مبانی تھے۔

(۳) مولانا حسین احمد مدنی سازش مذکور کے سلسلہ میں عرب بھیج دیئے گئے تھے، وہاں سے ہندوستان لوٹتے ہوئے گرفتار کیے گئے۔ اور مالٹا میں نظر بند کیے گئے۔

(۴) ۱۹۲۰ء میں مولانا حسین احمد مدنی ہندوستان واپس آئے اور تحریک خلافت کے چلانے میں خاص حصہ لیا۔ وہ امیر الہند کے عہدہ کے امیدوار تھے تا کہ اس کے ذریعہ جہاد کا فتویٰ دے سکیں۔ ۱۹۲۷ء میں خلافت کمیٹی کی مجلس منتظمہ کے ممبر بھی منتخب ہوئے۔

(۵) علی برادران کے ساتھ مقدمہ فتویٰ کراچی میں سزایاب بھی ہوئے تھے۔

(۶) مولانا مدنی نے ۲۴,۲۵کو سہارنپور میں ایک آگ لگانے والی تقریر کی تھی۔ جمعیۃ علماء سہارنپور سے خاص تعلق تھا۔ اس کے ذریعہ سے ولایتی مال کے بائیکاٹ کی تبلیغ کرتے تھے۔ جس میں انگریزی مال بھی شامل ہے۔ اور کھدر کی اشاعت کرتے تھے۔

(۷) مولانا مدنی نے ۱۹۳۸ء میں مرادآباد میں صوبہ جمعیۃ علماء کی صدارت کی، اورصوبہ خلافت کمیٹی کے بھی صدر منتخب ہوئے۔

(۸) مولانا مدنی مئی ۳۰ء میں نوجوان بھارت سبھا سہارنپور کے جلسہ میں شرکت کی اور گورنمنٹ کے خلاف بہت سخت تقریر کی۔

(۹) مولانا مدنی ۳۲ء میں مجلس احرار کے لئے چندہ جمع کیا۔ اور جمعیۃ علماء ہند کے ڈکٹیٹر مقرر ہوئے۔ جوکہ اس وقت دہلی میں غیر قانونی جماعت تھی، ان کے اوپر اس امر کی ایک نوٹس تعمیل کی گئی کہ وہ دہلی میں داخل نہ ہوں لیکن انہوں نے اس کی خلاف ورزی کی، جیل بھیجے گئے، بعد میں اگست ۳۲ء ۱۹۳۷ء میں رہا ہوئے۔

(۱۰) مولانا مدنی نے ۳۶ء ۱۹۳۷ء کے عام انتخابات میں کانگریس کے امیدواروں کو کامیاب بنانے کی پوری اور انتہائی کوشش کی۔

(۱۱) مولانا مدنی نے ۳۷ء میں ولایتی مال کے بائیکاٹ کی کوشش کی، اور انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ آنے والی لڑائی اور بادشاہ کے جشن تاجپوشی میں شریک نہ ہوں۔

(۱۲) ۳۷ء ۳۸ء میں مولانا مدنی کا دہلی میں داخلہ چھ ماہ کے لئے بذریعہ تحریری حکم روک دیا گیا۔

(۱۳) مولانا مدنی نے ۳۷ء میں ہری پورہ کانگریس کے اجلاس میں شرکت کی اورصوبہ کانگریس کمیٹی کے نائب صدر تھے۔

(۱۴) ۴۰ء میں مولانا مدنی نے آزاد مسلم کانفرنس جونپور کی صدارت کی اور اس میں انگریزوں کے خلاف بہت زبردست تقریر کی۔

(۱۵) مولانا مدنی نے اگرچہ گاندھی جی کے خاص حکم کے ماتحت ۱۹۴۰ء میں انفرادی ستیہ گرہ میں حصہ نہیں لیا۔ مگر اس وقت کانگریس مجلس منتظمہ کے ایک ممبر تھے۔

(۱۶) اپریل ۱۹۴۲ء میں دو تقریریں بچھرایوں اور سہارنپور میں۔۔۔کیں۔ بچھرایوں کی تقریر کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے۔ مقدمہ چلایا گیا۔ دفعہ نمبر ۳۶ قانون تحفظ ہند کے تحت چھ ماہ سزا ہوئی۔

(۱۷) مولانا مدنی کا نام سنٹرل گورنمنٹ کی فہرست ''الف'' پر اور صوبہ کی گورنمنٹ کی فہرست ''الف'' پر درج ہے۔ جو کہ کسی وقت تیار کی گئی تھی ۱۹۴۲ء میں اگست میں عام گرفتاری سے قبل اس فہرست میں انہیں لوگوں کا نام تھا جو خاص طور سے خطرناک سمجھے جاتے تھے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۲۸۷)

۱۸۸۔ سبز چائے کہاں پیدا ہوتی ہے، کہاں استعمال کی جاتی ہے؟ کس طرح بنائی جاتی ہے؟

عید مبارک ہو، بمبئی میں رویت ۲۹ ذیقعدہ کو ہوئی ہے، وہاں بھی عید الہ آباد کی طرح بدھ کو ہوئی ہوگی۔ مرسلہ سبز چائے بہت کام آئی، اور خواہش بھی تھی، اس لئے باضابطہ خط میں میں نے جلد بھیجنے کا لکھا تھا۔ تقریباً ۲۰۰ سو آدمیوں سے زیادہ کو پلائی گئی جو کہ نماز عید میں شریک تھے، یہ آپ کی برکت تھی۔ اگر چائے اور نہ ہوتی تو کس طرح یہ کام ہو سکتا، فللّٰہ المنة ولکم۔

آپ نے سبز چائے رکھ لی، بہت بڑا احسان کیا، لکھنے کی ضرورت نہ تھی، میں بہت خوش ہوں، مگر یہ تو فرمایئے کہ اس کا بنانا بھی آپ کے خادموں میں سے کسی کو آتا ہے۔ بہتر تو یہ ہوتا کہ آپ مجھ بلا لیتے۔ میں بنا دیتا۔ اگر پسند خاطر ہوتی تو ملازمین والا کو سکھا دیتا یا ملازم بن جاتا۔ یہ چائے چین یا جاپان سے آتی ہے۔ ہندوستان، کالکا، دہرادون وغیرہ میں اس کے باغات ہیں۔ مگر وہ اس قدر لطیف

اور عمدہ نہیں ہیں۔ دودھ کی چائے میں تو کام آجاتی ہے۔ مگر سادہ چائے کے لئے مناسب نہیں ہے۔ سبز چائے فرنٹیر، افغانستان، حجاز، نارتھ افریقہ، الجیریا، مراکش وغیرہ میں بکثرت استعمال کی جاتی ہے۔ عمدہ سبز چائے کی قیمت زیادہ گراں ہے۔ چینی چائے کے صندوق بمبئی میں نہیں کھلتے۔ سیدھے پشاور چلے جاتے ہیں۔ جنگ سے پہلے پشاور میں یہ چائے سات روپیہ سیر بکتی تھی۔ اب قیمت معلوم نہیں۔ پشاور ہی کے ایک عنایت فرما' نے پہلے بھی بھیجی تھی۔ اور یہ بھی بھیجی ہے، میں دیو بند میں ظہر کے بعد اس کو سادہ پیا کرتا تھا۔ اور موجود احباب بھی اس کو نوش فرماتے تھے۔

چائے دانی میں اس کی پتی ڈالی جائے۔ اوپر سے کھولتا ہوا پانی ڈال کر بند کر کے ٹی کوزی سے ڈھک دیا جائے تاکہ دم آجائے۔ اہل تکلف تو اس میں عنبر کی خوشبو دیتے ہیں۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ چمچی میں سوراخ کر کے اس میں عنبر بھر دیتے ہیں پھر چمچی کو چائے دانی میں ڈال کر حرکت دتے ہیں۔

متوسط الحال طبقہ اس میں سفید الائچی کوٹ کر۔ تاکہ دانے ٹوٹ جائیں، دو تین دانے الائچی کے ڈال دیتے ہیں۔ بعض اہل تکلف سبز پودینہ ڈالدیتے ہیں۔ دودھ کی چائے بنانے کے لئے اس کو خوب اوٹانا چاہیئے۔ اس کے بعد اس کو ٹھنڈا کرلیا جائے، چاہے پانی ملا کر یا رکھ کر، پھر اس کو اچھالا جائے، یہاں تک کہ اس کا رنگ سرخ مثل کتھا کے پانی کے ہوجائے۔ پھر اس میں دودھ زیادہ مقدار میں ڈال کر حسب ضرورت شکر اور چند دانہ الائچی ڈال کر جوش دیں، اس کے بعد استعمال فرمائیں۔ (از مکتوبات شیخ الاسلام ص ۲۹۰ ج ۱)

۱۸۹۔ صراط مستقیم ہی سید احمد شہیدؒ کے ملفوظات ہیں

صراط مستقیم حضرت سید احمد شہیدؒ کے ملفوظات ہیں، ان ملفوظات کو ترتیب دے کر حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے سید صاحب کو سنایا ہے۔ بعد میں شائع کیا ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۲۹۰ ج ۱)

۱۹۰۔امداد السلوک رسالہ مکیہ کا ترجمہ ہے

حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ترجمہ کیا ہے جس پر ان کو ایک مقبول دعا کی بشارت ان کے مرشد مرحوم کے پیر بھائی اور مربی حضرت حافظ ضامن شہید رحمۃ اللہ علیہ نے دی تھی۔اور اس ترجمہ کو بہت پسند فرمایا تھا۔مولانا شیخ محمد تھانوی کے ترجمہ کو پسند نہیں فرمایا تھا۔اس میں حضرت گنگوہیؒ نے کہیں کہیں کچھ زیادتی بھی کی ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص۲۹۰ ج ۱)

۱۹۱۔صدقہ اور قرض حسنہ کا ثواب

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ محدث دہلوی نے سورہ مزمل کی تفسیر میں روایت نقل فرمائی ہے کہ صدقہ کا ثواب ایک کا دس اور قرض حسنہ کا ایک کا اٹھارہ ہے، حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے شب معراج میں جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا ہے کہ جو شخص اللہ کے راستے میں ایک درم خیرات کرتا ہے اس کو دس درہم کا ثواب لکھا جاتا ہے۔اور جو شخص خدا کے لئے کسی کو قرض دیتا ہے اس کا ثواب اٹھارہ لکھا جاتا ہے۔میں نے حضرت جبریل علیہ السلام سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جو شخص خدا کی راہ میں دیتا ہے تو وہ کبھی محتاج کو پہونچتا ہے کبھی غیر محتاج کو،اور قرض انسان اسی وقت لیتا ہے جب کہ اس کو ضرورت ہوتی ہے۔اس وجہ سے قرض دینے کا ثواب صدقہ دینے کے ثواب سے زیادہ ہوتا ہے۔

اور کئی گنا ثواب کی توجیہ یہ ہے کہ جب ایک درہم صدقہ دس درم کے برابر ہو جاتا ہے اور اس جگہ ایک درم بوجہ اس کے کہ قرض ہے اس شخص کو دینا ہوگا کہ اس کا مطالبہ باقی ہے پس گویا ایک درہم قرض دینا نو درہم صدقہ دینے کے برابر ہے۔اور جب نو کو دوگنا کرتے ہیں تو اٹھارہ ہو جاتے ہیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص۳۰۸ ج ۱)

۱۹۲۔ اگر میں تسخیر کا کوئی عمل جانتا تو جیل کیوں میں پڑا ہوتا

میرے محترم! اگر کوئی عمل تسخیر کا ایسا ہوتا تو میں یہاں جیل ہی میں کیوں پڑا ہوتا۔ سب بڑا عمل تسخیر کا تقویٰ ہے اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْ وَعَمِلُوْ الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا اللہ تعالیٰ کو راضی کیجئے، ہر چیز میں اخلاص، للّٰہیت، اور تقویٰ کو نصب العین قرار دیجئے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ۳۰۷)

۱۹۳۔ حضرت گنگوہیؒ کو خواب میں دو مرتبہ اور حضرت شیخ الہند کو کئی مرتبہ دیکھا

(بنام حضرت مولانا محمدزکریا صاحبؒ شیخ الحدیث سہارنپوری)

میں بفضلہ تعالیٰ نہایت صحت و عافیت سے ہوں، بہت زیادہ مطمئن الخاطر ہوں۔ رمضان شریف بھی بہت اچھی طرح اور اطمینان سے گذرا۔ کاش اللہ تعالیٰ قبولیت سے نوازے۔ حضرت گنگوہی قدس سرہٗ کو خلاف معمول خواب میں دو مرتبہ نہایت شفقت اور محبت سے دیکھ چکا ہوں، میری نالائقی ہرگز ایسی عنایت کی مقتضی نہ تھی۔ حضرت شیخ الہندؒ کو بھی کئی مرتبہ دیکھا۔ کیا عجب کہ ان اکابر کی توجہ روحانی سے میری کچھ اصلاح ہو جائے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص۳۰۹ ج ۱)

۱۹۴۔ بخاری کیلئے حضرت شیخ الہندؒ کے تراجم اور بخاری کے حواشی بہت کارآمد ہیں

آپ کے لئے یہ اسباق بہت مبارک ہیں ہمت مت ہاریئے، خواب اچھے ہیں۔ اتباع سنت کا خیال رکھئے۔ موجودہ مسموم فضائیں آپ کے قدم کو اتباع نبوی

سے ڈگمگا نہ سکیں۔حضرت شیخ الہندؒ کے تراجم ابواب،سندھی کا حاشیہ علی البخاری اور فتح الباری کو مشعل راہ بنائیں ۔میں دعا کرتا ہوں ،اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔خود بخاری پر حواشی بھی بہت کارآمد ہیں۔

۱۹۵۔روزانہ درس کیلئے بخاری کے سند کے الفاظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمُوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ .اَمَّابَعْدُ فَاِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ سَيِّدِنَا وَمُوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّالْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَاوَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِيْ النَّارِ .وَبِالسَّنَدِ الْمُتَّصِلِ مِنَّا اِلَى الشَّيْخِ الْاِمَامِ الْحَافِظِ الْحُجَّتِهِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ الْحَدِيْثِ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدِبْنِ اِسْمَاعِيْلَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُغِيْرَةَ بْنِ بَرْدِزْبَةَ الْجُعْفِيْ الْبُخَارِيْ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ نَفَعَنَا بِعُلُوْمِهٖ (آمین) (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۳۱۰ ج ۱)

۱۹۶۔اجازت فی الحدیث

مجھ کو اجازت قراءت وسماعت حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب عثمانیؒ سے ہے اور ان کو قراءت وسماعت واجازت شاہ عبدالغنی مجددی دہلوی ثم المدنی قدس اللہ سرہ العزیز سے ہے اور ان کو قراءت وسماعت واجازت حضرت شاہ محمد اسحٰق صاحب دہلوی ثم المکی قدس سرہ سے ہے۔ان کے اوپر کی سند بخاری شریف کی ابتداء میں لکھی ہوئی ہے۔نیز دوسرے طرق میں میری خصوصی سندیں چھپی ہوئی ہیں۔میں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ آپ اس مقدس کتاب کی ،نیز دوسری کتب حدیث اور دیگر فنون کی کتابوں کو پڑھائیں۔جیسا کہ مجھ کو اسلاف کرام،مشائخ اہل ہند واہل حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً نے عطا۔۔۔فرمائی ہیں ،اتباع اور اسلاف کرام رحمہم اللہ کے

طریقوں کو مضبوطی سے معمول بہ رکھیں۔ تعلیم اور جدوجہد میں حتی الوسع کسل کو پاس نہ آنے دیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص۳۱۰ ج ۱)

۱۹۷۔ کیا آپ سے تعلق انجمن کی ممبری پر موقوف ہے

بنام مولانا احمدعلی لاهوری

والا نامہ باعث سرفرازی ہوا مندرجہ مضمون سے سخت تأثر ہوا۔ محترما! کیا آپ سے علاقہ کسی انجمن کے وجود وعدم اوراس کی ممبری پر موقوف ہے۔ جس پر آپ متأثر ہوتے ہیں۔ کلا واللہ۔ ہم اور آپ حضرت شیخ الہند قدس سرہٗ کے دربار کے دریوزہ گر اوراس بنا پر خواجہ تاش ہیں۔ یہ روحانی تعلق کسی طرح نہیں ٹوٹ سکتا۔ اگر مادی اسباب حائل بھی ہوجائیں تو کیا ہے۔ ہماری ارواح ایک ہی دربار گہر بار کی حاضر باش ہیں۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ص۳۱۱ ج ۱)

۱۹۸۔ ہماری سیاسیات میں شمولیت کا مشغلہ کب تک

بنام مولانا اصغرعلی صاحب

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید قوی ہے کہ قریبی ایام میں انقلاب حکومت کی ضرورت پیش آئے گی۔ اس صورت میں ہماری سیاسیات کا مشغلہ بھی ختم ہوجائیگا۔ اس لئے بقیہ عمر کا حصہ اللہ کی یاد میں گذارنا ضروری ہوگا۔۔۔۔ بے شک ملازمت کے ترک میں آمدنی کی طرف سے خطرات پیش آئیں گے۔ مگر اس راستے میں سلف صالحین کا طرز عمل اور روکھی سوکھی روٹی فاقہ اور نیم گرسنگی کو اختیار کرنے کیلئے اپنے آپ کو تیار کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید ہے کہ وہ اپنی رحمت وامداد سے اعانت فرمائیگا۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص۳۱۶ ج ۱)

۱۹۹۔ انگریزوں کی اسلام دشمن حکومت کو مٹانے کے لئے تحریک

میرے محترم! یہ جو کچھ تحریک ہے اس حکومت کو مٹانے کے لئے ہے، جس نے اسلام دشمنی میں کبھی کوئی فروگذاشت نہیں کی۔ یہ توفیق خداوندی ہے کہ اس نے آپ لوگوں کو اس راہ میں جدوجہد کی توفیق عطا فرمائی۔ پہلوں نے اسلام کی سربلندی کے لئے اپنی جانیں، اپنا مال اور اولاد کیا کیا خرچ نہیں کیا۔ ہرگز مت گھبرایئے۔ قرآن اور حدیث بشارتوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان کو اور ان کے گھر والوں کو اطمینان دلایئے اور مستقبل ارادہ پر قائم رہئے اور ان کے گھر والوں کی خبر گیری کیجئے اور کرایئے۔ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ جو شخص کسی غازی کے گھر والوں اور بال بچوں کی خبر گیری اور خدمت کرتا ہے اس کو بھی غزوہ اور جہاد کا ثواب ملتا ہے۔

(۲۰۰) ۴۲ء مرادآباد جیل میں رمضان المبارک کا معمول

بنام حافظ محمد یعقوب صاحب گنگوہی

بحمداللہ ہم اور رفقاء سب کے سب بخیر وعافیت ہیں، علاوہ حافظ صاحب نگینوی اور مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کے، قاری عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ شاہی وصدر کانگریس کمیٹی مرادآباد، مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ایم' ایل' اے مدرس مدرسہ شاہی مسجد، منشی معین الدین صاحب خلف منشی حمیدالدین صاحب مرحوم سنبھلی، مولوی مہدی حسن آف سلیم پور، مولوی عبدالقیوم صاحب اور پیر خورد مولانا اسمٰعیل صاحب موصوف حضرات ہیں۔

رات میں ہم ایک پارک میں کیئے جاتے ہیں جس میں ہم لوگ اور تین خادم کل گیارہ بارہ آدمی ہوتے ہیں اور کوئی دوسرا نہیں ہوتا۔۱۰ بجے تراویح کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔دو پارے میں سناتا ہوں،اب دوسرا قرآن ہو رہا ہے۔ساڑھے بارہ بجے فارغ ہوتے ہیں۔پھر سو جاتے ہیں۔ڈیڑھ اور کبھی دو بجے اٹھتے ہیں۔نوافل میں قاری صاحب موصوف دو پارے اور مولوی۔۔۔مہدی حسن صاحب دو پارے سناتے ہیں۔ان حضرات کا بھی دوسرا قرآن ہو رہا ہے۔اگر کچھ وقت باقی رہتا ہے تو میں بھی ایک یا دو پارے پڑھ لیتا ہوں،ورنہ سحری کھانے بیٹھ جاتے ہیں،پھر نماز فجر پڑھ کر اس پارک سے نکل کر۔۔حجروں میں آجاتے ہیں۔اور کھلے کمروں میں سو جاتے ہیں۔دس گیارہ بجے تک اٹھتے ہیں اس کے بعد کتابوں کا مطالعہ،سیاسی مذاکرات،تصنیف،کھانے پکانے والی اشیاء کے منگانے،نمازوں،دور قرآن کا سلسلہ روزانہ غسل وغیرہ کرنا رہتا ہے۔۹ بجے شب میں پارک مذکور میں چلے جاتے ہیں۔یہ ہے جیل میں ماہ مبارک کا روزانہ کا معمول۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص۳۲۲ ج ۱)

۲۰۱۔مرادآباد جیل سے حضرت حاجی صاحب کیلئے قربانی

بنام مولانا حکیم انظار احمد صاحب مرادآباد

کیا یہ ممکن ہے کہ میرے حساب میں ایک بکرا دس روپے تک میں خرید لیا جائے اور حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے اس کی قربانی کر دی جائے اس میں آدھا آپ رکھ لیں اور باقی ہمارے پاس بھیج دیں۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ص۳۲۳ ج ۱)

۲۰۲۔بعض ممبران شوریٰ کو جیل میں بند مدرسین کی تنخواہوں پر اعتراض

مجھ کو یہ معلوم ہوا ہے کہ بعض ممبران شوریٰ کو ان مدرسین کی تنخواہوں پر اعتراضات اور شبہات ہیں کہ جو ان دنوں قید و بند کے مصائب میں مبتلا ہیں۔اس لئے میں

مندرجہ ذیل امور کو پیش کرنا چاہتا ہوں۔آپ ممبران کے سامنے میرے خیالات رکھ دیں، ممکن ہے کہ اس سے کوئی روشنی حاصل ہو سکے۔

(۱)اس وقت جو حضرات گرفتار کئے گئے ہیں، وہ کسی فعل اختیاری مثلاً قانون شکنی وغیرہ کی وجہ سے نہیں پکڑے گئے ہیں۔ بلکہ حکومت نے مستقبل میں خطرہ کی وجہ سے دفعہ ۲۶ وغیرہ کے تحت نظر بند کر دیا ہے۔کوئی جرم ان حضرات پر عائد نہیں کیا ہے، نہ مقدمہ چلایا ہے اور نہ نظر بندی کی کوئی مدت متعین کی ہے۔اگر چہ یہ حضرات جمعیۃ علماء ہند اور کانگریس کے باضابطہ ممبر تھے مگر یہ چیز اس گرفتاری کا سبب نہیں ہوئی۔مولانا فخر الدین صاحب نہ صرف جمعیۃ علماء کے عام ممبر ہیں بلکہ وہ جمعیۃ علماء کی ورکنگ کمیٹی کے بھی ممبر ہیں۔اور ورکنگ کمیٹی کے اس اجلاس میں بھی شریک ہوئے ہیں جس میں سول نافرمانی کی تحریک پاس ہوئی تھی اور مولانا موصوف پاس کرنے والے بھی تھے، مگر وہ گرفتار نہیں ہوئے اور وہ ممبران جمعیۃ گرفتار ہوئے جو اس اجلاس کی صدارت یا رکنیت کررہے تھے۔مولانا عبدالحق صاحب مدنی جمعیۃ کے اجلاس کی صدارت کر چکے ہیں مگر وہ بھی گرفتار نہیں کئے گئے۔

خلاصہ یہ کہ گرفتاری ایک آسمانی اور ناگہانی مصیبت ہے جو ان اصحاب ثلٰثہ پر نازل ہوئی ہے۔کانگریس کی ممبری اس کا سبب نہیں۔ بہت سے کانگریس کے ممبران آج بھی آزاد ہیں۔حکومت کو ان حضرات کے بارے میں کیوں خطرہ پیدا ہوا۔اس کی ذمہ داری حکومت اور اس کے کارکنوں پر ہے۔ان حضرات کے کسی فعل پر نہیں ہے۔

(۲)مصائب سماویہ اور اتفاقیہ میں مثل امراض دردسر وغیرہ میں اسباق کا تعطل بدیہی امر ہے۔ایسے ہی ادائے فریضہ حج کے زمانہ میں ایام تعطیل کی تنخواہ دینا، بڑھاپے اور ضعف کے ایام میں پنشن کا جاری ہونا مشہور و معروف امر ہے۔

(۳)ان حضرات کی گرفتاری کسی مدت اور وقت کے ساتھ محدود نہیں، آج اگر حکومت بدل جائے تو ممکن ہے کہ کل یہ رہا ہو جائیں اور اسباق کو انجام دینے کے لئے

مستعد نظر آئیں، یا اگر حکومت کو اطمینان ہو جائے کہ مستقبل میں ان حضرات سے کوئی خطرہ نہیں ہے تو آج وہ ان کی قید و بند سے کنارہ کش ہو جائے۔

(۴) ارباب شعبۂ تعلیم کا جس طرح یہ فریضہ ہے کہ وہ تعلیمات کو جاری کریں، اسی طرح ان کا یہ بھی فریضہ ہے کہ قابل ترین مدرسین کو مہیا کریں اور ان کو علیحدہ نہ ہونے دیں، جنہوں نے سالہا سال خدمات انجام دی ہیں۔ظاہر ہے کہ ایسے مخلص ماہر قابل اہل تدریس بروقت اور ہر جگہ دستیاب نہیں ہوتے۔اور نہ ہر عالم اور ہر مدرس ادارہ کی قابل قدر خدمت انجام دے سکتا ہے اس لئے جب تک ایسے مدرسین کی ہمت افزائی اور ان کے ایام مصائب میں اہل وعیال کی خبر گیری نہ کی جائیگی، یہ متاع ہاتھ نہ آئے گی۔

(۵) مسلمانوں کے علمی مراکز صرف تعلیمی خدمات کے انجام دینے کے لئے نہیں بنائے گئے ہیں بلکہ مسلمانوں کی مذہبی دینی اور دوسری ضروری خدمات بھی ان کے فرائض میں سے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ جنگ روم وروس میں حضرت نانوتوی قدس سرہٗ اور مدرسین نے باقاعدہ دورے کئے اور چندہ کی ایک عظیم الشان مقدار جمع کر کے ٹرکی بھیجی۔اس زمانہ میں دارالعلوم دیوبند میں تعطل رہا اور تنخواہیں دی گئیں۔

جنگ بلقان میں حضرت شیخ الہندؒ اور دیگر مدرسین دارالعلوم نے تقریباً ایک ماہ سے زائد درسی خدمات بند کیں اور ملک میں دورے کر کے چندہ جمع کیا اور ہلال احمر کی شاندار اعانت کی۔

تحریک خلافت کے ایام میں مولانا حافظ احمد صاحبؒ اور مولانا حبیب الرحمٰن صاحب نے نمایاں حصہ لیا۔لاہور، گیا، سیوہارہ اجلا سہائے جمعیۃ وخلافت میں خود شریک ہوئے اور ملازمین و مدرسین بھی شریک ہوئے۔اور ان ایام کی تنخواہات بھی جاری رکھی گئیں۔

شاردا ایکٹ، حج بل، وقف بل وغیرہ کے لئے بھی اس قسم کی جدوجہد کی گئی،

مدرسین وغیرہ کی شرکت اوراسباق کے تعطل کی نوبت آئی۔شدھی سنگٹھن وغیرہ نحوستوں کے زمانے میں ملکانہ راجپوتوں کے علاقوں میں علماء اور مدرسین کے وفود بھیجے گئے اوران کی تنخواہیں جاری رکھی گئیں

ایسے اوقات میں کام کرنے والے علماء ہی ہوسکتے ہیں اگران کے اہل وعیال کی خبر گیری نہ کی جائے تو یقیناً اسلام اور مسلمانوں کا بہت زبردست نقصان ہوگا۔

مذہبی جلسوں اور مناظروں وغیرہ میں علماء اور مدرسین کا شریک ہونا اور تدریسی خدمات کو معطل کرنا نہ صرف آج بلکہ اسلاف کرام کے زمانہ سے چلا آتا ہے۔

پادری فنڈر سے مناظرہ، شاہجہانپور کا میلہ خداشناسی، روڑکی وغیرہ کے مناظرہ کے احوال کوملاحظہ کیجئے۔

جمعیۃ علماء ہند کو قائم کرنا، آزادی ہند کے لئے جدوجہد کرنا ان ہی دینی اور مذہبی خدمات کی وجہ سے اشد ضروری سمجھا گیا۔

اختلاف رائے اور چیز ہے۔پس جولوگ بھی اس میں حصہ لے رہے ہیں وہ کسی ادارۂ علمی کے مقاصد کے علاوہ کسی اور مقصد میں حصہ نہیں لے رہے ہیں۔

سیاسیات خواہ قدیمہ ہوں یا حاضر مذہب اسلام سے خارج نہیں بالخصوص اس زمانہ میں جب کہ موجودہ سیاسی مصائب ہر قسم کے مصائب کے لئے سرچشمہ بنے ہوئے ہیں، مسلمانان ہند ہر چہار جانب سے مذہبی بربادیوں میں مبتلا ہیں۔نیز بیرون ہند کے مسلمانوں کے مصائب بھی ہندوستان کی غلامی کے مرہون منت ہیں۔اس لئے مراکز علمیہ اس کی ذمہ داری سے کسی طرح سبکدوش نہیں ہوسکتے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ص۳۲۶ ج ۱)

۲۰۳۔مدرسہ شاہی کے فرائض

بالخصوص مدرسہ شاہی ابتداء سے مسلمانان مرادآباد کی مختلف ضروریات کا متحمل

رہا ہے۔اس کے مدرسین کے فرائض صرف تعلیمی نہیں رہے ہیں۔ بلکہ جب مسلمانوں کیلئے کوئی مذہبی ضرورت پیش آئی تو یہاں کے مدرسین اور علماء نے انجام دیں اور نہ صرف مراد آباد شہر میں بلکہ اطراف وجوانب اور ضلع کے باہر بھی انجام دی ہیں ۳۰ء ۳۲ء وغیرہ میں بھی مدرسین کو قید وبند کے واقعات سے دوچار ہونا پڑا ہے۔اور ان کو مدرسہ سے تنخواہیں دی گئی ہیں۔ ہاں اس زمانہ میں جب کہ جمعیۃ کی ہدایت کے مطابق بعض مدرسین نے جمعیۃ کے پلیٹ فارم سے سول نافرمانی کی،تو جمعیۃ نے ان کے اہل وعیال کا تکفل کیا۔

ان گرفتار مدرسین کے اسباق کا انتظام جب کہ مہتمم صاحب اور دوسرے مدرسین اس بناء پر کر رہے ہیں کہ تعلیم کا حرج نہ ہو اور گرفتار ہونے والوں کے اہل وعیال کی خبر گیری کی جائے تو بظاہر پس وپیش کی کوئی وجہ اجرائے تنخواہ میں معلوم نہیں ہوتی۔

مندرجہ بالا وجوہ کی بنا پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ حضرات ان کی تنخواہیں جاری رکھیں اور اس کا اختیار تمیزی مہتمم صاحب کے سپرد کردیں۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ص ۳۲۶ ج ۱)

۲۰۴۔ جانشین شیخ الہندؒ لکھنے پر اظہار ناراضگی

آپ حضرات آئے اور گئے۔ دوسری ملاقات کے شوق میں پہلی ملاقات کو بھی ناقص چھوڑا۔ میں پہلے ہی بوجہ خلاف قانون دوسری ملاقات سے مایوس تھا۔ مگر آپ نے اعتبار نہ کیا۔ خیر کی کوئی ضرورت بھی ایسی نہ تھی۔

مجھے آپکے لائے ہوئے رسالوں کو دیکھ کر سخت افسوس ہوا، حالانکہ خوش ہونا چاہئے تھا، ان رسالوں کے ٹائیٹل پر خلیفہ اور جانشین خاص کا لفظ میرے نام کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ یہ کس قدر ظلم، کذب اور افتراء ہے جس کو آپ حضرات خود سمجھتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے۔ خلیفہ ہونا بغیر تخلیف کے ممکن نہیں ہے۔ پھر حضرت شیخ الہندؒ نے کب

اور کس وقت مجھ کو اپنا خلیفہ بنایا۔ میں تو حضرت سے بیعت بھی نہیں، اگرچہ انہوں نے اپنے کرم وعنایت سے میری مکمل ظاہری و باطنی تربیت فرمائی۔ جس کی وجہ سے مجھ کو بے حد فوائد حاصل ہوئے۔

اسیری مالٹا کے زمانہ میں میری باطنی اصلاح کے لئے مخفی طریقے پر توجہ مبذول رکھی اور کیوں نہ رکھتے، میں ان کا ہی تھا اور ہوں۔ اگر میری قابلیت فاسد اور استعداد کاسد نہ ہوتی، تو بیشک آج میں آدمی ہوتا اور روحانی کمالات کا ایک گلدستہ نظر آتا، مگر بدقسمتی کا علاج کیا ہے۔

نہ شگوفہ ام ، نہ برگے، نہ ثمر، نہ سایہ دارم
درحیرتم کہ دہقاں بچہ کار کشت مارا

جیسے کالے توے پر کتنی ہی روشنی ڈالی جائے اس کا روشن ہونا اور اس کا روشن کرنا دونوں ممتنع ہے اسی طرح مجھ جیسے نالائق ونا کارہ کی حالت واقع ہوئی ہے۔

کعبہ بھی گئے پر نہ چھٹا عشق بتوں کا
زمزم بھی پیا پر نہ بجھی آگ جگر کی

مہربانی کر کے اس کے انسداد کی فکر کیجئے۔ جتنے ٹائیٹل ہیں ان کو جلوا دیجئے اور دوسرا ٹائیٹل چھپوایئے۔ جس میں خادم یا شاگرد شیخ الہند تحریر فرمایئے۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ص ۳۲۷ ج ۱)

۲۰۵۔ اگر آپ حضرات کا یہی معاملہ رہا تو بہت جلد مجھ کو ہندوستان چھوڑنا پڑے گا

اگر آپ حضرات مجھ کو اپنے میں سے شمار کرتے ہیں تو خیر، ورنہ میں یہاں سے نکلتے ہی حجاز کی فکر کروں گا، میں خود اپنے نفسی اذکار میں مبتلا ہوں مجھ کو عند اللہ اپنی خلاصی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ میں متحیر ہوں کہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے کس بنا پر

میرے ساتھ یہ (یعنی خلافت کا) معاملہ فرمایا۔ اور لوگوں میں کیوں اس کی اشاعت ہوئی۔ کاش مولوی عاشق الٰہی صاحب وغیرہ کسی سے اس کا تذکرہ نہ فرماتے۔ ایسی باتوں کی وجہ سے بڑوں پر دھبہ آتا ہے۔ ان کی وقعت نظروں سے گر جاتی ہے۔

خدا نے تین ایسے برگزیدہ بندے جو کہ حقیقی نائب ختم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم تھے مجھ کو دکھلائے اور کم بیش ان کی صحبت عطاء ہوئی مگر محرومی کے سوا کوئی چیز ہاتھ نہ لگی۔ خدا کے لئے مجھ پر رحم کیجئے۔ اور اس قسم کی تشہیروں سے عالم کو گمراہ نہ کیجئے۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ص ۳۲۸ ج ۱)

۲۰۶۔ رزق کا کفیل دار العلوم نہیں ہے

ہماری فکر مت کرو ہم تو ساون کی جھڑیاں ہیں۔ ہم کو اللہ تعالیٰ نے حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی جوتیاں سیدھی کرنے کی نعمت سالہا سال تک نصیب فرمائی ہے۔ اسی طریقہ سے دربار رشیدی اور امدادی تک پہونچایا۔ ہم انشاء اللہ ان کے طریقے پر مرٹیں گے۔ خواہ عزت ہو یا ذلت، تکلیف ہو یا راحت، کوئی دوست رہے یا دشمن بنے۔ ہماری یہی دعا ہے کہ اللہ ان ہی بزرگوں کے نقش قدم پر چلائے اور مارے۔ آمین۔ ہم کو دار العلوم سے نکالا جائے ہم خوش ہیں، رکھا جائے ہم خوش ہیں۔ رزق کا کفیل دار العلوم نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہے۔ روکھی سوکھی روٹی کہیں نہ کہیں سے دیگا۔ گورنمنٹ مجھ کو مسلمانان ہند میں اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتی ہے۔ میں اس کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتا ہوں۔ میں ہر مصیبت جھیلنے کے لئے باری تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے تیار ہوں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۳۴۲ ج ۱)

۲۰۷۔ کانگریس غیر قانونی جماعت ہے، میں یو، پی کا نائب صدر ہوں

میرے خیلات اور کلمات شارع عام پر ظاہر ہیں۔ جب گورنمنٹ برطانیہ یہاں موجود ہے اور اس کی پالیسی موجود ہے، اس وقت تک میں کیا، ساری قوم اور سرگرم

کارکنوں کے لئے آزادی تقریباً ناممکن ہے۔ ہماری عین تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو حضرت شیخ الہندؒ کا سچا تابعدار بنائے اور اسلاف کرام، انبیاء علیہم السلام اور حق تعالیٰ کی رضا نصیب ہو۔ برطانیہ اور اس کے بہی خواہ ہم سے ناراض ہوں، ان سے تکالیف پہونچیں، وہ ہم کو برباد کریں کسی کی پرواہ نہیں ہے۔ بحمد اللہ مطمئن الخاطر ہوں، خوش وخرم ہوں، مستقبل کی طرف سے مجھے پورا اطمینان ہے اور آخرت کی طرف سے امیدیں بہت قوی ہیں۔ خلاف توقع حضرت شیخ الہندؒ اور حضرت گنگوہیؒ کی خواب میں زیارتیں کئی بار ہو چکی ہیں جو کہ نہایت امید افزا ہیں۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ص ۳۳۷ ج ۱)

۲۰۸۔ ہم کو کسی سے دشمنی نہیں ہے

ہم کو کسی بھی دشمنی نہیں ہے۔ صرف برطانیہ، اس کے اعوان دشمنان اسلام سے دشمنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جلد سے جلد برباد کردے اور مثل عاد وثمود ان کا نام صفحہ ہستی سے مٹادے۔ آمین۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ۳۳۹)

۲۰۹۔ جمعیۃ علماء ہند کا مسلم لیگ سے اتحاد وتعاون

۱۹۳۶ء کے الیکشن کے لئے مسٹر محمد علی جناح نے جمعیۃ علماء ہند سے۔۔ اتحاد وتعاون چاہا۔ وہ زمانہ ولنگڈن کی حکومت کا تھا اور آزادی خواہ جماعتوں کی ہر قسم کی غیر قانونی جدوجہد پر سخت قسم کی قانونی پابندیاں عائد تھیں۔ مسٹر جناح نے چند گھنٹہ ہم سے گفتگو کی۔ اور اپنی درخواست پر زور دیا کہ میں مسلم لیگ کے اندر رجعت پسند طبقہ سے عاجز آگیا ہوں، ان کو رفتہ رفتہ لیگ سے خارج کر کے صرف آزاد خیال اور ترقی پسند لوگوں کی جماعت بنانا چاہتا ہوں۔ اور یہ آپ لوگوں کے تعاون کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ اس لئے آپ لوگ اس میں داخل ہو جائیں۔ ہم نے کہا کہ اگر آپ ان لوگوں کو لیگ سے خارج نہ کر سکے تو کیا ہوگا۔ تو انہوں نے کہا کہ اگر ایسا میں نہ کر سکا تو میں

خود آپ لوگوں میں آ جاؤں گا۔ لیگ کو چھوڑ دوں گا۔ اس پر مولانا شوکت علی صاحب اور دوسرے حضرات نے اطمینان کا سانس لیا۔ اور تعاون کرنے پر تیار ہو گئے۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ص۳۵۲ ج ۱)

۲۱۰۔ دارالعلوم سے پونے دو مہینہ کی رخصت بوضع تنخواہ

میں نے دارالعلوم سے پونے دو مہینے کی رخصت بوضع تنخواہ لے کر اتنی جد و جہد کی کہ ایگریکلچرشٹ پارٹی بوضع اور دوسرے رجعت پسند امیدواروں کو شکست ہوئی اور لیگ کے تیس سے زائد ممبر کامیاب ہوئے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص۳۵۲ ج ۱)

۲۱۱۔ چودھری خلیق الزماں صاحب کا خط

مجھ کو چودھری خلیق الزماں صاحب نے خط لکھا کہ آپ نے تین برس کی مردہ لیگ کو زندہ کر دیا۔ ہم نے عام مسلمانوں سے لیگ کا تعارف کرایا اور اس کی آواز کو ہر جگہ پہونچایا۔ اس وقت مسٹر جناح نے جمعیۃ کا تیار کیا ہوا مینوفسٹو قبول کیا۔ اور اسکو اخبار ''تیج'' میں شائع کیا جس کی پہلی دفعہ یہ تھی کہ اسمبلیوں اور کونسلوں میں اگر کوئی خاص مذہبی مسئلہ پیش ہوگا تو جمعیۃ علماء ہند کی رائے کو خاص وقعت اور اہمیت دی جائے گی۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص۳۵۲ ج ۱)

۲۱۲۔ مسلم لیگ نے کامیاب ہونے کے بعد اپنے عہد و پیمان کو توڑ دیا

مگر افسوس کہ لیگ نے کامیاب ہونے کے بعد پہلے ہی اجلاس لکھنو میں اپنے عہد و پیمان کو توڑ دیا اور ان انگیریز پرست خوشامدی رجعت پسند لوگوں کو پارٹی میں

داخل کرنے کے پرزور طریقے سے خواستگار ہوئے۔ حالانکہ انکو خارج کرنے کا اعلان کیا تھا اور علی الاعلان ان کی مذمت کی تھی ان کے بارے میں ہر شخص کو معلوم تھا کہ انکی زندگی قومی تحریکات کی مخالفت اور انگریز پرستی میں گذری ہے۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ص۳۵۲ ج ۱)

۲۱۳۔ جناح صاحب کا ارشاد، وہ پولیٹکل وعدے تھے

جب جناح صاحب سے کہا گیا کہ آپ نے وعدہ کیا تھا کہ ان لوگوں کو نکال دیا جائے گا، آج ان ہی کو لیگ میں لانے کیلئے آپ خود کوشاں ہیں، تو بگڑ کر کہا کہ وہ پولیٹکل وعدے تھے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی باتیں خلاف عہد و پیمان کیں جس کی وجہ سے سخت مایوسی ہوئی اور بجز علاحدگی کے کوئی صورت سمجھ میں نہیں آئی۔ انہوں نے مرکزی اسمبلی میں شریعت بل پاس نہ ہونے دیا، قاضی بل کی سخت مخالفت کی، انفساخ نکاح کے متعلق غیر مسلم حاکم کی شرط قبول کرلی۔ آرمی بل پاس کردیا۔ اس کے علاوہ اور بہت سی اسی قسم کی باتیں کیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص۳۵۲ ج ۱)

۲۱۴۔ جناح صاحب اور مسلم لیگ برطانیہ کے حامی و مددگار تھے

دس سالہ مدت میں ایسے معاملات کئے جس سے ہمیں یقین ہوگیا کہ یہ حضرات مسلمان اور ملک کی مصالح کے لئے کچھ کرنے والے نہیں ہیں بلکہ ان کی ہمدردیاں سرمایہ داروں، رجعت پسندوں، جاہ پرستوں کے ساتھ ہیں۔ اسی کے ساتھ ساتھ برطانیہ کے حامی اور مددگار ہیں اور حسب تصریحات مینوفسٹو گورنمنٹ بھی ان کی حامی ہے۔

اب آپ ہی غور فرمائیں کہ ایسی صورت میں ان کے ساتھ رہنا اور ان کی مدد کرنا کس طرح پر جائز ہوسکتا ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص۳۵۲ ج ۱)

۲۱۵۔ غیر مسلم کے ساتھ دوستی مسلم لیگ کا دستور اساسی

غیر مسلم کے ساتھ اتحاد اور دوستی بڑھانا آل انڈیا مسلم لیگ کے دستور اساسی دفعہ نمبر۲ ضمن نمبر۳ میں لکھا ہوا ہے۔ دیگر اقوام ہند کے ساتھ مسلمانوں کے دوستانہ تعلقات اور اتحاد بڑھانا، مذکورہ بالا احوال پر غور فرمایئے۔ پھر دیکھئے کہ آپ حضرات کا مسلم لیگ اور اس کے امیدواروں کی امداد کرنا اور جمعیۃ علماء اور مسلم پارلیمنٹری بورڈ کے امیدواروں کو ناکامیاب بنانا کہاں تک درست ہوسکتا ہے۔ کانگریس سے آپ کا تنفر اگر کسی خاص شخص سے اس کی غلط کاریوں کی بنا پر ہے تو بات دوسری ہے۔ لیکن اگر نفس کانگریس اور اس کے اصولوں سے ہے تو میری سمجھ سے بالا ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص۳۵۳ ج ۱)

۲۱۶۔ نوجوان طلبہ کو اپنی تعلیم پوری کرنی چاہیے

میری ہمیشہ سے یہی رائے ہے کہ طلباء کو صرف تعلیم سے واسطہ رکھنا چاہیے۔ ہاں اوقات فارغہ میں حصہ لے سکتے ہیں۔ آپ کے صاحبزادے صاحب نے جو طریقہ اختیار کر رکھا ہے بالکل غلط ہے۔ بالفعل اپنی علمی استعداد کے لئے جدو جہد کرنی چاہیے۔ تعلیمی پروگرام پورا ہو جانے کے بعد جو چاہیں کریں، ان کو اختیار ہے۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ص۳۵۴ ج ۱)

۲۱۷۔ مہمان کی غلطی پر حضرتؒ کا معافی چاہنا

مولانا شمس الدین مبارکپوری کے نام

مولوی صاحب موصوف جبکہ میں ایک جلسہ میں تقریر کرنے جا رہا تھا۔ سڑک پر ملے، میں نے ان سے کہا مکان پر چلئے، میں ایک گھنٹہ کے بعد آؤں گا، میں نے گھر پہونچ کر تلاش کیا۔ کھانے کے وقت معلوم کیا۔ مگر کچھ پتہ نہ چلا، بعد میں معلوم ہوا کہ

کسی مسجد میں بھوکے پیاسے سوگئے تھے۔ جس کا مجھے بہت افسوس ہے میں ان سے معافی طلب کرتا ہوں۔ صبح میں سفر میں روانہ ہوگیا تھا۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص۳۶۱ ج ۱)

۲۱۸۔ آئندہ تقسیم کا بار مجھ پر نہ ڈالیں

نواب ساجد حسین میاں سرائے سنبھل کے نام

مبلغ ایک سو روپے کا منی آرڈر موصول ہوا، حسب الحکم جہاں جہاں مناسب سمجھا گیا بطور صدقہ نافلہ دے دیا گیا۔ میں امیدوار ہوں کہ آئندہ اس کی تقسیم کا بار مجھ پر نہ رکھیں گے بلکہ اپنی صوابدید کے مطابق سنبھل وغیرہ میں تقسیم کر دیا کریں گے۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ص۳۶۴ ج ۱)

۲۱۹۔ میں حضرت مجدد کی اولاد میں سے نہیں ہوں

آنجناب کسی غلطی میں نہ رہیں۔ میں حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی اولاد میں سے نہیں ہوں۔ حضرت کی اولاد کے لوگ رامپور اور دہلی میں خانقاہ مجددیہ میں موجود ہیں۔ نیز میرے مرشد وآقا حضرت گنگوہی قدس سرہ ہیں انہوں نے اگرچہ مجھ کو چاروں طریقوں میں بیعت فرمایا تھا۔ جن میں سے طریقہ نقشبندیہ مجددیہ بھی ہے۔ مگر اصلی طریقہ اور عام تعلیم حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی چشتیہ صابریہ کی تھی، اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ کسی اور بزرگ کا قصد فرمائیں جو کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز سے جسمانی اور روحانی دونوں نسبتیں رکھتا ہو یا صرف روحانی رکھتا ہو، مگر متبع شریعت اور ماہر طریقت ہو میری باطنی حیثیت بہت گندی ہے۔ پھر اصلی مقصد جس کو آپ تلاش کر رہے ہیں وہ مجھ میں مفقود ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ۳۶۵)

۲۲۰۔ ڈاکٹری علاج میں کوئی حرج نہیں

اگر کسی دوا کے متعلق یہ معلوم ہوجائے کہ وہ ناپاک وناجائز ہے تو اس دوا کو

استعمال نہ فرمایئے۔مطلقاً ڈاکٹری علاج میں کوئی حرج نہیں۔حضرت شیخ الہندؒ ڈاکٹر عبدالرحمٰن وغیرہ کا علاج کرتے رہے ہیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص۳۶۶ج ۱)

۲۲۱۔جمعیۃ علماء کا قیام ہر زمانہ میں مسلمانوں کے لئے لازم ہے

ہم ہرگز اس کو روا نہیں رکھتے کہ احکام شرعیہ میں ادنیٰ سا بھی تغیر کیا جائے اور کسی مسلم یا غیر مسلم کی قیادت کے ماتحت کوئی بھی شرعی حکم چھوڑا جائے۔اسی وجہ سے جمعیۃ علماء کا قیام ہر زمانہ میں لازمی اور ضروری سمجھتے ہیں تاکہ مسلم اس کی ہدایت پر عمل کریں۔اور جہاں تک ہم سمجھتے ہیں۔جمعیۃ نے یہی طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔وہ قوت باطل سے دب کر احکام میں کوئی تغیر نہیں کرتی اور نہ آج تک اس نے ایسا کیا ہے۔اور نہ وہ کسی طمع اور لالچ میں آ کر کسی کی مداہنت کرتی ہے اور نہ اس نے آج تک ایسا کیا ہے ناواقفین شریعت اپنے اپنے خیال کے مطابق تنقیدات اور اعتراضات کی بوچھار کرتے رہتے ہیں۔مگر انہوں نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو کب معاف کیا تھا، جو آج ان سے کوئی امید کی جائے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص۳۹۲ج ۱)

۲۲۲۔مولانا آزاد اسلامی فرائض کی ادائیگی میں جفاکش وجانباز ہیں

مولانا ابوالکلام آزاد کی ذہانت اور علوم عربیہ کی واقفیت میں کسی کو کلام نہیں ہوسکتا۔ان کی تصنیف اور مضامین اس کے گواہ ہیں۔میں نے بارہا ان کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔اور جماعت میں شریک ہوا ہوں۔میں نے کبھی ان کو شراب پیتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ شراب کے نشہ میں پایا۔جو لوگ ان پر اس قسم کے الزام لگاتے ہیں وہ

چشم دید واقعہ ذکر نہیں کرتے۔ اپنے مخالف پر ایسے اعتراضات کرنا مسلمانوں میں ہر زمانہ میں مشاہد ہوتے رہے ہیں۔ ویسے مولانا میں بعض کمزوریاں بھی ہیں۔ جیسے وہ جماعت کے ساتھ نماز پنجگانہ کیلئے مسجد میں ادا کرنے کے پابند نہیں ہیں۔ داڑھی ایک قبضہ کی مقدار میں نہیں رکھتے۔ فوٹو کھنچواتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

مگر وہ اہم مقصد جو کہ فریضہ اسلامی ہے اس میں یقیناً وہ نہایت استقلال اور عالی ہمتی جفاکش اور جانباز ہیں۔ ان کو دینی ہمدردی بھی بڑے پیمانے پر حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے اور اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ص ۱۰۱۴ ج ۱)

۲۲۳۔ رؤسا ءصرف مادیت کے پرستار ہوتے ہیں

اہل دنیا رؤسا سرمایہ دار صرف مادیت کے معترف، ولدادہ اور پرستار ہوتے ہیں۔ ہم جیسوں کو وہ کیا خاطر میں لائیں گے۔ میرے تعلقات اہل ثروت سے نہایت ہی کم بلکہ تقریباً معدوم ہیں۔ یہ لوگ نہ پیر کے ہوتے ہیں نہ فقیر کے۔

۲۲۴۔ قضاء عمری کے متعلق ایک شبہہ

حضرت مولانا نجم الدین صاحب اصلاحی نے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ کی خدمت میں قضاء عمری کے متعلق یہ شبہہ پیش کیا کہ جب توبہ کر کے کوئی شخص نماز کا پابند ہو گیا۔ اب کوئی نماز قضا نہیں ہوتی تو پھر توبہ نے ماقبل کو بھی ذمہ سے ساقط کر دیا۔ اب پھر قضاء عمری کی کیا ضرورت ہے؟

جواب:۔ نمازوں کے قضا ہونے کی وجہ سے دو باتیں پیدا ہوتی ہیں۔ ایک وہ گناہ جو عدول حکمی کی بنا پر ہوتا ہے۔ دوسری چیز ہے فراغت ذمہ یعنی نماز جو وقت کی بنا پر واجب ہوتی تھی تو توبہ اور اس کی قبولیت کی بنا پر وہ گناہ جو عدول حکمی اور احترام وقت

کے ٹھکرانے سے ہوا ہے وہ زائل ہو جائے گا مگر فراغت ذمہ تو جب ہی ہو گا جب کہ ماوجب کو ادا کر دیا جائے۔ اس لئے قضا ضروری ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ۳۱۴)

۲۲۵۔ یہ کیسے معلوم ہو کہ فلاں عمل شیطانی ہے۔ اور فلاں عمل غیر شیطانی؟

جواب:۔ جملہ امور میں نیت کا دخل ہے جو کہ اعمال کے لئے بمنزلہ روح ہے۔ اگر ابتدائی نیت لوجہ اللہ ہے تو وہ عمل صحیح ہے۔ اور اگر ابتدائی نیت لوجہ الغیر ہے تو اس عمل کے شیطانی ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ چاہے اس کو کتنا ہی سنوارا کیوں نہ جائے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص۳۱۴ ج ۱)

(تمت جد اول ۲،۴،۴،۱۳،۱۴۱۴ج)

۲۲۶۔ مولانا نجم الدین کی تصنیف ''یادگار سلف'' کو دیکھ کر اظہار تاثر

میں نے حضرت مولانا نجم الدین صاحب اصلاحی کی تازہ تصنیف ''یادگار سلف'' جس میں حضرت مولانا سید محمد امین صاحب نصیر آبادی قدس سرہ العزیز کے احوال اور مناقب ذکر کیے گئے ہیں، دیکھی۔ مولانا نجم الدین صاحب کی مساعی عالیہ ہر طرح مستوجب تشکرات ہیں جنہوں نے سلف صالحین کی یادگار کے سلسلہ میں ایک بیش بہا ذخیرہ کا اضافہ فرمادیا ہے۔ اور خلف کے لئے اسوۂ حسنہ کا عظیم الشان سرمایہ مہیا کر دیا۔ میں بارگاہ عالی میں دست بدعا ہوں کہ وہ کریم کارساز موصوف کو اس کے صلہ میں اجر جزیل اور ثواب جمیل سے نوازے۔ اور اس تصنیف سے امت محمدیہ کو صراط مستقیم اور مسلک صحیح کے لئے معین اور حاصل کرنیکا موقع اور فیض بہم پہنچائے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ص ۴ ج ۱)

۲۲۷۔ایک سوال صبر مقدم ہے یا شکر

جواب:۔صبر مقدمۂ شکر ہے۔اس لئے اس کو مقدم کیا جانا ضروری ہے۔صبر میں نفس کے خلاف کوشش ہوتی ہے۔اس لئے اس کو بہت مشکل سے تھامنا ہوتا ہے۔بدیں وجہ تاکید زیادہ ہونی لازم ہے۔بخلاف شکر کے کہ اس میں اس قدر نفس پر مشقت نہیں ہوتی۔ورنہ اصلی عبادت شکر ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۷ ج ۱)

۲۲۸۔میرے نکاح پڑھنے کیلئے مہر فاطمی کیوں شرط ہوتی ہے

مولانا نجم الدین صاحب اصلاحی فرماتے ہیں کہ عرصہ ہوا،مولانا سید سلیمان ندوی نے اپنی صاحبزادی کا نکاح مہر فاطمی پر خود پڑھادیا۔اور حضرت تھانویؒ کو اطلاع دی کہ شکر ہے کہ باپ نے بیٹی کا نکاح مہر فاطمی پر باندھ دیا ہے۔اور بہ یک کرشمہ دونوں سنتوں پر عمل ہوگیا۔حضرت تھانویؒ نے جواب میں فرمایا کہ:سلیمان کی حکومت میں رعایا کی حق تلفی کیوں کی گئی۔اور مہر مثل جو عروسہ کا شرعی حق تھا محروم رکھا گیا۔

حضرت مدنیؒ کا مہر فاطمی پر اصرار دیکھ کر خلجان ہوا کہ یہ دونوں بزرگ مشائخ اور ائمہ وقت ہیں۔رفع خلجان کے لئے بارگاہ مدنی میں رجوع کیا تو یہ والا نامہ شرف صدور لایا۔

محترم مولانا:مہر فاطمی کے متعلق حضرت تھانویؒ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے سمجھنے سے قاصر ہوں۔

(۱) حضرت نانوتویؒ،حضرت گنگوہیؒ،حضرت شیخ الہند قدس اللہ اسرارہم نے

اپنے اپنے متعلقین کا نکاح مہر فاطمی پر کیا ہے جو کہ یقیناً حضرت تھانویؒ سے اعلیٰ وارفع تھے اوران کے اساتذہ تھے۔

(۲) ہندوستان کے رواج عامہ میں مہر وصول نہیں کیا جاتا ہے اگر کبھی ضرورت ہوتی ہے تو طلاق یا موت کے بعد صاحب جائداد کے یہاں ہوتی ہے۔ ورنہ عموماً مہر کا مانگنا۔ وصول کرنا، نہ قبل العقد نہ بعد العقد کبھی نہیں ہوتا۔ بلکہ عادۃً نہایت معیوب شمار ہوتا ہے۔ کیا یہ حق تلفی نسواں نہیں ہے۔ اگر اس عادت کو چھوڑ دیا جائے اور مہر کے ادا کرنے کی رسم جیسے کہ مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ میں جاری ہے کر دی جائے۔ تو یقیناً عورتوں کو بہت آسانیاں اور آسائشیں ہو جائیں، یہ حق تلفی کیوں کی جارہی ہے۔

(۳) مہر مثل بہت سے خاندانوں کے اتنے ہیں کہ موجودہ زمانہ کا ہندوستانی مسلمان اس کے ادا کرنے کا خیال بھی نہیں کر سکتا، واقعیت تو در کنار، کتب فقہ میں یہ جزئیہ موجود ہے کہ اگر نکاح میں زوج کا ارادہ مہر ادا کرنے کا نہ ہو تو زوجین کا اجتماع سفاح ہوگا۔ بتلایئے کہ وہ خاندان جو کہ حکومت اسلامیہ کے زمانہ میں لاکھوں بلکہ کروڑوں کے مالک تھے۔ آج بھی ان کے یہاں لاکھوں کی مقدار پر مہر چلے آتے ہیں اور بہت سے خاندان والے زیادہ سے زیادہ مہر کی عادت کئے ہوئے ہیں اور یہ محض تفاخر اور نام آوری کے لئے، اور اس پر بھی باراتوں میں اس قدر ردوقدح ہوتی ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ شرافت اور عالی خاندان کا معیار ہی ان بیوقوفوں کے یہاں مہر کا عالی تر ہونا ہو گیا ہے۔ ان صورتوں میں زوج کیسے ادائے مہر کا ارادہ کر سکتا ہے۔ اس کے گھر میں اتنے کا ورثہ بھی نہیں جتنا مہر باندھا جاتا ہے، زباں زد یہ ہو گیا ہے کہ بیوی سے معاف کرالیں گے۔ بلکہ بعض بیوقوف تو پہلی ہی شب میں بیوی کو مجبور کر کے معاف کرا لیتے ہیں۔ ایسی صورت میں ادائے مہر کا ارادہ کہاں پایا جاتا ہے۔

(۴) حضرت عمرؓ نے کیوں نہ اس حق تلفی کا احساس کیا اور مغالاۃ فی الصداق سے کیوں منع کیا۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج اور نہایت کو نظیر میں

پیش کیا۔

(۵) جس طرح غلط رسوم کی اصلاح کی کوشش کی گئی ہے اس کی بھی ہونی چاہئے۔

(ایک سو بتیس تولہ چاندی (۵۰۰ درہم) ایسی مقدار ہے کہ عام طور پر ہر مسلمان ادا کرسکتا ہے۔ اور اس کا ارادہ بھی رکھ سکتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ ایک متبرک طریقہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا کا ہے جس سے فال حسن اور برکات عظیمہ کا موقع حاصل ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب ہندستانی اذہان میں مہر کا وصول کرنا موجود ہی نہیں ہے اور نہ اس کو معاوضہ بضع شمار کیا جاتا ہے۔ بلکہ شرعی رسم خیال کرکے اس کو ذکر کردینا ضروری سمجھا جاتا ہے تو کیوں نہ وہ عدد لیا جائے جو سب سے برکت والا ہو، نہ ادنیٰ ترین مقدار مہر (دس درہم) ہو اور نہ اعلیٰ ترین (قناطیر مقنطرہ) ہو، اس سے زیادہ شرافت کیا ہوگی کہ یہ مہر سیدۃ نساء اہل الجنۃ اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کے ٹکڑے کا ہے فاطمۃ بضعۃ منی حدیث پر غور فرمائیے۔

باوجود ان امور کے اگر میں خود نکاح پڑھتا ہوں تب یہ شرط ہوتی ہے اور اگر پڑھنے والا کوئی دوسرا ہوتا ہے تو شرط نہیں ہوتی ۔۔۔ میں شریک ہوجاتا ہوں۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ص۱۰ ج ۱)

۲۲۹۔ تیر قضا کی نبی یا ولی کی دعا روک سکتی ہے

مرض دق میں مبتلا ہونے کی وجہ سے جن صاحب کے لئے دعا کا حکم ہے انشاء اللہ تعالیٰ تعمیل حکم کروں گا۔ مگر دعا تیر قضاء کو جب روکتی ہے کہ نبی یا ولی کی ہو، مجھ جیسے نفس پرور کا کیونکر یہ حال ہوسکتا ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص۱۰ ج ۱)

۲۳۰۔ مبارک پور اور سکرور کا موٹر کا بار صرف میری وجہ سے اٹھانا پڑا

میں خیال کرتا ہوں کہ مبارک پور اور سکرور کے آنے میں موٹر کار کا بار عظیم دونوں جگہ صرف میری وجہ سے آپ حضرات کو اٹھانا پڑا۔ ورنہ ریل اور چھکڑے یا پیدل میں

اس کا آدھا تہائی بھی نہ خرچ ہوتا۔ میں اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا کہ آپ کو اور مولانا عبدالباری صاحب مبارکپوری کو اس قدر زیرباری پر یقیناً۔۔۔دل میں افسوس اور صدمہ ضرور ہوا ہوگا اگر چہ زبان سے شرم کی وجہ سے کچھ نہ کہہ سکیں۔ میں نے بے حد ظلم کیا ہے۔ اس لئے انشاء اللہ اب آئندہ آپ حضرات کبھی میرا نام نہیں لیں گے۔ پھر آپ کا والا نامہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ آپ حضرات پھر اس قسم کا پروگرام تجویز فرمارہے ہیں۔ اگر یہ میری طفل تسلی کیلئے ہے تو شکر گزار ہوں اور اگر واقعی ہے تو آپ حضرات کو غور کرنا چاہئے، کہ مجھ جیسے ناکارہ انسان کی وجہ سے اس قدر زیر باری اور تکلیف برداشت کرنا کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۱۱ ج ۱)

۲۳۱۔ اصلاح وتبلیغ میں ہمیشہ قول لین کا خیال رکھنا چاہئے

آپ کو ہمیشہ تبلیغ واصلاح میں جناب باری عز اسمہٗ کا ارشاد فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا اور اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ کا خیال رکھنا چاہئے۔ اول الذکر حکم اس فرعون کے بارے میں ہے کو کہ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى کا داعی تھا اور ثانی الذکر فراعنہ عرب کے متعلق ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۱۱ ج ۱)

۲۳۲۔ مکتوبات کی جمع وترتیب اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو کیجئے

مکاتب کے متعلق میں نے جو کچھ کہا ہے وہ اپنی بے بضاعتی اور جہالت کی بنا پر ہے۔ احباب اللہ تعالیٰ کی پردہ پوشی کی بنا پر میرے ساتھ حسن ظن رکھتے ہیں اور معاذ اللہ ایسے ایسے القاب اور خطابات سے یاد فرماتے ہیں کہ بڑے بڑے اولیاء

اللہ ایسے ایسے القاب اور خطابات سے یاد فرماتے ہیں کہ بڑے بڑے اولیاء اللہ اور علماء امت کے لئے سزاوار ہوں نہ کہ مجھ جیسے ناکارہ کے لئے یہ تو یقیناً میرے لئے خوش بختی ہے کہ ایسے ایسے اہل اللہ اور اکابر عظام کے در تک پہونچا کہ وہ نہ صرف نمونہ سلف تھے بلکہ فخر اسلاف تھے۔ مگر میں اپنی کسل مندیوں کی بنا پر خالی ہی رہا۔

تہی دستان قسمت راچہ سود ازرہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

اگر اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے تو نجات کی امید ہے۔ ورنہ انتہائی ہلاکت کا استحقاق ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میرا علم نہایت کم اور محدود ہے اور بہت کم ہے۔ اگرچہ اکابر کے حسن ظن کی بنا پر صدارت دارالعلوم کی جگہ دے دی گئی ہے۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ مجھ میں اس کی قابلیت نہیں ہے۔ حافظہ نہایت کمزور، سمجھ بہت گری ہوئی اور ناقص ہے اخلاق اور اعمال بہت گندے ہیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ خطوط کے لئے چونکہ فرصت بہت کم ہوتی ہے۔ ڈاک کی کثرت بہت زیادہ ہے۔ اس لئے مکان پر خالی وقت نہیں ملتا۔ سفروں میں چلتی ہوئی ٹرینوں میں جوابات لکھنے پڑتے ہیں اس لئے مضامین میں غلطی کا احتمال بہت زیادہ ہے۔

ان وجوہ کی بناء پر میں نے کہا تھا کہ کوئی فائدہ سمجھ میں نہیں آتا۔ ان کا شائع ہونا اس دعویٰ کے مرادف ہے کہ "ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں" مکاتیب حضرت مجدد صاحب قدس سرہٗ اور اس پایہ کے بزرگوں کے اس قابل ہیں۔ ہم جیسے تو اسی قابل ہیں کہ ہم کو گوشہ گمنامی میں رکھا جائے۔ ان باتوں کے باوجود اگر آپ اس کو مفید سمجھتے ہیں تو کر لیجئے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۱۷ ج ۲)

۲۲۳۔ اسارت مالٹا کے زمانہ میں چھ افراد خاندان راہئی ملک عدم

غالباً آپ کو تفصیلی کیفیت ہمارے اعزہ و اقرباء کی معلوم ہوئی ہوگی۔ احقر کے

جدا ہونے کے بعد تقدیر الٰہی نے وہ افتادیں ڈالیں کہ جن کا بیان مشکل ہے اس میں چھ آدمی ہمارے خاندان کے واہئی ملک عدم ہوئے۔ والد صاحب، والدہ صاحبہ، میری اہلیہ، میرا بچہ اخلاق احمد، اہلیہ بھائی مولانا سید احمد صاحب، (بانی مدرسہ علوم شرعیہ مدینہ منورہ) دختر بھائی سید احمد صاحب، بھائی صاحبان مع والد صاحب مرحوم اڈریا نوپل میں بند تھے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص۲۵ ج ۲)

۲۳۴۔ حضرت شیخ الہندؒ مالٹا میں نہایت صابر وشاکر ہیں

حضرت مولانا خارق العادت استقامت کے ساتھ نہایت صابر وشاکر ہیں۔ اشغال واوراد میں مشغول رہتے ہیں۔ ایسی تنہائی کہاں ملی تھی۔

؎ حاشیہ مولانا اصلاحی صاحب

تنہائی کے سب دن تھے تنہائی کی سب راتیں
اب ہونے لگیں ان سے خلوت میں ملاقاتیں

۲۳۵۔ مالٹا میں سورہ تراویح

اس وقت ماہ رمضان میں احقر روزانہ نوافل میں ڈھائی پارہ سناتا ہے اور ایک مصری حافظ ڈیڑھ پارہ پڑھاتے ہیں اور لوگوں کے ہونے کی وجہ سے سورہ تراویح ہوتی ہے ہم سب بہر حال صابر وشاکر ہیں۔ خوش ہیں ''مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ'' دنیا میں اگرچہ بعد ہے لیکن فضل الٰہی سے قوی امید ہے کہ اپنے بزرگوں کے جملہ وابستگان کو ایک سایہ میں فرمائے گا۔ جسمانی بُعد بُعد نہیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص۲۷ ج۔۲)

۲۳۶۔مولانا مرتضیٰ حسن کو نہ آنیوالے موعودہ پارسلوں کا شکریہ پہونچادیں

مولانا مرتضیٰ حسن صاحب چاندپوری ایک سال سے پوچھ رہے ہیں کہ وہاں کن چیزوں کی ضرورت ہے اور بھاؤ کیا ہے۔اور دعویٰ مع وعدہ کررہے ہیں کہ ہم ایسے ایسے اور اتنے اتنے پارسل بھیجیں گے۔مگر نہ معلوم کہ یہ کافور ملک مصر کی سخاوت حسب قول متنبّی کیا انہیں کی روح میں حلول کرگئی ہے مگر تاہم شکر گزار ہیں۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ص ۲۸ ج۔۲)

۲۳۷۔ہم اپنی آزادی کی ابھی کوئی خبر نہیں

عموماً مالٹا کے قیدیوں کو سرکاری طور پر آزادی کی۔۔۔خبر دی جاچکی ہے فقط آگبوٹ کا انتظار ہے۔مولانا دامت برکاتہم (یعنی حضرت شیخ الہندؒ) بخیر وعافیت ہیں،سلام فرماتے ہیں۔مولوی عزیر گل اور وحید بھی سلام کہتے ہیں۔بھائی سید احمد بخیریت مدینہ منورہ پہونچ گئے۔محمود احمد مع متعلقین بعض اعذار کی وجہ سے شام میں رہ گئے۔بہت سے اہل مدینہ ابھی تک شام میں ہیں۔نہ معلوم آپ کا قیام مرادآباد میں کیوں ہے۔مولوی قدرۃ اللہ صاحب مدرسہ شاہی سے علیحدہ ہوکر رنگوں کیوں چلے گئے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۲۸ ج۔۲)

۲۳۸۔ہم لوگ اس وقت ابدال فرشتہ میں مقیم ہیں

ہم کو اپنی نسبت متضاد خبریں مل رہی ہیں۔چند افسروں کی زبانی تو یہ معلوم ہوا کہ ہم کو چھوڑ دینے اور ہندوستان روانہ کردینے کا حکم آچکا ہے۔فقط آگبوٹ کا انتظار ہے۔بعض افسروں سے یہ معلوم ہوا کہ ابھی کوئی حکم نہیں آیا ہے۔واللہ اعلم۔

لوگوں کی کمی کی وجہ سے ہم اپنے قدیم کیمپ سے دراولہ براکس منتقل کردیئے گئے۔ پھر اور کمی ہوجانے کی وجہ سے ابدال فرشتہ میں مقیم ہیں۔ یہاں بہ نسبت دیگر مقامات کے آسائش کے سامان زیادہ ہیں۔لوگوں کے بہت سے مرسلہ پارسل یہاں نہیں پہونچے۔ حافظ یعقوب صاحب مدتوں سے دوتین پارسل بھیج رہے ہیں۔مگر کوئی خبر نہیں۔ بھائی سید احمد صاحب ومحمود احمد مع اپنے متعلقین کے بخیروعافیت مدینہ منورہ میں ہیں۔ اخیر ربیع الاول تک کے خطوط آچکے ہیں۔ہم تواب سروسے بھی زیادہ آزاد ہیں'' نے غم وزدنے غم کالا) حضرت شیخ الہند دام مجدھم بعافیت ہیں۔مولوی عزیرگل صاحب بخیر ہیں سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ص۳۰ ج۲)

۲۳۹۔سویس میں قیام

ہم لوگ سویس میں تقریباً ڈیڑھ ماہ سے بیابانی ہوا کھارہے ہیں۔مگر حضرت آگبوٹ تشریف نہیں لائے۔ دیکھا ہماری خوش قسمتی ،مگر حقیقت میں واللہ ہم خوش وخرم ہیں۔ ہرطرح کی راحت سے مستفید ہیں۔خدا عاقبت بخیر کرے۔ ضَـــرْبُ الْحَبِيْبِ ذِبِيْبٌ ۔ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ ظَاهِرُهٗ مِنْ قَبْلِهِ الْعَذَابُ ۔(یعنی بظاہر تواس قید بند کو عذاب سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔مگر اللہ والوں کے لئے اس کے اندر رحمت اور معرفت الٰہی کی بارش ہوتی ہے اور وہ مدارج طے ہوتے ہیں جن کے لئے صدیاں ناکافی ہوتی ہیں)

حضرت شیخ الہندؒ دامت برکاتہم بخیروعافیت ہیں۔سلام فرماتے ہیں۔آج کل تراجم ابواب بخاری سے متعلق مختصرا یادداشت خود ہی تحریر فرمارہے ہیں۔ مابدولت کوتو آرام ہی سے فرصت نہیں۔کسی کسب کمال کی رغبت کہاں'' جیسے کنہیا گھر رہے ویسے رہے بدیس'' (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۳۱ ج۲)

۲۴۰۔سپرنٹنڈنٹ اگرچہ یورپین ہے مگر اسمیں آدمیت ہے

مخدوما! خدا کے فضل سے مجھ کو نہ یہاں (سابرمتی جیل احمد آباد) اور نہ کراچی میں کوئی خاص تکلیف ہوئی اور نہ ہے۔اور اگر کوئی سختی تھی تو وہ اختیاری تھی اگر چہ حکام بالا کے ماتحت حکام کو سخت تاکید ہے کہ ان پولٹیکل قیدیوں کے ساتھ معمولی قیدیوں کا معاملہ کیا جائے، کی قسم کا کوئی امتیاز نہ ہو۔ یہ لوگ معمولی قیدیوں سے بالکل علیحدہ رکھے جائیں ان سے میل جول اور گفت وشنید کی نوبت بھی نہ آنے پائے،خوراک اور پوشاک وغیرہ بھی وہی ہو مگر حسب گنجائش قانون ہمارے ساتھ بعض بعض مراعات بھی برتی جاتی ہیں۔سپرنٹنڈنٹ ان دنوں اگرچہ یوروپین ہے مگر بہ نسبت سابق سپر نٹنڈنٹ اور دیگر حکام کے،اسمیں آدمیت اور معقولیت زیادہ ہے۔اس کو فی نفسہ قیدیوں کے ساتھ عموماً ہمدردی ہے۔ان کے خورد ونوش، پوشاک وغیرہ کا بہت لحاظ رکھتا ہے۔اگر چہ یہاں عام قیدیوں کو گیہوں کی روٹی بلا عذر نہیں دی جاتی مگر پولٹیکل قیدیوں کو دونوں وقت گیہوں کی روٹی ملتی ہے۔ان روٹیوں میں ریت یا کنکریاں وغیرہ نہیں ہوتیں۔دال روزانہ ایک وقت' ترکاری دوسرے وقت ہوتی ہے اور اچھی ہوتی ہے۔دال ہر روز بدل کر دی جاتی ہے۔بعض قیدیوں کو دودھ بھی ملتا ہے مجھ کو بھی روزانہ ایک پونڈ دودھ ملتا ہے۔مشقت ابتداء ہی سے بہت سہل کام کی ہے۔پہلے تو پانچ چھ گھنٹہ کام کرنا ہوتا تھا۔مگر اب دوڈھائی گھنٹہ ہوتا ہے۔اُون کے تاروں کا گولہ بناتے ہیں پہلے سوت کے تاروں کو چرخے پر دوہرا کرنا ہوتا تھا۔ہم کو مذہبی کتابیں دیکھنے کی اجازت ہے۔پرائیوٹ طور پر مذہبی کتابیں منگا بھی سکتے ہیں۔ان دنوں یہاں پر ہم لوگ اٹھارہ پولیٹکل قیدی ہیں۔ہر ایک علیحدہ علیحدہ کمروں میں رہتے ہیں۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ص۳۳ ج۔۲)

۲۴۱۔ جیل کا سکون مجبور کرتا ہے کہ یہاں سے نکلنے کی دعا نہ کروں

میں بلا تکلیف واقعی طور پر عرض کرتا ہوں، کہ مجھ کو یہاں پر کسی قسم کی کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی ہے۔ بجز اپنے اکابر اور احباب کی دوری کے مگر وہ بھی عارضی ہے جس کو الکتابۃ نصف الملاقاۃ دور کر دیتی ہے۔ مجھ کو بفضلہٖ تعالیٰ جو یہاں سکون واطمینان حاصل ہے وہ عقلی مربعہ میں مجھے مجبور کرتا ہے کہ یہاں سے نکلنے کی دعا تک بھی نہ کروں۔ خواہش اور کوشش تو درکنار۔ ہاں رضاء بالقضاء ضروری امر ہے۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ادا کرتا ہوں کہ اس قید میں مجھ کو ظاہری اور باطنی بہت سے انعامات سے نوازا اور اگر میں نالائق اور کاہل نہ ہوتا تو اب تک بہت کچھ الطاف الٰہیہ سے فیض یاب ہو چکا ہوتا۔ مگر اپنی بدقسمتی کا گلہ کس سے کروں۔ میں قسمیہ کہتا ہوں کہ میرے لئے یہ قید رحمت ہی رحمت ہے۔ اگر اخلاص ہو اور خداوند کریم قبول فرمائے تو ہر ہر لمحہ آخرت کے لئے توشہ ہے۔ فللّٰہ الحمد والمنۃ۔

الحاصل ہر طرح افضال الٰہی شامل ہے۔ اپنے ہر دو بزرگوں مرشدنا ومولانا حضرت گنگوہیؒ اور حضرت شیخ الہندؒ کے الطاف بے غایات کو خاص طور سے مبذول پاتا ہوں۔ پھر کیا غم ہے۔ چاہے ایسی قیدیں سالہا سال کیلئے ہوں۔ خدا تعالیٰ اپنی اور اپنے پیاروں کی رضا عطا فرمائے۔ آمین۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۳۴۴ ج ۲)

۲۴۲۔ نہ میں محمودی ہوں نہ رشیدی، نہ قاسمی ہوں نہ امدادی

آپ اپنی بڑائی ثابت کرنے کے لئے بہت سی باتیں تکلفات کی لکھ رہے ہیں۔

مگر میں ان سے دھوکہ میں نہیں آسکتا۔ مجھ میں کوئی قابلیت کسی بزرگ کی جانشینی کی نہیں ہے۔ بلکہ بخلاف اس کے اپنے بزرگوں سے انتساب میں بھی مجھ کو سخت ندامت کا سامنا ہوتا ہے۔ میں بجائے اس کے کہ ان کے آثار قدم کا متبع ہوتا، عملی حالت کو اس کے خلاف پاتا ہوں۔ اس لئے بجز اس کے ننگ اکابر کہوں اور کیا کہہ سکتا ہوں مجھ کو نہ اپنے کو محمودی لقب بھاتا ہے، نہ رشیدی، نہ قاسمی نہ امدادی، اور نہ کبھی اس پر جرأت ہوئی۔ ہاں اگر خداوند کریم ان بزرگوں کے کاسہ معرفت واخلاص اور عمل وتقویٰ میں سے نصیب فرما دے تو اس وقت میں کوئی مضائقہ نہیں۔ میں ان بزرگوں کو بدنام کرنے والا ہوں۔ نیک نام کرنیوالا نہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ص۲۴۴ ج۔۲)

۲۴۳۔ کیا راتوں کو آپنے تنگ نہیں کردیا

مولانا احمد شاہ صاحب حسنپور، مرادآباد کے نام

محترما! یہ طعنے دینا آپ کے لئے مناسب نہیں۔ کیا آپ لوائے رشیدی، محمودی، رحیمی اور امدادی کے عملی وقلبی وروحی ہر طرح سے حامل نہیں ہیں۔ کیا راتوں کو آپ نے تنگ نہیں کردیا۔ کیا مسجدوں کو آپ نے آباد نہیں کیا۔ اعتکاف رمضان، اذکار واوراد کے مشاغل عالیہ آپ کے لوازم ذاتیہ نہیں ہیں۔ کیا اسلاف اور بزرگوں کی نظریں آپ پر پڑی ہوئی نہیں ہیں، کیا ان کی صحبتیں اور دائمی مجلسیں آپ کے حصہ میں عرصہ ہائے دراز تک نہیں آئیں۔ علیٰ ہٰذا القیاس اور اسی قسم کی صدہا نعمتوں سے آپ مالامال نہیں ہوتے رہے۔ پھر مجھ جیسے نالائق کو جس نے اپنی گندگیوں سے خدا کی زمین کو بھر رکھا ہے۔ اور تمام مخلوقات کو طرح طرح کی اذیتوں میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اس کو ایسے الفاظ اور القاب لکھتے ہیں۔ کیا انصاف اس کو کہتے ہیں۔ کیا آپ کی ذرہ نوازی اور رحمت علی الصّغار یہی ہے، بہرحال آپ کا فریضہ ہے کہ آپ کا نیازمند،

آپ کے بزرگوں کا نام لیوا، تیہ ضلالت وغفلت میں سرگرداں وپریشان ہے۔اس کی ہمت عالیہ اوردعوات صالحہ سے خبرگیری کریں۔باقی وہ گستاخ تو نیاز مند ہے ہی۔اس کا فریضہ تو دعا گوئی ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص۵۲ ج۲)

۲۴۴۔صدقہ دافع بلا اور وباء ہے

مرض کا حال معلوم کر کے ملال ہوا۔مجھے کوئی خاص دعاء معلوم نہیں جس کو دروازے پر لگا دیا جائے۔اللہ سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اس وباء سے آپ حضرات کو نجات دے۔آپ حضرات بھی دعا کریں اور جہاں تک ہو سکے۔ایسی حالت میں صدقات وخیرات زیادہ کرنا چاہئے ۔اس لئے کہ صدقہ دافع بلاء اور وباء ہے۔اور استغفار کی بھی کثرت ہونی چاہئے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص۵۵ ج۲)

۲۴۵۔ناواقف حضرات کیلئے شرما کر سفارشیں لکھ دیتا ہوں

آپ کا شکوہ بالکل بجا ہے۔اولاً جب کوئی شخص کسی کام پر مقرر کر دیا جاتا ہے تو اس کی مصروفیتیں اوراونچ نیچ کا وہی اندازہ کرسکتا ہے۔بالخصوص جب کہ مخالف جماعتیں قدم قدم پر جائز اور ناجائز تنقیدیں کرتی رہتی ہیں۔تو پھونک پھونک کر قدم رکھنا ہوتا ہے۔دوسرے حضرات نزاکت احوال کا اندازہ نہیں کر سکتے۔

ثانیاً: سفارشیں اگر ایک دو ہوں تو اس کا خیال کیا جائے۔یہاں یہ حال ہے کہ جب سے قومی حکومت قائم ہوئی ہے۔لوگوں کا بیشمار ہجوم ہو رہا ہے۔روزانہ کئی کئی سفارشیں لکھنی پڑتی ہیں۔مخالف پارٹی کے لوگ جو گالیاں دیتے دیتے آسمان سر پر اٹھا لیتے تھے آج ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر وسائط لاتے اور سفارش لکھواتے ہیں۔میں مجبور ہو کر ناواقف حضرات کے لئے بھی شرما کر سفارشیں لکھ دیتا ہوں۔

ثالثاً: تجربہ ہوا کہ لوگ غلط بیانی کر کے سفارش لکھوا لیتے ہیں، حالانکہ ان کی مسلیں نجاستوں سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ ایسے متعدد واقعات پیش آ چکے ہیں۔ جس کی وجہ سے مجھ کو سخت شرمندگی پیش آئی۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص۵۶ ج۲)

۲۴۶۔ تفسیر بالرائے کی ممانعت

تفسیر کے اندر جہاں تک ہو سکے، احتیاط سے کام کرنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ کچھ لغزش ہو جائے۔ احادیث نبویہ کے مطابق تفسیر اور ترجمہ ہونا ضروری ہے اپنی رائے کو دخل نہو۔۔۔۔ متقدمین مفسرین کے اقوال سے باہر قدم نہ نکالنا چاہئے۔ کتب تفاسیر مطالعہ میں رکھئے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص۵۸ ج۲)

۲۴۷۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہندوستان میں اسلام باقی رہے تو بہت جلد بیدار ہو جایئے

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی آئندہ نسلیں ہندوستان میں اسلام کے ساتھ باقی اور زندہ رہ سکیں تو بہت جلد بیدار ہو جایئے۔ مسلمانوں کی جو حالت ہمارے جمود، اختلاف اور تغافل کی وجہ سے ہوگئی ہے وہ نہایت مایوس کن ہے۔ پورے ملک میں پھرنے اور واقعات کو دیکھنے کو بعد یقین کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ غیر مسلم قومیں ہر طرح سے تلی ہوئی ہیں کہ مسلمانوں کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں۔ سنبھلئے اور جاگئے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص۶۱ ج۲)

۲۴۸۔ برطانیہ سے آزادی حاصل کرنے کیلئے ہندوستان کی دوسری قوموں کو ساتھ لینا ضروری ہے

اسلام نے کسی صورت میں بھی غلامی پر قناعت نہیں کی۔ بہت سی نصوص سے

دلالۃً اور صراحۃً ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کا تقاضا حکومت اور سر بلندی ہے اگر کسی اسلامی ملک پر کفار کا ہجوم ہو تو مسلمانوں پر ان کا دفع کرنا اور ان سے جہاد کرنا فرض عین ہو جاتا ہے۔ اگر اس ملک کے مسلمان تساہل سے کام لیں تو تمام مسلمانان عالم پر یہی فرض عائد ہوتا ہے، اسلئے ہندوستان کے تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس ملک کو کفار کے تسلط سے نجات دلانے کیلئے احکام کفار کی نافرمانی سے لے کر جہاد بالسلاح تک جو ذریعہ مقاومت بھی ان کے امکان میں ہو اس کو کام میں لائیں۔ مسلمانان ہند کی اجتماعی طاقت اور ان کے موجودہ سیاسی احوال کے پیش نظر چونکہ ہندوستان کے علماء اور تمام اہل الرائے حضرات کا اس پر اتفاق ہے کہ حکومت مسلطہ کے خلاف متشددانہ ذرائع سے جنگ کرنا مسلمانوں کے وسعت اور طاقت سے باہر ہے اس لئے پر امن ذرائع سے جنگ کرنا مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے لیکن اگر تنہا مسلمان اس قسم کی جدوجہد کریں تو ناکامی بدیہی ہے۔ اور مسلمانوں کے لئے اس کے سیاسی اور اقتصادی نقصانات بھی بدیہی ہیں۔ اسلئے حکومت کے خلاف پر امن جدوجہد کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ ہندوستان کی دوسری قومیں بھی اسمیں شریک ہوں۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ص ۱۷ ج ۲)

۲۴۹۔ آزادی کے بعد مشترک نظام کو موجودہ سامراجی نظام کے مقابلہ میں اہون البلیتین قرار دیا جاتا ہے

مختلف قوموں کے اس اشتراک کی وجہ سے آزادی کے بعد ملک میں جو نیا نظام قائم ہوگا۔ اس کی تعمیر میں مسلم اور غیر مسلم دونوں شریک ہوں گے۔ یہ مشترکہ نظام اگرچہ مکمل طور پر معیار کے مطابق نہ ہوگا، تاہم اس میں مسلمانوں کا ایک اہم اور مؤثر عنصر ہوگا۔ اب یہ خود مسلمانوں کی حکمت تبلیغ پر منحصر ہے کہ وہ آنے والے نظام کو کس طرح اسلامی معیار پر ڈھال سکتے ہیں انہیں وجوہ سے آزادی کے بعد قائم ہونے

والے مشترکہ نظام کو موجودہ نظام کے مقابلہ میں اھون البلیتین قرار دیا جاتا ہے۔اس پر بحث کرتے ہوئے بطور خاص اس حقیقت کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ص ۱۷ ج۔۱)

۲۵۰۔سوالات کے جوابات حسب ذیل ہیں

(۱)۔ ہندوستان کا آئندہ نظام جمہوری ہوگا۔جس میں انتخاب کے ذریعہ معینہ عرصہ کے لئے ایک صدر جمہوریہ کا انتخاب ہوگا۔صدر جمہوریہ کبھی مسلمان ہوگا کبھی غیر مسلم ہوگا۔لیکن اس کو شاہانہ اختیارات حاصل ہوں گے۔

(۲)۔مرکزی حکومت میں غیر مسلموں کے مقابلہ میں مسلمانوں کا تناسب اگرچہ کم ہوگا لیکن بنیادی آئین میں مسلمانوں کے لئے ایسے تحفظات رکھے جائیں گے،جس سے مسلمانوں کے مذہبی،سیاسی اور اقتصادی حقوق پوری طرح محفوظ رہیں گے اور معاملات جو مرکزی حکومت کے ماتحت ہوں گے وہ بہت ہی محدود ہوں گے۔مثلاً دفاع،معاملات خارجہ،رسل ورسائل اور بعض محدود مالی اختیارات ،اس کے علاوہ تمام معاشرتی وتمدنی مسائل صوبوں کے ماتحت ہوں گے۔اس لئے اس سلسلہ میں قوانین شرعی کے اجراء اور نفاذ کا سلسلہ صوبائی حکومتوں سے متعلق ہوگا۔مسلم اقلیت کے صوبوں مین بھی ایسی سہولتیں دی جائیں گی کہ جس سے مسلمان اپنے قوانین اور مسلم پرسنل لا پر آسانی سے عمل کرسکیں۔

(۳)نظام تعلیم صوبوں کے ماتحت ہوگا۔مسلم اکثریت کے صوبوں پر تو آپکا سوال عائد ہی نہیں ہوتا۔اقلیت والے صوبوں میں بھی مسلمان صوبوں کے نظام حکومت میں مختلف تناسب کے ساتھ شریک ہوں گے اس لئے انکا حق ہوگا کہ حکومت سے اپنی مذہبی تعلیم کے تحفظ کا مطالبہ کریں۔خواہ اس کیلئے مزید ٹیکس وصول کرنا پڑے۔یا بطور خود اپنی تعلیم کا انتظام کریں جسکی ان کو آزادی حاصل ہوگی۔

(۴) ہندوستان کی آزادی کا سوال محض ایک ملکی اور قومی سوال نہیں ہے بلکہ مسلمانوں کی ملی آزادی کا سوال ہے۔ انگریزی تسلط سے آزادی حاصل کرنے کے بعد اعلاء کلمۃ الحق کے وسائل اختیار کرنے کے لئے نہ صرف ہندوستان کے مسلمان موجودہ حالات سے بہتر حالت میں ہوں گے بلکہ اسلامی ممالک کی غلامی کی زنجیریں بھی کٹ جائیں گی، اسلام کے اجتماعی فرائض ادا کرنے کے لئے وہ ہندوستان کے مسلمانوں سے زیادہ آزاد ہوں گے اور ہندوستان کے مسلمان رضاکارانہ حیثیت سے مؤثر امداد کرسکیں گے۔ ہندوستان کی مرکزی حکومت میں مسلمانوں کی مؤثر نمائندگی، پورے ملک میں ان کی کثیر تعداد متعدد صوبوں میں ان کی خودمختار حکومتیں اوران صوبوں کی جغرافیائی حیثیت مسلمانوں کی قومی وملی خصوصیات اور ہمسایہ ممالک اوران کے مذہبی اور سیاسی تعلقات اس بات کی ضمانت ہوں گے کہ ہندوستان کی خارجہ پالیسی اسلامی مصالح سے متصادم نہ ہوگی۔

(۵) بلاشبہ اسلامی قوانین ہی دنیا کے لئے حقیقی امن وسلامتی کے ضامن ہیں۔ ہندوستان کی مشترکہ حکومت میں ان قوانین کی حاکمیت مطلقہ قائم نہ ہوگی اور نہ حدود شرعیہ جاری ہوسکیں گی۔ لیکن یہ خود مسلمانوں کا علمی وعملی فریضہ ہے کہ دوسری قوموں اسلامی قوانین کی یہ حیثیت تسلیم کرالیں۔ اہون البلیتین آخری منزل مقصود نہیں ہوسکتی۔ مسلمانوں کے لئے سعی وعمل کی راہیں کھلی ہوئی ہیں۔ ہندوستان کی آزادی سے یہ راہیں بند نہیں ہوجائیں گی۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۳۷ ج ۲)

۲۵۱۔ ہندوستان کا نظام حکومت

ہندوستان کا نظام حکومت خواہ ایک ہی یونین مرکزی کی بنیاد پر قائم کیا جائے، یا دوجداگانہ ریاستوں کے اصول پر، بہر صورت مشترکہ نظام ہوگا جس میں مسلم وغیر مسلم مختلف تناسب، مگر یکساں حقوق واختیارات کے ساتھ شریک ہوں

گے۔ محض عددی نسبت کے اختلاف سے اس کی مشترکہ حیثیت میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوگا۔ اس مشترکہ نظام کو اسلامی نظام حکوت یا حکومت الٰہیہ نہیں کہا جاسکتا۔ جہاں تک صوبوں کے داخلی مسائل کا تعلق ہے۔ مرکزی وحدت اور تعدد سے اس میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا۔ ایک مرکز کے ماتحت بھی صوبے اس طرح خود مختار ہوں گے جس طرح دومرکزوں کے ماتحت ان کو آزادی حاصل ہوگی۔ اس لئے اگر مسلمان چاہیں تو ایک یونین میں شریک رہتے ہوئے اس معاشرتی تمدنی اور اقتصادی مسائل میں اس حد تک اسلامی فکر کو بروئے کار لاسکتے ہیں جس حد تک غیر قوموں کا اشتراک اسکو برداشت کرسکتا ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۴۷، ج۔۲)

۲۵۲۔ مجوزہ پاکستان کی مشکلات اور نقصانات

پاکستان کے مشرقی ومغربی منطقوں میں بہ ترتیب ۳۹ ,اور ۴۰, کی نسبت سے ایک منظم موجودہ غیر مسلم اقلیت کی وجہ سے خالص اسلامیت کو بروئے کار لانے میں جو مشکلات سدراہ ہوں گی وہ باخبر لوگوں سے مخفی نہیں ،البتہ دفاع، امور خارجہ، مواصلات، کرنسی اور بعض محاصل مالیہ کے بارے میں مرکز کی وحدت اور تعداد سے ایک فرق ضرور نمایاں ہوسکتا ہے۔ وحدت مرکز کی صورت میں یہ مضامین ایک ایسی یونین کے تحت ہوں گے جس میں مسلمانوں کا تناسب زیادہ سے زیادہ ۴۵, فیصدی ہوگا جو بجائے خود ایک اہم اور مؤثر تناسب ہوگا۔ مگر اس صورت میں ملک کی طاقت منقسم ہوکر کمزور ہوجائے گی ہندوستان کی اس مرکزی قوت سے غیر مسلم اقوام کی طرح ہندوستانی مسلمان اور ایشیا کے دوسرے اسلامی مما لک بھی مستفید ہوں گے۔ اس کے برعکس اگر یہ موضوعات دومرکز کے ماتحت تقسیم کردیئے جائیں۔ اور مسلم اکثریت کے صوبوں کا دفاع خارجہ پالیسی ،رسل ورسائل وغیرہ ایک علیحدہ مرکز کے تحت دیدیئے جائیں تو بحیثیت مجموعی ملکی وقومی نقصانات کے علاوہ اس کا

سب سے زیادہ نقصان مسلمانوں ہی کو پہونچے گا ،ان کی وحدت فنا ہوجائے گی۔اوراکثریت کے صوبوں میں ان کی سیاسی واقتصادی حیثیت فنا ہوجائے گی۔اوراکثریت کے صوبوں کی مرکزیت حکومت میں ناقابل حل داخلی وخارجی مصائب میں مبتلا ہوجائے گی،بحیثیت مجموعی مسلم اکثریت کے صوبوں کی ہمہ گیر اقتصادی پسماندگی پانچ میں سے تین صوبوں کا خود مکتفی نہ ہونا ۳۹،۴۰ فیصدی غیر مسلموں کی منظم اورمؤثر اقلیت کی مقاومت وغیرہ پاکستانی مرکز کے وہ داخلی مسائل ہوں گے،جن سے حکومت عہدہ برآ نہ ہوسکے گی۔اوراپنی حالت کوسنبھالنے کے لئے کسی دوسری طاقت کا سہارا لینے پرمجبور ہوگی جس کی وجہ سے اقتصادی زندگی کا توازن بیرونی حکومتوں اورغیرملکی سرمایہ داروں کے ہاتھوں میں پہونچ جائیگا مزید براں یہ کہ حکومت اپنے وسائل کی قلت اورمصارف کی زیادتی کی وجہ سے ملک کی دفاعی ذمہ داریوں کوبھی صحیح طور پر پورا نہ کرسکے گی اس لئے اس ۔۔۔ملک کے دفاع کودولت برطانیہ کے دفاع سے وابستہ کرنا ہوگا۔اوراپنے سیاسی مستقبل کی باگ اس کے ہاتھوں میں دینی پڑے گی۔اس طرح یہ نام نہاد سیاسی استقلال روس یابرطانیہ کی سیاسی واقتصادی غلامی میں تبدیل ہوجائیگا اپنی کمزوری اورتباہ حالی کی وجہ سے نہ اس کوبین الاقوامی سیاست میں کوئی اہمیت حاصل ہوسکے گی۔اوریہ حکومت اسلامی ممالک کی کوئی مؤثر امداد کرسکے گی۔ہندوستان اورپاکستان کے باہمی تعصبات سے برطانیہ کو پوراپورا فائدہ اٹھانے کا موقعہ ہاتھ آئیگا۔اس طرح ہندوستان سے برطانیہ کے تسلط کے خاتمے کے باوجودازسرنو پاکستان وہندوستان میں اس کواقتدارقائم کرنے کا موقع مل جائے گا۔

پاکستان کے ان یقینی نقصانات کے مقابلہ میں وہ متوقعہ خطرات بالکل بے حقیقت ہیں۔جو ہندوستان کی ایک یونین کی صورت میں غیرمسلم اقلیت کی وجہ سے پیش آسکتے ہیں۔اس لئے پاکستان مسلمانوں کے لئے اہون البلیتین نہیں ہے،بلکہ

ہندوستان کی ایک مرکزی حکومت اہون البلیتین ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص۷۵ ج۲)

۲۵۳۔ ہندوستان دارالحرب ہے

ہندوستان دارالحرب ہے اوراس وقت تک دارالحرب باقی رہے گا، جب تک اس میں کفر کو غلبہ حاصل رہے گا۔ دارالحرب کی جس قدر تعریفات کی گئی ہیں اور جو شرائط بیان کی گئی ہیں وہ سب اس میں موجود ہیں ۔اس سلسلہ میں حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ،حضرت مولانا فضل حق صاحب خیرآبادی، حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس اللہ اسرارہم نے اپنے فتاویٰ میں اس موضوع پر بحثیں فرمائی ہیں ان پر کوئی اضافہ نہیں کیا جاسکتا۔

نوٹ :۔دیگر علماء ہندوستان کو دارالجمہوریہ قرار دیتے ہیں۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ص۷۶ ج۲)

۲۵۴۔ بنکوں میں سود کو چھوڑ دینا جائز نہیں

سرکاری بنکوں میں اوران بنکوں میں جن کے مالک غیرمسلم ہیں روپیہ جمع کرنا جائز نہیں کیونکہ اس روپیہ سے وہ کاروبار کر کے مالی استفادہ کرتے ہیں اوراسکے منافع کو اسلام اورمسلمانوں کی تخریب پرصرف کرتے ہیں۔لیکن جمع کرنے کے بعد اس کا سود نہ لینا اور اس کو بنکوں میں چھوڑ دینا بھی جائز نہیں ہے۔اس روپیہ کو جو بنکوں کے سود کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے، لے کر مسلمانوں کے مقاصد اور ضرورتوں میں صرف کر دینا چاہئے۔

نوٹ:۔فتویٰ یہ ہے کہ یہ رقم فقیروں کی بلانیت ثواب تقسیم کردی جائے۔(مرتب) (مکتوبات شیخ الاسلام ص۷۶ ج۲)

۲۵۵۔استعانت بالمشرکین

استعانت بالمشرکین اوران کے ساتھ اشتراک عمل کے بارے میں مولانا مفتی

محمد شفیع صاحبؒ اور مولانا ظفر احمد صاحب تھانویؒ وغیرہ کی جانب سے جو فتویٰ دیا گیا ہے ان کے جوابات بھی اخبارات اور رسائل کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ مجملاً یہ ہے کہ جن لوگوں نے عدم جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ انہوں نے حالات کا صرف ایک رخ نمایاں کیا ہے۔ بلاشبہ اگر مسلمانوں میں بذات خود قوت مقاومت موجود ہو اور استعانت بالکفار میں فتنہ کا خوف نہ ہو تو استعانت صرف اس شرط کے ساتھ جائز ہیکہ اسلام کا حکم ظاہر اور غالب رہے جیسا کہ قائلین عدم جواز نے پیش کی ہیں۔ لیکن اگر مسلمانوں میں بذات خود قوت مقاومت موجود نہ ہو۔ اور ان کے لئے کوئی دوسری جائے پناہ بھی نہیں ہے۔ تو اہون البلیتین کے اصول کے ماتحت بعض کفار کا مقابلہ بعض کفار کی استعانت سے جائز ہے۔ جیسا کہ حضرت ام سلمہؓ کی حدیث سے واضح ہوتا ہے، خصوصاً جب کہ مسلمانوں کے مفاد اور مصالح بھی پیش نظر ہوں تو ایسی استعانت بالکفار کے جواز میں شبہ نہیں ہے۔ جواز استعانت کی ان صورتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہندوستان کے مشرکین کے ساتھ ان شرائط پر اشتراک عمل کرنا کہ اس مشترکہ جدوجہد میں فتح حاصل کرنے کے بعد ملک کے نظام حکومت میں ان کا ایک مؤثر حصہ ہوگا۔

۲۔ مسلمانوں کا پرسنل لا محفوظ ہوگا اور ان کو اس پر عمل کرنے کی آزادی ہوگی۔

۳۔ مسلمانوں کے مذہبی ادارے، مساجد، اوقاف، مقابر وغیرہ محفوظ رہیں گے۔ ان کا کلچر اور تہذیب وتمدن محفوظ رہے گا۔

۴۔ گیارہ میں سے پانچ صوبوں میں مسلم اکثریت کی حکومتیں قائم ہونگی جو تمام داخلی معاملات، قانون سازی، نظام تعلیم، اقتصادی نظام کے قیام، معاشرتی اور تمدنی مسائل میں پوری طرح بااختیار ہوں گی، کیا مسلمانوں کے مفاد اور مصالح کے لحاظ سے مفید نہیں ہے۔ مصلحتیں اور مفادات ان اغراض سے بہت زیادہ اہم ہیں، جن کی بنا پر استعانت بالمشرکین کی اجازت دی گئی ہے۔ اس لئے ہندوستان کی آزادی کے

واسطے غیر مسلم جماعتوں اور قوموں سے اشتراک عمل کرنا نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۱۸۱ ج ۲)

۲۵۶۔دشمن کوئی بڑا ہوتا ہے کوئی چھوٹا

میرے محترم! آپ کو معلوم ہیکہ اگر چہ تمام غیر اسلامی مذاہب اور انکے ماننے والے اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں ۔مگر سب دشمن ایک طرح کے نہیں ہوتے۔کوئی بڑا ہوتا ہے،کوئی چھوٹا،ہر دشمن سے اس کے درجہ کے موافق مقابلہ کرنا لازم ہوگا۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۱۸۱ ج ۲)

۲۵۷۔انگریز تین صدی سے ہندوستان کے مسلمانوں کو فنا کر رہا ہے

جب سے اسلام نے ظہور کیا ہے،انگریز کے برابر اسلام اور مسلمانوں کو کسی قوم نے نقصان نہیں پہونچایا۔انگریز تین سو برس سے زیادہ عرصہ سے اسلام کو فنا کر رہا ہے۔اس نے ہندوستان کی اسلامی طاقت کو فنا کیا۔بادشاہوں،نوابوں،اور امراء کو قتل کیا،ان کی فوجوں کو برباد کیا،حکومتہائے اسلامیہ کو تہہ و بالا کر دیا۔خزانوں کو لوٹا، اپنا اقتدار قائم کیا اور اپنے قوانین کو جاری کیا۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۱۸۲ ج ۲)

۲۵۸۔ملکہ وکٹوریہ کے اعلان کے باوجود آزادی خواہوں کو قتل کیا

ملکہ وکٹوریہ کے اعلان ۵۸ء میں پر زور وعدہ کیا تھا کہ اپنی قلمرو کو نہ بڑھائیں گے اور دوسرے علاقوں پر اب کے بعد قبضہ نہ کریں گے۔مگر تھوڑا ہی عرصہ تقریباً بیس برس

کے اندر افغانستان پر چڑھائی کردی اور ہزاروں مسلمانوں کا خون بہایا۔ چار مرتبہ حملہ کیا اور آزاد مسلم علاقوں پر قبضہ کیا، اسی کے ساتھ ساتھ عراق، شام، مصر، فلسطین، عرب، شمالی لینڈ، مشرقی افریقہ، سوڈان، برما وغیرہ کے اسلامی عروج کو پامال کیا۔ خلافت عظمٰی کو زیر وزبر کیا، حجاز، جدّہ، مکّہ، مدینہ پر چڑھائی کی، سمرنا، استنبول وغیرہ میں کیا کیا نہیں کیا۔ پھر اس پر طرّہ یہ کہ یورپین طاقتوں میں اسلامی ممالک کو تقسیم کیا۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۸۳ ج ۲)

۲۵۹۔ ہندو ایک ہزار برس سے رعیّت چلا آرہا ہے

ہندو تو ایک ہزار برس یا زائد سے رعیت چلا آرہا ہے اور اس کو بھی اسی انگریز نے آپ کے مقابل کھڑا کیا اور بڑھایا ہے۔ اس لئے آپ کو غور کرنا چاہئے کہ آپ کا فریضہ کیا ہے۔ انگریز کو مٹانا اور انتقام لینا یا ہندو کو۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۸۴ ج ۲)

۲۶۰۔ اکابر اسلام نے ہندوستان سے انگریز کو نکالنا ضروری سمجھا

ہندو کو ممالک اسلامیہ کو غلام بنانے اور ان پر اقتدار قائم رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہندو میں بالفعل اتنی طاقت نہیں ہے جتنی انگریز میں ہے اسلئے ماضی، حال، مستقبل میں سب سے بڑا دشمن انگریز ہی ہے۔ اس لئے کانگریس بنائی گئی۔ اور مسلمانوں نے اس میں شرکت کی۔ اور اس لئے جمعیۃ علماء ہند اس کے ساتھ اشتراک عمل کئے ہوئے ہے۔ جب تک ہندوستان مکمل آزاد نہ ہو جائے اور مکمل اختیارات ہندوستانیوں کے قبضہ میں نہ آجائیں یہ فریضہ باقی ہے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ص ۸۵ ج ۲)

۲۶۱۔ مسلم لیگ اور مہا سبھا کی ولادت کیوں ہوئی؟

محترم آپ جانتے ہیں کہ انگریز کا ہمیشہ سے اصول رہا ہے۔لڑاؤ اور حکومت کرو،اسی اصول کے ذریعہ اس نے ہندوستان پر قبضہ کیا اور اسی اصول کی بنا پر اس نے ۱۹۰۲ء میں کانگریس کے مقابلہ کے لئے مسلم لیگ اور ہندو مہا سبھا کی بنیاد ڈالی اور آج تک دونوں کو پال رہا ہے اور بڑھا رہا ہے۔اسی اصول کے مطابق جب بھی آزادی کے لئے جدوجہد ابھری تو اس نے مختلف مقامات پر فرقہ وارانہ لڑائی کرائی۔لیگ اور مہا سبھا اس کے آلہ کار ہیں۔اس لئے خوب اودھم مچاتے رہے،تاہم یہ کہا جانے لگے کہ انگریزوں کے بغیر ہندوستان میں امن وامان نہیں رہ سکتا۔

۲۶۲۔ مسلم لیگ کا نظام ترکیبی

اس میں نواب،مہاراجہ،سرکاری خطاب یافتہ،بڑے بڑے زمیندار،تعلقدار، سرکار پرستوں کا غلبہ ہے۔یہ لوگ ہمیشہ سے انگریز پرست رہے ہیں۔لیگ کے ہائی کمان اور اعلیٰ عہدہ داروں کو اسلام اور مذہب سے کہیں دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں رہا ہے۔ان میں اکثریت خودغرضوں،جاہ پرستوں وزارت اور عہدوں کے طلبگاروں کی ہے۔۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۵ء تک پورے ملک میں لیگ اور اس کے زعماء نے فرقہ وارانہ تنفر اور عداوت کی آگ بھڑکائی۔۱۶؍اگست ۱۹۴۶ء کو ڈائرکٹ ایکشن پاس کیا۔اس کے بعد اشتعال انگیز تحریروں اور تقریروں کا پورے ملک میں ایک سلسلہ شروع ہوگیا ۱۶؍اگست کی اس تاریخ سے پہلے کہیں بھی ہندوستانی باشندوں میں عام فرقہ وارانہ فسادات نہیں ہوئے تھے اور ان فسادات کی ابتداء اسی صوبہ اور شہر سے ہوئی جس میں حکومت اور اقتدار لیگ کے قبضہ میں تھا اور حکومت نے ان فسادات کو روکنے کے لئے کوئی اطمینان بخش کاروائی نہیں کی۔

مسلم لیگ کے لیڈر ہمیشہ یہ فلسفہ پیش کرتے رہے کہ مسلم اقلیت کے صوبوں میں جو معاملہ ہندو اکثریت مسلمانوں کے ساتھ کرے گی ہم اس کا بدلہ پاکستان میں ہندو اقلیت سے لیں گے۔ کیا یہ فلسفہ صحیح تھا۔ مسلم لیگ نے اس کی ابتداء مشرقی بنگال میں کردی تو بہار اور گڑھ مکٹیشر میں اسی فلسفہ کا اعلان کرتے ہوئے ہندوؤں نے مسلمانوں پر مظالم کی بوچھار کردی، تو ہم کو اس صورت میں الزام دینے کی گنجائش رہتی ہے؟

محترم بھائی! اگر آپ حقیقت میں آنکھ سے دیکھیں گے تو آپ کو پتہ چلے گا کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے، انگریز کی پرانی اسکیم کے ماتحت ہو رہا ہے جو کہ ۱۹۳ء میں ظاہر ہوگئی تھی۔ مسٹر بلوڈن جج صوبہ یوپی کے ایک خط کا پریس کے ہاتھ لگ جانے سے اس کا اعلان ہوگیا تھا۔

میرے محترم! اگر آپ کے ذکر کیے ہوئے الزامات صحیح اور واقعی بھی ہوں تو عرض ہے کہ ان کے ہوتے ہوئے وہ فریضہ جو کہ انگریز کے متعلق آپ پر عائد ہوتا ہے، ساقط ہو جاتا ہے، اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ساقط ہوگیا تو جو چاہیں فیصلہ کریں اور اگر ساقط نہیں ہوتا تو اپنی جدوجہد انگریزی اقتدار کو مٹانے میں خرچ کیجئے۔ اس کے بعد پھر اپنے حقوق برادران وطن سے منوایئے۔ اور اس راستہ سے قربانیوں سے گریز نہ کیجئے۔ ہم سب آپ کے ساتھ ہونگے۔ (مکتوبات ص۹۵ ج۲)

۲۶۳۔ فارغ البال نہ ہونیکی وجہ سے بمبئی حاضر ہونے سے قاصر رہا

حکیم اعظمی صاحب بمبئی کے نام ایک سفارشی خط تحریر فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ ”مولانا محمد جلیل صاحب مع رفقاء حاضر خدمت ہو رہے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ میں ان کے ساتھ آکر خود جہاز پر سوار کراتا۔ مگر اس لئے کہ آنجناب اور مولانا

سیف اللہ صاحب اور مولانا عبدالعزیز صاحب اور دیگر احباب کرام کی موجودگی میں میرے حاضر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جملہ ضروریات اور ذرائع راحات علی اکمل الوجوہ مہیا فرمادیں گے۔ نیز فارغ البالی بھی نہیں ہے، حاضری سے مجبور رہا اور ضرورت نہ سمجھی۔ جہاز میں ان حضرات کے لئے عمدہ جگہ کا انتظام کرادیں۔ والسلام۔ ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ دیو بند ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ

نوٹ: اس والا نامہ میں یہ فقرہ "نیز فارغ البالی بھی نہیں ہے" اس مکتوب کی جان ہے۔ اتنا بڑا شیخ الکل جس کے متوسلین اور مریدین کی تعداد لاکھوں سے متجاوز ہے مگر وہ فارغ البال نہیں۔ معلوم ہوا کہ اس شیخ کامل کا رشتہ اپنے مریدوں سے زراندوزی کا رشتہ نہیں جو عام طور سے اسی لئے قائم کیا جاتا ہے۔ حضرت قدس سرہٗ کے سوا شائد ہی کوئی ایسا پیر ہو جو فارغ البال نہ ہو۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۱۳۴ ج ۲)

۲۶۴۔ ترجمۂ قرآن کریم بند کرنے پر صدمہ ہوا

یہ سن کر بہت زیادہ صدمہ ہوا کہ حضرت مولانا نجم الدین صاحب اصلاحی نے ترجمہ قرآن کریم کا سلسلہ بند کردیا ہے۔ میں نے اس پر مولانا موصوف سے پرزور درخواست کی ہے کہ وہ ہرگز ہرگز اس سلسلہ خیر کو منقطع نہ فرمائیں اور آپ سے بھی عرض کرتا ہوں کہ اس سلسلہ کو منقطع نہ ہونے دیں۔ ایک شخص کو کچھ ہدایت ہوجائے تو آپ کے لئے، آپ کے گھر کے لئے اور آپ کے شہر کے لئے خیر عظیم ہے۔ اسکو جاری ہی رکھنا چاہیئے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۱۳۷ ج ۲)

۲۶۵۔ ضعیف العمری میں شادی ارشاد طریقت کے منافی نہیں

مولانا عبدالقدیر صاحب انبیٹھوی خلیفہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب

رائپوری رحمۃ اللہ علیہ کے عقد نکاح پر سنا جاتا ہے کہ لوگوں میں خلجانات، اعتراضات اور اختلافات ہیں۔ بعض احباب اس امر کو مولانا کے تقدس اور ارشاد طریقت کے منافی سمجھتے ہیں۔ اس لئے میں احباب کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ عقد نکاح حسب تصریحات فقہاء ضرورت بشریہ میں سے ہے، جس سے انسان عمر کے کسی حصہ میں نہ مستغنی ہوسکتا ہے اور نہ اس سے کوئی مرتبہ ظاہری اور باطنی مانع ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے خلافت میں جب کہ وہ بوڑھے ہوگئے تھے۔ اور ان کی متعدد اولاد بڑی بڑی عمر والی موجود تھیں، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بہت بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سب چھوٹی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے بھی چھوٹی تھیں، ان سے نکاح کیا۔ تا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سلسلہ قرابت حاصل ہو جائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اسے بخوشی منظور فرمایا اور کسی کو اس پر اعتراض نہیں ہوا، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آخری ایام تک رہیں۔

حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ نے صوبہ سرحد میں باوجود ضعیف العمری اور اعلیٰ درجہ کے عارف باللہ شیخ مشائخ طریقت اور قطب وقت ہونے کے ایک دوشیزہ لڑکی سے شادی کی جس سے ایک بچی پیدا ہوئی اور وہ بچی اور ماں بعد شہادت حضرت سید احمد شہید مرحوم باقی رہیں۔ اس قسم کی مثالیں اسلاف کرام میں بکثرت موجود ہیں۔ یہ اعتراضات بیوقوفی کے ہیں۔ لوگوں کی ایسی فضولیات سے بچنا چاہئے۔ اور اپنی عاقبت نہ خراب کرنی چاہئے۔ مجھے اس سے سخت صدمہ ہوا کہ بیوقوفوں نے اس بحث کو اکھاڑا بنا لیا ہے۔ امیدوار ہوں کہ احباب اس سے پرہیز فرمائیں گے۔ ننگ اسلاف حسین احمد، از ٹانڈہ ۱۳۷۱ھ

نوٹ:۔ اسلامی تذکروں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے عمر کے آخری حصہ میں شادی کی اور چار چار بیویاں آپ کے حبالہ عقد میں

رہیں، جن سے بیس لڑکے اور ۱۹ لڑکیاں پیدا ہوئیں۔حضرت خواجہ اجمیری چشتی، حضرت بابا فرید صاحب، اور حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے آخری عمر میں شادیاں کیں۔حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ واقعہ ہوا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت رفیع الشان اور نورانی عمارت ہے۔اور اولیاء اللہ اس میں آجارہے ہیں، مگر جب یہ اس میں اندر جانے کا ارادہ کرتے ہیں تو دروازہ بند پاتے ہیں۔کسی ذریعہ سے معلوم ہوا کہ یہ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت کچھ انعامات سے نوازا ہے۔اس کے باوجود مجھ کو اس دربار میں جانے کی اجازت نہیں ہے۔اسی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمارت کے ایک حصہ سے اپنا سر مبارک نکال کر ارشاد فرمایا کہ یہاں اسی کو باریابی حاصل ہوسکتی ہے جو میری سنت ادا کرے۔آنکھ جو کھلی تو حضرت بایزید آبدیدہ تھے۔فرمایا حکم نبوی سے چارہ نہیں۔اور ضعیف العمری میں شادی کی۔

اس سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ بھی اس وقت تک مراتب جلیلہ پر نہیں پہونچتے جب تک کہ آقا کی سنت کی ادائیگی نہ کرلیں۔اس والا نامہ میں بے علم اور نادان لوگوں کے لئے بڑی تنبیہ ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۱۴۰ ج ۲)

۲۶۶۔ختم بخاری شریف پر مبارکباد

۱۹۴۲ء میں جیل میں ہونے کی وجہ سے دارالعلوم دیوبند میں حضرت شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحبؒ نے بخاری شریف ختم کرائی تو نینی جیل الٰہ آباد سے یہ مکتوب شرف صدر لایا۔

بخاری شریف ختم کرانے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے میں حیران ہوں کہ آپ کو مبارکباد دوں یا اپنے آپ کو۔بہرحال آپ کی گوناگوں عنایات نے مجھ کو اس قدر گرانبار کردیا ہے کہ سر نہیں اٹھا سکتا۔جب سے نئی گرفتاریاں شروع ہوئی ہیں۔تقریباً

ڈیڑھ سوآدمی گرفتار ہوکرآچکے ہیں اس وقت سے میری ملاقات اوراخبارات وغیرہ سب بندکردیئے گئے ہیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص۱۴۰ج۔۲)

۲۶۷۔نماز باجماعت اداکریں

نینی جیل الہ آباد سے محمد یونس صاحب دہلوی شوفیکری نظیرآباد لکھنؤ کوتحریرفرماتے ہیں۔

میں بحمداللہ خیروعافیت سے ہوں کوئی تکلیف سوائے احباب واکابر کی دوری کے نہیں ہے۔اتباع شریعت اورذکر میں سعی بلیغ کا ہمیشہ خیال رکھیں۔نماز پنجگانہ باجماعت اداکریں۔کبھی جماعت چھوٹنے نہ پائے۔والسلام۔۲۴صفر۱۳۶۳ھ۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ص۱۴۴ج۔۲)

۲۶۸۔چندسوالات کے جوابات

۱۔سوال:۔کیاازل سے اب تک اللہ جوکچھ کرتا آیا ہے وہ اللہ اب جانتا ہے؟

جواب:۔بیشک اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان تمام چیزوں کوجانتا ہے جن کووہ کرتا آیا ہے۔ازل سے ابدتک تمام چیزیں اس کے علم میں ہیں۔

۲۔سوال:۔اب سے کل ابدمیں اللہ خودجوکرے گاوہ اللہ اب جانتا ہے؟

جواب:۔بیشک اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اورہمیشہ رہے گا۔اورجوکچھ وہ ابدتک کرے گاان سب کواب بھی جانتا ہے اورپہلے سے جانتا تھااورآئندہ بھی جانتارہے گا۔

۳۔سوال:۔کیااللہ تعالیٰ ازل سے ابدتک سب کچھ جانتا ہے؟

جواب:۔ہاں ازل سے ابدتک سب کچھ جانتا ہے۔

۴۔سوال:۔کیااب سے کل ابدمیں جوکچھ ہوگاوہ اللہ اب جانتا ہے؟

جواب:۔بیشک اللہ ہمیشہ سے ہے اورہمیشہ رہے گااورہمیشہ کا سب کچھ جانتا ہے۔

نوٹ:۔ اس مکتوب میں ازل اور ابد کی دو اصطلاحیں استعمال کی گئی ہیں ۔ ازل کے معنیٰ ہیں جس کی ابتداء نہ ہو یعنی ہمیشہ سے ہو۔ ابد کے معنیٰ ہیں جس کی انتہاء نہ ہو یعنی ہمیشہ رہے۔ لہذا خدائے تعالیٰ ازلی بھی ہے اور ابدی بھی ہے جس کو دوسرے لفظوں میں قدیم کہا جاتا ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۱۵۰ ج ۲)

۲۶۹۔ بالغ ہو جانے کے بعد عقد شرعی میں ہرگز دیر نہ کیجئے

والا نامہ پہونچا ، صاحبزادی سلمہا کے نکاح کے قابل ہو جانے سے خوشی ہوئی۔ ضرورت ہے کہ جلد از جلد اس کا عقد شرعی کر دیا جائے۔ ہرگز ہرگز دیر نہ کی جائے۔ شریعت نے کوئی قید زیور، جوڑا، بارات اور ولیمہ وغیرہ کی نہیں لگائی ہے۔ خصوصاً غریبوں کے لئے تو اس قسم کی فضول خرچیوں کو عمل میں لانا درست ہی نہیں ہے۔

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بڑی صاحبزادی کا عقد جامع مسجد میں جمعہ کی نماز کے بعد کر دیا تھا۔ نہ لڑکی کی ماں کو خبر کیا، نہ کسی خاندان والے کو اطلاع دی۔ فقط لڑکی کو جمعہ کے لئے جاتے وقت اجازت کے طور پر کہہ گئے تھے۔ اس نے شرم کی وجہ سے ماں سے بھی ذکر نہیں کیا۔ نماز میں داماد کو کہلوا دیا تھا کہ نماز کے بعد مسجد میں ٹھہر جانا۔ اسی طرح مسجد میں چار پانچ بزرگوں کو جوان کے واقف کار اور ہم مشرب تھے۔ ان کو ٹھہرا لیا۔ جب سب لوگ جمعہ پڑھ کر مسجد سے چلے گئے تو ان آٹھ دس آدمیوں کے سامنے نکاح کرا دیا۔ اور بیٹی کو ان ہی کپڑوں میں جو وہ پہنے ہوئے تھی رخصت کر دیا۔

آپ اس کے لئے دوسروں سے مدد لینے کو کہتے ہیں ۔ یہ غلط امر ہے۔ نکاح میں ہرگز دیر نہ کیجئے ۔ اور نہ کنبہ برادری اور بارات وغیرہ کا خیال کیجئے اور جو کچھ دو چار پیسے آپ کے پاس ہوں، بغیر قرض اور بغیر کسی سے مدد لئے ہوئے جلد از جلد یہ کام انجام دید یجئے۔ میں دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔ آمین۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ص ۱۵۲ ج ۲)

۲۷۰۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ مہاجر مکی مدنی کا اشکال

بعد سلام مسنون واستدعاء دعوات صالحہ کئی سال سے ایک اشکال درپیش ہے۔ اور یوماً فیوماً اس میں اضافہ ہی ہوتا رہتا ہے۔ کئی مرتبہ حضرت اقدس کی ۔۔۔ تشریف آوری پر زبانی عرض کرنے کا بھی خیال ہوا۔ مگر اول تو اس شمع ہدایت پر پروانوں کا اس قدر ہجوم رہتا ہے کہ یکسوئی کا وقت نہیں ملتا۔ دوسرے یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اشکال کی جمیع انواع کو علیحدہ علیحدہ واضح اور جملہ اشکال کی اہمیت کو ذہن نشین نہ کرسکوں۔ اشکال کی انواع یہ ہیں۔

(۱) ملکی تقسیم کے بعد ہر دو پاکستانوں سے بالخصوص مغربی پاکستان سے بہت سے لوگوں کے خطوط کو بار بار لکھا جاتا ہے کہ قطع نظر اپنی نااہلیت کے اس خالی ۔۔۔ ضابطہ پُری سے کیا فائدہ؟ وہاں بہت سے اہل حضرات موجود ہیں، جن کے پاس آنے جانے میں بھی سہولت ہے۔ مگر ان سے جتنا ہی عذر کیا جائے یا مصالح سمجھائی جائیں، ان کی طرف سے اصرار میں اضافہ ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں کیا خط سے بیعت کرلی جائے؟ یا پھر ان کے نہ ماننے کی صورت میں ان کے خطوط کا جواب ہی نہ دیا جائے، بلکہ انہیں پھاڑ کر پھینک دیا جائے۔

(۲) مغربی پاکستان کے بعض طلباء دورہ حدیث شریف سے فراغت پر اصرار کرتے ہیں اور مکان جانے سے پہلے بیعت کا قصہ بھی نمٹانا چاہتے ہیں اور جب ان کو یہ سمجھایا جاتا ہے کہ نہ جلدی تمہاری واپسی کی بظاہر کوئی صورت ہے، اور نہ ناپاک کے وہاں جانے کا کوئی امکان۔ تو پھر اس پر بھی آمادہ ہوجاتے ہیں کہ دو چار ماہ محض ذکر وشغل کے لئے یہاں قیام کرلیں۔ یہ مدت اگر حضرت والا یا حضرت رائے پوری دام

مجد ہما کی خدمت میں گذر جاتی تب بھی کچھ بلکہ بہت کچھ کارآمد ہوسکتی ہے۔لیکن ''او کہ خود گم است'' کے پاس یہ قلیل مدت بالکل ہی بیکار جاتی ہے۔اس لئے ان لوگوں کے متعلق بھی ہمیشہ یہ اشکال روز افزوں رہتا ہے کہ ان کو بھی بیعت کیا جائے یا نہیں؟ بعض مرتبہ تو مجھے ان کے فضول اصرار پر حماقت سوار ہو کر غصہ آجاتا ہے کہ بیکار بات پر اصرار کر رہے ہیں تو میں ان کو ڈانٹ کر چلتا کر دیتا ہوں۔بعض ایسے ہوتے ہیں کہ وہ غصہ ہی نہیں آنے دیتے۔لیکن یہ اشکال ہر وقت رہتا ہے کہ یہ محض ضابطہ پُری کی بیعت ہے۔مگر یہ فکر بھی رہتی ہے کہ وہاں بدعات کا بہت زور ہے۔ایسا نہ ہو کہ کسی بدعتی کے چکر میں پھنس جائیں۔

(۳) بعض لوگ ہر دو سابقہ نوع کے لوگوں میں سے کچھ دن کے بعد اس قسم کے خطوط لکھتے ہیں کہ اگر اجازت دے تو فلاں بزرگ کی خدمت میں جو ہمارے سے قریب ہیں، حاضر ہو جایا کریں۔میرا دل چاہتا ہے کہ اس موقع کو غنیمت سمجھ کو ان کو یہ مشورہ دوں کہ انہیں بزرگ سے رجوع کرلیں۔کیا ایسا لکھنا مناسب ہے۔

الف: یا یہ لکھا جائے کہ سابقہ بیعت فسخ کرتا ہوں تم انہیں سے تجدید بیعت کرلو یہ صورت تو مجھے بہت پسند ہے۔مگر یہ اندیشہ ہے کہ ان بزرگ کو اگر یہ خبر ہوگئی تو یہ خیال ہوگا کہ میرے پاس حاضری ناگوار گذری، جس پر یہ ثمرہ مرتب ہوا، حالانکہ مجھے طبعاً اس سے مسرت ہے کہ وہ غریب ایک نااہل سے ایک اہل کی طرف منتقل ہو جائے۔

ب:۔ یا پھر یہ صورت مناسب ہے کہ سابقہ تعلق بیعت کو باقی رکھتے ہوئے لکھ دیا جائے کہ ذکر و شغل ان بزرگ سے پوچھ کر کریں۔اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ یہ دو عملی، کہ بیعت کا تعلق دوسرے سے ہو اور تعلیم دوسرے سے۔یہ صورت مفید ہوگی یا مضر۔جیسا کہ قریب میں بعض اکابر سے تعلق رکھنے والوں کا ہوا۔

غرض کہ ان پاکستانیوں کو بیعت کرنے کے سلسلے میں خلجانات بڑھتے جاتے ہیں اور ان کا بیحد اصرار اس بات کا موجب ہے کہ اگر وہ بات شروع ہی سے مان لیں کہ

وہیں کسی سے بیعت ہو جائیں تو پھر کوئی اشکال نہیں۔حضرت والا اور حضرت رائے پوری دام مجد ہما کے خلفاء نیز حضرت تھانوی کے خلفاء بھی دونوں جگہ موجود ہیں۔مگر پھر یہ حمقاء بہت دق کرتے ہیں۔میں تو یہاں بھی اپنے سے تعلق رکھنے والوں کو ہمیشہ اس کی ترغیب دیتا ہوں کہ قاعدہ میں نے شروع کرادیا ہے۔اب اونچی تعلیم کے لئے وہ حضرت والا حضرت رائپوری دام مجد ہما کی خدمت میں حاضر ہو جائیں۔امید کہ حضرت والا تفصیلی ارشادات سے ان سب امور میں رہنمائی فرمائیں گے۔محمد زکریا

جواب:(از حضرت مدنی قدس سرہٗ)

والا نامہ باعث سرفرازی ہوا۔یادفرمائی کا شکریہ۔

قطب عالم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ نے حضرت نانوتویؒ کو اس سلسلہ میں ایک خط لکھا تھا۔اس کا اقتباس ملاحظہ کیجئے۔

’’مناسب ہے کہ جو طالب علم رجوع کرے،بیعت لے کر خدا کے نام کی تعلیم کریں،ہرگز انکار نہ کریں۔ہدایت کرنے والا ہادی مطلق ہے،جو بھیجے گا‘‘

مذکورہ بالا اقتباس مسئول عنہا امور کے لئے نہ صرف کافی ہے بلکہ اطمینان بخش بھی ہے۔اگر چہ اس کے بعد تفصیلی جواب کی ضرورت نہیں تھی۔مگر امتثال امر کی بنا پر عرض کرتا ہوں۔

(۱) ایسے لوگوں کو ضرور خط سے بیعت کرلیا کریں۔حضرت حاجی صاحب قدس سرہ نے بکثرت اور حضرت گنگوہیؒ رحمۃ اللہ علیہ نے بقلت اس طرح بیعت کیا ہے حالانکہ اس وقت میں اس قسم کی رکاوٹیں مسترشدین کے لئے نہ تھیں،جیسی کہ اب حائل ہیں۔

(۲) ان کو ضرور بیعت کرلینا چاہئے اور ان کو چند ماہ ٹھہرا کر تلقین کر کے ذکر کا عادی بنانا چاہئے۔آپ تو بطور واسطہ بہانہ ہوں گے۔مبدأ فیاض ــ فیض رساں ہے۔اس کی ذمہ داری ہے۔

(۳) ان کو بیعت کرلیا جائے، چونکہ توحید مطلق شرط راہ ہے اس لئے ان کو تذبذت اور محرومیت سے بچانے کے لئے لکھدیا کریں کہ وہ انہیں بزرگ سے بیعت کرلیں، اگر چہ دوسری صورت بھی اسلاف سے منقول ہے۔ بہرحال آپ بیعت وتلقین کوتاہی نہ کریں۔ اور امور مستقبلہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ کریں۔ مشکل یہ ہے کہ ایسی صورتیں مجھ کو بھی درپیش ہیں۔ بار بار دعا کی اور رورو کر دعا کی کہ ان لوگوں کو مجھ سے پھیر دیا جائے۔ میں بالکل تہی دست ہوں۔ اور نالائق وناکارہ بالخصوص ننگ اسلاف ہوں۔ مگر قبول نہیں ہوتی کیا کروں۔ خدا جانے مستقبل میں کیا حشر ہو، ہر طرف سے اعمال ناقص ہیں۔ بہت چاہتا ہوں کہ کچھ کروں اور ان اسلاف کرام کی کچھ نہ کچھ صحیح صورت بناؤں جن انتساب محض بفضلہٖ تعالیٰ حاصل ہوا ہے۔ مگر نفس امّارہ اور شیطان اس دشوار گذاری وادی میں آنے نہیں دیتے، محرومیت ہی محرومیت چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ ۷۵ برس عمر کے گذر گئے۔ مگر آج تک کوئی بھی ایسا کام نہ ہوسکا جو کہ بارگاہ رب العلمین میں قبولیت کے لائق ہوتا۔

اِنَّمَآ اَشْكُوْبَثِّىْ وَحُزْنِىْٓ اِلَى اللّٰهِ

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۱۶۱)

۲۷۱۔ شیدا اسرائیلی صاحب کا خواب

خط بنام حضرت شیخ الاسلامؒ

سلام مسنون کے بعد عرض یہ ہے کہ میں بحمداللہ تعالیٰ اچھا ہوں۔ ضعیفی کی وجہ سے نقاہت بڑھتی جاتی ہے جو قابل اعتبار نہیں۔ میں بسلسلہ تقریر بیرموضع ہزاری باغ گیا ہوا تھا۔ خواب میں حضور سرور کائنات، فخر موجودات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ کچھ لوگوں کے ساتھ تشریف فرما ہیں اور یہ ناچیز بھی حاضر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ ابھی تک مولانا حسین احمد

تشریف نہیں لائے۔ جواباً میں نے بے ساختہ عرض کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بلانے کے لئے گئے ہیں ابھی آتے ہی ہوں گے۔ پھر میں نے بارگاہ عالی میں عرض کیا کہ مولانا مدنی مدظلہٗ کو بلوانے کی کیا وجہ ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ان سے اپنی امت کا حال دریافت کرنا ہے۔

اللہ اللہ! کس قدر منصب عالی ہے۔ اتنے میں جناب والا تشریف لائے۔ اور السلام علیکم کہہ کر بالکل حضورؐ کے سامنے بیٹھ گئے۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ایک صاحب نے "یا ابن عمر" کہہ کر اپنے پاس بٹھالیا۔

میری آنکھ کھل گئی۔ اٹھ کر گھڑی دیکھی تو ساڑھے تین بجنے میں دو منٹ باقی تھے۔ وضو کیا۔ دو رکعت نفل شکرانہ کی پڑھی۔۔ اور بہت ہی فرحت افزا حالت میں مصلّٰی ہی پر فجر کا انتظار کرتا رہا۔ میں نے خواب میں حضرت عبداللہ بن عمر کے ساتھ رضی اللہ عنہ نہیں کہا تھا۔ اور یہ یقیناً حضرت عبداللہ بن عمر تھے، جہاں حضورؐ تشریف فرما تھے۔ میں پہچان نہیں سکا کہ کون سا مقام تھا، جناب والا کا قدیم عقیدتمند جواب کا منتظر اور دعائے خیر کا طالب ہے۔

جواب حضرت مدنی قدس سرہٗ

عرصہ دراز کے بعد والا نامہ باعث سرفرازی ہوا۔ یاد آوری اور تبشیر کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ذهبت النبوة وبقيت المبشرات قالوا وما المبشرات يارسول الله قال الرؤيا الصالحة يراه المومن او ترى له (او كما قال عليه الصلوٰة والسلام)

اگر اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل وکرم سے اس رویا صالحہ کو خارج میں واقعیت کا جامہ پہنادے تو زہے خوش نصیبی۔

محترما! اس خواب میں خود آپ کے لئے بھی بشارت اور خوشی کی بات

ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی زیارت اور ہم کلامی عظیم الشان نعمت ہے۔ دعوات صالحہ میں فراموش نہ فرمائیں۔ اتباع سنت اور ذکر میں کوتاہی روا نہ رکھیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۱۶۴)

۲۷۱۔ حضرت گنگوہیؒ کے سلسلہ میں ایک سوال

ضروری عرض یہ ہے کہ ہمارے پیچھے لوگ نماز پڑھنے کو تیار نہیں ہیں۔ اذان دینا بھی ناقص سمجھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مولانا رشید احمد گنگوہی نے حضورؐ کی شان میں گستاخیاں کیں۔ تقویۃ الایمان میں حضور کی جملہ برائیاں درج کی ہیں۔ کتاب ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اس کتاب کو نہیں مانتے ہیں۔ اور نہ مولانا رشید احمد کو مانتے ہیں اور نہ ان کی کوئی لکھی ہوئی کتاب کو مانتے ہیں۔ جب تک تم کوئی معقول جواب نہیں دوگے تمہارے پیچھے کس طرح نماز پڑھی جائیگی۔ یہ مسجد میرے مکان کے قریب ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ مسجد کے جو حقوق مجھ پر عائد ہوتے ہیں وہ ادا ہو جائیں۔ خدا کے یہاں کسی مواخذ کا ذمہ دار نہ بنوں۔ فقط معین الدین سنڈیلہ

جواب حضرت مدنی قدس سرہ

حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ العزیز کے متعلق جو باتیں آپ کے شہر اور محلہ والے کہتے ہیں، بالکل غلط اور اتہامات ہیں جو کہ غلط کار اور خود غرض دشمنوں نے اپنی اغراض خسیسہ کی بنیاد پر گڑھی ہیں۔ حضرت گنگوہی قدس سرہ پکے حنفی سنی اور طریقت میں چشتی صابری قدوسی نظامی ...نقشبندی قادری سہروردی تھے۔ قطب عالم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ کے نہایت محبوب خلیفہ راشد تھے۔ حضرت حاجی صاحبؒ نے اپنی کتاب ضیاء القلوب کے آخر میں نہایت زوردار

الفاظ میں ان کے مقامات تصوف اور علم کی بہت تعریف لکھی ہے۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب زبدۃ المناسک میں جو کہ حج اور زیارت نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں لکھی ہے۔ بہت مشہور ومعروف ہے۔ اس میں مدینہ منورہ کی حاضری اور زیارت روضہ اقدس کے متعلق نہایت زوردار الفاظ میں ترغیب دی ہے۔ اور آداب زیارت قبر شریف نہایت تعظیمی الفاظ میں مثل فقہائے احناف تحریر فرمائے ہیں اسی طرح رسالہ لطائف رشیدیہ میں تحریر فرمایا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین موجب کفر ہے۔ صریح توہین تو درکنار اگر کوئی شخص ایسے کلمات کہہ دے جو کہ موہم توہین ہوں تو وہ بھی کفر کا سبب ہوگا۔

تقویت الایمان حضرت گنگوہیؒ کی کتاب نہیں ہے۔ بلکہ مولانا اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ بعض لوگوں کو اس میں کلام ہے۔ مولانا اسمٰعیل شہیدؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے پیدا ہونے سے بہت پہلے وفات پاچکے تھے۔ ان کی طرف کتاب کو منسوب کرنا بالکل غلط اور بہتان ہے۔ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ عبدالغنی صاحب مجددی نقشبندی مہاجر مدنی، شاہ احمد شہیدؒ صاحب مجددی نقشبندی اور مولانا مملوک علی صاحبؒ نانوتوی صدر مدرس عربک کالج دہلی کے شاگرد تھے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۱۶۶)

۳۷۲۔ امیر الہند مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی مرحوم کے رسالہ کی افادیت

نوٹ:۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب تحریر فرماتے ہیں اس بحث میں کہ کسی نے ایک مجلس میں تین طلاقیں دیدیں تو تینوں واقع ہو جاتی ہیں احقر نے ایک رسالہ لکھا تھا۔ اس کی ایک مطبوعہ کاپی حضرت کی خدمت میں ملاحظہ کے لئے بھیجی تھی۔ رسالہ کا نام ''الاعلام المرفوعہ فی حکم الطلقات المجموعہ'' ہے حضرت نے اس کو

ملاحظہ فرما کر مندرجہ ذیل مکتوبات تحریر فرمایا۔

رسالہ بحمداللہ نہایت عمدہ ہے۔اس کی قیمت سے مطلع فرمائیں۔تاکہ لوگوں کو اس سے استفادہ کا موقع ملے۔اگرچہ ابھی تک تمام رسالہ نہیں دیکھ سکا ہوں۔مگر جتنا بھی دیکھا ہے مفید پاتا ہوں اور قوی۔اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص ۱۶۷)

۲۷۴۔مفتی ضیاء الحق دہلوی کے نام مراد آباد جیل سے خط

نوٹ:۔ذیل کا مکتوب گرامی اس وقت کا ہے جب کہ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ ٗ مراد آباد کی جیل میں تھے۔معترضین اپنی کوتاہ بینی کی وجہ سے کہا کرتے تھے کہ حضرت نے دارالعلوم دیوبند کو سیاسی اکھاڑہ بنا رکھا ہے۔طالب علموں کو علمی مشاغل سے۔۔۔ہٹا کر سیاسیات میں داخل کر رہے ہیں۔حالانکہ اس مکتوب سامی میں بالکل اس کے برعکس حضرت قدس سرہ تعلیمی۔مشغولیت پر شدت سے زور دے رہے ہیں اور اسی کو مقدم رکھنا طلبہ کا فرض منصبی قرار دے رہے ہیں۔مفتی ضیاء الحق صاحب دہلوی اس وقت دارالعلوم میں زیر تعلیم تھے۔

مکتوب

آپ کا علمی مشاغل چھوڑ کر میری ملاقات کو آنا سخت غلطی ہے۔بہت جلد آپ کو واپس جانا چاہئے۔اور پوری جدوجہد سے علمی ضروریات میں مصروف رہنا چاہئے۔ میں بحمداللہ خیر وعافیت سے ہوں۔زندگی ہے تو بہت جلد آپ حضرات کی خدمت میں پہونچوں گا۔وہیں ملاقات ہوگی۔یہاں نہیں ہوسکتی۔کوئی فکر نہ کیجئے۔طالب علم کے لئے علم میں مصروفیت بہت زیادہ ضروری ہے۔وقت ضائع مت کیجئے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص ۱۷۷)

۲۷۵۔حزب البحر کی زکوٰۃ کا آسان طریقہ

پورے سال پڑھتے رہنے سے حزب البحر کی زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے، اعتکاف وغیرہ کی حاجت نہیں رہتی اور یہ قاعدہ عام ہے کہ جب حزب البحر کو چند بار پڑھنا ہوتا ہے خواہ زکوٰۃ میں یا عمل میں تو ایک بار اشارات اور مکرر پڑھنے سے سب معمولی امور ادا ہو جاتے ہیں۔چراغ جلانے اور خوشبو لگانے میں کچھ مضائقہ نہیں اس میں حصار کی بھی حاجت نہیں اور رجعت سے بھی خوف نہیں۔وظیفہ کے اول وآخر میں گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھ لینا افضل اور بہتر ہے۔

حزب البحر کے روزانہ پڑھنے کے منافع بیحد ہیں۔بلا سے حفاظت، دشمنوں سے نجات، نفس اور شیطان پر غلبہ تسخیر، عالم کشائش رزق، دفع کید اعداء ناکارہ امراض سے پناہ۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۱۲)

۲۷۶۔مساعی معاشیہ کو شکم پروری قرار دینا غلط ہے

تعجب ہے کہ آپ اپنی مساعی معاشیہ کو جو کہ اہل وعیال اور یتیم وبیوگان کے لئے بھی ہے، شکم پروری قرار دیتے ہیں اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ العزیز کے قول (جب انسان بیل اور گدھے کی طرح روٹی کے پیچھے پڑ جاتا ہے تو اس وقت اس کی روحانیت سلب ہو جاتی ہے) کو اپنی حالت کا مصداق بنائے ہوئے ہیں۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ

نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰی اَهْلِهٖ صَدَقَةٌ حَتّٰی اللُّقْمَةِ تَرْفَعُهَا اِلٰی فَمِ اِمْرَاَتِکَ

(الحدیث) مولانا فرماتے ہیں۔

چیست دنیا از	نے قماش ونقرئہ
خدا غافل بودن	وفرزندوزن

سونا، جاگنا، کھانا پینا، وغیرہ نیت سے عبادت ہوجاتا ہے اور بلا نیت یا بہ نیت ریاوسمعہ نماز بھی عبادت نہیں رہتی۔ پھر آپ اس قدر غلط فہمی میں کیوں مبتلا ہیں اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِئٍ مَانَوٰی (حدیث) کو کیوں بھول گئے ہیں۔ نیت کیجئے اور اس کی تصحیح کیجئے۔ لِنَفْسِکَ عَلَیْکَ حَقٌّ وَلِاَ هْلِکَ عَلَیْکَ حَقٌّ کو پیش نظر رکھ کر ہر ایک کے لئے حسب ارشاد خداوندی حقوق پہونچانے کی نیت کیجئے اور اپنے چلنے پھرنے، اٹھنے بیٹھنے، سونے جاگنے کو عبادت بنایئے۔ انسان اسی نیت سے اپنے تمام اوقات کو عبادت بناسکتے ہیں نعمائے خداوندیہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ لوٹئے اور خوب لوٹئے۔ ہر کام میں رضائے باری سبحانہ وتعالیٰ پیش نظر رکھئے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۱۴)

۲۷۷۔ فراق ووصل چہ خواہی رضائے دوست طلب کہ حیف باشد ازو غیر ازیں تمنائے

مولانا مظہر حسین صاحب چکوال ضلع جہلم پاکستان کے نام تحریر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

میرے محترم! سلوک سے مقصود اصلی احسان ہے اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ (حدیث)۔ یعنی سالک میں ملکہ راسخہ پیدا ہوجائے۔ یہ مبدأ ہے اور باعتبار نہایت کے باری عز اسمہ کے رضا کا حصول ہے، یعنی یہ کوشش کرنا کہ اللہ تعالیٰ سے محبت صادقہ پیدا ہوجائے اور وہ بڑھتے بڑھتے اتنی ہوجائے کہ ماسوا کا تعلق قلبی منقطع ہوجائے۔ یہ اور اس کے مؤیدات وذرائع سب کے سب وسائل ہیں، ریاضات

اوراصلاح اخلاق بھی اسی قسم سے ہیں۔متقدین صوفیہ اصلاح اخلاق کومقدم سمجھتے تھے اور بسااوقات اس میں سالہا سال خرچ کردیتے تھے جس کے نتیجہ میں ایسا بھی ہوتا تھا کہ وصول الی اللہ سے پہلے موت آجاتی تھی اورانسان کومحرومی کی حالت میں دنیا سے سفر کرنا پڑتا تھا۔متاخرین نے اس میں تدبر سے کام لیا۔انہوں نے وصول الی اللہ اورتوجہ الی ذات المقدسہ کومقدم فرمایا اوراس رابطہ میں انہماک حضور دائم پیدا کرایا اوراسی ملکہ کورسوخ وقوت دیا۔جس کی وجہ سے اخلاق ذمیمہ اوررذائل ایک ایک کرکے رخصت ہونے لگتے ہیں ۔بہر حال آپ توجہ الی ذات المقدسہ میں ہمیشہ کوشاں رہیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۱۵)

۲۷۸۔انسان کے اعمال میں نقائص کا ہونا فطری عمل ہے

انسان کا فریضہ ہے کہ نقائص کے ازالہ میں کوشاں رہے اوراخلاص کے ساتھ ہرنماز مین اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کہتارہے۔جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشادفرماتے ہیں مَاعَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ وَلَاعَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادِتِكَ ،غرضیکہ اپنی طرف سے اعمالکی تتمیم اوراخلاص کی تکمیل کے لئے جدوجہد ہمیشہ جاری رہنی چاہئے اوراسی طریقہ سے بارگاہ خداوندی میں اقرار بالتقصیر کے ساتھ جوکہ واقعی امر ہے ،معافی کی درخواست بھی ہمیشہ جاری رہنی چاہئے اورقبولیت کی امید رکھتے ہوئے،ہروقت خائف عن غضبہٖ تعالیٰ رہنا ضروری ہےاَلْاِيْمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۱۶)

۲۷۹۔آپ کوبیعت کرنے کی اجازت ہے

میں پہلے بھی غالباً آپ کولکھ چکاہوں کہ آپ کوبیعت کی اجازت ہے جوبھی آپ سے بیعت ہونے کی درخواست کرے اس کوبیعت کرلیاکریں۔اوراشغال سلوک

تلقین فرمادیا کریں۔اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔اتباع سنت کا ہمیشہ اور ہر امر میں خیال رکھیں۔علاوہ مراقبہ معلومہ کے دوسرے اذکار کی ضرورت اگرچہ اب نہیں ہے۔مگر تائید اور تقویت کے لئے جون ساذکر مناسب سمجھیں کرتے رہیں،صراط مستقیم اور امدادالسلوک مطالعہ میں رکھیں۔ (مکتوبات شیخ اسلام ج۔۲ ص۲۱۶)

۲۸۰۔آپ کو تعویذوں کی اجازت ہے

قول الجمیل میں سے لکھ دیا کریں۔یا مقصود کے مطابق کوئی آیت لکھد یا کریں۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۱۶)

۲۸۱۔قرآن کا ترجمہ پڑھانا بھی تبلیغ ہے

جس قدر ممکن ہو انسانوں بالخصوص مسلمانوں کی اصلاح اور ہدایت کے لئے بلاطمع کوشاں رہیں۔کلام پاک کا ترجمہ پڑھانا بھی تبلیغ ہے۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۱۶)

۲۸۲۔مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کے ایک طالبعلم سے ایک کمیونسٹ لڑکے کے سوالات

سوال نمبر۱:۔خدا کیا چیز ہے؟

سوال نمبر۲:۔خدا کو بنانے والا کون ہے؟

سوال نمبر۳:۔خدا ہر آدمی کی بات کو جانتا ہے کہ فلانے وقت کیا کرے گا؟ مثلاً خدا کو یہ معلوم ہے کہ میں دس بجے رات میں چوری کروں گا تو یقیناً مجھ پر فرض ہوگیا چوری کرنا،کیونکہ اگر میں چوری نہیں کرتا تو خدا کی بات جھوٹی ہوگی اس لئے مجھے چوری کرنی پڑے گی۔اس صورت میں گنہگار کیسے ہوا؟ اگر کوئی مجھ کو مجبور کر کے شراب

پلائے تو میں کیسے خطادار ہوں گا؟

اس سوال کا جواب مجھ سے نہیں دیا گیا۔مہربانی کر کے آپ مجھے ان تینوں سوالوں کے جواب جلد سے جلد دیں۔تا کہ میں اپنے ایمان واعتقاد کو سنبھال سکوں۔

جواب از حضرت مدنیؒ

آپ کو والا نامہ باعث سرفرازی ہوا۔میں سفر میں تھا۔اور مصروفیتیں بہت زیادہ ہیں اس لئے جواب میں تاخیر ہوئی۔معاف فرمائیں۔آپ کے اور آپکے دوست کے سوالات کے متعلق جوابات عرض کرنے سے پہلے دو تین باتیں بطور تمہید سمجھ لیجئے۔

سلسلۂ اوصاف میں دو قسم کے اوصاف پائے جاتے ہیں۔ایک وہ ہیں جو اپنے موصوف میں عارضی ہیں۔ایک وہ ہیں جو کہ ذاتی اور اصلی ہیں۔عارضی وہ ہیں جو کبھی موصوف میں پائے جاتے ہیں اور کبھی نہیں پائے جاتے۔عالم میں روشنی کبھی پائی جاتی ہے۔(جیسے دن میں) اور کبھی جدا ہو جاتی ہے (جیسے رات میں)۔

یہی حال چیزوں کی گرمی کا ہے۔کبھی کوئی لوہا، پتھر، برتن سرد ہوتا ہے۔کبھی گرم ہو جاتا ہے۔

ذاتی اوصاف وہ ہیں جو کبھی اپنے موصوف سے جدا نہیں ہوتے (جیسے آفتاب کی روشنی اور آگ کی گرمی)

فلسفہ کا مشہور مسلم مسئلہ ہے کہ عارضی اوصاف ہمیشہ ذاتی اوصاف والے سے آتے ہیں۔عالم میں روشنی آفتاب سے آتی ہے۔لوہے، پتھر، برتن وغیرہ میں گرمی آگ سے آتی ہے۔ذاتی اوصاف کسی دوسرے سے حاصل نہیں ہوتے بلکہ وہ اپنے موصوف کے خانہ زاد اور اصلی ہوتے ہیں۔ان کے حاصل ہونے میں کسی دوسرے موصوف کا محتاج نہیں ہوتا، وہ اس کا ذاتی ہوتا ہے۔اس بنا پر جیسے روشنی کا سوال آفتاب پر اور گرمی کا سوال آگ پر ختم ہو جاتا ہے ایسے ہی تمام اوصاف کا سوال بالذات پر ختم

ہو جاتا ہے۔ ہر چیز مکانی ہے، مکان کی محتاج ہے، مگر مکان کے لئے مکان کی ضرورت نہیں۔ وہ مکانیت کے ساتھ موصوف بالذات ہے۔ اسی طرح ہر چیز زمانی ہے اور زمانہ کی محتاج ہے۔ مگر زمانہ کسی دوسرے زمانہ کا محتاج نہیں۔ زمانیت اس کی اصلی اور ذاتی ہے۔

حاصل یہ ہے کہ جتنے اوصاف عارضہ ہیں وہ اس موصوف سے حاصل ہوتے ہیں جس کا وہ وصف اصلی اور ذاتی ہوتا ہے۔

اسی قاعدہ کلیہ پر وصف وجود بھی ہے۔ دنیا کی ہر چیز کو ہم دیکھتے ہیں کہ وصف وجود اس میں عارضی ہے۔ کبھی پایا جاتا ہے کبھی جدا ہو جاتا ہے۔ عالم کی عام چیزوں میں وصف وجود کا آنا جانا تو ہم خود ہمیشہ مشاہدہ کرتے ہیں۔ ہاں بعض چیزیں ایسی بھی ہیں کہ جس کے وجود کے پائے جانے کا علم ہم اپنی کم عمری کی وجہ سے نہیں کر سکتے ہیں۔ جیسے زمین، سورج، ستارے وغیرہ مگر عقل اور فلسفہ گواہی دیتا ہے کہ ان چیزوں میں بھی وجود عارضی ہے۔ ذاتی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ چیزیں عارضی اوصاف سے خالی نہیں رہتیں۔ اور فلسفہ میں یہ بات دلائل کے ساتھ تسلیم کی جا چکی ہے کہ جو چیز اوصاف حادثہ اور پیش آنے والے اوصاف سے خالی نہ ہو وہ خود بھی حادثہ ہوگی۔ وجود ان کا عارضی ہوگا۔ بہر حال وجود جو کہ تمام چیزوں کا اور تمام عالم کا عارضی ہے۔ حسب قاعدہ سابقہ کسی ایسے وجود سے آیا ہوگا جس کا وجود ذاتی اور اصلی ہو خواہ بلاواسطہ ہو یا بالواسطہ۔ میز اور کرسی کو وجود بڑھئی سے آیا ہوا اور بڑھئی کو وجود اسی ذاتی وجود والے سے ممکن ہے۔ اس سلسلہ میں عارضی موصوفوں کے بہت سے افراد ہوں گے۔ جیسے بڑھئی کا وجود اسکے باپ سے، اور اس کے باپ کا وجود اس کے دادا سے، مگر تمام موصوفین بالعرض کا وجود ضروری ہے کہ کہیں نہ کہیں ختم ہو کر موصوف ذاتی پر پہونچ جائے۔ ہم اس موصوف ذاتی کو جس کا وجود اصلی اور ذاتی ہے کسی دوسرے سے حاصل کیا ہوا نہیں ہے۔ ہم اس کو خدا کہتے ہیں اس کا وجود ذاتی اور اصلی ہے، تمام کائنات کو

وہ موجود کرنے والا اور وجود عطا کرنے والا ہے۔ جب وجود اس کا اصلی ہے تو اوصاف کمال، حیات، علم، قدرت، ارادہ، سننا، دیکھنا، کلام وغیرہ جو کہ وجود ہی کے مختلف شعبے اور شاخیں ہیں، ذاتی ہوں گے اور وہ تمام کمالات کا مالک ہوگا۔ ایسی مقدس ذات تمام عالموں کو پیدا کرنے والی، پالنے والی۔ مارنے والی اور جلانے والی ہوگی، اس کے احاطہ قدرت اور علم سے کوئی چیز نہیں نکل سکتی۔ کیونکہ بنانے والا اور پالنے والا اپنی بنائی اور پالی ہوئی چیز کا یقیناً جاننے والا ہوگا۔ کوئی ذرہ اس کے علم سے باہر نہیں ہوسکتا۔ جب کہ اس کا وجود اسی کا عطا کیا ہوا ہے۔

جواب نمبر۲:۔ تمہید:۔ مجبور اسکو کہتے ہیں جس کو بلا قدرت اور بلا اختیار والے نے کیا ہو، مگر کوئی شخص کسی کام کو اپنے ارادہ اور اختیار سے کرتا ہے، اس کے کرنے کے وقت میں اسکا ارادہ اور اختیار موجود ہے۔ اور وہ یہ دیکھ رہا ہے کہ میں چاہوں تو کروں اور نہ چاہوں تو نہ کروں، وہ مجبور نہیں ہے، رعشہ والا شخص اپنے ہاتھ کے ہلانے میں مجبور ہے مگر ہم جب کہ صحیح اور تندرست ہیں، اپنے ہاتھ کے ہلانے میں مجبور نہیں ہیں۔ ہم اپنے کرنے اور نہ کرنے دونوں کی طاقت پاتے ہیں۔ ہم کو اگر کوئی شخص چھت سے گرادے تو ہم نیچے آنے پر مجبور ہیں۔ ہم اپنے اندر رکنے کی طاقت نہیں پاتے، ہمارا نیچے آنا ہمارے اختیار کے بغیر ہوگا۔ اس میں ہم مجبور شمار کئے جائیں گے۔ مگر اوپر چڑھنا سیڑھیوں پر قدم رکھنا یقیناً مجبوری کے بغیر ہوگا۔ اپنے ارادہ اور اختیار سے ہوگا۔ حاصل یہ نکلا کہ جو فاعل کے ارادہ اور اختیار سے ہو وہ مجبوریت کا نہیں ہے، خواہ چوری ہو یا ڈاکہ یا اور کوئی کام ہو، جس کام میں ہمارا ارادہ اور اختیار نہ ہو، وہ بیشک مجبوریت کا ہوگا۔ اس پر گرفت اور ملامت نہیں ہوسکتی۔

اب آپ غور فرمایئے کہ کیا علم خداوندی کی وجہ انسان کا ارادہ اور اختیار چھن جاتا ہے، نہیں۔ بلکہ وہ اپنے اندر پورا اختیار رکھتا ہے، چاہے تو چوری کرے اور نہ چاہے تو نہ کرے، تو پھر اسکو معذور و مجبور کس طرح کہا جاسکتا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ

کے علم کی وجہ سے لوگ مجبور نہیں ہوتے ہیں۔ انکا اختیار اور انکی قدرت پوری طرح باقی رہتی ہے۔ اسی وجہ سے لوگوں سے مواخذہ ہوتا ہے کہ ہم نے تم کو حکم کیا تھا کہ چوری مت کرو تم نے چوری کیوں کی۔ اب اس پر مواخذ کرنا بالکل صحیح ہوگا۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ مندرجہ بالا معروضات کو غور سے ملاحظہ فرمائیں گے تو آپ کے دوست کے اور آپکے شبہات کا ازالہ ہو جائے گا۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۲۲)

۲۸۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نا قابل برداشت ہے

نوٹ:۔ تصدق حسین عارفی نے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کو ۷۰ ۱۳ھ میں اس وقت کے حالات اور واقعات کے بارے میں خط لکھ کر رہنمائی چاہی تھی جس کو آج ۱۴۱۶ھ مین ۴۶ سال ہو گئے ہیں لیکن آج کے انتہائی پر خطر اور کشیدہ ماحول میں بھی حضرت قدس سرہ کی رہنمائی اور جواب کی تازگی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اس وقت کے بھی بھیانک حالات سے گزرنے کا وہی راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو عقل سلیم عطا فرمائے۔ آمین۔

تصدق حسین صاحب نے جو خط حضرت قدس سرہ کو لکھ کر رہنمائی چاہی اس کے ضروری اقتباسات یہ ہیں۔

گذارش ہے کہ یہ زمانہ اہل اسلام کے لئے حد درجہ تاریک اور بھیانک گذر رہا ہے۔ میں اپنے وطن ہندوستان کو چھوڑ کر پاکستان منتقل ہونے کو اب تک بری نظر سے دیکھ رہا ہوں لیکن اب جب کہ پانی سر سے اونچا ہو رہا ہے۔ یہاں کی اکثریت مسلمانوں کو انتہائی ذلت کی نگاہ سے دیکھ رہی ہے قدم قدم پر عزت اور ناموس کو پامال کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ طرح طرح کی ذلت برداشت کرنے کے باوجود بھی مسلمان چین کی زندگی سے محروم ہیں۔ یہاں تک بھی بات قابل برداشت تھی۔ مگر جب ہمارے پیغمبر جن کا ہم ہر روز کلمہ پڑھتے ہیں، ان کی ہمارے سامنے

توہین کی جائے۔تو ہمارا کلیجہ پاش پاش ہو جاتا ہے۔ ہمارے اندر کوئی طاقت نہیں ہے کہ ہم ان کافروں کو اس گستاخی کا بدلہ دے سکیں۔

جو جان چاہو تو جان لے لو جو مال چاہو تو مال دیں گے
مگر یہ ہم سے نہ ہو سکے گا، نبی کا جاہ وجلال دیں گے

حشر کے میدان میں ہم کس دل سے یہ امید رکھیں کہ ہمارے پیغمبرؐ ہماری شفاعت فرمائیں گے۔ہم نے تو خیر! اپنے بزرگوں کو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ دیتے اور کرتے سنا ہے۔اور دیکھا ہے۔اس لئے ہم سے جیسا بھی ہوسکتا ہے اللہ کی رسی کو مضبوط نہیں تو کمزور ہی پکڑے ہوئے ہیں۔لیکن ہماری آنے والی نسلیں جنہوں نے آنکھیں ہی اس ماحول میں کھولی ہے۔جہاں پرائمری اسکولوں میں اللہ اور اس کے رسول کی تعریف کے بجائے گاندھی اور پٹیل کی تعریف پڑھتے ہیں۔مناجات کے بجائے ہاتھ جوڑ کر پرارتھنا اور گاندھی جی کا مخصوص بھجن گاتے ہیں۔ان کا دو چار سال میں ہی کیا حشر ہوگا۔ہم اللہ کے یہاں کیا جواب دے سکیں گے۔حکومت اس سلسلہ میں کوئی توجہ نہیں کر رہی ہے۔ایسی صورت میں مجھ نالائق کے دل میں یہ آتا ہے کہ اگر حضور والا اس پر توجہ فرمائیں کہ ہندوستان میں کسی مناسب جگہ آل انڈیا پیمانہ پر ایک بڑا جلسہ منظور فرمائیں اور اس میں ہر صوبہ کے بڑے علماء اور ذمہ دار افراد کو طلب فرمائیں۔اس میں پر زور طریقہ سے گورنمنٹ سے مطالبہ کیا جائے کہ ہماری مسجدیں ہماری اذان، ہماری قربانی، ہمارے جملہ اسلامی ارکان، ہماری زبان، ہماری جان ومال اور ہماری آزادی کا پورا پورا تحفظ کیا جائے۔اور تین ماہ یا چھ ماہ کا نوٹس دیدیا جائے کہ اس مقررہ مدت کے اندر ہمارے مطالبات منظور کئے جائیں۔ورنہ پھر ہمارے لئے اسٹیشنوں کا انتظام کر کے ہمیں انڈیا کی سرحد سے پار چھوڑ دے۔

اور ساتھ ہی ان مسلم وزراء اور لیڈروں کو شرم دلائی جائے جو گاندھی ٹوپی لگا کر گورنمنٹ کی کرسیوں پر اکڑے بیٹھے ہیں، ان کو پرواہ نہیں کہ باہر مسلمانوں پر کیا بیت

رہی ہے۔ان کوعیش کی نیند سے بیدار کیا جائے کہ تم کس منہ سے یہاں بیٹھے ہو۔حضور کی امت پر کیا گذر رہی ہے۔اگر تم لوگ مسلمان ہواور تم کو ذرا بھی غیرت ہے تو فورا استعفاء دیکر ان کرسیوں سے اتر جاؤ۔اور ہمارے ساتھ ملکر کام کرو۔اگر گورنمنٹ ہمارے ان جائز مطالبات کو منظور کرتی ہے تو ہمارا وطن زندہ باد ورنہ میرے بزرگ محترم! پاکستان بیچارے پر کیا موقوف۔اللہ کی زمین بہت وسیع ہے۔ہمارے لئے بہت پاکستان ہیں۔جہاں جس کے سینگ سمادے وہاں زندگی گذارنے محنت مشقت کر کے بچوں کی پرورش کرے۔ممکن ہے کہ اس طریقہ سے اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل کر سکے۔اور یہ قربانی میدان حشر میں ہمارے لئے شفاعت کا ذریعہ بن جائے۔ورنہ ہم کیا اور ہمارا منہ کیا۔

کس کس طرح نہ بت نے ستایا ہمیں نظام
ہم ایسے ہیں کہ جیسے کسی کا خدا نہ ہو

میں ایک جاہل شخص ہوں۔اگر کوئی بات غلط ہو تو معاف فرمائیں اور میری تسلی فرمائیں مشکور رہوں گا۔

جواب از حضرت مدنی قدس سرہٗ

والا نامہ باعث سرفرازی ہوا۔آپ کی غیرت دینی قابل مبارکباد ہے۔جزاکم اللہ خیرالجزاء۔

میرے محترم! آپ جذبات دینیہ رکھتے ہوئے اس وقت اس کو کیوں فراموش کئے ہوئے ہیں کہ آپ کہاں اور کس ماحول میں ہیں۔اگر آج ملک تقسیم نہ ہوا ہوتا تو کیا وہ مشکلات پیش آتیں جو آج پیش آرہی ہیں۔اس وقت مسلمان جمہوری ہند میں ۳۷, فیصد ہوتے جو کہ مؤثر اقلیت ہے دس کروڑ ہوتے۔مگر آج چار کروڑ ہیں،نو یا دس فیصدی پڑتے ہیں انہیں وجوہ سے جمعیۃ تقسیم کے خلاف تھی مگر ہماری نہیں سنی گئی۔

۲۸۴۔فرقہ پرست ہندوؤں کی خواہش

فرقہ پرست ہندوتو دل سے چاہتا ہے کہ ہندوستان میں ایک بھی مسلمان نہ رہے۔تا کہ وہ اپنی من مانی کارروائی عمل میں لائے۔زعماء لیگ پہلے سے ہی کہتے تھے۔نواب زادہ لیاقت علی خان نے شاہ جہان پور کے ایک جلسے میں کہا تھا کہ ہم چاہتے ہیں کہ جہاں ہماری اکثریت ہو وہاں ہم حکومت کریں اور جہاں ہندوؤں کی اکثریت ہو وہاں وہ حکومت کریں۔تو جب آپ نے ملک کو تقسیم کرالیا تو آپ کو کیوں طیش آتا ہے۔یہ ان کا کرم ہے کہ انہوں نے اس کو سیکولر قرار دیا۔ورنہ آپ کی اور لیگ کی قراردادوں کا مقتضیٰ تو یہی ہے کہ وہ اپنی اکثریت کے حصہ میں جو چاہیں کریں،جیسا کہ آپ پاکستان میں جو چاہتے ہیں کر رہے ہیں۔

۲۸۵۔چار کروڑ مسلمانوں کو کون سی زمین ٹھکانا دیگی

آپ کہتے ہیں کہ جلسہ کر کے مطالبات کئے جائیں۔اگر وہ نہ مانیں،تو مسلمان ہندوستان سے نکل جائیں۔یہ بات تو اکثریت کی عین منشا کے مطابق ہوگی۔اب آپ یہ فرمائیں کہ یہ چار کروڑ مسلمان ہندوستان سے نکل کر کہاں جائیں گے۔آپ اور میں یا ہمارے جیسے دس بیس ہزار نکل بھی گئے تو کیا سب نکل پڑیں گے۔اور اگر نکل بھی پڑے تو کون سی زمین ان کو ٹھکانا دیگی۔

۲۸۶۔افغانستان یا عرب کو ہندوستانی مسلمانوں کے ساتھ کیا ہمدردی ہے؟

ہجرت کی تحریک جو کہ تحریک خلافت میں کی گئی تھی کیا ہوا،اسی تقسیم ملک کے بعد جو مسلمان یو،پی ،بہار،مشرقی پنجاب وغیرہ سے نکل کر گئے۔ان کا کیا حشر

ہوا۔ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں آج تک مسلمانوں کو سر چھپانے کی جگہ نہیں مل سکی۔ ہندوستان نے ہندو شرنارتھیوں کے لئے بہت کچھ کیا۔ مگر ابھی تک لاکھوں شرنارتھی کیمپوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ باوجود کروڑوں روپیہ خرچ کر دینے کے اب تک سب کا انتظام نہیں ہو سکا مگر پاکستان تو اس کا دسواں حصہ بھی نہیں کر سکا۔ رہا افغانستان یا عرب کا، تو وہ کیا کر سکتے ہیں۔ ان کو ہندوستانی مسلمانوں کے ساتھ کیا ہمدردی ہے ذرا احوال کو غور سے دیکھئے۔

۲۸۷۔ صوبہ جاتی تعصّب نے انتہائی مشکلات میں ڈال رکھا ہے

سندھ، پنجاب، بنگال میں صوبہ جاتی تعصب یو، پی بہار وغیرہ سے... پاکستان جانے والے مسلمانوں کے ساتھ بدترین صورت میں عمل میں لایا جا رہا ہے۔ انتہائی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ اپنے وطن واپس آنے کے لئے ہزاروں نہیں لاکھوں کی تعداد میں بیقرار ہیں۔ اگر سرحدوں پر رکاوٹیں نہ ہوتیں تو اب تک مہاجرین کا تین چوتھائی حصہ واپس آچکا ہوتا۔ بالفرض اگر دس بارہ ہزار نکل بھی گئے اور ان کو آرام کی جگہیں مل بھی گئیں تو جو مسلمان یہاں باقی رہ جائیں گے۔ ان کے دین و ایمان کا کیا حشر ہوگا۔ کون ان کی حفاظت کریگا کیا وہ مرتد اور شدھ نہ ہو جائیں گے۔

۲۸۸۔ قبل الہجرۃ مکہ معظّمہ کی زندگی پر غور کیجئے

کفار سب کچھ کرتے اور سب کچھ کہتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو خصوصی طور پر دشمنی تھی۔ پھر کیا آپ نے صبر و تحمل کو ہاتھ سے جانے دیا، یا جھیلتے ہی رہے۔ اور استقامت کے ساتھ اسلام کو تھامے رہے۔ اور اسلام کی مضبوطی اور اشاعت کو عمل میں لاتے رہے۔ شرک اور بت پرستی اسلام میں سب سے بڑا گناہ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے ہیں۔ بتخانے اور مندر آپ کے سامنے

ہیں۔ مشرکانہ نعرے لگائے جاتے ہیں۔ آپ انکو دیکھتے ہیں اور سنتے ہیں مگر صبر وتحمل کرتے ہیں، اف تک نہیں کرتے، بلکہ یہ فرماتے ہوئے گذر جاتے ہیں لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۔ آج اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہے جس پر آپ کو طیش آتا ہے۔ سوچئے اور عواقب پر نظر ڈالئے۔

۲۸۹۔ یہ دارالاسلام نہیں ہے

میرے محترم! یہ ملک دارالاسلام نہیں ہے۔ اس کو ہم نے اور آپ نے اپنے ہاتھوں تقسیم کرایا ہے۔ آپ کے اور ہمارے بزرگوں نے ابتداً یہاں کے شہروں، قصبوں اور دیہاتوں میں سکونت اختیار کی۔ انہوں نے یہ دیکھا کہ ہم ہزار اور لاکھ دو لاکھ ہیں اور ملک کفار سے بھرا ہوا ہے۔ یہ انتہائی دشمنی رکھتے ہیں، نہ جانے کس وقت کیا ہوگا، مگر آج آپ کو عاقبت بینی نے کس قدر بے چین کر رکھا ہے۔

۲۹۰۔ آج آپ انقلاب زمانہ سے خائف ہیں

جب آپ کے پاس قوت آئی اور آپ کی فوجیں یہاں داخل ہوئیں، اس وقت بھی آپ انتہائی اقلیت میں تھے۔ آج تو آپ چار کروڑ ہیں مگر آج انقلاب زمانہ سے خائف ہیں، اس وقت کیا مشرکین آپ کے دوست تھے یا ان میں مشرکانہ جذبات نہ تھے، یا زمانہ کے انقلاب اس وقت معدوم ہوگئے تھے۔ مانا کہ آپ کے ہاتھ میں قوت آگئی تھی، مگر اس کے دوام کا کون متکفل تھا۔ آپ نے یہاں ہی رہ کر اسلام کی تبلیغ کی اور کروڑوں کو مسلمان بنالیا۔ آج آپ ہمت ہار کر یہاں سے نکلنے پر آمادہ ہیں۔

۲۹۱۔ مدینہ منوّرہ کے دارالاسلام بن جانے کے بعد ایک آیت کا نزول

میرے محترم! اس زمانہ میں جب کہ مدینہ منورہ دارالاسلام ہو گیا تھا، اور جہاد کی

آیتیں نازل ہو چکی تھیں۔ غزوۂ بدر واحد بھی واقع ہو چکے تھے، سورہ آل عمران نازل ہوتی ہے اس میں آخر میں یہ آیت ہے

لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا اَذًی کَثِیْرًا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ،

(ترجمہ) ''تم ضرور بالضرور اپنی جانوں اور مالوں کے متعلق آزمائش کئے جاتے رہو گے اور تم ضرور بالضرور اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) اور مشرکین سے بہت زیادہ اذیت کی باتیں سنتے رہو گے۔ اور اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری کرو تو یہ اعلیٰ ترین امور میں سے ہے''۔

اگر یہ حکم اس وقت صبر وتحمل کا تھا تو آج تو بدرجہ اولیٰ ہوگا۔ استقلال کے ساتھ صبر وتحمل اور عالی ہمتی کے ساتھ کام لینا اور اسلام کے مضبوط کرنے میں لگے رہنا ہمارا اور آپ کا فریضہ ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۲ ص ۲۴۰)

۲۹۲۔ پتریکا کے ایڈیٹر نے معافی مانگی

میرے محترم! سب سے پہلے جمعیۃ علماء ہند نے پتریکا کے خلاف آواز اٹھائی۔ اس کیلئے مسلمانوں کو آمادہ کیا۔ اس پر عمل درآمد ہوا۔ چنانچہ ایڈیٹر نے معافی مانگی۔ چیف ایڈیٹر نے بہت زوردار الفاظ میں تمام مسلمانوں سے معافی مانگنے کا اور اپنے کلکتہ کے ہسپتال میں بیمار ہونے کا عذر کیا۔ پھر گورنمنٹ نے ایڈیٹر کے خلاف دعویٰ دائر کیا۔ ادھر چیف ایڈیٹر نے اعلان کیا کہ لکھنے والے کو ہم نے برخاست کر دیا۔ دو پیشیاں ہو چکی ہیں۔ معلوم نہیں کورٹ سے کیا فیصلہ ہوتا ہے۔ اگر خدانخواستہ... اس کو کوئی سزا نہ دی گئی تو جمعیۃ ورکنگ کمیٹی کو بلا کر مشورہ کرنے والی ہے کہ ہم کو حالت موجودہ میں کیا کارروائی کرنی چاہئے۔

محترم! ان امور کو آپ کیوں پس پشت ڈالتے ہیں۔ اس سے زیادہ اس ملک میں آپ کیا کر سکتے ہیں۔ اور اس سے پہلے انگریزی راج میں آپ کیا کر سکے۔ کیا ایسے واقعات پہلے نہیں ہوئے ہیں؟

۲۹۳۔ تعلیم کے متعلق جمعیۃ کی تجویز

تعلیم کے متعلق جو کچھ آپ لکھ رہے ہیں۔ جمعیۃ اس کے مقابلہ کے لئے اپنی تجویز اور جدوجہد جاری کر چکی ہے۔ نصاب بن چکا ہے۔ کتابیں شائع ہو چکی ہیں آئے دن اس کے لئے کوشش عمل میں لائی جا رہی ہے۔ مگر مسلم عوام نہ جاگتے ہیں اور نہ کوئی تعمیری پروگرام عمل میں لاتے ہیں۔ تو فرمایئے کامیابی کیسے ہو۔

میرے محترم! صرف جوش کو عمل میں نہ لایئے۔ بلکہ ہوش کو بھی ساتھ رکھئے آگے پیچھے بھی دیکھئے۔ اور ماحول پر بھی نظر رکھئے۔ والسلام ۲۱ ذی الحجہ ۷۰؁ ۱۳ھ
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص ۲۲۹)

۲۹۴۔ بجز اتباع سید العشاق (علیہ السلام) کوئی چیز کارآمد نہیں

محبوب حقیقی ہر چیز کو جانتا ہے، ہر چیز کو دیکھتا ہے، ہر چیز کو سنتا ہے، اس پر کوئی چیز مخفی نہیں ہے، وہ بہت ہی شدید الغیرت ہے۔ اس کے سامنے بجز خشوع وخضوع اور رازہائے سربستہ کے اخفاء اور اظہار عبودیت کاملہ اور اتباع سید العشاق علیہ الصلوٰۃ والسلام کوئی چیز کارآمد نہیں ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص ۲۳۱)

۲۹۵۔ شان الوہیت کے ساتھ ہمیشہ ادب اور عظمت کا لحاظ رکھئے

اثنائے تلاوت وغیرہ میں جہاں تک ممکن ہو ناجائز اور غیر صحیح الفاظ کو زبان سے نہ

نکلنے دیجئے۔ بارگاہ شہنشاہی میں گستاخی کے الفاظ اگرچہ قصداً نہ ہوں، موجب تکدر شاہانہ ہوجاتے ہیں۔ وہ سمیع وبصیر، حلیم وبردبار ہے۔ مگر بے نیاز اور مستغنی بھی ہے۔ توبہ اور استغفار، اپنی فروگذاشتوں پر جاری رکھئے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۳۶)

۲۹۶۔ غصہ کا علاج

جس وقت غصہ آئے تو اللہ تعالیٰ کے قہر وغضب اور اس کی قدرت کو یاد کیجئے۔ مَنْ لَایَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ، اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُهُمُ الرَّاحِمُوْنَ، اِرْحَمُوْامَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ، لوگوں پر رحم اور احسان کرنے کی عادت ڈالئے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۳۷)

۲۹۷۔ دعا میں دل لگنا ضروری ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اِنَّ اللّٰهَ لَایَقْبَلُ الدُّعَا بِقَلْبٍ لَاهٍ لہٰذا دعاء میں دل لگنا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مظلوم کی دعاء بہت جلد قبول ہوتی ہے کیونکہ وہ خلوص دل سے ہوتی ہے۔ تاہم اگر دل نہ لگے تب بھی فائدے سے خالی نہیں۔ مگر کوشش کرنی چاہئے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۴۰)

۲۹۸۔ دعاء اور تلاوت کلام پاک میں فرق

قرآن مجید کے الفاظ اور حروف چونکہ اللہ تعالیٰ سے سرزد ہوئے ہیں اس وجہ قرآن بالفاظ مامور بالتلاوت ہے۔ اگر تلاوت میں دل نہ لگے، تب بھی ثواب آخرت اور اثر سے خالی نہیں۔ دعا میں یہ بات کہاں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۴۰)

۲۹۹۔ عالم اسباب پر متوسط طریقہ سے عمل درآمد رکھئے

آپ کو معلوم ہے کہ اسباب کی تعاطی مع الاعتماد الکامل علی اللہ عین توکل ہے۔ اس

لئے احباب یا غیر احباب سے ذکر کرنا یہ اسباب ہی کی تعاطی ہوگی۔ یہاں اعتماد ان پر نہ ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کو اگر منظور ہے تو اس کو مسخر کر دیگا ورنہ کچھ نہ کر سکیں گے۔ وہ مجبور محض ہیں۔ اس لئے مخلوقات پر اعتماد کو چھوڑ یئے۔ اور مالک خزائن السموات والارض پر اعتماد کیجئے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۴۲)

۳۰۰۔ معاصی اور غفلات سے تنفّر ضروری ہے

وہ مصائب جن کا ذکر آپ فرمارہے ہیں۔ بیشک باعث اضطراب ہیں، مگر اس کا یہ اثر غلط ہے جو کہ لکھ رہے ہیں، اس کا اثر تو ابتہال الی اللہ اور تضرع وزاری ہونا چاہئے تھا۔ آپ کو اس روایت کا خیال رکھنا چاہئے جس میں فرمایا گیا۔ جب لوگ ظالم کو ظلم کرتے دیکھیں اور نہ روکیں اور نہ اس کے ہاتھ کو پکڑیں تو قریب ہے کہ لوگ عام طور پر عذاب میں گھر جائیں پھر اگر دعا بھی کریں گے تو قبول نہ ہوگی۔ بہر حال عقل اور دانائی سے کام لیجئے۔ مالک قضاء وقدر کی رضا جوئی کی زیادہ سے زیادہ فکر کیجئے۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۴۳)

۳۰۱۔ مسلمان کی جملہ تکالیف موجب کفارہ ہیں

آپ کی بیماری اور تکلیف کی کیفیات معلوم کر کے صدمہ ہوا جو طبعی امر ہے ورنہ عقلی طور پر چونکہ مسلمان کے لئے جملہ تکالیف موجب کفارہ سیئات اور مضاعف حسنات ہیں، اس لئے یہ سب ایسی شان رکھتی ہیں جیسے شاہانہ لباس کی دھوبی کے یہاں ہوتی ہے۔ وہ کپڑوں کو بھٹی میں ڈالتا ہے، پانی گرم کرتا ہے، ریہ اور صابون لگاتا ہے۔ پڑوں اور پتھروں پر ٹپکتا ہے اور بار بار نچوڑتا ہے، دھوپ میں ڈالتا ہے۔ ماوادے کر استری پھیرتا ہے۔ شکنوں کو دور کرتا ہے۔ ان تمام مراحل کو ظاہر بین کپڑوں کے لئے آزار شدید اور سخت مصیبت سمجھے گا۔ مگر حقیقت شناس یہ کہے گا کہ ان کپڑوں کا یہی اعزاز واکرام ہے۔ شہنشاہی جسم کی زینت بنانے کے لئے ان اعمال

کا کیا جانا ضروری ہے۔اس لئے جملہ تکالیف مسلمان کے لئے رحمت ہی رحمت ہیں۔ اوران میں ترقی ہی ترقی ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۴۴)

۳۰۲۔حضرت خواجہ شبلیؒ کا اپنے نفس کو باہر نکال لینا

احوال مندرجہ سے سخت کوفت ہوئی۔ یہ دار دار ابتلاء وامتحان ہے۔انہیں مشکلات کی وجہ سے انسان کو فرشتوں پر فوقیت دی گئی ہے۔ان عوارض اور تعلقات کے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر میں مشغولیت امتحان میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔امتحان کے ایام استقلال سے پورے کیجئے نفس کو اس کی خواہشات سے روکئے۔انبیاء علیہم السلام کی زندگی کو یاد کیجئے۔اوراس پر قدم بقدم چلنے کی کوشش کیجئے۔مثنوی میں ہے۔غالباً حضرت خواجہ شبلیؒ نے اپنے تصرف سے نفس کو اپنے اندر سے نکال لیا، جو کبوتر کی صورت میں نکلا تو دیکھا کہ جو الطاف وانوار خداوندی تھے، وہ بند ہو گئے تو بہت تعجب کیا اور عرض کیا کہ پروردگار! یہ تو تیرا اور میرا دونوں کا دشمن ہے جب میں نے اس کو اپنے اندر سے نکال دیا تب تو اور زیادہ الطاف مجھ پر مبذول ہونے چاہئے تھے۔ارشاد ہوا کہ اے شبلی! تجھے میں نے انعامات اسی بنا پر دیئے تھے کہ میرے دشمن کی موجودگی اوراس کی ہر وقت کی مخالفت کے ہوتے ہوئے تو میری اطاعت، محبت اور یاد میں مشغول تھا۔اب وہ نہ رہے تو میری یاد کی کیا نزلت ہے۔جب تو تو میری عبادت اور یاد پر مجبور ہوگا۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۴۶)

۳۰۳۔پاکستان کو اسلامی حکومت کہنا غلط ہے

مسلمانان پاکستان جو کہ اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں وہ سب ہمارے بھائی ہیں۔ان سے ہمارے تعلقات وہی ہونے چاہئیں جو کہ ساری دنیا کے سنی مسلمانوں کے ساتھ ہیں۔وہاں کی حکومت ایک یورپین طرز کی جمہوری حکومت

ہے۔جس میں حسب آبادی مسلم اور غیر مسلم سب حصہ دار ہیں۔جیسا کہ خود مسٹر جناح نے بار بار تصریح کی ہے اوراب بھی اسمبلی کے افتتاح میں انہوں نے یہی تقریر کی ہے اس کو بیرونی حکومتیں بھی اسلامی حکومت نہیں تسلیم کرتیں۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۴۹)

۳۰۴۔کسی صورت میں والدہ کی حکم عدولی نہ ہونی چاہئے

میرے محترم! میں آپ سے خفا اس صورت میں ہوسکتا ہوں کہ جب ذوی الحقوق کے حقوق میں کوتاہی اور تعدی کریں۔والدہ ماجدہ کو انتہاء سے زیادہ آپ کو خوش رکھنا چاہئے۔حد سے زیادہ ان کی خدمت کرنی چاہئے۔اب آپ بچہ نہیں ہیں۔وہ ناز وانداز کا زمانہ گیا۔آپ کا یہ مرتبہ ہرگز نہیں ہے کہ والدہ کو بات بات پر ڈانٹیں،ان کی دل خراشی کریں اور زعم یہ ہو کہ میں ان کا بچہ ہوں۔جھک ماریں گی،میری دلجوئی کریں گی،کسی صورت میں بھی ان کی حکم عدولی نہیں ہونی چاہئے۔خبردار خبردار وہ آپ کی جنت اور جہنم ہیں۔ذرا بھی ان کے دل کو نہ دکھایئے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۶۰)

۳۰۵۔غریب گھرانے کی لڑکیاں خاوند کی مطیع اور فرمانبردار ہوتی ہیں

آپ کو جلد از جلد شادی کر لینی چاہئے۔جاہ وعزت کی خواستگاری میں نہ مشغول ہونا چاہئے۔غریب گھرانے کی ہر لڑکی خواہ نا خواہ ہو زیادہ مطیع اور فرمانبردار اور خامند اور خوش دامن کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتی ہے۔امیر گھرانے کی لڑکی اپنے سے زیادہ شریف گھرانے کی لڑکی سب کو حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے۔اور خاوند کے لئے بات بات پر عذاب الیم اور دوزخ ثابت ہوتی ہے۔آپ غریبوں میں اپنے کنبہ والوں

میں نکاح کیجئے۔ مجھے قوی امید ہے کہ وہ آپ کے لئے مفید ہوگی۔ جاہ وعزت نام ونمود پر خاک ڈالئے نکاح سادہ اور فضول خرچیوں سے پاک ہو۔ اسراف سے بہت زیادہ گریز کرنا چاہئے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۶۰)

۳۰۶۔ اولاد کی ہدایت کے لئے ورد

اولاد کی نالائقی سے صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔ آمین۔ بددعا کبھی نہ کریں۔ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا کا ہمیشہ ورد رکھئے۔ نیز آیت رَبِّ اَوْزِعْنِىْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتَ عَلَىَّ وَعَلٰى وَالِدَىَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِىْ فِىْ ذُرِّيَّتِىْ ، اِنِّىْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کا بھی ورد رکھئے۔ دریاؤں کا سیلاب ہمارے اعمال کا نتیجہ ہیں۔ مَآ اَصَابَكُمْ مُّصِيْبَةٌ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْ عَنْ كَثِيْرٍ۔

مدرسہ قاسم العلوم ملتان اور خیر المدارس کی ترقیوں سے بہت خوشی ہوئی
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۶۲)

۳۰۷۔ آپ نے لکھا ہے غذا مطلق حلال نہیں ہے

میرے محترم! آج اس حال کو ڈھونڈھنا اور حاصل کرنا جس کو اہل تقویٰ امام غزالی اور دوسرے اکابر فرماتے ہیں ، محال ہوگیا ہے۔ اگر صریح حرام سے بچنا ہوجائے تو یہی بسا غنیمت ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ حرام صریح سے ضرور بچتے ہیں۔ بیشک نفس نہایت شریر اور خبیث ہے اس کی اصلاح حتی الوسع کرنی چاہئے۔ ذکر کی کثرت سے اس میں بہت کچھ مدد ملتی ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کاش خداوند کریم قبول فرمائے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۷۱)

۳۰۸۔آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

حضرتؒ مدنی کی عیادت کیلئے تشریف لانا

۲۰,مارچ ۱۹۵۲ء کو حضرت مدنی کے جسم مبارک کا داہنا حصہ سن ہو گیا،مجاہد ملت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب وغیرہ اکابر دہلی سے ڈاکٹر لے کر دیوبند پہونچے۔علاج ہوا خدا نے شفا بخشی۔ایڈیٹر رسالہ دار العلوم دیوبند نے مدیر ''الصدق'' ملتان کو لکھا کہ حضرت قدس سرہ نے اس تکلیف اور صدمہ کے بعد دوسرے دِن بیان فرمایا کہ آج رات خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔داہنے ہاتھ پر دعاء پڑھی اور دم کیا اور فرمایا:

''حسین احمد تشویش کی کوئی بات نہیں ہے۔ہم صرف تمہاری عیادت کے لئے آئے ہیں۔ (حاشیہ مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۷۹)

۳۰۹۔پاکستان کے حصول کے بعد کیا قوم نے شرائط نصرت خداوندی پر عمل کیا

محترم سب سے زیادہ خطرناک بات یہ ہے کہ برادران ملت خدا رسول اور شریعت حقہ سے کس قدر دور ہوتے جارہے ہیں۔سابق میں جو عزت مسلم قوم کو ملی تھی وہ ایمان اور عمل صالح کی بنا پر ملی تھی۔اب دونوں کا معاملہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ ظاہر وباہر ہے،جو امور شرائط نصرت خداوندی تھے انہی سے انتہائی بغاوت کا مظاہرہ ہے۔سورۂ حج میں فرمایا گیا،وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ،الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ ،کیا حصول پاکستان کے بعد ہماری قوم نے ان شرائط کا کچھ خیال کیا،یا کھلم کھلا مخالفت کی،اور کرتے جارہے ہیں۔پھر غیروں کی کیا شکایت،جب ہم

نے خدا اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دامن پکڑا۔ خدا نے ہماری مدد کی اور دنیا کی قوتوں اور بادشاہتوں کو ہمارے قدموں میں ڈالدیا۔ اور جب ہم نے اسکو چھوڑ دیا تو اس نے بھی ہم سے اپنا سایہ اٹھالیا۔ پھر کوئی عبرت نہیں، معالجہ کی فکر نہیں بلکہ طغیان اور سرکشی روزافزوں ہے فالی اللہ المشتکیٰ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا ہم اہل صلاح وتقویٰ کے موجود ہوتے ہوئے ہلاک ہوجائیں گے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں جب فسق وفجور کی کثرت ہوجائے۔ انھلك وفينا الصالحون نعم اذا كثرت الخبث۔ کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ مسلم قوم کی اکثریت ہر جگہ بالخصوص پاکستان میں کس رنگ ڈھنگ میں ہے۔ آپ خود تحریر فرمارہے ہیں۔ پھر ماتم کیوں نہ صورت اسلامی ہے اور نہ سیرت ''مسلمانان در گور ومسلمانی در کتاب'' کا سماں ہر جگہ ہے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۸۴)

۳۱۰۔ واقعہ اصحاب کہف ایشیائے کوچک میں

کتب تفسیر سے پتہ چلتا ہے کہ یہ واقعہ ایشائے کوچک میں رونما ہوا ہے جس پر زمانہ قدیم میں رومیوں کا قبضہ تھا۔ دمشق اور اس کے اردگرد کے ممالک اسلام کے قبضہ سے پہلے رومیوں ہی کے قبضہ میں تھے۔ اس لئے مستبعد نہیں کہ یہ واقعہ وہاں ہی ہوا ہو۔ شام یعنی دمشق ایشیائے روم اور ایشائے کوچک میں شمار ہوتے تھے۔ اس زمانہ کے بادشاہ کا نام دقیانوس تھا۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۸۴)

۳۱۱۔ مایوس العلاج مریضوں کے لئے نسخہ شفاء

باوضو تازہ پانی پر جو کوری ہانڈی یا کورے گھڑے میں ہو سورہ فاتحہ ہر مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ بوصل میم رحیم بلام الحمد ایک سو ایک مرتبہ پڑھیں۔ معوذ

تین گیارہ مرتبہ قُلْنَا یَانَارُ کُوْنِیْ بَرْدًاوَّ سَلَامًا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں ۔اور بوقت صبح نہار منہ قبل طلوع شمس جس قدر پیا جاسکے زیادہ سے زیادہ پلائیں ۔پینے کے بعد آدھ گھنٹہ تک کوئی دوا یا غذا نہ دیں بعد جو چاہیں کھلائیں پلائیں۔وہ پانی دن رات میں جب بھی پیاس لگے پلاتے رہیں ۔اگلے دن صبح تک وہی پانی استعمال کرایا جائے۔باقی ماندہ پانی کسی پاک جگہ میں جہاں پیر نہ پڑتے ہوں،گرادیں۔اوردوسرا تازہ پانی حسب سابق پڑھ کر استعمال کرائیں۔یہ عمل چالیس روز تک متواتر کیا جائے کورا برتن وہی رہے گا۔اس کونہیں بدلا جائے گا۔

عصر کے بعد سورہ مجادلہ تین بار پڑھ کر ہر مرتبہ مریض پر دم کریں۔یہ عمل بھی متواتر چالیس روز تک عمل میں لائیں۔یہ میرا تجربہ ہے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص ۲۸۶)

۳۱۲۔علوم دینیہ میں مشغول ہونے سے بہت زیادہ خوشی ہوئی

میرے محترم!تعلیم حدیث وتفسیر اور دیگر علوم دینیہ میں جس قدر بھی ممکن ہو کوشش کریں ۔شروح وحواشی کے مطالعہ میں کوتاہی نہ کریں اور سب میں محض رضائے خداوندی اور احیائے سنن نبویہ کو کر نصب العین بنائیں ۔تعلّی ،برتری حسد اور کینہ کو ہرگز ہرگز قلب میں جگہ نہ دیں ۔تنگدستی اور افلاس سے نہ گھبرائیں خورد ونوش وغیرہ میں صحابہ کرام اور انبیاء علیہم السلام کی تنگی معیشت کو ہمیشہ زیر غور لاکر شکر وثناء خداوندی پر عمل درآمد رکھیں ۔لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ کو ہمشیہ پیش نظر رکھیں۔

ذکر سے غافل نہ ہوں۔عمر عزیز کا ہر لمحہ نہایت بیش قیمت جوہر ہے،اسکو غفلات میں ضائع نہ کریں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص ۲۸۷)

۲۱۳۔ پاس انفاس میں جی لگنا مبارک ہے

پاس انفاس میں جی لگنا کبھی کبھی چیخ کا آجانا، یا کبھی کبھی زور زور سے اللہ اللہ کا نکل جانا جب کہ بلا اختیار اور بلا تصنع ہو، بہت امید افزا ہے، مبارک ہو، انوار وشعاعوں کا نظر آنا بھی مبارک اور امید افزا ہے، شکر کیجئے۔ ذکر جلی کا اگر شوق ہوتو مولانا سعید علی سے سیکھ لیجئے۔ اور مداومت کے ساتھ عمل میں لاتے رہئے۔ دودھ کا اندر جانا بہت ہی مبارک ہے، مگر مطلوب سوائے اللہ تعالیٰ اور اس کی رضا کے کوئی دوسرا نہ ہونا چاہئے۔ اسی کو طلب کیجئے۔ اور کسی دوسری چیز سے دل نہ لگائیے۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۹۰)

۲۱۴۔ حافظ ریاض احمد صاحب لاہوری کے چار سوالات

۱۔ الشہاب الثاقب وہابیوں اور بریلویوں کے خلاف آپ ہی کی تصنیف ہے؟

۲۔ اب بھی آپ وہی مسلک رکھتے ہیں یا اس سے رجوع کرلیا ہے؟ جس مسلک کا آپ نے اپنی اس کتاب میں اظہار کیا ہے، اس کی رو سے آپ محمد بن عبدالوہاب کو خارجی تصور کرتے ہیں یا متبع سنت؟ جیسا کہ آپ کے پیرومرشد حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رشیدیہ میں تحریر فرمایا ہے۔

۳۔ کیا یہ درست ہے کہ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ الہندؒ کو مالٹا میں قید کروایا تھا۔ ایک صاحب کہتے ہیں کہ مولانا تھانویؒ نے حضرت شیخ الہندؒ کے خلاف گورنمنٹ کے یہاں مخبری کی تھی۔ اور وہ سی، آئی، ڈی کا کام کرتے تھے۔ مشرکانہ عقائد رکھتے تھے۔۔۔ اور پیری مریدی کرتے تھے۔

۴۔ وہی صاحب یہ بھی کہتے تھے کہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ مولانا تھانویؒ کو صحیح مسلمان نہیں سمجھتے تھے۔ اس لئے میں بھی مولانا تھانوی کو اچھا نہیں سمجھتا ہوں۔

جوابات از حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ

(جواب نمبر ۱): بیشک کتاب الشہاب الثاقب میری ہی تصنیف ہے جو کہ مولوی احمد رضا بریلوی کی کتاب حسام الحرمین کے رد میں لکھی گئی ہے۔ وہابیوں کا تذکرہ اس میں ضمناً آیا ہے۔ جس سے مقصود یہ ہے کہ ہمارے اسلاف افراط اور تفریط دونوں سے علیحدہ ہیں ان کا مسلک معتدل اور بین بین ہے۔ اہل سنت والجماعت اسلاف کرام کے سچے متبع ہیں۔

(جواب نمبر ۲): اب بھی میرا وہی مسلک ہے جس کو اس کتاب میں ظاہر کیا گیا ہے اور یہی مسلک ہمارے اسلاف کرام کا ہے۔ محمد بن عبدالوہاب اور ان کی جماعت کے بارے میں میں نے ہی نہیں بلکہ علامہ شامی نے اپنی کتاب ردالمختار حاشیہ درمختار میں جو کہ فقہ حنفی میں نہایت مستند اور مفتیٰ بہ کتاب ہے۔ جلد ثالث ص ۳۹ میں بھی لکھا ہے۔ علامہ شامی چونکہ اسی طرف کے رہنے والے اور اسی زمانے کے رہنے والے ہیں جب کہ محمد بن عبدالوہاب کی جماعت نے ۱۲۳۳ھ میں حجاز پر قبضہ اور تسلط کیا ہے۔ اور وہ اس زمانہ میں حج کے لئے مکہ معظمہ گئے تھے۔ جیسا کہ انہوں نے جلد اول ص ۴۶۷ میں لکھا ہے۔ اس لئے جس قدر محمد بن عبدالوہاب اور اس کی جماعت کو وہ جانتے ہیں، دور کے رہنے والے اور زمانہ مابعد میں ہونے والے اتنے واقف نہیں ہو سکتے۔ حضرت گنگوہی قدس سرہ بہت بعد کے لوگوں میں سے ہیں اور ہندوستان کے باشندے ہیں۔ ان کو اس قدر اس جماعت کے احوال معلوم نہیں ہیں۔ چنانچہ فتاویٰ رشیدیہ ص ۶۴ کے فتویٰ میں اس کی تصریح موجود ہے۔ ص ۸ میں جو عبارت اس کی تحسین میں لکھی گئی وہ محض سنی سنائی باتوں پر مبنی ہے۔ حضرت گنگوہی قدس سرہ شامی پر بہت زیادہ اعتماد فرماتے ہیں، عموماً ان کے فتاویٰ اسی کتاب سے ماخوذ ہیں۔

(جواب نمبر۳): یہ بالکل غلط ہے کہ حضرت تھانویؒ نے حضرت شیخ الہندؒ کو مالٹا میں قید کرایا تھا۔ حضرت تھانویؒ حضرت شیخ الہندؒ کے محبین میں سے تھے۔ البتہ تحریک آزادی ہند میں ان کی رائے خلاف تھی۔ نہ انہوں نے مخبری کی اور نہ ان کی انگریزوں سے اس قسم کے تعلقات رکھنے کی کبھی نوبت آئی۔ ہاں مولانا مرحوم کے بڑے بھائی، سی، آئی، ڈی میں اخیر تک بڑے عہدہ پر رہے ان کا نام مظہر علی ہے اگر انہوں نے کچھ کیا ہو تو مستبعد نہیں۔

مولانا اشرف علی صاحبؒ مشرکانہ عقائد ہرگز نہیں رکھتے تھے۔ بہت بڑے مُوحّد اور خدا پرست تھے۔ تصوف میں ان کا قدم بہت راسخ تھا۔ پیری مریدی حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ اور حضرت گنگوہیؒ قدس سرہ کے حکم اور اجازت سے کرتے تھے۔ علم ظاہر میں بھی ان کا قدم بہت راسخ تھا۔

(جواب نمبر۴): میں حضرت تھانویؒ کے صحیح مسلمان ہونے کا معتقد ہوں، انکو بہت بڑا عالم باعمل جانتا ہوں۔

ہاں ان کی رائے دربارہ تحریک آزادی ہند غلط سمجھتا ہوں۔ اس بارے میں میرا یقین کامل ہے کہ میرے اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد حضرت شیخ الہندؒ کی رائے نہایت صحیح۔۔۔۔ اور واجب الاتباع تھی۔ حضرت تھانویؒ کی اس غلطی کو میں اجتہادی غلطی سمجھتا ہوں۔ اسی لئے میں ان کی شان میں نہ کوئی گستاخی کرتا ہوں اور نہ کسی کی گستاخی کو روا رکھتا ہوں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص ۳۰۰)

۳۱۵۔ سحر اور آسیب سے نجات پانے کا عمل

ایک ہزار مرتبہ آیت وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْساً سے تعقلون تک باوضو پڑھ کر نمک پر دم کر کے کھانے میں ملا کر استعمال کرایئے۔ اگر سحر یا آسیب ہے تو انشاء اللہ زائل ہو جائے گا۔ نیز سفید مرغ کو باوضو ذبح کر کے اس کے تازہ خون سے ایک کاغذ

پر ''جادو برسر جادوگر'' لکھ کر جہاں سوتے ہیں۔ اس کاغذ کو چھت پر لٹکا دیں، اس طور پر کاغذ ان کے سر اور سینے کے مقابل رہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص ۳۱۰)

۳۱۶۔ ایک سوال اور اس کا جواب

سورہ نوح میں باری تعالیٰ نے منکرین سے یوں خطاب فرمایا ہے اَلَمْ تَرَوْا کَیْفَ خَلَقَ اللّٰہُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقاً۔ جب آسمانہائے سبعہ نظر آتے نہیں تو پھر اس دلیل قرار دے کو مخاطبت کیسے صحیح ہے؟

جواب: اَلَمْ تَرَوْا کَیْفَ خَلَقَ اللّٰہ میں رؤیت کو آپ رؤیت بصری میں کیوں منحصر کرتے ہیں۔ رؤیت محاورات عرب اور قرآنی۔ محاورات دونوں میں مستعمل ہے۔ رؤیت قلبی بمعنی علم اور رؤیت عینی بمعنی بصر ان دونوں کے معانی حقیقیہ بطور اشتراک ہیں۔ اَلَمْ تَرَوْ اَنَّا اَرْسَلْنَا الشَّیَاطِیْنَ عَلَی الْکَافِرِیْنَ تَؤُزُّھُمْ اَزًّا وغیرہ آیات بکثرت وارد ہیں، کتاب التفسیر میں بخاری نے تصریح کی ہے۔ لہٰذا اگر آسمانہائے سبعہ بذریعہ قوت بصریہ مدرک نہیں تو بذریعہ قوت علمیہ تو مدرک ہیں اس لئے مخاطبت صحیح ہے۔

۳۱۷۔ خواب میں دیکھنا کہ اذان کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہیں ہے

جواب: کسی نمازی کا خواب میں دیکھنا کہ قبلہ کی طرف منہ نہیں ہے۔ یہ بتلاتا ہے کہ آپ کی عبادت میں اخلاص کی کمی ہے۔ اس لئے اس میں جدوجہد فرمائے اور ذکر کے پورا کرنے اور دل لگا کر انجام دینے میں کوتاہی نہ کیجئے۔

آسمان پر مشرق کی طرف سنہرے اور جلی خط میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا دیکھنا بہت مبارک اور مسعود ہے۔ خوشی کی بات ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص ۳۱۲)

۳۱۸۔ سلطان الاذکار کا طریقہ

سلطان الاذکار کے مختلف طریقے ضیاء القلوب وغیرہ کے اندر درج ہیں ۔حضرت شیخ الہند قدس سرہ کے اس والا نامہ میں سلطان الاذکار کا نام آگیا ہے۔جس کی تشریح یہ ہے کہ مرید کو چاہئے کہ سر سے پیر تک اس کا ہر بن مو اپنی ذات کی طرف متوجہ ہو کر اسم ذات کو ملاحظہ کرے اور مرشد بھی اس کے سارے اجزاء کی طرف تمام وکمال صرف ہمت فرمائے اور اس شغل کو اس حد تک کرے کہ ہر بن مو سے ذکر جاری ہو جائے۔یہاں تک کہ اگر خود اپنے کو غافل رکھنا چاہے تو ممکن نہ ہو۔اسی کا نام سلطان الاذکار ہے۔ (حاشیہ مکتوب ۱۳۵۔مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص ۳۳۳)

۳۱۹۔ مدرسۃ الاصلاح سرائے میر ضلع اعظم گڑھ کا بانی کون

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ۱۳۲۷ھ میں حضرت شیخ الہند کے ایک خصوصی شاگرد مولانا سید اصغر حسین صاحبؒ نے اپنے دست مبارک سے اس کا سنگ بنیاد رکھا اور رو رو کر اس کی ترقی اور کامیابی کی دعائیں مانگی۔ پھر عرصہ کے بعد علامہ شبلی نعمانیؒ نے اس کے ابتدائی اغراض و مقاصد، نصابِ تعلیم اور طریقہ کار کا خاکہ مرتب کیا۔ مولانا حمید الدین فراہی ابتائے قیام سے اپنی زندگی کے آخری لمحات تک بحیثیت ناظم اس کی خدمت کرتے تھے۔اسکا پہلا دور ۱۹۳۰ء میں آپ کی وفات پر ختم ہو گیا۔

۳۲۰۔ اخلاص اور للّٰہیت نہایت مشکل امر ہے

اس کے لئے دو قومی رہزن نفس اور شیطان ،انس وجن ہمیشہ مسلّط رہتے ہیں۔ان سے بغیر امداد خداوندی خلاصی ناممکن ہے۔اور یہی وجہ ہے، کہ ایک

نعبد کے بعد وایاک نستعین لایا گیا ہے۔ ہر حرکت اور سکون قول اور فعل میں استعانت خداوندی کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ اپنی کسی طاقت اور سعی پر اعتماد نہ کرنا چاہئے۔ اور کسی سعی ممکن کو چھوڑنا بھی نہ چاہئے۔

صبر کن حافظ	عاقبت روزے
سختی روز شب	بیابی کام را

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص ۳۱۶)

۳۲۱۔ تقریر کرنے کا طریقہ عمل اور مشق

تقریر کے متعلق آپ کی جدوجہد بہت مناسب ہے۔ زبان کھلنے کے لئے میں دعا کرتا ہوں۔ آپ عالی ہمتی کے ساتھ شروع کردیجئے۔ چھوٹے مجمعوں میں خود بخود کھڑے ہوجایا کیجئے۔ تقریر کرنے سے پہلے سات مرتبہ **سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَاعَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ**، اور **رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْ قَوْلِی**. پڑھ کر سینہ پر دم کرلیا کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اعانت خداوندی شامل حال ہوگی۔

نیز خالی کمرہ بند کرکے یہ تصور کرتے ہوئے کہ مجمع حاضر کچھ دنوں تقریر کرنے کی مشق کیجئے۔ نواب مہدی خاں مرحوم نے اسی طرح مشق کی تھی اپنے زمانہ میں اعلیٰ درجہ کے مقرر کئے جانے لگے تھے۔ اثناء تقریر میں کسی سے مرعوب نہ ہوئیے خواہ کتنا ہی بڑا آدمی کیوں نہ ہو۔ البتہ مضامین کا غور سے مطالعہ کیجئے۔ اور جس موضوع پر تقریر کرنی ہو۔ اگر ممکن ہو تو پہلے تنہائی میں دوتین مرتبہ یا کم از کم ایک مرتبہ کرلیا کیجئے۔ چرچل آج تک ایسا ہی کرتا ہے۔ زبان جہاں تک ہو عام فہم استعمال کیجئے۔ جو لوگ الفاظ کی چمک دمک کیطرف جاتے ہیں۔ میرے خیال میں غلطی میں مبتلا ہیں۔ ہاں نیت کی درستی ضروری ہے جو کہ واقع میں مشکل کام ہے۔ اپنی تقریر کی

شہرت، لوگوں کی واہ واہ، ریاوسمعہ وغیرہ مقصود نہ ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعانت ہوگی۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص ۳۲۳)

۳۲۲۔ حضرت مدنیؒ کا مدرسۃ الاصلاح سے تعلق

حضرت اقدس کا پہلا تعلق تو یہ ہے کہ اس کا سنگ بنیاد ایک دیوبندی عالم اور حضرت شیخ الہندؒ کے شاگرد نے رکھا۔ دوسرا تعلق یہ ہے کہ مولانا فراہی اور حضرت مدنی کی پہلی ملاقات کلکتہ میں اس وقت ہوئی جب مولانا فراہی مدرسہ کے کام سے رنگون تشریف لے جارہے تھے۔ اس کے بعد ۱۹۳۲ء میں حضرت مدنی مدرسہ میں پہلی بار تشریف لائے۔ پھر سیاسی مشاغل اور قید و بند کی وجہ سے عرصہ تک تشریف لانا ممکن نہ ہوا۔

حسن اتفاق کہئے یا سوئے اتفاق کہ ۱۹۳۶ء میں مدرسہ کے آرگن رسالہ "الاصلاح" فروری ۱۹۳۶ء میں شائع شدہ ایک ناقص تحریر کی بنا پر مولانا شبلی نعمانی اور مولانا حمید الدین فراہی کی تکفیر کی گئی۔ اور انہیں کے تعلق سے مدرسۃ الاصلاح کے اساتذہ کارکان، متعلقین اور ہمدردوں کو بھی کافر قرار دیا گیا۔ اس کا اثر مدرسہ پر بڑی تیزی سے پڑا۔ اطراف وجوانب کے مسلمان مدرسہ سے حددرجہ بدظن ہوگئے۔ پورے ضلع اور ملک میں ایک آگ سی لگ گئی۔ ان حالات کو دیکھ کر حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے اس مضمون کا ایک والا نامہ مدرسہ روانہ فرمایا کہ جس مضمون کی بنا پر مولانا حمید الدین فراہی اور مولانا شبلی نعمانی کی تکفیر کی گئی ہے وہ میرے پاس روانہ کردیا جائے۔ شائع شدہ مضمون کا پرچہ روانہ کردیا گیا۔ اس کے بعد حضرت مدنی قدس سرہٗ نے تحریر فرمایا کہ میں فلاں تاریخ کو مدرسۃ الاصلاح پہونچ رہا ہوں۔ چنانچہ حضرت تشریف لائے۔ الاصلاح کی جن عبارتوں کی بنیاد پر دو حضرات کی تکفیر کی گئی تھی۔ اس دیکھا مدرسہ کے اساتذہ سے چند استفسارات فرمائے۔ اس کے بعد مندرجہ

ذیل بیان بغرض اشاعت عنایت فرمایا۔

محترم المقام زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ حضرات کے منسلکہ جوابات کو دیکھ کر مجھے اطمینان کلی ہوگیا اور جوشکوک وشبہات مجھ کو مولوی محمد فاروق صاحب کے کھلے معروضہ کو دیکھنے اور دیگر۔۔ حضرات کے کلمات کی بنا پر پیدا ہوئے تھے وہ سب رفع ہوگئے۔ مجھے سخت تعجب ہے کہ ان حضرات نے ایسے سخت گزار خطرات کے راستہ یعنی تکفیر مومنین کو کیوں اختیار کیا۔ حالانکہ اس کے اور اس کے مماثل امور کے لئے نہایت شدید وعیدیں وارد ہوئیں ہیں۔ کیا فَقَدْ بَاءَ حَدِ هِمَا الحدیث، کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ. ، الحدیث وغیرہ احادیث قویہ انزجار کے لئے کافی نہیں ہیں۔ کیا آپس کے نزاعات نفسانیہ اس کی اجازت دیتے ہیں کہ افتراءات اور بہتانوں کا طومار باندھ کر تکفیر کے فتاوی حاصل کئے جائیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میں نے مدرستہ الاصلاح کے پرچے دیکھے مجھ کو ان میں ایسی کوئی چیز نہیں ملی۔ جس کا کوئی صحیح محل نہ ہوسکتا ہو۔ مجھ کو افسوس ہوا ہے کہ مولانا فاروق صاحب اوران کے موافقین نے وہی ناپاک طریقہ اختیار کیا ہے جو کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی اوران کے ہمنواؤں کا تھا اور ہے۔ فالی اللہ المشتکیٰ

آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم کو اوران حضرات کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اوران النَّفْسَ لَاَ مَّارَةٌ بِالسُّوْءِ کا مظہر بننے سے محفوظ رکھے۔ وَاللّٰهُ وَلِیُّ التَّوْفِیْقَ، ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہٗ ۱۰ صفر ۱۳۵۵ھ

۳۲۳۔ مدرستہ الاصلاح سرائے میر کی نشأۃ ثانیہ

شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول فیصل نے قصر تکفیر کے ایک ایک ستون اور ایک ایک اینٹ کو منتشر کو دیا

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا شبیر احمد عثمانی مرحوم اکابر علماء اور مفتیان ہند نے بعض تشریحی مضامین پڑھنے اور حضرت مدنی قدس سرہٗ کے محاکمہ پر تکفیر سے رجوع کرلیا۔ مدرسۃ الاصلاح کی اس نشاۃ ثانیہ کا سہرا حضرت مدنی کے سر رہا۔ اگر یہ بطل حریت، زعیم ملک وملت پیکر زہد وتقویٰ اپنے غیر معمولی خلوص اور علم وعمل کے بے پناہ طاقت سے مسلح ہوکر اس فتنہ کا سدباب نہ کرتا تو ہندوستان کے اندر کسی عالم میں اتنی طاقت نہ تھی جو مدرسہ مذکور کو تباہی سے بچاسکتا۔ حضرت مدنی کا مدرسہ پر یہ ایسا احسان ہے کہ اس سے بڑا کسی اور کا کوئی احسان نہیں پس اس تعلق کی بنیاد پر حضرت مدنی نے جماعت اسلامی کے خیالات اور لٹریچر کی اشاعت کو مسلمانوں کے لئے سخت مضر سمجھ کر روکا ہے، زندگی رامپور جس کا حوالہ حضرت مدنی نے اپنے والا نامہ میں دیا ہے۔ اس کے اندر یہ عبارت موجود ہے۔

ملک کی کوئی بھی مشہور دینی درسگاہ نہیں ہے۔ جہاں ہمارا لٹریچر نہ پڑھا جاتا ہو۔ اور کچھ لوگ متأثر نہ ہوں لیکن اس سلسلہ میں مدرسۃ الاصلاح سرائے میر خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ ان درسگاہوں میں طلباء اور اساتذہ کی معتد بہ تعداد تحریک سے روز بروز متأثر ہوتی چلی جارہی ہے۔ اسی طریقہ سے مولانا حمید الدین فراہیؒ کے زہد واتقاء علم وعمل کے بارے میں ہم صرف ایک شہادت امام الہند مولانا آزاد مرحوم کی پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

مولانا حمید الدین فراہی ان علماء حق میں سے تھے جن کا سرمایہ امتیاز صرف علم ہی نہیں ہوتا بلکہ عمل بھی ہوتا ہے اور اس دوسری جنس کی کامیابی کا جو عالم ہے وہ اہل نظر سے پوشیدہ نہیں ہے۔ میں جب کبھی ان سے ملا مجھ پر ان کے علم سے زیادہ ان کی عملی پاکی کا اثر ہوا۔ وہ پورے معنوں میں ایک متقی اور پاکباز انسان تھے ان کے دل کی

پاکی اورنفس کی طہارت دیکھ کر رشک ہوتا تھا۔ابوالکلام ۴ ؍جنوری ۱۹۳۶ء

ان عبارتوں کے نقل کرنے اور مولانا حمید الدین فراہی کی شخصیت کو پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مدرسۃ الاصلاح سرائے میر کو اتنی جلدی ہنگامہ تکفیر کو نہ تو فراموش کرنا اور نہ مولانا حمید الدین فراہی کو بھول جانا چاہئے تھا۔

۱۹۳۶ء اور اس کے کچھ دنوں بعد تک حضرت مدنی ہی کے نام آپ ہی کے اتقاء اور اخلاص، علم و عمل، جہاد و قربانی کا اساتذہ اور طلباء مدرسہ میں چرچا تھا۔مگر اب ان سب کے علی الرغم مدرسہ کو جماعت اسلامی کا اڈا، مودودی لٹریچر کی سپلائی کا مرکز بنادیا گیا۔ہفتہ وار ماہانہ اور سالانہ اجتماعات ہوتے رہتے ہیں۔

افسوس! جس ذات گرامی کی بدولت مدرسہ کی اینٹ سے اینٹ۔ٹکرانے سے محفوظ ہوگئی تھی۔آج اسی ذات پر جماعت اسلامی، مدرسۃ الاصلاح کے اندر رہ کر جو جو کر رہی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔

بہرحال حضرت مدنیؒ جماعت اسلامی کو مسلمانوں کے لئے سخت مضر سمجھ رہے ہیں اس لئے ان کا فریضہ تھا کہ مدرسہ کے ارکان کو خیر خواہانہ مشورہ دے کر آئندہ کی تباہی پر متنبہ فرمائیں۔افسوس تو اس کا ہے کہ ابھی مولانا فراہی کا کفن بھی میلا نہ ہوا ہوگا، اتنی جلدی ان کے کام اور نام پر جماعت اسلامی کے غیر مبصر افراد کے کاغذی اور ہوائی مزخرفات کو ترجیح دے دی گئی۔فَالِیَ اللّٰہِ الْمُشْتَکی یہ فکر و نظر کی گمراہی نہیں تو اور کیا ہے۔

(از مولانا نجم الدین اصلاحی مرتب مکتوبات شیخ الاسلام ۳۴۵، حاشیہ مکتوب نمبر ۱۳۷)

۳۲۴۔مدرسۃ الاصلاح کے رکن شوریٰ اقبال احمد خان سہیل کے نام حضرت مدنیؒ کا مکتوب نمبر ۱۳۷

محترم المقام زید مجدکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔مزاج مبارک۔

مجھ کو بعض ضروری گزارشات عرض کرنی ہیں۔ مگر چونکہ عرصہ سے اعظم گڈھ حاضر ہونے کا اتفاق نہیں ہوا۔ اس لئے اب تک ان کو پیش کرنے کا موقع نہیں ملا۔ اس مرتبہ رمضان شریف میں سخت بیمار ہو گیا تھا جس کا اثر اب تک ہے۔ اس لئے اس سفر میں حاضری سے محروم رہا۔ مجبوراً تحریر کرنا ضروری معلوم ہوا۔ مدرسۃ الاصلاح سرائے میر سے مجھ کو جو کچھ قدیم سے تعلق ہے۔ وہ آپ حضرات کو بخوبی معلوم ہے۔ مدرسہ مذکور کے روح رواں مولانا حمید الدین فراہیؒ تھے جو کہ قرآن شریف کے مسلم عالم تھے اور ایک خاص فکر اور خیال رکھتے تھے ضرورت تھی کہ مدرسہ مذکور کے اساتذہ اور طلبہ مولانا مرحوم کی زندگی کو اپناتے اور سلف صالحین اور اکابر اہل سنت والجماعت کے طریقہ کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے مولانا مرحوم کے اصول کے مطابق علمی جدوجہد جاری رکھتے۔ لیکن یہ معلوم کر کے سخت صدمہ ہوا کہ اب اس مدرسہ میں مودودی جماعت کا زور ہے۔ جیسا کہ جماعت کے آرگن ''زندگی'' رامپور ماہ نامہ دسمبر وجنوری ۵۲ ۱۹۵۳ء ص ۱۰۲ سے ظاہر ہے۔ ایسی صورت میں آپ جیسے اراکین مدرسہ کا فرض ہے کہ اس خیال کے لوگوں سے مدرسہ کو پاک فرمائیں۔ یا کم از کم یہ کریں کہ مدرسہ سے ان کے لٹریچروں اور خیالات کی (جو گمراہیوں سے بھرے ہوئے ہیں) نشر واشاعت قطعاً نہ ہو۔ میں نے ان کو بغور دیکھا ہے۔ میں جہاں تک سمجھ سکا ہوں یہ جماعت مسلمانوں کے عقائد اور اصول کے لئے سخت مضر اور گمراہ کن ہے۔ یہ رائے صرف میری نہیں ہے۔ بلکہ تمام علماء دیوبند وسہارنپور دہلی وغیرہ اسی نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ اگر زندگی باقی رہی۔ اور حاضری کا موقعہ ملا تو انشاء اللہ مزید توضیحات پیش کر دوں گا۔ والسلام۔ ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہٗ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۲۵)

الحمد للہ آج بتاریخ ۲۶ جنوری بروز منگل جلد دوم کے حقائق ومعارف تکمیل کو پہونچے۔ فالحمد للہ۔

۳۲۵۔ مولانا ادریس صاحب سرائے میر کے پانچ سوالات

سوال نمبرا:۔ قبطی کے قتل کا واقعہ قبل نبوت کا ہے یا بعد نبوت کا؟

سوال نمبر۲:۔ یہ درست ہے کہ حضرت ہاروں علیہ السلام نبی تھے۔ یہ بھی صحیح ہے کہ بڑے بھائی تھے، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وزیر اور خلیفہ تھے۔ خلیفہ سے اس کی کوتاہیوں پر باز پرس کا حق ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس حیثیت سے باز پرس فرمائی بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ، اس پر شاہد ہے۔ جب معاملہ اس نوعیت کا ہو تو نبی کی توہین کا سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے۔ رہا القاء الواح کا معاملہ، تو کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ القاء کو وضع کے معنیٰ میں لیا جا سکے، محض بے توجہی کے اظہار کے لئے القاء کا الفاظ استعمال ہوا ہو۔ اگر ایسا کرنا درست ہو تو معاملہ ہلکا پھلکا ہو جاتا ہے زیادہ سے زیادہ جو بات ہو سکتی ہے وہ یہی ہے کہ جوش غضب میں بے اعتدالی کا ظہور ہوا۔

سوال نمبر۳:۔ حضرت والا کا ارشاد ہے۔ مگر اس ذنب سے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے استغفار منقول نہیں (حالانکہ استغفار منقول ہے قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَاَخِیْ وَاَخِیْ وَاَدْخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِکَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔ کیا یہ سہو کتابت کی بنا پر ہے۔

سوال نمبر۴:۔ انبیاء کرام معصوم ہیں اور باوجود معصوم ہونے کے ان سے لغزشیں ہوئیں۔ لیکن وحی الٰہی نے فوراً اصلاح فرما دی، ان کی لغزشیں انہیں محسوس کرا دیں۔ اس لئے بلاشبہ انہیں معیار حق تسلیم کرنا جز ایمان ہے۔ لیکن حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین تو غیر معصوم ہیں۔ ان سے لغزشوں اور غلط فہمیوں کا زیادہ امکان ہے۔ بلکہ وقوع بھی ہوا ہے۔ بروقت ان کی اصلاح کا بھی قدرت کی طرف سے کوئی

اہتمام نہیں۔ تو اس کے باوجود انہیں معیار حق کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے اور تمام امور میں ان کی اتباع کیسے ممکن ہے۔ لامحالہ بہت سی باتوں میں ان کی اتباع ترک کرنی پڑے گی۔ اس ترک کیلئے ہمارے پاس معیار رسول ہی کی سنت ہوگی۔ پھر صحابہ کو معیار حق کہنے کا کیا مطلب ہے، ہاں یہ ضرور ہے کہ ان پر تنقید اور عیب جوئی ناجائز اور حرام ہوگی۔ صحابہؓ کے بارے میں اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

سوال نمبر ۵:۔ صحابہ اگر معیار حق ہیں تو جملہ صحابہؓ یا محض خلفاء راشدین؟

نوٹ:۔ مکتوب نمبر ا کا پس منظر یہ کہ مودودی گروہ کی گمراہیوں اور دستور وعقائد کی کھلی ہوئی برائیوں پر ۵ مارچ ۱۹۵۴ء میں حضرت مدنی قدس سرہ نے بیت العلوم سرائے میر کے سالانہ جلسے میں تقریر فرما کر واضح الفاظ میں ۔۔ مودودی جماعت کو گمراہ اور جادۂ حق سے ہٹا ہوا ظاہر فرمایا تو اس پر مدرستہ الاصلاح کے ناظم اور دوسرے تعلق رکھنے والے حضرات کی چہ مگوئیاں مولانا ادریس صاحب تک پہونچیں انہوں نے مذکورہ سوالات لکھ کر حضرت مدنیؒ سے تسلی چاہی۔ (از مرتب اصلاحی)

جوابات از حضرت مدنی قدس سرہٗ

جواب نمبر ا:۔ قبطی کا قتل یقیناً قبل اعطاء النبوۃ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت مدین سے ہجرت فرمانے پر راستے میں طور پر عطا ہوئی اور قبطی کے قتل کا واقعہ حضرت موسیٰ علیہ والسلام کے مصر سے مدین جانے کا سبب بنا جس کا تقدم اظہر من الشمس ہے۔ سورۂ قصص میں اعطاء حکم اور علم کا اس سے قبل ذکر کرنا تقدم زمانی کا موجب ہے۔ کما ذکرہ ارباب التفسیر

جواب نمبر ۲:۔ اگر چہ حضرت ہارون علیہ السلام وزیر اور خلیفہ تھے اور ان کو نبوت بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ہی ملی تھی۔ مگر جب نبوت دی گئی تو حسب قاعدہ کلیہ اِذَا ثَبَتَ الشَّیءُ ثَبَتَ بِلَوَازِمِہٖ، نبوت کے تمام ۔۔۔ لوازمات کو تسلیم کرنا

ضروری ہے۔ باز پرس کا حق اسی درجہ میں تسلیم کیا جا سکتا ہے جس درجہ میں لوازم نبوت کا ثبوت رکھا گیا ہو۔ نیز بڑے بھائی کے بھی ہونے کا احترام کیا گیا ہو جو کہ **یَاهَارُوْنُ مَامَنَعَکَ اِذَارَ اَیْتَهُمْ ضَلُّوْااَنْ لَّاتَتَّبِعَنِ اَفَعَصَیْتَ اَمْرِیْ** تک ہی ہوسکتا ہے، اخذ راس، اخذ لحیہ باز پرس میں سے نہیں ہیں۔ علی ہذا القیاس القاء الواح کو وضع کے معنیٰ میں لینا تحریف معنوی سے جدا نہیں ہے۔ اس مقام پر اس سے غفلت کرنا غلطی ہوگا کہ ہم معصیت کی حقیقت پر غور نہ کریں۔

محترمی! کسی عمل کے طاقت اور معصیت ہونے کا مدار نیت پر ہے۔ **اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِئٍ مَانَوَا** فص صریح ہے۔ نیز حدیث **اِنَّ اللّٰهَ لَایَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ بَلْ یَنْظُرُاِلیٰ قُلُوْ بِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ** (او کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام) پس وہ اعمال جو کہ سہواً یا خطأً یا غلط فہمی سے صادر ہوں وہ درحقیقت معصیت نہ ہوں گے جب کہ نیت میں فساد اور نافرمانی نہ ہوا گرچہ معصیت کی صورت پر کبھی مواخذ بھی ہو جائے **فَاِنَّ حَسَنَاتِ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتِ الْمُقَرَّبِیْنَ** "نزدیکاں رابود بیش حیرانی"

یقیناً حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نیت ان معاملات میں صحیح تھی، حب خداوندی اور غیرت دینی ان اسباب واعمال کے موجبات ہیں۔ اس لئے تمحلات اور تکلفات کا ارتکاب بے محل ہے جس سے تحریف معنوی کا بہت بڑا دروازہ کھلتا ہے عصمت تو معصیت سے تحفظ کی ضمانت کرتی ہے سہو، خطا، غلط فہمی کی محافظ نہیں ہے، اور غالباً یہی وجہ ہے کہ بوقت شفاعت کبریٰ قتل قبطی کا تو تذکرہ فرمایا، مگر حضرت ہارون علیہ السلام اور الواح کا تذکرہ نہیں فرمایا۔ قبطی کے قتل میں نیت کا فرق کچھ نہ کچھ ضرور ہے اگرچہ قصد قتل نہ ہو، مگر اس واقعہ میں نیت نہایت اعلیٰ تھی۔

جواب نمبر۳:۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے استغفار کے متعلق تفسیر مظہری ج۔۳ ص ۴۶۴ میں ہے جس کی عبارت کا مفہوم یہ ہے:

(۱): حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو دعا کی رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ۔ یہاں اگر چہ پہلے اپنے لئے مغفرت کی دعا کی ہے۔ مگر اصل مقصود اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ لسلام کیلئے دعا کرنا ہے۔ اپنا نام پہلے بطور تمہید لائے اور اس لئے بھی کہ سامری کی جماعت حضرت ہارون علیہ السلام کا مذاق نہ اڑائے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام کو۔۔ گنہگار سمجھ کر ان کے لئے استغفار کر رہے ہیں۔

(۲): اس کے علاوہ دوسروں کے لئے استغفار کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اپنے لئے استغفار کرے تا کہ یہ تصور نہ ہو کہ اپنے آپ کو پاک وصاف سمجھ رہا ہے۔

(۳): خود استغفار کر لینے کے بعد دعا جلد قبول ہوتی ہے؛ اسی بنا پر نماز جنازہ کی دعا میں پہلے لَحَیِّنَا ہے، یعنی زندوں کے لئے مغفرت کی دعاء پہلے ہے اپنے لئے پہلے مغفر کی دعا کی جاتی ہے پھر مردہ کے لئے۔

(۴): اسی طرح اہل قبور کی زیارت کے وقت بھی جو دعاء منقول ہے یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ، اللہ ہمیں بخش دے اور آپ کو۔ اس میں پہلے اپنے لئے مغفرت کی دعا ہے ، پھر اہل قبور کے لئے۔

(۵): سورۂ محمد وغیرہ آیات میں جو وارد ہوا ہے وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اس سے مقصود امت ہے نہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۶): اب یہ طریقہ امت محمدیہ کے لئے اسوہ حسنہ قرار دیدیا گیا ہے کہ اگر بارگاہ رب العزت میں کسی کی مغفرت کے لئے دعاء کی جائے تو سب سے پہلے اپنی مغفرت کی دعا ضروری ہے۔

(۷): ۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ کبائر وصغائر سب سے معصوم تھے۔ پھر بھی وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ آپ کے لئے وارد ہے جس کا منشا صرف یہ ہے کہ اس طرح امت کو استغفار کرنے کا ایک طریقہ معلوم ہو جائے اور یہ سنت ہمیشہ باقی رہے۔ چنانچہ جن لوگوں کی نظریں قرآن مجید پر وسیع ہیں۔ اور انہوں نے گہرائی سے

قرآن کو سمجھا ہے وہ اچھی طرح واقف ہیں کہ قرآن حکیم میں اس طرح کے نظائر بکثرت ہیں اور کلام الٰہی کے اسالیب سے اس پر مزید روشنی پڑتی ہے۔ سورہ فتح میں ہے لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ میں خطاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ مگر باتفاق مفسرین مراد اس سے امت ہے۔ ملاحظہ ہو تفسیر نیشا پوری وغیرہ۔

آیات مذکورہ بالا میں جو لفظ ذنب واقع ہے اس کی نسبت فاعلی پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف صحیح نہیں ہے بلکہ ان آیات میں ذنب کی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اضافی ہے۔ سورہ طلاق میں ہے يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ۔ اس آیت میں کا خطاب یا۔ایہا النبی سے شروع ہوا۔ لیکن پھر طلقتم اور طلقتموہن میں جمع کی ضمیریں آئیں۔ جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مخاطب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لیکن مراد امت ہے۔ سورہ احزاب میں ہے يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۔ حسب تصریح درمنثور میں اس سے مراد امت ہے۔ نہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔

ان نظائر سے یہ بات واضح ہوگئی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو سورہ اعراف میں فرمایا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ تو یہ بات نہ تھی کہ آپ سے خدانخواستہ کوئی گناہ ہوا تھا جس کے لئے استغفار کرتے ہیں، بلکہ اپنے استغفار کو بھائی کے استغفار کی تمہید بناتے ہیں۔

جواب نمبر۴:۔ الف: انبیاء علیہم السلام کو معیار حق قرار دینا اور اس کو جزء ایمان سمجھنا کسی نص صریح میں وارد ہے یا عقلی قضیہ ہے۔ یعنی جس طرح مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ نص صریح ہے کیا محمد معیار للحق بھی کسی نص میں وارد ہے کہ اس کو جزء ایمان بنایا جائے یا نہیں، یا کس نص میں وارد ہے النبی معیار للحق، یا فرمایا گیا ہے الا نبیاء معیار للحق ۔

ب:۔ اب اگر نص میں وارد نہیں ہے بلکہ عقل صحیح اور دلائل صریحہ اس کے باعث

ہیں تو کیا رسالت اور معیار حق میں نسبت مساوات ہے تاکید یہ کہا جاسکے کل شئ معیار للحق اور کل معیار للحق نبی اور اسی طرح نفیاً کہا جاسکے، لاشئ من الانبیاء الا وھو میعار للحق و لا شئ معیار للحق الا و ھو نبی یا ان دونوں میں نسبت عموم وخصوص مطلق ہے، یعنی کل نبی معیار للحق کہنا مسلم ہے مگر کل معیار للحق نبی غیر لازم التسلیم، کیونکہ یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی معیار حق ہو اور وہ نبی نہ ہو۔

ج: اگر عصمت' معاصی غلطیوں سے تحفظ کی ذمہ دار ہے، تو رضائے خداوندی کیوں ذمہ دار نہ ہوگی۔ اور خصوصاً جب جب کہ اس کی خبر۔۔ علام الغیوب نے دی' جس کے سامنے ازل اور ابد کی تمام کائنات حاضر ہیں کوئی چیز اس سے چھپ نہیں سکتی، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسٰى، (نہ بھٹکتا ہے تیرا رب' نہ بھولتا ہے)۔ سابقین اولین کے متعلق آیات وارد پر غور فرمایئے، کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان سے اپنی رضا کی تصریح فرمائی ہے۔

ہ:۔ اگر عصمت، معاصی اور غلطیوں سے تحفظ کی ذمہ دار ہوسکتی ہے تو قادر مطلق کا یہ ارشاد وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُم وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ، اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (پر اللہ نے محبت ڈال دی تمہارے دل میں ایمان کی اور اچھا کر دکھایا اس کو تمہارے دلوں میں اور نفرت ڈال دی تمہارے دل میں کفر اور نافرمانی کی، یہ لوگ وہی ہیں نیک راہ پر اللہ کے فضل سے اور احسان سے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے، اور حکمتوں والا ہے)، کیوں نہیں ذمہ دار ہوگا، کیا اس خبر میں شک کرنا درست ہوسکتا ہے، کیا اس میں تامل کفر نہیں ہے تو یہ حضرات کیوں نہ معیار حق ہوں گے۔

د:۔ اگر عصمت (جس کا صریح اشارہ کسی قطعی نص میں نہیں ہے، اشارات ولالت ہی سے اخذ کیا گیا ہے) قابل اعتماد ہے تو خبر خداوندی وخول وخلود فی الجنۃ کی

جو یقینی اور قطعی ہے، کیوں نہیں قابل اعتماد ہے، کیا اس میں شک کرنا درست ہوگا اور کیا خلود فی الجنۃ کسی عاصی اور نافرمان کے لئے ہوسکتا ہے، سابقین اولین صحابہ کے لئے فرمایا جاتا ہے، وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدً اذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (اور تیار کر رکھے ہیں واسطے ان کے باغ کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں، رہا کریں گے انہیں میں ہمیشہ)۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عشرہ مبشرہ، اور دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بشارت دخول جنت اور خلود کی عطا فرماتے ہیں۔ کیا اس کی تغلیط ہوسکتی ہے۔ پھر کیا یہ حضرات معیار حق نہیں ہوسکتے۔ اور اگر عصمت مفہومہ انبیاء علیہم السلام کے لئے موجب معیار حقانیت ہوسکتی ہے تو شہادت قطعی خداوندی دربارہ صحابہ کرام جس کی تصریح توریت، انجیل، قرآن میں فرمائی گئی ہے۔ کیوں نہ معیار حقانیت قرار دی جائے، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ اَشِدَّ اءُ عَلَی الْکُفَّارِ۔ الی قالہ تعالیٰ۔ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ (محمد رسول اللہ کے اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں زور آور ہیں کافروں پر، نرم دل ہیں آپس میں تم دیکھو ان کو رکوع میں اور سجدہ میں ڈھونڈتے ہیں اللہ کا فضل اور اس کی خوشی، نشانی ان کی ان کے منہ پر سجدہ کے اثر سے یہ نشانی ہے ان کی توریت میں اور مثال ان کی انجیل میں)۔

ز:۔ اگر عصمت کی وجہ سے اصحاب عصمت معاصی سے محفوظ ہوسکتے ہیں تو خبر قطعی (یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا) کیوں باعث تحفظ نہیں ہوسکتی، (ترجمہ: جس دن کہ اللہ ذلیل نہ کرے گا نبی کو اور ان لوگوں کو جو یقین لاتے ہیں اس کے ساتھ، ان کی روشنی دوڑتی ہے ان کے آگے اور ان کے داہنے، کہتے ہیں: اے ہمارے رب پوری کردے ہم کو ہماری روشنی اور معاف کردے ہم کو۔

خلاصہ یہ کہ متعدد آیات قرآنیہ قطعیہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کیلئے عدم

صدور معاصی اور ان کے تحفظ عن المعاصی کے لئے دلائل قطعیہ ہیں۔ معیارِ حق ہونے کے لئے یہی اصل اصول ہے، یعنی یہ علم یقینی کہ وہ شخص وقوع وصدور معاصی سے محفوظ ہو، خواہ عصمت کی وجہ سے ہو یا ثبوت رضاء خداوندی کی وجہ سے یا ثبوت خلود فی الجنۃ کی وجہ سے یا ثبوت اجتباء یا تکفل خداوندی بالمحافظت عن اسباب المعاصی وغیرہ کی وجہ سے، اس کے لئے عدم امکان عقلی ضروری نہیں، فقط عدم امکان وقوعی خواہ بالذات ہو یا بالغیر کافی ہے جو کہ صحابہ کرام کے لئے حسب آیات مذکورہ یقینی ہے۔

باقی رہا یہ شبہ کہ انبیاء علیہم السلام کی غلطیوں کا تدارک بالوحی ہوسکتا ہے، غیر انبیاء کی غلطیوں کا تدارک نہیں ہوسکتا ہے۔ کیونکہ وحی غیر انبیاء پر نہیں آسکتی، یہ بالکل لایعنی ہے۔

الف: جب کہ عنایت ربانی اپنی رضا اور توجہ کی قطعی خبر دے چکی ہے تو غلطی ہونے ہی نہ دیگی، ورنہ کذب خبر خداوندی لازم آئے گا، وہو محال۔

ب: اور اگر غلطی بفرض محال ہوئی بھی تو عنایت ربانی اس کا تدارک کرے گی جس کی ذمہ داری وہ اپنے اوپر لے چکی ہے۔

ج: کیوں نہ تحدیث اور الہام سے اس کا تدارک ہوسکے گا (قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ كَانَ فِيْ الْأُمَمِ مِنْ قَبْلَكُمْ مُحَدِّثُوْنَ فَإِنْ كَانَ فِيْكُمْ مُحَدِّثٌ فَعُمَرُ او کما قال، وقال علیہ السلام اَلْحَقُّ يَنْطِقُ عَلىٰ لِسَانِ عُمَرَ او کما قال) ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں بھی محدث ہوا کرتے تھے، یعنی جن پر منشأ خداوندی منکشف ہوجایا کرتا تھا۔ پس اسی انداز میں اگر تم میں محدث ہیں، تو وہ عمر ہیں۔ حق عمر کی زبان پر بولتا ہے۔)

د: کیوں نہ رویاء صالحہ سے اس کا تدارک کیا جاسکے گا، **قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يُرَاهَا الْمُؤْمِنُ اَوْتُرىٰ لَهٗ**، (او کما

قال) وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام الرُّؤیَا الصَّالِحَۃُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءً مِنَ النَّبُوَّۃِ ،(او کما قال علیہ السلام)

(ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبوت تو ختم کردی گئی۔ البتہ مبشرات باقی رکھے گئے۔ لوگوں نے عرض کیا، یارسول اللہ! مبشرات سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا، اچھے خواب جس کو مسلمان دیکھے یا اس کو دکھایا جائے۔ آپ نے فرمایا، اچھا خواب نبوت کا ایک ٹکڑا ہے نبوت کے چھیالیس ٹکڑوں میں سے۔

ہ: کیوں نہ بصیرت خواص مؤمنین اس کا تدارک کرسکے گی، قال تعالیٰ قُلْ ھٰذِہٖ سَبِیْلِیْ اَدْعُوْا اِلَی اللّٰہِ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ ،

ترجمہ: اور کہہ دے یہ میری راہ ہے، بلاتا ہوں اللہ کی طرف سمجھ بوجھ کر، میں بھی اور جو میرے پیرو ہیں وہ بھی)۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی فراست سے بچو، وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔

و: جب کہ ارشاد ہے لَا یَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ (حدیث) اور قرآن میں فرمایا گیا۔ وَمَنْ یَّتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی الایہ کیا یہ ارشادات باعث تحفظ نہ ہوں گے اور وہ قادر مطلق مقلب القلوب تحفظ کرکے ایسی غلطیوں کو نسیت و نابود نہ کردے گا۔

محترمی! صحابہ کرامؓ کی وہ غلطیاں جن کو آپ امکان بلکہ وقوع کے درجے میں دکھلا رہے ہیں اگر روایات تاریخیہ اور آحاد سے ثابت ہیں تو وہ ان قطعیات قرآنیہ کے سامنے کسی طرح کوئی حقیقت نہیں رکھتیں، اور اگر ان کی کوئی حقیقت ہو بھی تو وہ نیت ہائے فاسدہ سے صادر ہوتی ہیں یا نیت ہائے صالحہ سے، کیونکہ بسا اوقات غلط فہمی

اور خطا سے کوئی عمل صادر ہوتا ہے تو وہ ان اعمال قبیحہ سے بہت ہی گرا ہوا اور خفیف شمار ہوتا ہے جو عمداً اور بہ نیت فاسدہ وقوع میں آئے ہیں، قتل عمد اور قتل خطا کی جزاؤں میں کس قدر تفاوت ہے۔ حالانکہ دونوں میں مقتول کی جان ہلاک ہوتی ہے۔ اگر کسی نے اپنی زوجہ سمجھ کر اجنبیہ سے جماع کیا، اس وطی بالشبہہ کی وہ سزا ہوگی جو جان بوجھ کر اجنبیہ سے جماع کرنے پر مقرر ہے۔ حالانکہ دونوں میں جماع متحقق ہے۔

بہر حال جو اعمال خطأ ہوئے ہیں وہ ان اعمال سے نہایت ہلکے ہیں جو کہ عمداً کیے گئے ہیں۔ خواہ یہ خطا فعل میں ہو یا علم اور سمجھ میں ہو، ثانی الذکر ہی کو معصیت کہا جاتا ہے، بخلاف اول الذکر کے کہ ان کے لئے رفع کی تصریح ہے قَالَ تَعَالٰی لاَ تُؤَاخِذْ نَا نَسِيْنَا اَوْاَخْطَ نَا اے رب ہمارے نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بھولیں یا چوکیں قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رُفِعَ عَنْ اُمَّتِیْ الْخَطَأ وَالنِّسْيَان، میری امت سے خطا اور نسیان کو معاف کر دیا گیا ہے۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی خطائیں سب اسی قسم کی ہیں، اس لئے وہ باوجود عصمت صدور پذیر ہونگی۔ ان میں فسادیت کا شائبہ بھی نہیں۔ اسی وجہ سے ائمہ اہل سنت والجماعت مشاجرات صحابہؓ کو خطأ اجتہادی قرار دیتے ہیں۔ اگر حضرت آدم علیہ السلام کے ارتکاب اکل شجرہ کو فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْلَهٗ عَزْماً، ترجمہ: پھر بھول گیا اور نہ پائی ہم نے اس میں پختگی، ذنب خفیف اور غیر موجب مواخذہ داخل فی العصمت قرار دیتا ہے تو حضرت علیؓ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے مشاجرات کو ان کے مناقب کی آیات اور احادیث صحیحہ کیوں نہ ہلکی غیر موجب مواخذہ اور داخل فی المحفوظیت قرار دینگی اور کیوں نہ ان کے دامن کو خطاء اجتہادی قرار دے کر منزہ اور پاک سمجھا جائیگا۔

میرے محترم: صحابہ کرام میں جو بھی کمالات اور بھلائیاں ہیں خواہ از قسم علم ہوں یا از قسم عمل، وہ سب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے طفیل اور آپ کے اتباع ہی سے ہیں۔ بالذات کچھ نہیں، مگر جب قرآن واحادیث صحیحہ نے ان میں موجبات

معیاریت حقانیت کی خبر دی ہے تو آج ہم کو ان کی معیاریت میں کلام اور تامل کرنا یقیناً قطعیات کا انکار ہوگا۔ جو کہ منتج ہوگا انکار کتاب اللہ پر۔

آپ کا یہ ارشاد اور تمام امور میں ان کی اتباع کیسے ممکن ہے۔ لامحالہ بہت سی باتوں میں ان کی اتباع ترک کرنی پڑے گی اور اس کے ترک کرنے کے لئے ہمارے پاس معیار رسول ہی سنت ہوگی، پھر صحابہ کو معیار حق کہنے کا کیا مطلب؟ میری سمجھ میں نہیں آیا۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں بھی تو روایات اور احادیث متعارضہ موجود ہیں تو پھر آپ کو بھی معیار حق کس طرح قرار دے سکتے ہیں۔ اور پھر آگے چلئے، باری تعالیٰ کے ارشادات قرآنیہ میں تو بظاہر تعارض وتخالف موجود ہے۔ پھر کتاب اللہ اور جناب باری تعالیٰ کو بھی معیار حق قرار دینا ناممکن ہوگا۔ آخر اسی وجہ سے تو مجتہدوں اور اسلاف کرام میں جدوجہد اور اصول فقہ وکلام اور کتب مبسوط لکھنے اور مدون کرنے کی ضرورت پیش آئی۔

پھر حدیث اِقْتَدُوا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ ۔ ان دو کی پیروی کرو جو میرے بعد ہیں، یعنی ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم، اور عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ عَضُّوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم پر لازم ہے میرے طریقے (سنت) کی اتباع اور خلفاء راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں، ان کی سنت، طریقوں کا اتباع، اس کو دانتوں سے پکڑ لو۔ یہ احادیث صحیحہ کثیرہ دربار صحابہ کرام کا اتباع جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر واجب کیا ہے ان کا اتباع بحیثیت رسالت نہیں ہے بلکہ بحیثیت نقل وفہم ارشادات نبویہ کیا جاتا ہے۔ اور اسی طرح بعد والے ائمہ کا اتباع بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا اتباع ہے جو کہ بحیثیت نقل وفہم ہی کیا جاتا ہے، کسی کو مطاع بالذات نہیں کہا جاتا ہے۔ مطاع مطلق تو صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس لئے جناب کا یہ کلام

سمجھ میں نہیں آیا۔غور فرمائیں۔

جواب نمبر۵:۔آپ فرماتے ہیں:اور اگر معیار حق ہیں تو جملہ صحابہ یا محض حضرات خلفاء راشدین؟محترم جن اصحاب کے متعلق نصوص وارد ہیں' ان کیلئے اس کو تسلیم کرنا ضروری ہوگا۔آپ نے صحابہ کرام کے بارے میں نصوص کو دیکھ لیا۔اب آپ خود فیصلہ کریں۔

مولانا مودودی صاحب تو سلب کلی فرماتے ہیں کسی ایک صحابی کا استثناء نہیں کرتے۔بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ تمام انبیاء کو معیار حق تنقید سے بالاتر نہیں مانتے۔ان کی ذہنی غلامی کو جائز قرار نہیں دیتے تو پھر یہ عقیدہ مودودیا کس طرح جائز اور صحیح ہے۔اور کس طرح یہ تعلیم ایمان کی تعلیم قرار دی جاسکتی ہے۔غور فرمایئے اور ان کے ایمان کو ثابت کیجئے جو ہم کو نسلی مسلمان اور اپنے آپ کو اصلی مسلمان کہتے ہیں۔وَإِلَى اللّٰهِ الْمُشْتَكىٰ۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص۳۸)

۳۲۶۔مولانا عبدالماجد دریابادی شرح صدر کی دعا کے طالب

نوٹ:۔مودودی جماعت کے سلسلہ میں مولانا عبدالماجد دریابادی کی مختلف النوع تحریریں سچ اور صدق جدید میں آتی رہتی ہیں۔مگر وہ بالکل۔۔۔غیر واضح اور مبہم ،کبھی تردید کردی،کبھی تائید۔کبھی تنقید کردی،کبھی تعریف حضرت مدنی قدس سرہ' نے ان کو ایک مفصل تحریر بھیجی جس کو تسلیم کرنے کے بجائے وہ وہ شرح صدر کی دعاء کے طالب ہوئے۔

۳۲۷۔مولانا دریابادی کا خط حضرت مدنی ؒ کے نام

مخدوم ومحترم۔وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'۔رجسرڈ والا نامہ نے کئی دن ہوئے

مشرف کیا تھا میں جو کچھ عرض کر سکتا تھا، پہلے عریضہ میں عرض کر چکا ہوں اب آپ میرے حق میں بس شرح صدر کی دعا فرمائیں۔

جواب از حضرت مدنی قدس سرہٗ

محترم المقام۔زید مجدکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔انتظار شدید کے بعد والا نامہ باعث سرفرازی ہوا۔جناب کو یاد ہوگا۔اب سے تقریباً دو سال پہلے، جب میں نے مودودی فتنہ کے متعلق آپ سے خط وکتابت کی تھی تو آپ نے اس فتنہ کی ذمہ داری علماء کے سکوت پر ڈالی تھی اور صدق کے چند نمبروں سے امداد فرمائی تھی، مگر تعجب ہے کہ جب ان کے دستور کی کھلی ہوئی گمراہی کو پکڑا گیا تو تاویلات کرتے ہوئے آپ خود سنگ گراں بن گئے۔اب ہم اس کا شکوہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کس سے کریں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص۴۷)

۳۲۸۔لفظ جے ہند پر مولانا دریابادی کا اعتراض

مولانا دریابادی نے لکھا ہے ایک گستاخانہ عرض خیال کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔آپ ہی کے اکابر نے اصاغر کو اجازت دے رکھی تھی۔

والا ناموں کے چند صفحوں میں کہیں بھی بسم اللہ اس کے مماثل کلمہ کا نظر نہ آنا بلکہ بجائے اس کے ہر صفحے پر انگریزی میں جے ہند کا نظر آنا مجھ بافہم کی فہم سے بالکل باہر نکلا۔والسلام دعاگو ودعا خواہ عبدالماجد دریابادی ۴ جون ۱۹۵۴ء

جواب از حضرت مدنی قدس سرہٗ

لفظ جے ہند کا مواخذہ بے موقع ہے، میری تحریر چونکہ کچھ کٹی ہوئی عبارت پر

مشتمل ہے اس لئے میں نے نقل کرنے کو ایک صاحب کو دیدی تھی۔ وہ ایک لیٹر پیڈ پر صاف کر کے لائے۔ لیٹر پیڈ بازاری تھا۔ اس کے ہر صفحے پر یہ لفظ چھپا ہوا تھا۔ نقل کرنے والے صاحب انگریزی سے ناواقف تھے۔ انہوں نے اس پر نقل کر دیا نہ انہوں نے یہ لفظ لکھا اور نہ میں نے۔ والسلام

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ ٹانڈہ ۲۳ شوال ۷۲ھ۱۳

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص ۴۷)

۳۲۹۔ اعمال ضروریہ میں کوتاہی کرنیوالا فاسق ہوگا کافر نہیں

تمام اہل سنت والجماعت مسلمان ہمیشہ سے اس امر پر متفق ہیں کہ جو شخص کلمہ طیبہ اشهد ان لااله الا الله واشهد ان محمد رسول الله صدق دل سے کہے، اس کا اجمالی ایمان متحقق ہو جاتا ہے اور جو شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتلائی ہوئی تمام یقینی باتوں (وحدانیت، رسالت، ملائکہ، کتب سماویہ، قیامت، تقدیر، ختم نبوت وغیرہ) دل سے مان لے اور اقرار کر لے تو اس کا تفصیلا ایمان متحقق ہو جاتا ہے اور وہ مسلمان ہو کر ملت اسلامیہ کا ایک فرد بن جاتا ہے۔ اعمال کی کوتاہی سے ایمان زائل نہیں ہوتا۔ صرف فسق آتا ہے کفر نہیں آتا۔ ہاں اگر ان امور ایمانیہ کا انکار کرے، تب بیشک کفر متحقق ہوگا البتہ گمراہ فرقے خوارج اور معتزلہ وغیرہ کا مذہب یہ ہے کہ اعمال مرضیہ کے ترک کرنے یا گناہ کبیرہ کے مرتکب ہونے سے ایمان نکل جاتا ہے۔

آج ہندوستان بھر میں مودودی صاحب اور ان کی جماعت بھی یہی عقیدہ رکھتی ہے اور اس کی تعلیم وتلقین کرتی ہے۔ چنانچہ مودودی صاحب اپنے رسالہ حقیقت حج میں زیر عنوان ''حج کی تاریخ'' مابعد میں فرماتے ہیں

رہے وہ مسلمان جن کو عمر بھر یہ خیال نہیں آتا کہ حج بھی کوئی فرض ان کے ذمہ ہے، دنیا بھر کے سفر کرتے پھرتے ہیں، کچھ یورپ کو آتے جاتے حجاز کے ساحل سے بھی گذر جاتے ہیں جہاں سے مکہ صرف چند گھنٹوں کی مسافت پر ہے اور پھر بھی حج کا ارادہ تک ان کے دل میں نہیں گذرتا، تو وہ قطعاً مسلمان نہیں ہیں۔ جھوٹ کہتے ہیں اگر اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور قرآن سے جاہل ہے جو اس کو مسلمان سمجھتا ہے۔

نیز رسالہ حقیقت زکوٰۃ مین زیر عنوان ''زکوٰۃ کی اہمیت'' میں فرماتے ہیں: ''زکوٰۃ کے بغیر نماز روزہ اور ایمان کی شہادت سب بیکار ہیں، کسی چیز کا بھی اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔''

آگے لکھتے ہیں:

''ان دو ارکان اسلام، نماز، روزہ سے جو لوگ روگردانی کریں، انکا دعویٰ ایمان ہی جھوٹا ہے''

آگے فرماتے ہیں:

''قرآن کی رو سے کلمہ طیبہ کا اقرار ہی بے معنیٰ ہے۔ اگر آدمی اس کے ثبوت میں نماز اور زکوٰۃ کا پابند نہ ہو۔ (خطبات ۱۳۲)

مذکورہ بالا تصریحات پر غور فرمایئے، ہندوستان اور پاکستان کے وہ تمام سربرآوردہ مسلمان لیڈر جو کہ برسر اقتدار ہیں اور دور دور کے ممالک یوروپیہ اور امریکہ وغیرہ کا سفر کرتے رہتے ہیں۔ یا زمانہ سابق میں ان دور دراز ممالک بالخصوص انگلستان وغیرہ کا سفر کر چکے ہیں اور نعمت حج وزیارت مدینہ منورہ سے فائز نہیں ہوتے۔ سرسید اور جسٹس محمود سے لے کر اس زمانہ کے جملہ اشخاص جن میں علامہ اقبال' قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح ،نواب زادہ لیاقت علی خاں، سر ناظم الدین وغیرہ نے شمار زعماء قوم آتے ہیں۔ سب کے سب بیک قلم قطعی اور یقینی طور پر ایمان و اسلام سے خارج کر دیا گیا ہے اور فتویٰ صادر

کردیا گیا ہے کہ انکو اپنے آپکو مسلمان کہنا جھوٹ کہتے ہے۔ جو شخص بھی ان کو مسلمان کہے وہ قرآن سے جاہل ہے اسی طرح وہ تمام اسلامیت کے دعویدار جو زکوۃ نہیں دیتے یا نماز نہیں پڑھتے یا روزہ نہیں رکھتے۔ ان کا دعویٰ ایمان جھوٹا ہے اور ان کا کلمہ طیبہ پڑھنا بے معنیٰ اور ان کے ایمان کی شہادت غیر معتبر اور بیکار ہے۔ اور چونکہ ایمان اور کفر میں واسطہ نہیں، ایک کے زوال سے دوسرے کا آجانا یقینی ہے۔ اس لئے جب ان لوگوں کو ایمان اور اسلام سے قطعی طور پر نکال دیا گیا تو قطعی طورپ کفر میں بھی داخل کردیا گاے۔ اس طرح کی عمومی تکفیر صرف مودودی صاحب اور ان کی جماعت یا خوارج کے سوا کلمہ گویان امت محمدیہ کی کس نے کی اور کب کی گئی، بیشک ایسے لوگ فرائض کے تارک گنہگار مستحق عقاب ہیں۔ ان کو جلد سے جلد توبہ کرنا اور اپنی بداعمالیوں کو ترک کردینا ضروری ہے۔ (اگر زندہ ہوں)۔ اور خداوندی عذاب کے مستحق ہیں (اگر بلا توبہ مرگئے ہوں)۔ مگر وہ دائرہ ایمان اور اسلام سے شرع کی نظر میں خارج نہیں کئے جاسکتے۔ کلمہ لاالہ الا اللہ اور ایمان ضرور بالضرور ان کو نفع پہونچائے گا۔ اگرچہ بداعمالیوں کی سزا کے بعد ہی ہو۔ (اگر شفاعت یا دیگر وجوہ رحمت سے مستفید نہ ہوسکے)۔ مگر ایسے لوگ خلود فی النار سے محفوظ رہیں گے۔ ذرہ برابر بھی ایمان کا درجہ ان کے لئے خلود فی النار سے محافظت اور جنت کے حصول کا ذریعہ ہوگا۔ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کا یہ مقصد امت محمدیہ پر انتہائی ظلم اور خوارج کی طرح غلو فی الدین ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ۲/۷۷)

۳۳۰۔ حدیث بدءالاسلام کے معنیٰ اور مفہوم کے بارے میں سوال

مولانا غلام حسین صاحب بھاگلپوری نے سوال کیا تھا جس کا جواب حضرت قدس سرہٗ نے یہ دیا۔

"بدء الاسلام غریبا" الحدیث کا ترجمہ یہ کرنا کہ اسلام غریبوں سے پھیلا اور پھر

غریبوں میں لوٹ آئے گا، لغت عربی کے خلاف ہے، ہماری زبان اردو میں غریب کا ترجمہ مسکین اور فقیر سے کیا جاتا ہے، یعنی وہ شخص غریب ہے جس کے پاس مال ودولت نہ ہو، مگر عربی میں یہ معنیٰ نہیں ہیں ۔اور واقعہ بھی یہی ہے۔سب سے پہلے ایمان لانے والے مردوں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے جو مکہ معظمہ میں بہت بڑے تاجروں اور مالداروں میں سے تھے۔''غریب'' عربی میں اوپرے شخص کو کہا جاتا ہے۔یعنی وہ شخص جو کہ مشہور ومعروف نہ ہو، لوگ عام طور سے اس کو جانتے اور پہچانتے نہ ہوں ۔خواہ وہ مالدار ہو یا مسکین ونادار۔اسی وجہ سے مسافر کو غریب کہتے ہیں، کیونکہ وہ بدیسی ہونے کی وجہ سے لوگوں کی پہچان میں نہیں آتا، جو چیز نادرالوقوع ہوتی ہے اس کو بھی غریب کہتے ہیں ۔نہ کیونکہ قلیل الوقوع ہونے کی وجہ سے وہ مشہور ومعروف نہیں ہوتی، اس میں غرابت اور ندرت آجاتی ہے۔لوگ اس سے مانوس نہیں ہوتے ۔نیز اس حدیث میں اسلام کو ذوالحال قرار دیا گیا ہے جو کہ مجموعہ احکام، اقرار واعمال سے عبارت ہے۔یعنی دین اسلام غریب تھا۔نہ کہ اہل اسلام ۔اگر اہل اسلام کی غربت مراد ہوتی، جیسا کہ اردو والے اور آپ کے یہاں کے لوگ کہتے ہیں، تو جانب ذوالحال میں لفظ اہل کہا جاتا ہے۔یابدء المسلمون کہا جاتا ہے، اور جانب حال میں غرباء کہا جاتا ہے۔

بہرحال بہترین توجیہ حدیث کی یہی ہے کہ دین اسلام اور اسکے عقائد واعمال سے لوگ ابتداء میں بیگانہ اور غیر مانوس تھے، وہ عام انسانوں کی نظر میں اوپرا غیر معروف اور غیر محبوب تھا۔ پھر رفتہ رفتہ لوگوں کو اس سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدوجہد اور روحانی تصرف کی وجہ سے انس ومحبت پیدا ہوئی اور تمام فضا بدل گئی۔ ہر طرف اور ہر قوم میں ۔۔۔مذہب اسلام مقبول ومحبوب اور مانوس ہوگیا۔ یَدْخُلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کا سماں بندھ گیا۔اور جو قومیں مسلمان نہیں بھی ہوئیں وہ بھی اصول اور قواعد اسلامیہ کو پسند کرنے لگیں اور اپنے اپنے یہاں کم وبیش اسلامی اصول

واعمال کو داخل کرلیا۔ دین اسلام کا ڈنکا بجنے لگا۔ پھر آخر زمانہ میں یہ فضا بدل جائے گی۔لوگوں کے مزاج میں تبدیلی آنے لگی گی۔رفتہ رفتہ لوگوں میں اسلام سے بیگانگی اس درجہ بڑھ جائے گی کہ وہ مثل ابتداء کے بالکل غیر مانوس اوراوپرا بن جائے گا۔ جیسا کہ آج کل مشاہدہ ہورہا ہے۔غیر مسلم تو متنفر تھے ہی،خود مسلمان بھی اسلامی اصول وقواعدواعمال سے متنفر نظر آتے ہیں۔

دیکھئے اہل پاکستان کو اسلامی دستور بھی بنانے کو تیار نہیں ہیں،ان کو کفار یورپ کی اقوام اور مشرکین کی باتیں پسند ہیں۔مگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت اور سیرت اور سنتوں سے نفرت ہے۔جو مسلمان دین پر چلتے ہیں،انکو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں،ان کی عیب جوئی کرتے ہیں،ان کے ہر ہر کام پر اعتراض کرتے ہیں،کفار اور مشرکین کی مدح سرائی کرتے ہیں،دیندار مسلمان ان کی نظر میں غرباء اوراوپرے غیر مانوس ہوتے جاتے ہیں،یہ حقیقۃً نتیجہ اسی کا ہے کہ دین اسلام،اس کے قواعد اور اصول ان کی نگاہوں میں غیر مانوس اور اجنبی بن گئے ہیں۔

یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ مادی امراض کا حال وباء کے زمانہ میں ہوتا ہے۔وباء کے زمانہ میں ہوا بگڑ جاتی ہے۔ہر انسان کا مزاج کم وبیش ماؤف ہوجاتا ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو روحانی وباء پھیلی ہوئی تھی۔آپؐ نے اپنی لاحانی قوت سے فضا کو بدلا۔انسانی امزجہ رفتہ رفتہ صحیح وسالم ہوئے توان کو عمدہ روحانی غذا محبوب اور مانوس نظر آنے لگی۔اب اس زمانہ میں پھر وہی وباء پھیل گئی ہے۔لوگوں کے امزجہ ماؤف ہوتے چلے جارہے ہیں۔جس طرح صفراء کے غلبہ یا بلغم وغیرہ اختلاط ردیہ کے غلبہ کے وقت عمدہ عمدہ غذا سے لوگوں کو نفرت ہوجاتی ہے۔اسی طرح اس زمانہ میں لوگوں کو اعمال اور عقائد صحیحہ سے نفرت ہوتی جارہی ہے۔توسیعود غریبا کا سوال اس وقت پیش آرہا ہے۔اس لئے بشارت دی جارہی ہے فطوبی للغرباء،اوپرے اور غیر مانوس لوگوں کو خوش ہونا چاہئے کہ وہ حقیقت میں اس زمانہ

میں ان صحابہ کرام کے مثل ہوتے جارہے ہیں جو ابتداء اسلام میں دین حق کی تابعداری کی وجہ سے لوگوں کی نظروں میں مثل خار کھٹکتے تھے آج یہ مسلمان دیندار بھی حقیر اور غیر مانوس ہوکر نظروں میں خار بنے ہوئے ہیں۔غرضیکہ اس توجیہ پر لفظ غریب کے معنیٰ اوپرے اور غیر مانوس و بیگانہ کے ہوں گے۔

دوسری توجیہ یہ ہے کہ غریب بمعنی تنہا، قلیل اور اکیلے کے ہیں۔اس توجیہ پر حال تشبیہ بلیغ کی صورت میں واقع ہوگا، بخلاف توجیہہ اول کے کہ وہاں حالت حقیقی تھی، بعض حضرات نے غریب کی توجیہہ نزاع قبائل کے ساتھ کی ہے۔یعنی ہر قبیلہ کے اکا دکا لوگ، بعض نے غریب سے مہاجر مرادلیا ہے۔یعنی ایمان کی ابتداء مہاجرین سے ہوئی اور آخر میں بھی انہیں میں لوٹ آئیگا جب کہ ایمان تمام دنیا سے سمٹ کر مدینہ منورہ میں اور مکہ معظّمہ میں قرار پکڑے گا۔دوسری توجیہ کی بنا پر امام نووی رحمۃ اللہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ سے نقل کرتے ہیں وظاهر الحديث العموم وان الاسلام بدء في احاد من الناس وقلة ثم انتشر وظهر ثم سيلحقه النقص والاختلال حتى لا يبقى الافي احادو قلة ايضاً كما بدء وجاء في الحديث تفسير الغرباء وهم النزاع من القبائل ،

مذکورہ بالا تفصیل سے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ جو توجیہ غریب کی بمعنیٰ نادار اور مفلس کی جارہی ہے وہ غلط ہے۔اگرچہ یہ بات واقعی ہے کہ مفلسوں اور کم سرمایہ دار لوگوں میں بہ نسبت مالداروں کے تدین اور اخلاص زیادہ ہوتا ہے، مگر یہ اخیر زمانہ کیساتھ خاص نہیں ہے۔ہر زمانہ میں یہی ہوتا رہا ہے،

البتہ اسلام کی شوکت کے زمانہ میں امراء اور اغنیاء میں بھی تدین بہت کثرت سے پایا گیا ہے۔مگر اب بہت کم ہے۔والسلام

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہٗ

۲۲ ذی الحجہ ۱۳۷۳ھ

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص ۸۴)

۳۳۱۔ مدارس اور اداروں کے مدرسین وملازمین کیلئے مسلک ومشرب کی پابندی ضروری

محترم! ہم نے ہمیشہ اپنے اکابر کا طریقہ دیکھا ہے اور حضرت تھانوی قدس سرہٗ کی وصایا میں (جو کہ دارالعلوم دیوبند کے لئے چارٹر ہیں) ہم مشرب ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ ہمارے اکابر مقلد ہیں، حنفی ہیں، سنی ماترمیذی اشعری ہیں، اہل طریقت (صوفیہ چشتی نقشبندی قادری سہروردی ہیں) بدعات سے متنفر اور مجتنب ہیں۔ یہ مشرب ہمارے اکابر اور اسلاف کا رہا ہے۔ اس مشرب کے خلاف ہونیوالوں کو ہم نہ سب کو کافر کہتے ہیں، نہ سب کو فاسق کہتے ہیں اور نہ سب سے عداوت رکھتے ہیں۔ (یا اگر کوئی شخص کسی امر مکفر یا مفسق وغیرہ کا مرتکب ہوگا تو حسب استحقاق معاملہ ہوگا) غیر مشرب والوں کا کسی ادارے میں موجود ہونا ہمارے نزدیک ادارے کے لئے مضر اور نفع کے بجائے نقصان کا موجب ہوگا اور ہمارا تجربہ بھی یہی ہے۔ کوئی ادارہ مخالف مشرب کے اجتماع میں پھول پھل نہیں سکتا۔ غیر مقلد یا مبتدع کی شرکت ادارے کے عملی نظام بالخصوص تدریس اور تعلیم میں مضر اور بربادی کا سبب ہے۔ حالانکہ ان دونوں کے تفردات تکفیر تک نہیں پہونچتے۔ تو قادیانیوں، شیعوں اور ان کے جیسے غالیوں کے کیا اثرات ہوں گے۔ ہمیشہ ہمارے اکابر عدم تقلید سے متنفر اور حنفیت اور تقلید کے مقلد اور داعی اور دلدادہ رہے ہیں۔ طریقت اور تصوف کے مؤید اور عامل رہے ہیں۔۔۔۔ مودودیت غیر مقلدیت سے بھی نہایت زیادہ گندی اور گمراہ کن ہے۔ مودودی کی تصانیف دیکھئے۔ وہ نہ صرف امام ابوحنیفہ اور ائمہ اور فقہاء سے نفرت دلاتی ہے بلکہ صحابہ کرام اور خلفاء عظام کی بھی توہین کرتی ہے۔ ائمہ حدیث اور مجتہدین کرام کے متعلق زہر اگلتی ہے۔ اگر کوئی مدرس اس خیال کا ہے تو اس کی تعلیم سے طلباء میں کیسا زہر بھر جائیگا، آپ خود اندازہ لگائیے۔ جو شخص امام ابوالحسن اشعریؒ، امام غزالیؒ، حضرت شاہ عبدالعزیزؒ، حضرت شاہ معین الدین چشتیؒ وغیرہ کی شان میں ہرزہ سرائی

کرتا ہے۔اوراس کی تصانیف اس سے بھری ہوئی ہیں۔اس کی تصویب کرنیوالا مدرس طلبہ میں کس ضلال وگمراہی کا باعث ہوگا۔آپ خود اندازہ فرمائیے۔اسلئے ہم تو یہی کہیں گے کہ ایسے مشرب والے لوگ ہرگز ادارہ میں نہ ہونے چاہئیں۔نہ طلباء نہ مدرس۔مودودی صاحب کی تصانیف کو دیکھئے،عمل کو جانچئے،ہم تو یہاں تک دیکھتے ہیں کہ مشرب شخص بھی اگر بے عمل یا بدعمل ہے تو ادارات تعلیمیہ میں بہت مضر واقع ہوتا ہے۔ہم نے جو اعلان مودودیت کے متعلق کیا ہے،سوچ سمجھ کر ان کی کتابیں اور عملی حالت دیکھ کر اوران کے اثرات کا مشاہدہ کرکے کیا ہے۔ان کی تالیفات گمراہیوں سے بھری ہوئی ہیں۔فالحذر فالحذر۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص۹۱)

۳۳۲۔انسان دن رات میں تقریباً پچیس ہزار مرتبہ سانس لیتا ہے

میرے محترم!پاس انفاس میں اصلی غرض یہ ہے کہ انسان کا کوئی سانس اللہ کے ذکر سے خالی نہ رہے،نہ اندر جانے والا نہ باہر آنے والا۔انسان دن اور رات میں تقریباً پچیس ہزار مرتبہ سانس لیتا ہے۔سب کا سب ذکر سے معمور ہے۔عمر عزیز کا جو حصہ بھی ذکر میں گذرے وہی زندگی ہے اور وہی مفید ہے۔توکل کی عادت ڈالئے، اور اللہ تعالیٰ ہی پر ہر کام میں اعتماد اور بھروسہ کیجئے۔انشاءاللہ تدریجی طور پر اثر ہوگا۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص۹۴)

۳۳۳۔نفاق کے شعبے

بیشک یہ امور ثلثہ جھوٹ بولنا،وعدہ خلافی کرنا،امانت میں خیانت کرنا،نفاق کے شعبے ہیں۔مگر یہ شعبے نفاق عقیدہ میں نہیں ہیں۔نفاق عمل میں ہے۔انکو جہاں تک ممکن ہو چھوڑنا چاہئے۔اوراس کے ترک کی کوشش میں لگے رہنا چاہئے اوراسی سے دعا مانگتے رہنا چاہئے کہ وہ کریم کارساز ان تمام بری عادتوں اور تمام ناپسندیدہ اخلاق اوراعمال سے ہم کو بچائے اور موجودہ ناسزا امور کو دور کرے۔

آپ ذکر اور اتباع شریعت وسنت پر مداومت کرتے رہیئے۔ انشاء اللہ رفتہ رفتہ اصلاح ہوجائے گی، اہل وعیال اور ان کی خبرگیری کو چھوڑ کر میرے پاس آنا بہتر نہیں۔
والسلام (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص۹۴)

۳۳۴۔ بیماری مغفرت کیلئے قوی ذریعہ ہے

والدہ ماجدہ کے انتقال سے صدمہ ہوا۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے نوازے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

مرحومہ کا اتنی مدت دراز تک بیمار رہنا ان کی مغفرت کے لئے ذریعہ قویہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسلمان کو جو بھی تکلیف' بیماری' غم' درد وغیرہ کی پہونچتی ہے۔ حتی کہ اگر کانٹا بھی چبھ جاتا ہے تو وہ اس کے گناہ کیلئے کفارہ اور ذریعہ معافی ہوجائے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس کو مصیبتوں اور تکلیفوں میں مبتلا کر کے گناہوں سے پاک صاف کر کے اٹھاتا ہے۔

اس قسم کی متعدد روایتیں ہیں جو کہ نہایت امید افزا ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں آپ کو بھی چاہئے کہ صبح وشام کم از کم ایک ایک تسبیح استغفار کی، انکے لئے پڑھا کریں۔ اور اس کے علاوہ ان کی مغفرت کے لئے جو ذرائع ممکن ہیں، ان میں کوتاہی نہ کریں۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص۹۵)

۳۳۵۔ رمضان میں بانسکنڈی آسام میں قیام کے دوران دار العلوم کی درسگاہوں کی فکر

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند کے نام

سفر پاکستان سے بخیریت واپسی پر بہت خوشی ہوئی، نیز وہاں سے چندہ اور اسکی

منتقلی کی کامیابی اورزیادہ موجب سرور ہے۔کاش ان مواعید کو فعلیت کی نوبت جلدآ جائے ۔مناسب ہوگا کہ دارالطلبہ کے حجروں کی سفیدی اورمرمت وصفائی ان ایام میں قبل ازہجوم طلبہ کرالی جائے۔ ہر وارد اس کو دیکھتا ہے۔ابھی تک ضروری درسگاہوں کا کوئی سامان نہیں ہوا۔شاہ سعود کے روپے اسی لئے تھے جوکہ بطور دستگر واں خرچ ہوئے درسگاہوں کی قلت بہت زیادہ پریشان کن ہے۔نیز طلباء کے حجروں کی کمی۔بہت زیادہ محسوس کی جاتی ہے۔چندہ کی رفتار ذکر فرمودہ باعث تشکر وامتنان ہے مگر گجرات سے آنے والے وہاں کے چندہ کو بہت کم فرماتے ہیں جس کا سبب مفتی صاحب کا نہ جانا بیان کیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔ والسلام۔

بانسکنڈی کچھاڑآسام۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص ۵۷)

۳۳۶۔مولانا محمد سعید بزرگ سملکی کے چند سوالات

حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ ۱۹۵۵ء میں حج کے لئے تشریف لے گئے تو مولانا سعید بزرگ سملکی نے بھی شرف ہمرکابی حاصل کیا۔دوران سفرمحمدی جہاز پر مندرجہ ذیل سوالات کئے۔

نمبر۱: پہلے مدینہ منورہ حاضری دی جائے یا مکۃ المکرمہ؟

نمبر۲: حرم شریف کی کنکریاں یا خشت یا شکستہ پتھر وغیرہ بطور تبرک کے اپنے پاس رکھنا کیسا ہے؟

نمبر۳: بصورت اجازت کارکنان مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حرم شریف کے کسی پتھر وغیرہ کو بطور تبرک حاصل کرنا کیا حکم رکھتا ہے؟

نمبر۴: اشیاء مذکورہ بصورت خرید یا ہدیہ، درست ہے یا نہیں؟

جواب نمبر۱: یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ پہلے مکہ معظمہ جانا افضل ہے یا مدینہ منورہ، مگر آیت وَلَوْاَنَّهُمْ اِذْظَلَمُوْ اَنْفُسِهُمْ جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ

لَهُمُ الرَّسُوْلَ لَوَجَدُ وااللّٰهَ تَوَّابًارَّحِيمًا ۔اور فائدہ شفاعت اسی کا مقتضی ہے کہ پہلے شفیع کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور اسی کو لے کر شہنشاہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں، اسی کو ترجیح دیتے ہیں کہ اولاً مدینہ منورہ حاضری دی جائے۔آئندہ اختیار ہے۔

نمبر۲: شوافع کے یہاں حرم کی کوئی چیز جنس ارض کی حتی کہ صراحیاں بھی حرم سے باہر نکالنی جائز نہیں، مگر حنفیہ غیر ضروری یا ان چیزوں کی جو انسانی ضرورتوں کے لئے بنائی گئی ہوں، اجازت دیتے ہیں۔

نمبر۳: حنفیہ کے نزدیک جائز ہے۔

نمبر۴: ہر دو حنفیہ کے یہاں درست ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۱۰۰)

۳۳۷۔مولانا احمد علی آسامی شیخ العرب والعجم کی نگاہ میں

سکریڑی واراکین مدرسہ عربیہ بانسکنڈی اسام کے نام

مجھ کو خطوط سے معلوم ہوا کہ مولانا احمد علی بدر پوری پہونچ گئے مگر آپ حضرات نے ان کو مدرسہ میں درس وتدریس کی اجازت نہیں دی ہے آپ کو اس میں توقف ہے اور شیطانی نزاعات منی پوری اور بنگالی کے آپ کو ستارہے ہیں۔

محترما! مولانا احمد علی بدر پوری دارالعلوم دیوبند میں کئی سال رہے ہیں اور تمام درسی کتابیں نہایت محنت اور شوق سے پڑھی ہیں، امتحانات میں نہایت اعلیٰ نمبرات سے پاس ہوئے ہیں۔چال چلن بہت عمدہ،سلوک وطریقت میں پوری جدوجہد کرتے رہے۔اللہ کے فضل سے بہت کامیاب ہوئے۔طبیعت بہت سلیم پائی ہے۔قلب میں تقویٰ اوراخلاص ہے۔ایسے سعید اور قابل اشخاص بہت کم ہوتے ہیں۔حرمین شریفین میں بہت دنوں تک نہایت دینداری اور تقویٰ کے ساتھ رہے ہیں۔اللہ کے فضل اور توجہات نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے سرفراز ہوتے رہے ہیں۔نہ صرف آپ کے ضلع کچھاڑ بلکہ صوبہ آسام وبنگال کے لئے مایۂ فخر بلکہ تمام

ہندوستان کے اندران کے مثل افراداقل قلیل ہیں۔

مدینہ منورہ میں اسی سال ان کے متعلق یہ مشورہ ہوا کہ ان کوکہاں رہنا چاہئے۔میرے پاس ان کوطلب کرنے کے لئے مختلف مقامات سے خطوط آئے مشرقی پاکستان سے بدر پوراور گوال پاڑے وغیرہ سے میں نے خود طلباء آسام و بنگال میں دیو بند میں ان کونہایت ہردل عزیز دیکھا ہے۔سب جگہوں سے ان کے لئے بڑی بڑی تنخواہوں کے وعدے تھے،کئی آدمی بنگال اورآسام کے اس سال حج میں شریک تھے۔جوان کواپنے یہاں لے جانے کے لئے اصرار کررہے تھے مگر چونکہ مجھ کومدرسہ بانسکنڈی سے بہت زیادہ محبت ہے، میں چاہتا ہوں کہ آپ کا مدرسہ تمام صوبہ میں دین اورعلوم دین کا مرکز ہوجائے اوراس طرف کے مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ فیض پہونچے۔اسلئے میں نے ان کومشورہ دیا کہ تم بانسکنڈی میں قیام کرو۔

میرے محترم! مولوی احمد علی کا آپ کے مدرسہ میں رہنا بہت مفید، بہت کارآمد اورغنیمت کبریٰ ہے۔ان کی قدر کیجئے۔اوران کوخوش رکھ کردین اورعلم دین کوپھیلایئے ان کے جیسالائق اورمتقی آدمی اگر چراغ لے کرڈھونڈیں گےتو بھی نہیں ملے گا۔

والسلام ۷؍۱۳۵ھ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص۱۰۲)

۳۳۸۔علم حدیث کا اشتغال بہت ہی مبارک ہے

محترم! آپ کومشکوٰۃ شریف کی تدریس کی تفویض ہوئی ہے۔بڑی خوشی کی بات ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی تعلق بہت قوی ہوجاتا ہے۔حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فیوض الحرمین میں لکھا ہے کہ میں نے مشاہدہ کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشتغلین بالحدیث کے درمیان میں ایک نورانی دھاگا متصل ہے۔اس لئے انہوں نے وصیت فرمائی کہ علماء کواشتغال بالحدیث رکھنا چاہئے۔تعلیماً ہویا مطالعۃً تحریراً ہوا یااورکسیطرح ،اس کو ہمیشہ باقی رکھنا

چاہئے۔اس اشتغال میں ہمیشہ سلف صالحین کا اتباع اوراب ملحوظ رکھنا چاہئے۔شرح اورحواشی کا مطالعہ کرتے رہیں۔ہرقول وفعل میں اتباع سنت کا اہتمام رکھیں۔طلباء کو سمجھانے میں پوری کوشش رکھیں۔حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اوران کے متبعین کے طریقہ کواحادیث کے مطابق ثابت کر کے طلبہ کوسمجھایا کریں۔اخلاص اورللّٰہیت ہرقول اورعمل میں ملحوظ رکھیں۔والسلام (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص۱۰۳)

۳۳۹۔جب آپ پر حج فرض نہیں تو کیوں ارادہ کرتے ہیں؟

محترم!مبلغ ایک ہزارروپے سفرحج کے لئے ناکافی ہیں۔نیز جدہ سے ریگستان اور پہاڑی علاقہ اورراستہ کی باعث سائیکل سے سفرممکن نہ ہوگا۔اس لئے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ اس قلیل سرمایہ کے ساتھ سائیکل لےکرسفرکریں۔جب آپ پر حج فرض نہیں تو کیوں حج کاارادہ کرتے ہیں اس ناکافی رقم سے کیا ہوگا۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص۱۰۴)

۳۴۰۔نکاح ثانی پر زور

آپ کو یاد ہوگا میں نے سال گذشتہ آپ پر زور دیا تھا کہ جلد از جلد آپ نکاح کر کے امت محمدیہ میں اضافہ کی صورتیں عمل میں ائیں۔مگرآپ نے والدصاحب پر ٹال دیا۔اورابھی آپ کی طرف سے کوئی تحریک نہیں ہوئی۔میں ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ میرے اس عریضہ کواپنے خاندان کے بڑوں پر پیش کر کے جلد اس کی تحریک کرائیں اوراگر بالفرض آپ خوداس معاملہ کوانجام دے سکتے ہیں،تو خودتحریک کریں ،میں تاخیر ہرگز صحیح نہیں سمجھتا اورنہ ان رسوم کوصحیح اورجائز سمجھتا ہوں جو بزرگوں نے آپ لوگوں کے خاندان میں جاری کر کے تمام خاندانوں کو نقصان

پہونچایا ہے۔ جو اعذار آپ نے تحریر فرمائے ہیں ان کو دیکھ کر سخت تعجب ہوا۔ کیا آپ آیت وَانْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَائِکُمْ اِنْ یَکُوْنُوْا فُقَرَاءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ بھول گئے ہیں۔ کیا آپ نے عقد سابقہ باہر نکلنے اور اسباب معیشت مکمل کرنیکے بعد کیا تھا۔ آپ میرے پہلے عریضہ کو بھی اور اس کو بھی مولانا ممتاز علی صاحب اور اپنے دیگر بزرگوں پر پیش کیجئے۔ میرے خیال میں آپ کو ہرگز تاخیر نہ کرنا چاہئے۔ والسلام (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص ۱۰۶)

۳۴۱۔ مسلمانوں کیلئے دنیا ابتلاء وامتحان کا گھر ہے

محترما! دنیا مسلمانوں کیلئے راحت اور آرام کا گھر نہیں ہے بلکہ ابتلاء وامتحان اور مصائب وتکالیف کا گھر ہے الدُّنْیَا سِجْنُ لِلْمُؤْمِنِ وَجَنَّةٌ لِلْکَافِرِ ارشاد نبوی ہے بلکہ جو جس قدر مقرب خداوندی ہے اس کے لئے حسب مرتبہ شدائد اور تکالیف زیادہ ہیں، فرمایا جاتا ہے اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً اَلْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَل فَالْاَمْثَلُ اس لئے مسلمان حقیقت میں ان مصائب میں لذت اور نعمت پاتا ہے۔

حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کو اگر کسی دن کسی مصیبت کا سامنا نہیں ہوتا تھا تو روتے تھے اور فرماتے تھے کہ معلوم ہوتا ہے کہ آج ہمارا محبوب حقیقی ہم سے خفا ہے۔ صبر کرنے والوں کے لئے بغیر حساب اجر کا وعدہ فرمایا گیا ہے اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑائیے اور عرض کیجئے کہ پروردگار! ہم کمزور ہیں، ہم کو سنبھال اور ہم کو صابرین وشاکرین کے زمرے میں داخل فرما کر اپنی خوشنودی اور رضا نصیب فرما۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص ۱۰۸)

۳۴۲۔ بچے عذاب آخرت سے نجات دلانے والے ہوتے ہیں.

محترم! آپ کے والد صاحب کے خط سے صاحبزادے کے انتقال کی خبر معلوم

ہوئی جس سے ہم سبھوں کو صدمہ ہوا۔آپ کے پہلے بچوں اوران کی ۔۔۔ماؤں کی وفات کی خبریں بھی نہایت دلخراش ہیں ۔میرے محترم!یہ صدمات اگر چہ نہایت تکلیف دہ ہیں ۔مگر آپ کو صبر واستقلال سے رہنا چاہئے اور ہرگز ہرگز مایوس وغمگین نہ ہونا چاہئے ۔تقدیرات الہیہ میں بندوں کا کوئی چارہ نہیں ہے پروردگار کے حکم پر راضی رہنا وظیفہ عبودیت ہے ۔مسلمان کو جو بھی صدمہ پہونچتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو گناہوں کی معافی کا ذریعہ اور سبب بناتا ہے۔اس لئے یہ صدمات ذریعہ مغفرت ہیں ۔پھر یہ بچے ماں اور باپ کے لئے عذاب آخرت سے نجات دلانے والے اور حجاب عن النار ہیں ۔جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جن ماں باپ کے تین بچے مرجائیں تو وہ بچے ماں اور باپ کے اور دوزخ کے درمیان دیوار بن جائیں گے ۔پھر دو بچوں کیلئے بھی یہی فرمایا اور ایک بچہ کیلئے بھی یہی فرمایا اسلئے آپکو اوراہلیہ محترمہ کو خوش ہونا چاہئے کہ عذاب آخرت سے بچاؤ کا سامان مہیا ہوگیا **فالحمد للہ علی ذلک** ،مایوس نہ ہوئیے ہمیشہ صابروشاکر رہئے ۔میں دعا کرتا ہوں ،اللہ تعالیٰ آپ کو بچوں سے نوازے اورطویل العمر وبااقبال بنائے ۔ والسلام ۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۱۰۹)

۳۴۳۔مدارس عربیہ میں مجلس شوریٰ اور مجلس عاملہ کی حیثیت

ہرایک جمہوری ادارہ کی قوت حاکمہ مجلس کے ممبران ہیں ۔یہی مجلس عوام کی نمائندہ ہے اوراسی کے ساتھ میں تمام امورعزل ونصب،ترقی وتنزل وغیرہ متعلقہ ادارہ ہوتے ہیں۔تمام ملازمین ادارہ خواہ مدرس ہوں یا غیر مدرس اوپر سے نیچے تک اسی مجلس کے سامنے جوابدہ اور حسب قوانین ادارہ مکلف اور پابند ہیں ۔کسی ملازم یا مدرس کو جائز نہیں ہے کہ جب تک وہ اس ادارہ کی ملازمت میں ہیں ۔مجلس کے احکام سے

روگردانی کرے۔یہی حال تمام مدارس دینیہ وجمہوریہ کا ہے۔ممبران شوریٰ چندہ دہندگان کے نمائندہ اور ملازمان مدرسہ کے حاکم ہیں۔کسی مدرس اور ملازم کو احکام مجلس شوریٰ کی سرتابی کرنا درست نہیں ہے اور نہ کوئی ایسی حرکت جائز ہے جس سے ادارہ کو نقصان پہونچے یا اس کے نظم ونسق میں ابتری پیدا ہو۔مجلس عاملہ اس مجلس شوریٰ کی مقرر کردہ مجلس ہے۔اس کی سرتابی کرنا مجلس شوریٰ حاکمہ کی سرتابی ہے۔اسلئے ان حضرات کے لئے مذکورہ اعمال واقوال سراسر ناجائز ہیں اگر وہ حضرات عاملہ کے احکام کی پابندی نہیں کرتے تو ان کو ادارہ سے علیحدہ ہونا چاہئے ادارہ میں رہتے ہوئے ایسے اعمال واقوال کا ارتکاب سراسر بغاوت اور عنداللہ وعندالناس گرفت کا موجب ہے۔ان حضرات کو غور کرنا اور اپنے اس مہمل اور ناجائز امور سے تائب ہونا از حد ضروری ہے۔ان کو جامعہ قاسمیہ شاہی مسجد کو نقصان پہونچانا انتہائی شرمناک اور نمک حرامی ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۱۱۰)

۳۴۴۔ بالغ ہوتے ہی اولاد کی شادی اشد ضروری ہے

اس زمانہ میں اولاد کو شادی سے روکنا انتہائی غلطی ہے۔نہایت سادگی سے اولاد کی شادی بالغ ہوتے ہی اشد ضروری ہے۔زیور، جوڑے، جہیز، ولیمہ وغیرہ کے چکر میں نوجوان اولاد کو روکنا اللہ تعالیٰ کے مواخذہ کا باعث ہوگا۔مولوی بشیر نے اگر تقاضا کیا ہے تو یہ اس کی صلاحیت کی بات ہے۔وہ حرام سے بچنا اور تقویٰ چاہتا ہے۔اس پر خوش ہونا چاہئے۔خفا ہونا اور۔۔۔بے ادبی کا الزام دینا غلط ہے۔میرا ان کے والد سے سلام کہئے۔اور تاکید کردیجئے کہ نہایت سادگی سے بغیر دھوم دھام شریعت کے موافق نکاح کردیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۱۱۴)

۳۴۵۔ مادحانہ کلمات لکھنے سے اجتناب کیجئے

مجھ کو اس سے سخت صدمہ ہوتا ہے کہ مادحانہ کلمات لکھتے ہیں اور اس سے تغافل

برت رہے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مادحین کیلئے کس قدر کلمات ارشاد فرمائے ہیں اور ممدوحین کے لئے کس قدر خطرات ہیں ۔جن پر آیات اوراحادیث روشنی ڈال رہی ہیں ۔اس لئے آپ کو بہت زیادہ اجتناب چاہئے۔ اورسب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ آپ اطراء مادح کرتے ہوئے ناجائز کلمات مثل خیر الاخیار، ذات نورعلی نور، قبلہ وکعبہ حاجات وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں۔کس قدر غضب کی بات ہے کہ جس چیز کو ہم دوسروں کے لئے ناجائز بتائیں اوران کوروکیں اسی کوخود عمل میں لائیں ۔اَتَامُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ ،ایسی باتوں سے سخت گریز کیجئے۔هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ اُمَّهَاتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى. خاتمہ کا حال معلوم نہیں جب تک خاتمہ علی الایمان نہ ہوجائے جب تک اشرف المخلوقات ہونا بھی صحیح نہیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص ۱۱۵)

۳۴۶۔تقریظیں اور تصدیقات فضول چیزیں ہیں

خاری شریف کے تراجم اس وقت میرے پاس نہیں ہیں، میں اس وقت کراچی اور بہاولپور کے درمیان سفر میں ہوں۔آپ کے کاغذات دیوبند میں دوسرے کاغذات میں دبے ہوئے ہیں۔ مجھ کواتنی فرصت نہیں ملی کہ انکو دیکھوں۔آپ کو یہ خیال ہرگز نہ ہونا چاہئے کہ لوگوں کی تقریظیں اور تصدیقات ضرور ہونی چاہئیں۔ یہ ایک غلط اور بے فائدہ چیز لوگوں میں رائج ہے۔عوام پر اس کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا ہے۔یہ میرے نزدیک نہایت فضول اورلغوامر ہے آپ خود احتیاط اور تیقظ سے کام لیجئے۔آدمی کو اللہ تعالیٰ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بننا چاہئے اوراسی کی تمنا چاہئے جو رسالہ آپ نے شان رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام میں لکھا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے۔اور مسلمانوں کواس سے نفع بخشے۔آمین۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۱۱۶)

۳۴۷۔ کسی فانی اور ناقص سے ایسا تعلق غلط ہے

کسی کے درد اورغم کو کسی کا ناز کیاجانے
گذرتی صید پر کیا ہے 'دل صیاد کیاجانے

عدیم الفرصتی کی یہ حالت ہے کہ بسااوقات خطوط پر نظر ڈالنے کا بھی وقت نہیں ملتا۔

نہ شگوفہ ام 'نہ برگے 'نہ ثمر' نہ سایہ دارم
درحیرتم کہ دہقاں بچہ کارکشت مارا

جن خطوط کے جواب نہیں دے سکا ہوں ان کی تعداد ہزار سے بہت زیادہ ہے، کیا کروں اور کس طرح کروں، آپ کے محبت آمیز کلمات کا شکریہ ادا کرتا ہوں مگر میرے عزیز عشق ووارفتگی محبوب حقیقی خالق کون ومکان سے ہونا چاہئے۔ کسی فانی اور ناقص کے ساتھ ایسا تعلق ہونا غلط ہے۔ اسی ذات وحدہ' لاشریک لہٗ کا تصور رہنا چاہئے اور اسی سے وابستگی۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص ۱۱۷)

۳۴۸۔ موقعہ کی اہمیّت امتثال امر پر مجبور کرتی ہے

قصبہ سرائے میر ضلع اعظم گڈھ میں قدیم مدرستہ الاصلاح ہے۔۔۔ اس میں کچھ دنوں سے مودودیت نے اپنا ڈیرہ ڈال رکھا ہے۔ حضرت مدنی قدس سرہ' نے اس جماعت کو مدرسہ کے اندر رہنا خلاف مصلحت ودیانت سمجھ کر مدرسہ کے ذمہ داروں کو آگاہ کیا۔ مگر مدرسہ کے ذمہ داروں نے کوئی توجہ نہیں کی۔

سرائے میر ہی کے اندر ایک اور بھی مدرسہ ہے جس کو بیت العلوم کہتے ہیں اس کے ناظم مولانا عبدالغنی صاحب تھے، انہوں نے عریضہ لکھ کر حضرت مدنی سے اپنے مدرسہ میں تشریف آوری کی درخواست کی۔ اس کے جواب میں حضرت قدس سرہ' نے یہ والا نامہ تحریر فرمایا۔

محترم المقام زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔مزاج شریف والا نامہ باعث سرفرازی ہوا۔یادفرمائی کا شکرگزار ہوں۔اگرچہ ضعیف العمری بیماری، ناتوانی اورعدیم الفرصتی وغیرہ ایسے موانع ہیں جن کے ہوتے ہوئے سفر کاارادہ بلکہ خیال بھی غیرصحیح ہے۔مگر موقع کی اہمیت امتثال امر پر مجبور کرتی ہے۔بناءً علیہ انشاءاللہ العزیز ۴,مارچ کو حاضر ہوں گا۔اللہ تعالیٰ موانع سے محفوظ رکھے۔مگر مستدعی ہوں کہ صدارت سے معاف کردیا جاؤں۔والسلام۔

ازدیوبند ۲۶,جمادی الاولیٰ ۳۷ھ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص ۱۵۶)

۳۴۹۔القابض علی الدین کالقابض علی الجمرۃ

محترم: یقیناً دنیا میں ہر طرف الحاد اور بے دینی پھیلی ہوئی ہے اور بڑھتی جاری ہے۔مگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور قرآن مجید کی رہنمائی ہر طرف موجود ہے اس پر عمل کیجئے۔اور دوسروں کو اسپر عامل بنایئے۔نجات کے طریقوں پر چلئے۔اور دوسروں کو چلایئے۔اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہویئے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔**بدء الاسلام غریباًو سیعود کمابدء فطوبی للغرباء**۔یعنی شروع میں اسلام اوپرا تھا اور عنقریب اوپرا ہوجائے گا اور جنت کی بھلائی اوپروں کے لئے ہے۔اوپرا غیر مانوس کو کہتے ہیں۔ابتداء میں اسلامی قانون اور اصول غیر مانوس تھے۔لوگ ان سے چونکتے تھے۔اور نفرت کرتے تھے پھر رفتہ رفتہ یہ اصول اور قوانین مانوس ہوگئے۔اور عام طور پر پسندیدہ اور محبوب بن گئے۔تمام دنیا میں مقبولیت ہوگئی۔اور کی قومیں اسلام میں داخل ہونے لگیں۔مگر پھر اسلام میں انسیت نہیں رہیگی۔اورلوگ ان تعلیمات اوراصول کو اوپرا دیکھنے لگیں گے۔یہی وہ زمانہ ہے۔تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبیٰ بشارت یعنی انہی لوگوں کودیتے ہیں۔جن کو لوگ نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور مانوس نہیں ہوتے۔

میرے محترم! دین کے دامن کو مضبوطی سے تھامئے اوراس پر چلئے اورلوگوں کو چلایئے خودکوالحاداور بے دینی سے بچایئے۔اوردوسروں کوبھی روکئے۔جس طرح قرن اول میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا تھا۔لوگ مخالفت کریں گے۔توہین وتذلیل ہوگی،آوازے کسے جائیں گے۔مذاق اڑایا جائیگا۔مشکلات کی آندھیاں چلیں گی۔عسرت اورتنگدستی میں پھنسنا پڑے گا مگر مثل قرن اول صبر کرنے والوں کو اوران سب باتوں کوجھیلنے والوں کوآخرت کی نجات اورسرخ روئی ہوگی۔دین کوسنبھالنا اس زمانہ میں آگ کی چنگاری کاسنبھالنا ہوگا۔**القابض علی الدین کالقابض علی الجمرۃ**، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی ہےاس پرعمل کیجئے۔ثابت قدم رہئے۔اورلوگوں کو ثابت قدم بنایئے۔جیسا کہ صدراول کے مسلمانوں نے کیا ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۱۶۴)

۳۵۰۔عالم اسباب میں خدا نے امور کواسباب سے متعلق کیا ہے

محترم !اس عالم اسباب میں عادت الٰہی اسباب ہی کے ساتھ تاثیر فرما ہے جوامورخوارق عادت کسی سے ظاہر ہوتے ہیں۔خواہ وہ افاضہ اوراستفاضہ سے متعلق ہوں یا تکوینیات سے،وہ نہایت قلیل ہیں۔اورپھرایسے اشخاص سے ظہور پذیر ہیں جس کی نظیراس زمانہ میں بہت کم ہےاور بالخصوص میرے جیسے روسیاہ تو بجز اس امر کے کہ ان اکابر کے لئے ننگ وعار کہا جائے اورکوئی قابلیت نہیں رکھتا۔اس بنا پر جب تک قاعدہ کے ساتھ محنت نہ کی جائے کس طرح کامیابی کی توقع کی جاسکتی ہے۔حالانکہ اس حالت میں بھی فضل اورکرم خداوندی کی ازبس ضرورت ہے۔یاس اورناامیدی کسی طرح جائزنہیں مردانہ وارقدم رکھنا چاہئے۔کوشش جاری رکھئے۔عادت الٰہی

نہیں ہے کہ کسی کی جدوجہد کو ضائع فرمائے۔ والسلام
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص ۱۶۵)

۳۵۱۔علماء حق کی اکثریت ربیع الاول میں سیرت کے مروّجہ جلسوں اور جلوسوں کی مخالف کیوں؟

(حاشیہ مکتوب ۶۲: از مولانا نجم الدین اصلاحیؒ)

راقم الحروف کو عرصہ سے یہ خلجان تھا کہ آیا وہ کون سی باتیں ہیں جنکی بنا پر مقبول علماء کی اکثریت ربیع الاول میں مروجہ سیرت کے جلسوں اور جلوسوں کے خلاف رائے رکھتے ہیں۔ پوری ایمانداری سے غور کرتا رہا اور مطالعہ جاری رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی سب سے پہلے عید ملاد النبی کی تاریخی حیثیت کا سراغ لگایا تو تاریخ سے پتہ چلا کہ سب سے پہلے چوتھی صدی ہجری میں خلفاء فاطمہ نے قاہرہ میں چھ عدد میلادوں کی بنیاد ڈالی جن میں سے ایک میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، دوسرے میلاد حضرت علیؓ، تیسرے میلاد حضرت سیدہ فاطمہ زہراؓ، چوتھے میلاد حضرت حسنؓ، پانچویں میلاد حضرت حسینؓ، چھٹے میلاد خلیفہ وقت ان میلادوں کو افضل بن امیر الجیوش نے ختم کردیا۔ جب حاکم بامر اللہ خلیفہ ہوا تو اس نے ۵۲۴ھ میں پھر ان میلادوں کی مجلسوں کو قائم کردیا۔ ہاں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موصل میں شیخ عمر بن محمد اللہ جو اپنے زمانہ کے اچھے لوگوں میں شمار ہوتے تھے نے قائم کیا جن کی اقتداء صاحب اربل مظفر ابوسعید نے ساتویں صدی میں بڑے زور وشور سے کی۔ چنانچہ ابوالخطاب عمر بن الحسن المعروف بابن دحیہ اندلسی نے سلطان مظفر الدین کی میلاد النبی سے دلچسپی دیکھ کر ایک کتاب التنویر فی مولود السراج المنیر تصنیف کردی جس کے صلہ میں سلطان اربل نے ایک ہزار دینار عنایت کیے۔ شاہ اربل نے ربیع الاول میں سرکار دوعالم صلی اللہ

علیہ وسلم کی پیدائش کی خوشی میں اس قدر غلو کیا تھا کہ بقول صاحب تاریخ ابن خلکان وکتاب مرآۃ الجنان لسط ابن الجوزی نے بیس قبہ جات یعنی گنبد اس طرح بنوائے کہ ہر گنبد کے چار اور پانچ درجے نیچے اوپر قائم کردیئے تھے اس میں ایک اپنے لئے مخصوص کر رکھا تھا اور بقیہ امراء اور سلاطین وغیرہ کے لئے وقف تھے، جس کی آرائش اور سجاوٹ صفر کے مہینے سے شروع ہو جاتی تھی۔ اور ہر قبہ میں مردوں کے علاوہ عورتیں بھی موجود رہتی تھیں۔

عصر کی نماز پڑھ کر مظفر اپنے قبہ میں داخل ہوتا تھا، محفل رقص وسرود جمتی تھی۔ طرح طرح کے کھانے پر رنگ برنگ کے بھیس میں متصوفین اور نام نہاد علماء ٹوٹ پڑتے تھے۔ کبھی ۸ ربیع الاول کو اور کبھی ۱۲ ربیع الاول کو یہ تقریب منائی جاتی تھی۔

چنانچہ حسب تصریح سبط بن الجوزی پانچ ہزار بھنی ہوئی بکریاں، دس ہزار مرغ مسلم، ایک لاکھ برتن اور تیس ہزار طشتریاں مٹھائی سے پر موجود رہتی تھیں۔ سماع اور قوالی کی مجلسیں ظہر سے عصر تک مسلسل جاری رہتی تھیں۔ مزامیر و معازف یعنی وہ باجے جو ہاتھ اور منہ سے بجائے جاتے ہیں جن کو مٹانے کیلئے آقاء نامدار صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے اس مجلس میں انہیں چیزوں کی کثرت تھی۔ بقول صاحب خلکان ولم یکن لہ لذۃ سوی السماع شاہ اربل کو راگ اور باجے کے سوا کسی اور چیز سے لذت اور خوشی نہ تھی، شاہ اربل تو بادشاہ تھا۔ لوگوں نے اسی کے اثر سے متأثر ہو کر اپنے دین کو بادشاہ کے دین کے مطابق بربناء خوشنودی بادشاہ ضرور کیا ہوگا۔ اس لئے اس کی تقلید اور اتباع کی کوئی حیثیت نہیں رہ جاتی۔

البتہ عمر بن دحیہ جو اہل علم میں سے تھے اور مشہور محدث ابن بشکوال وغیرہ کے شاگرد جو بہت سی مفید کتابوں کے مصنف اور ظاہری مذہب رکھتے تھے، ان کے بارے میں آخر محدثین کا کیا خیال ہے، موصوف کے بارے میں طبقات ورجال کی کتابوں میں تعدیل اور جرح دونوں موجود ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب لسان المیزان میں بلفظ متھم فی النقل مجروح کیا ہے۔اور ابن بخاری نے لکھا ہے رائیت الناس مجمعین علی کذبه وضعفه وادعائه سماع مالم یسمعه ولقاء من لم یلقه۔ حتیٰ کہ امام سیوطیؒ نے تدریب الرادوی شرح تقریب النواوی میں یہاں تک لکھ دیا ہے ان ابی

ولخطاب بن دحیه کان یفعل ذلك کانه وضع الحدیث فی قصر المغرب،

ابن الحافظ ابوالحسین بن الفضل اور حافظ ضیاء قدسی نے کامل کے ذیل میں ابراہیم سنبھوری مشائخ مغرب وغیرہ کی تحقیق درج کی ہے کہ ابن دحیہ کی عادت جھوٹ بولنے اور حدیث گڑھنے کی تھی۔اس کو اچھا نہ سمجھنا چاہئے وہ بڑے بڑے اماموں کو برا کہتا تھا اور احادیث کے سننے میں ایسے ایسے بڑے دعادی کرتا تھا جس سے کبھی بھی ملاقات تک نہ تھی اور نہ معاصرت تھی،حتیٰ کہ بادشاہوں کی خوشنودی کے لئے کتاب لکھنا اور انعام کا وصول کرنا وغیرہ امور اس کے عدم تدین پر کھلی ہوئی دلیل ہے۔

یہ تو ہوا مسئلہ میلاد تاریخی پہلو اور اس کے مقتداؤں کے مذہبی مقام کا۔رہ گئی بات کہ میلادالنبی کے مجوزین میں ابوشامہ مقدسی صاحب الباعث سیوطی،عسقلانی،قسطلانی جوزی،عمر بن محمد ملا اور صاحب سیرت شامی کا نام پیش کرنا، اس وجہ سے کوئی وزن نہیں رکھتا کہ ان حضرات کی کوئی تصریح خاص تعین ماہ وسال وغیرہ اور مروجہ میلاد منبوی کے جواز میں موجود نہیں ہے بلکہ میلاد کی تقریبات میں جو خلاف شرح امور ہوتے ہیں ان کے رد میں ان کی عبارتیں موجود ہیں۔نیز یہ کہ مجوزین میں جن بزرگوں کا نام ظاہر کیا جاتا ہے وہ سب علماء شوافع میں سے ہیں۔خالص سنی حنفی کہہ کہ جو اپنے کو پکارتے ہیں ان کو نقطۂ نظر سے موجود میلاد کی مجلسیں بدعات اور محدثات کے تحت بوجوہ ذیل داخل ہیں۔

(۱) موجودہ میلاد کی تقریبات کرمس ڈے اور ہندوؤں کے جنم دن یعنی ولادت کنہیا جی وغیر سے مشابہت رکھتی ہے۔چنانچہ ماہرین شریعت سے مخفی نہیں کہ شارع

نے غیر مذاہب کے تھوڑے سے تشابہ کو بھی برداشت نہیں کیا ہے۔ تا کہ دین حنیف میں کسی طرح سے رخنہ اندازی نہ ہو سکے۔

(۲) جن امور یا جن حضرات کے لئے شارع نے کسی چیز کی تخصیص کر دی وہ یقیناً اس کے ساتھ مخصوص ہوگی۔ البتہ دوسرے امور جن میں شارع سے کوئی تخصیص و تعیین موجود نہیں اس پر تلازم کرنا ائمہ اربعہ کے نزدیک گمراہی اور بدعت سیئہ ہے۔ کیونکہ یہ منصب شارع کو حاصل ہے اور آیت **مالم یاذن بیہ اللہ** سے مستنبط بھی ہوتا ہے۔ اسی بنا پر ائمہ اربعہ بالخصوص حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد گرامی رہتی دنیا تک کے لئے شمع راہ ہے (جو شخص اسلام میں کوئی نئی بات نکالے جس کو وہ نیکی سمجھتا ہو گویا وہ اس بات کا مدعی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے احکام امت کو پہونچانے میں خیانت کی کہ یہ نیکی ان کو نہیں بتلائی، کیونکہ ارشاد باری ہے میں نے آج تمہارا دین کامل کر دیا۔ تو جو چیز اس دن مذہب میں داخل نہیں تھی وہ آج بھی دین و مذہب نہیں بن سکتی۔

(۳) مذہب اور دین کے اندر جو چیزیں فرض، واجب، مستحب، مندوب، اور مباح وغیرہ کے ناموں سے یاد کی جاتی ہیں وہ سب کی سب صحابہؓ و تابعین اور ائمہ مجتہدین رضی اللہ عنہم اجمعین سے منقول اور موجود ہیں۔ ائمہ اربعہ کے اصول کے خلاف کوئی طریقہ اور کئی مجلس بعد کے کسی صوفی یا مولوی نے ایجاد کیا ہو اس کے مندوب اور استحباب پر زور دینا پلے سرے کی جہالت ہوگی اور اس کے تارک کو ملامت کرنا اور دشمن اسلام ظاہر کرنا بد دینی اور کھلی ہوئی گمراہی ہوگی۔

(۴) متاخرین علماء ہند میں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عید میلاد النبی کے سلسلے میں ایک تحقیق کا ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے جب کہ بہت سے ناعاقبت اندیشوں نے آپ کے فتاویٰ میں تحریف کر دی ہے حتیٰ کی بعض نے آپ کو مجوزین مروجہ میلاد النبی میں شمار کیا ہے۔

شاہ صاحبؒ کی معرکۃ الآراء تصنیف تحفہ اثنا عشریہ کی نوع پانزدہم میں ایک نفیس بحث موجود ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ زمانہ جب تیزی سے گزرنے لگا ہے جس کو قرار وثبوت نہیں ہے تو پھر شہادت حضرت حسین رضی اللہ عنہ میں اور آج کے دن میں کس قدر فاصلہ ہے اور آج کے دن میں اس دن سے کیا مناسبت واتحاد ہے۔

رہ گیا یہ شبہہ کہ پھر عید الفطر اور عید الاضحیٰ وغیرہ کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہئے تو یہ خیال فاسد ہے۔ اس لئے کہ ان ایام کی خوشی سال بسال جونئی ہوتی رہتی ہے یہ بسبب رمضان المبارک کی برکت وادائے فرائض وادائے فریضہ حج وجمعہ وغیرہ کی بنا پر ہر سال اور ہر ہفتہ.... سرور کا باعث بنتی ہے چنانچہ جتنی شرعی عیدیں ہیں وہ سب اصول کے تحت آتی ہیں

خلاصہ یہ ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی، آپ کی سیرت اور آپ کی لائی ہوئی شریعت کو جگہ جگہ پہونچانا، بیان کرنا، مختلف اوقات اور مختلف مہینوں میں سنانا، پڑھنا لکھنا اور اس کی تبلیغ کرنا کون مسلمان ہے جو پسند نہ کرتا ہو اور اس کے ثواب کا قائل نہ ہو۔ یہ خیر وبرکت کا کام تحزب اور گروہ بندی کی نظر ہو کر نفاق، شقاق اور کفر تک پہونچ گیا۔ انا للہ! اگر مروجہ میلاد النبیؐ کی مجلسیں اپنے تمام لوازم کے ساتھ عہد صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین میں موجود نہیں تھیں۔ تو جھگڑا ختم ہو جانا چاہئے اور اگر موجود تھیں تو اس کا ثبوت ائمہ اربعہ کی تصریحات میں ملنا چاہئے۔ جو کہیں نہیں ملتا۔ بلکہ اسکے خلاف ان کا فتویٰ ہے کہ جو چیز ہمارے زمانہ میں دین میں داخل نہ تھی، وہ ہمارے بعد کیسے شریعت بن سکتی ہے۔ واللہ اعلم

اب ملاحظہ فرمایئے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کا مکتوب ۶۲

(سکریٹری صاحب خلافت کمیٹی کاندھلہ کے نام)

محترم المقام سلام مسنون، سیرت کمیٹی کا انشاء اور اختراع قادیانیوں کی طرف سے تو نہیں ہوا۔ مگر بعض اوقات اس سے قادیانیوں نے ضرور فائدہ اٹھایا۔ اس کا بیڑا

اٹھانے والے شیخ عبدالمجید صاحب قریشی ساکن پٹی لاہور ہیں۔قریشی صاحب نے ابتداء میں اس کے متعلق مختلف مقامات سے رائے لی چنانچہ میرے پاس اور مولانا کفایت اللہ صاحب کے پاس بھی خطوط آئے۔ہم دونوں کے جوابات تقریباً ایک ہی تھے۔

خلاصہ یہ کہ یہ امر نہایت مستحسن ہے۔بشرطیکہ اس کیلئے کوئی تاریخ اور مہینہ متعین نہ ہو،کبھی صفر میں ہوتو کبھی جمادی الاول میں،کبھی ربیع الاول میں،ہوتو کبھی رجب میں،غرضیکہ بارہ یا پندرہ ربیع الاول کی ہمیشہ تعیین نہ ہو،نیز سال میں صرف ایک مرتبہ نہ ہو بلکہ دوسرے تیسرے مہینہ جب موقع ہو کرلیا کریں،اسی طریقے سے سیرت پر بیان کرنے والا کوئی معتبر شخص ہو،جو کہ صحیح اور قوی روایتیں بیان کرے۔اور عوام کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل زندگی سے آگاہ کرے۔جب تک اس قسم کے بیانات عوام کے سامنے کثرت سے نہیں ہوں گے۔اس وقت تک مناسب فائدہ نہیں ہوگا۔اسلام پر اعتراض کرنیوالے زہر آلود پروپیگنڈوں سے عوام کو اسی طرح محفوظ رکھا جا سکتا ہے مگر افسوس ہے کہ قریشی صاحب نے ہماری عبارتوں میں کاٹ چھانٹ کی اور اپنے مدعا کی موافق جملوں کو لے کر شائع کیا اور باقی کو حذف کردیا۔ہم نے اسکے بعد اسی زمانہ میں اخباروں میں اپنی تراشیدہ عبارت کو پھر چھپوایا مگر وہ اپنے پروپیگنڈے سے باز نہ آئے اور اب انہوں نے ربیع الاول میں سالانہ اسکی تحریک شروع کردی اور اس کے استحسان میں ہمارے نام شائع کرارہے ہیں۔ہم ہرگز تعیین تاریخ و ماہ کے ساتھ سالانہ ایک جلسہ کو شرعی اور ملکی نقطۂ نظر سے نہ مفید سمجھتے ہیں اور نہ ضروری، بلکہ یہ مثل عمل نصاریٰ (برتھ ڈے) یوم پیدائش اور اس کی رسوم کے ایک رسم ہورہی ہے، کیونکہ عیسائی یوم ولادت عیسیٰ علیہ السلام مناتے ہیں۔اس کو دیکھ کر مصر وغیرہ کے لوگ بھی اسی قسم کا عمل کرنے کیلئے آمادہ ہورہے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال،اخلاق اور سیر

لوگوں کے کانوں تک پہونچانے نہ صرف مفید بلکہ ضروری ہیں۔اگر مذکورہ بالا طریق پر ہو۔ورنہ اجتناب چاہئے،افسوس!کہ سیرت کمیٹی اوراس کے علمبرداروں نے تمام امورمشروطہ کوترک کردیا۔والسلام۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص۱۸۲)

۳۵۲۔تین سوال

سوال نمبرا:۔ٹیکہ لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یانہیں؟

جواب:۔ٹیکہ اورانجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔روزہ بدن میں اس چیز کے داخل ہونے سے ٹوٹتا ہے جوکہ مدخل عادیہ سے(یعنی ان راستوں سے عادی طور پر بدن میں چیز داخل ہوتی ہو)داخل ہو،انجکشن اور ٹیکہ میں غیر عادی مدخل سے دوا داخل کی جاتی ہے جیسے غسل کرنے سے یاسر پر تیل لگانے سے پانی اورتیل مسامات جسم میں داخل ہوتا ہے۔واللہ اعلم

ہاں اگرکوئی ایسا انجکشن عمل میں لایاجائے جس سے دوابراہ راست معدہ میں پہونچتی ہوتویقیناًروزہ ٹوٹ جائیگا۔لیکن ابھی تک ایساٹیکہ یاانجکشن ایجادنہیں ہوا ہے۔

سوال نمبر۲:۔ہمارے یہاں پاکستان میں جماعت اسلامی کے رسالوں اوراخبارات میں ایک خط آپکی طرف منسوب کیاگیاہے کہ آپ نے ذیل میں مندرجہ فقرے مودودی کے متعلق استعمال کئے ہیں”ایسے ٹٹ پونجئے اپنی بدبختی کے سواکرہی کیاسکتے ہیں۔ایسے کم بخت ایسے بدنصیب بدبخت اورایسے خبیثوں سے منہ لگانا...الخ کیاواقعی یہ عبارت آپ کی ہے۔شائع کردہ خط چونکہ ایساتھااس لئے اقتباسات لکھے گئے ہیں۔ہم یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ یہ بھی ان کے ہتھکنڈوں میں سے ایک ہے جوکسی کی عبارت کوکسی کے سرمنڈھ دیتے ہیں۔پھرعلماء کوبدنام کرنے کاراستہ نکال لیتے ہیں،جیساکہ تھوڑاعرصہ ہوا۔کس چالاکی سے مولانامحمدقاسم نانوتویؒ کی عبارت کو توڑمروڑکرمفتی مہدی حسن صاحب دیوبند سے فتویٰ حاصل کیااورپھرحاشیہ آرائی کی،

جو اخبارات میں تفصیل سے آچکا ہے۔ یہ اسی میں سے ایک ہے۔ جواب سے آگاہ فرما کر تسلی فرمائیں تاکہ ہم انہیں جواب دے سکیں۔؟

جواب:۔ محترم: آپ نے اس جواب کو دیکھا اور اس کے طویل ہونیکی وجہ سے اس کے اقتباسات نقل کر دیئے۔ مگر یہ نہیں دیکھا کہ وہ میرا جواب کس کو لکھا گیا تھا اور کہاں لکھا گیا تھا اور کن باتوں کا جواب تھا۔ اگر آپ اس کی تحقیق فرما لیتے۔ تو آپ کو مجھ سے پوچھنے کی ضرورت ہی نہ پیش آتی اور نہ مودودیوں کے ہتھکنڈے آپ پر مخفی رہتے۔

واقعہ یہ ہے کہ قصبہ گنگوہ ضلع سہارنپور میں کچھ مودودی لوگ جمع ہو گئے تھے اور اپنے عقائد اور طریقہ کا اعلان اور تبلیغ و دعوت جاری کی تھی۔ ان کے ہذیانات کے متعلق ایک سوال آیا تھا جس میں منجملہ اور ہذیانات کے جس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرامؓ اور ائمہ عظام کی توہین اور بے ادبی ذکر کی گئی تھی، ایک یہ بھی ہذیان لکھا کہ یہ لوگ حضرت ابوسعید صاحب سے متعلق نہایت دلخراش الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ واضح ہو کہ حضرت شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ ہمارے سلسلہ مشائخ چشتیہ صابریہ میں نہایت معزز اور محترم بزرگ ہیں جو تقریباً ۱۰۴۰ھ میں فوت ہوئے تھے۔ حضرت شاہ نظام الدین بلخیؒ کے خلیفہ ہیں اور حضرت شاہ محبّ اللہ الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد ہیں۔ ان کا مزار حضرت شاہ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ کے قریب ایک قبہ میں ہے۔

یہ جوابی خط میں نے اسی شخص کو گنگوہ میں بھیجا تھا جس نے یہ سوال بھیجا تھا۔ وہ مدرسہ اشرفیہ کے مدرس مولوی عبدالحمید صاحب حسن پوری تھے۔ انہوں نے اس خط کو شائع کر دیا۔

اب قابل غور بات یہ ہے کہ اس خط میں جو الفاظ ٹٹ پونجئے، کم بخت بدنصیب وغیرہ کے لکھے گئے ہیں انہی لوگوں کے لئے ہیں جن کا تذکرہ سائل نے اپنے خط میں

کیا ہے اور وہی لوگ ہیں جو کہ گنگوہ میں مودودی مسلک پھیلا رہے تھے۔ اور بزرگان دین کی شان میں گستاخیاں کرتے ہوئے اول فول بک رہے تھے۔ مودودی صاحب کا اپنے اوپر ان الفاظ کا اوڑھنا یا مودودیوں کا اپنے آپ کا اس کا مصداق بنانا یہ ان کا پروپیگنڈا اور ہتھکنڈا ہے اصل خط میں مودودی کا نہ کوئی تذکرہ تھا اور نہ جواب میں کوئی تذکرہ ہے۔ بہرحال ان الفاظ کے مصداق وہ اشخاص ہیں جنہوں نے گنگوہ میں بدزبانیاں اور گستاخیاں کی تھیں۔ اسی وجہ سے جمع کے الفاظ لائے گئے ہیں اگر مودودی صاحب کی طرف روئے سخن ہوتا تو مفرد لایا جاتا۔ گنگوہ میں نہ مودودی صاحب موجود تھے، نہ ان کو وہاں آنے کا موقع ہی ملا۔

اور بالفرض اگر اس کا مصداق مودودی صاحب ہی کو قرار دیا جائے تو انہوں نے اسلاف کرام کی شانہائے کریمہ میں کیا کیا ہرزہ سرائی نہیں کی ہے یہ الفاظ نہایت ہلکے پھلکے ہیں۔ مودودیوں کو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہئے۔ یہاں تو جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا بھی نہیں ہے، چاہئے تو یہ تھا کہ "کلوخ انداز را پاداش سنگ است" کا معاملہ کیا جائے۔ جب کسی کے باپ کو گالی دو گے تو کب تمہارا باپ گالی سے بچ سکتا ہے۔ اگر کسی کو اپنے بات کی عزت مطلوب ہے تو اس کو ضروری ہے کہ دوسروں کے آباء واجداد کی عزت وتکریم میں کوتاہی نہ کرے۔

اور ٹٹ پونجیا تو ایسا کوئی شنیع اور سب وشتم کا لفظ نہیں ہے۔ اس کے معنیٰ کم مایہ کے ہیں، جس کی تمام پونجی ٹاٹ ہو۔ کم مایہ ہونے کا خود مودودی صاحب کو اقرار ہے۔ بہرحال یہ الفاظ ان کیلئے نہیں لکھے گئے تھے اور نہ لکھنے کے وقت ان کا خیال تھا۔ یہ الفاظ صرف ان مودودیوں کیلئے تھے جنہوں نے گنگوہ میں اودھم مچا رکھی تھی۔

سوال نمبر ۳:۔ کیا واقعی آپ اس میت کی نماز جنازہ نہیں پڑھاتے جس پر لٹھے کا کفن ہو؟

جواب:۔ بالکل صحیح ہے۔ میرا یہ عمل اس وقت سے ہے جب کہ ترک موالات کی

وجہ سے ولایتی کپڑوں کا بائیکاٹ کیا گیا تھا۔اس وقت سے میں نے دیسی ہی کپڑے پہنے اور صرف کھدر کا استعمال کیا۔ جنازہ کی نماز جب کہ اس کا کفن غیر کھدر ہوتا، پڑھانا چھوڑ دیا تھا تا کہ لوگوں میں اس سے نفرت اور دیسی مصنوعات سے الفت اور انس پیدا ہو۔لیکن اگر کفن غیر کھدر کا ہوتا ہے تو نماز پڑھاتا نہیں ہوں پڑھ لیتا ہوں۔نماز چھوڑتا نہیں۔اسکے علاوہ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ملوں کے کپڑوں میں خواہ یوروپ کے ہوں یا ہندوستان کے، چربی ضرور استعمال کی جاتی ہے۔کورے کپڑے میں اس کا اثر ہوتا ہے۔البتہ دھلنے کے بعد زائل ہو جاتا ہے۔یہ چربی یورپ یا ہندوستان کہیں بھی پاک نہیں رہتی۔خنزیر، مردہ اور غیر مذبوح جانوروں کی چربی ہوتی ہے۔یوروپ میں جانوروں کو مشین سے ذبح کیا جاتا ہے ہندوستان کی ملوں میں بھی کوئی احتیاط نہیں ہوتی۔اس لئے ملوں کے کورے کپڑے یقیناً مشتبہ ہیں۔البتہ دیسی کپڑوں میں چربی کا استعمال نہیں ہوتا۔اس میں ماڑی استعمال کی جاتی ہے۔

اب آپ ہی فرمائیے کہ ایسی حالت میں ہمیں کیا کرنا چاہئے۔اگر چہ تبدیل صورت میں خاصیت کی وجہ سے فتویٰ پاک ہونے کا دیا جاتا ہے۔نیز عموم بلویٰ بھی ہے مگر کیا اس میں احتیاط مناسب نہیں ہے۔خصوصاً جب کہ اپنے دیس کے غریب مزدوروں اور کپڑا بننے والوں کی امداد واعانت بھی ہو۔

غور فرمایئے! ان یورپین اور ہندوستانی ملوں والے سرمایہ داروں نے غریب دستکاروں کو انتہائی درجہ میں مفلوک اور محتاج بنا دیا ہے۔ایسی حالت میں غیرت مند ہندوستانیوں اور پاکستانیوں کو کیا کرنا چاہئے۔والسلام

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص ۱۹۴)

۳۵۳۔مرحومہ کا صدمۂ مفارقت بوجوہ ذیل بیجا ہے

آپ کا والا نامہ پہونچا۔دل ریش (یعنی مجروح وزخمی) احوال معلوم ہوئے

اگر چہ آپ اور آپ کے والدین ماجدین خود اچھی طرح واقف اور ذی علم ہیں۔ مگر بحکم وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں موحومہ کا صدمہ مفارقت آپ حضرات کیلئے واقع میں کوئی معمولی صدمہ نہیں ہے۔ مگر ہم کو وجوہ ذیل سے صدمہ ہونا بے جا ہے۔

(۱) ہم بارگاہ خداوندی سے اس عالم میں تنہا آئے ہیں۔ جو کچھ ہم کو دیا گیا ہے وہ سب خدا کی ملک ہے۔ ہماری حفاظت میں چند دنوں کے لئے اشیاء امانۃً رکھ دی گئی ہیں۔ اور ہم کو انتفاع کی بھی اجازت دی گئی ہے۔ نہ ہمارے اعضاء ہمارے ہیں اور نہ خارجی نعمتیں ہماری ہیں۔ اس لئے امانت رکھنے والا جب اپنی چیز خود ہم سے واپس لیتا ہے تو ہم کو اپنی سبکدوشی پر ممنوع احسان ہونا چاہئے یا رنجیدہ ہونا چاہئے۔ ہم دینا میں دیکھتے ہیں کہ جو شخص امانت کو واپس کرنے میں ٹال مٹول کرتا ہے۔ سب لوگ اس پر تھوتھو کرتے ہیں، خائن اور بے ایمان کہتے ہیں۔ کیا دنیاوی امانتوں کا یہ حال ہو اور خدا کی امانت میں وہ حال۔ ذرا غور فرمایئے۔ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى۔

(۲) محبوب اور معشوق اگر کوئی چیز لیتا ہے یا طلب کرتا ہے تو خوش قسمتی سمجھی جاتی ہے کہ خاص لطف وکرم کیا کہ ہماری چیز قبول کر لی۔ بادشاہان دنیا اور امراء عالم فانی بڑے سے بڑے مال کو اختیار کر لینا ہر طرح باعث عظمت شمار ہوا کرتا ہے۔ خداوند کریم ہمارا محبوب حقیقی ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ اس نے اگر ہماری کوئی چیز لے لی، تو جائے شکر وسرور ہے یا جائے حزن والم۔

(۳) رنج والم کرنے سے وہ جدا ہونے والا محبوب ہم تک واپس نہیں آسکتا۔ بلکہ ہمارا دل ودماغ بیکار ہوتا ہے اور ہمارے بہت سے اعمال مثل گریہ باآواز وغیرہ اس کی تکلیف کا سبب بن جاتے ہیں اس لئے عاقلانہ کاروائی اختیار کرتے ہوئے ایسی صورتیں عمل میں لانی چاہئیں جن سے بجائے صدمہ راحت اور بجائے حزن، سرور حاصل ہو۔

خیالات کو مستحکم کرتے ہوئے ان کیلئے دعاء مغفرت کریں۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مردوں کو زندوں کی دعاء واستغفار کا اس سے بھی زیادہ انتظار ہوتا ہے جتنا کہ ڈوبنے والے کو رسی اور دوسری بچانے والی چیزوں کا۔

(۴) خداوند کریم کی مرضی پر بندوں کو راضی ہونا نہایت ضروری ہے ''مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ''، غم وحزن کرنا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ ہم اسکی مرضی پر خوش نہیں ہیں۔ بلکہ ہم کو اس کے افعال اور تقدیر پر اعتراض ہے ہم کو دنیاوی حکام کی رضاجوئی کا تو خیال رہتا ہے، ان کی خوشنودی کو سب پر مقدم رکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ اپنی مرغوبات کو بھی ان کی وجہ سے بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔ مگر خداوند کریم کی مرضی اس کی تقدیر اور اس کے ارادہ پر صراحۃً یا کنایۃً اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ معاذ اللہ

(۵) صبر کا ثواب اور اس کا کمال صدمہ کے اوائل میں ہے زمانہ دراز گزرنے کے بعد تو طبعی طور پر صبر آ ہی جاتا ہے۔ لہذا وہ عظیم الشان خلق صبر، جس کی تاکید اور تعریف میں قرآن میں تیس سے زیادہ آیتیں موجود ہیں۔ اس کے ثواب کو تو ہرگز ضائع نہ ہونے دینا چاہئے۔ اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُولٰی۔

الغرض آپ حضرات مرحومہ کیلئے باقاعدہ ایصال ثواب کی صورتیں کریں، دعاء استغفار، تلاوت، مال وغیرہ سے ان کی مدد فرمائیں۔ یہ اصلی اور سچی محبت ہے۔ اسی میں سب کا نفع ہے، میں دعا کرتا ہوں۔ خداوند کریم مرحومہ کے لئے ہر قسم کا سامان رحمت ومغفرت مہیا فرماتے ہوئے پس ماندوں کو نہ صرف صبر جمیل بلکہ جلد سے جلد نعم البدل بھی عطا فرمائے۔ آمین (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص ۱۹۸)

۳۵۴۔۱۳۶۰ھ میں ایک سوال

سوال: اسکولوں میں گاندھی جی کی تصویریں آویزاں کی جائیں یا مسٹر جناح کی۔؟

جواب:۔محترمی:۔اگر تصویر کا مسئلہ پیش ہو تو صاف کہہ دینا چاہئے کہ مذہب اسلام کسی جاندار کی تصویر کی اجازت نہیں دیتا۔اس لئے ہم اسکے خلاف ہیں۔نہ گاندھی کی تصویر ہو اور نہ جناح کی۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص۲۰۲)

۳۵۵۔رنج وغم کے دفعیہ کیلئے ایک عمل

محترم:اول وآخر سات مرتبہ درود شریف پڑھ کر ہر نماز کے بعد سات مرتبہ سورہ الم نشرح پڑھ کر سینہ پر دم کرلیا کریں اور سوتے وقت یہی عمل ستر مرتبہ کریں۔انشاءاللہ کامیابی ہوگی۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ۲۰۲)

۳۵۶۔تنگدستی اور قرض سے سبکدوشی کیلئے عمل

(۱)بعد نماز عشاء تنہائی میں بیٹھ کر اول وآخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر یاوھاب چودہ سو مرتبہ پڑھ کر ایک مرتبہ یہ دعاء پڑھیں۔یَاوَهَّابُ هَبْ لِیْ مِنْ نِعْمَةِ الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

(۲)بعد نماز فجر سورۂ اِذَاجَـــاءَ نَـصْــرُاللّٰـهِ اکیس مرتبہ،بعد نماز ظہر بائیس مرتبہ،بعد نماز عصر تیئس مرتبہ،بعد نماز مغرب چوبیس مرتبہ،بعد نماز عشاء پچیس مرتبہ،اول وآخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔اس پر مداومت کریں۔انشاء اللہ کامیاب ہوں گے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص۲۰۲)

۳۵۷۔عورتوں کی تعلیم سلوک میں فرق رکھنا ضروری ہے

عورتوں کی طبیعت کمزور ہوتی ہے اس لئے ان کی تعلیم سلوک ہلکی اور خفیف ہونی چاہئے۔ان کے ذمہ تربیت اولاد اور خدمت زوج بھی ہے۔اس لئے کوئی کوتاہی نہ ہونی چاہئے۔وہ احوال قویہ کی متحمل نہیں ہوسکتیں۔اس لئے صرف ذکر لسانی پر اکتفاء ہونی چاہئے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص۲۰۴)

۳۵۸۔سالک کوترقی کب دی جائے

سالک میں جب بارہ تسبیح یعنی ذکر جہری کے آثار پیدا ہو جائیں۔گریہ کا غلبہ ہونے لگے۔دنیا سے بے رغبتی اور خدا کی طرف توجہ پیدا ہو جائے اور پاس انفاس جاری ہو جائے تو ذکر قلبی کی تعلیم فرمایئے۔جب ذکر قلبی جاری ہو جائے تب مراقبہ کی تعلیم کیجئے۔ضیاء القلوب،امداد السلوک اور صراط مستقیم مطالعہ میں رکھئے۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص ۲۰۴)

۳۵۹۔سینہ کے درد کیلئے عمل

بوقت تکلیف سورہ فاتحہ معہ بسم اللہ سات مرتبہ پانی پر پڑھ کر پینا اور پلانا بہت مفید ہے۔انشاء اللہ سینے کا درد جاتا رہے گا۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص ۲۰۴)

۳۶۰۔مولانا حبیب الرحمٰن صاحب سہلٹ بنگلہ دیش کا خط

گذارش یہ ہے کہ فقیر،طریقہ قادریہ عالیہ کے مشائخ سے فیضیاب ہوتا ہوا فیوضات خلافت وقربت ذاتی وصل ذات باری تعالیٰ سے سرفراز ہو کر گذشتہ ماہ شوال کو بواسطہ حضرت مولانا شاہ عبدالمنعم الانصاری کے فیوض محبوبیت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوا بعدہٗ تیرہویں محرم الحرام کو حضوار صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کے ساتھ رابطہ لگایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فیوضیات حقیقت محمدی وحقیقت اللہ جل مجدہ سے سرفراز فرمایا اور مجھے اپنی امت کو آپ ہی کے قلب مبارک سے رابطہ لگاتے ہوئے توجہ دینے کیلئے ارشاد فرمایا۔الغرض اسی دن سے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے شیخ ومرشد اعلیٰ بن گئے۔اسکے بعد جو بھی اس فقیر کے پاس استفاد کے لئے آیا۔آپ ہی کے قلب مبارک سے مستفیض ہوتا رہا۔مجھے ایک مصدق کی حیثیت سے ان کا واسطہ بنایا۔اب اس اطراف کے بعض علماء،مشائخ

کا واسطہ چھوڑنے کی وجہ سے میرے ان فیوضات کو اغوائے شیطانی سے تعبیر کر رہے ہیں اور میرے پاس آنے والے غریبوں کو ہر طرح کی ایذاء پہونچا رہے ہیں۔ حضرت والا سے دریافت طلب امر یہ ہے کہ میں اس ارشاد خیر البریہ کی تعمیل کے بموجب مشائخ کے واسطے کے واسطہ چھوڑنے میں خاطی ہوں یا مصیب۔ والسلام

حضرت مدنی قدس سرہٗ کا جواب

محترم! میں ایک معمولی درجہ کا گنہ گار مسلمان ہوں۔ اس قسم کے معارف عظیمہ اور حقائق عالیہ سے مجھے کیا واقفیت ہوسکتی ہے۔

مگر اتنا ضرور عرض کروں گا کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ، شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، مرزا مظہر جان جاناں قدس اللہ اسرارہم وغیرہ اکابر کے احوال میں بیشمار ایسے وقائع درج ہیں جن میں ان اکابر کو بلاواسطہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے استفادہ کی نوبت آئی ہے۔ مگر کسی نے اپنے مشائخ اور مسترشدین سے رابطہ منقطع نہیں فرمایا بلکہ اپنے متوسلین کو اپنے مشائخ سے ہی مربوط کرتے رہے۔ اور یہ سمجھتے رہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہونچنا اور فیوض حاصل کرنا یہ سب ان مشائخ کرام ہی کے طفیل میں ہے۔ اس لئے ان سے روگردانی انتہائی ناشکری ہے۔ اگر والدین نے کسی بچے کو پال کر اس لائق کر دیا کہ وہ بادشاہ کے دربار سے بلاواسطہ مستفید ہونے لگے تو اسکو والدین سے تعلق توڑنے کی اجازت دی جائیگی۔ یا اور زیادہ والدین کا شکر گزار بننا پڑیگا۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص ۲۱۳)

۳۶۱۔ حضرت مدنیؒ کا اپنی بڑی صاحبزادی ریحانہ کے نام سسرال پہونچنے پر پہلا خط

میری پیاری بیٹی! اللہ تعالیٰ تم کو ہمیشہ خوش وخرم رکھے۔ آمین

تم سلامت رہو ہزار برس: ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار السلام علیکم۔ تمھارے بخیر و عافیت وہاں بہت سے تار اور خطوط آئے جس سے بہت اطمینان ہوا۔ الحمد للہ

تمہارا بات بات پر رونا نہایت غلط ہے۔لڑکیوں کیلئے سسرال جانا زندگی کا دور ہوتا ہے۔سمجھدار لڑکیوں کے لئے نہایت سمجھ اور صبر وسکون کو عمل میں لانا اور قدم قدم پر غور کرنا ضروری ہوتا ہے۔ورنہ وہاں زندگی وبال جان بن جاتی ہے۔اس کا بڑا سبب نئے نئے لوگوں سے سابقہ پڑنا ہے۔نہ وہاں ناز بردار ماں ہوتی ہے نہ ہمیشہ کا جاں نثار باپ،نہ رشتہ دار،نہ بھائی بہن عزیز واقارب ہوتے ہیں۔جن لوگوں میں زندگی گذارنی پڑتی ہے،وہ ہر قدم پر تنقیدی نظر رکھنے والے ہوتے ہیں۔ذرا سی غلطیوں پر نظر کرنے،عیب ڈھونڈھنے والے اور عیب اچھالنے والے ہوتے ہیں۔محبت اور ہمدردی کا جذبہ ان میں نہیں ہوتا۔اس لئے پھونک پھونک کر قدم رکھنا ضروری ہوتا ہے۔سمجھدار اور سلیقہ مند لڑکی سالہا سال کی جدوجہد کے بعد چین کی زندگی حاصل کرتی ہے۔

تمہارے لئے تو اللہ کا فضل وکرم ابتداء ہی سے شامل حال رہا ہے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے وہ خسر عطا فرمایا ہے کہ جو تمہارے باپ سے زیادہ شفقت رکھنے والا سمجھ دار اور مہربان ہے۔ساس وہ عطا فرمائی ہے جو کہ خاندان میں تمام عورتوں کی ماں کا درجہ رکھتی ہیں تمہاری ماں کو بھی گود میں پالنے والی اور ہمدرد ہے۔تم کو اللہ تعالیٰ نے وہ نند عطا فرمائی ہے جو تمہاری بچپن کی سہیلی اور ہمدرد و ہمراز ہے۔بہر حال تمہاری سسرال سسرال نہیں ہے بلکہ میکہ سے بھی بہتر ہے۔تم غیروں میں نہیں گئی ہو، بلکہ اپنوں سے بہتر اور پیاروں میں گئی ہو۔یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے اس کی دل سے قدر کرتی رہو اور جس قدر ممکن ہو ساس وسسر کی خدمت دن رات کر کے ان کو یقین دلا دو کہ تم ان کی ہی واقعی اولاد ہو۔ان کی خدمت میں ذرا بھی کاہلی مت کرو۔تم

کوکسی کی جدائی کا خیال بھی نہیں آنا چاہئے۔دل فقط اللہ سے لگانا چاہئے۔وہی ہمیشہ کام آنے والا ہے۔دنیا والے سب جدا ہوجانے والے ہیں۔نہ باپ، نہ ماں، نہ بھائی، نہ بہن، کوئی بھی قبر میں ساتھ نہ جائیگا اور نہ کام آئیگا۔

خداوند کریم سے لولگاؤ اس کا ذکر کرتی رہو، اس کی رضا اور خوشنودی کی طالب رہو اس کے حکم پر دن رات چلو، پاس انفاس کا ذکر جو تم کو بتایا گیا ہے اس کی قدر کرو کہ بلا ارادہ ہونے لگے۔

گھر میں ہر ایک سے خوش اخلاقی سے پیش آیا کرو۔بادشاہ (احمد) کو اگر وہ ضد کرے تو مارا مت کرو، بددعا مت دو، یہاں ہر طرح خیر وعافیت ہے۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص۲۱۵)

۳۶۲۔ماہ مبارک میں بانسکنڈی آسام میں قیام اور وہاں کے احوال

آج رمضان المبارک کی گیارہ تاریخ ہوگئی ہے۔یعنی تم سے جدا ہوئے پندرہ یوم ہوگئے۔مگر تم نے آج تک اپنے ہاتھ سے لکھ کر کوئی خط نہیں بھیجا۔اس کا جواب تو یہ تھا کہ میں بھی کوئی خط نہ لکھتا۔مگر تمہاری آپا کی خفگی سے پہلے بھی خط لکھ چکا ہوں۔اور آج بھی لکھ رہا ہوں۔

یہاں آنے کے بعد سے اب تک سخت آندھی کے ساتھ تین مرتبہ بارش ہوچکی ہے۔گرمی اور لو کا نام تک نہیں ہے۔رات کو اچھی خاصی ٹھنڈ ہوجاتی ہے۔کھانے نہایت عمدہ ملتے ہیں۔تمہاری آپا تو ایسے کھانے کہاں کھلاتی ہیں۔یہاں روزانہ کئی سو مہمانوں کا کھانا پکتا ہے۔ہم ۹ بجے تراویح میں کھڑے ہوجاتے ہیں۔اور ساڑھے گیارہ بجے کے بعد فارغ ہوجاتے ہیں۔آدھ گھنٹہ کے بعد بارہ بجے سوجاتے ہیں۔۱ بجے پھر نفلوں میں کھڑے ہوجاتے ہیں۔اور پونے تین بجے فارغ ہوکر سحری میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص۲۱۶)

۳۶۳۔ کوئل کی خواب میں شکایت

ہم سے کوئل نے خواب میں شکایت کی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی خبر گیری نہیں کرتی ہو۔ اس کا پنجرہ بدل دو۔ سب سے سلام و دعا کہدو۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص۲۱۶)

۳۶۴۔ بچہ کو دودھ پلانیوالی عورت کو افطار کی اجازت ہے

۲۱ رمضان کا لکھا ہوا خط ملا۔ احوال معلوم ہوئے۔ تم روزے کی سختی کی شکایت کرتی ہو۔ یہ تمہاری سخت غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر رحم کیا ہے۔ دودھ پلانے والی عورت کو بچہ کی وجہ سے افطار کی اجازت دیدی ہے تو تمہارا روزہ رکھنا سخت حماقت ہے۔ ایسا ہرگز کرنا نہیں چاہئے دسمبر یا جنوری میں قضاء کر لینا بہت آسان ہوگا۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص۲۱۶)

۳۶۵۔ کوئل کی چغل خوری

کوئل کی پنجرہ بدلنے اور تمہاری توجہ کی خبر سے خوشی ہوئی۔ تم کہتی ہو کہ کوئل چغل خور ہے وہ بیچاری بے زبان کیا کرے۔ تم سب تو اس کھانے پینے کا خیال نہ کرو اور وہ ہم سے خواب میں بھی شکایت نہ کرے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص۲۱۶)

۳۶۶۔ تم سلامت رہو ہزار برس

تم کہتی ہو کہ اس شعر کی دعا آپ کیلئے زیادہ موزوں ہے۔ مگر یہ کسی طرح صحیح نہیں۔ ہماری ضعیف العمری، کمزوری، اعضاء کا جواب دینا، دانتوں کا یکے بعد دیگرے ٹوٹنا، باقی ماندہ کا ہلنا، گھٹنوں اور پیروں میں کمزوری کا روز بروز بڑھنا وغیرہ، اس قسم کی زندگی تو وبال جان ہے۔ نہ کھانے میں مزہ ہے، نہ اٹھنے بیٹھنے

میں۔نہ عبادت ہوسکتی ہے نہ دنیاوی مشاغل انجام پاسکتے ہیں۔ایسی زندگی تو گھر والوں پر بھی بوجھ ہی بوجھ ہے۔ہاں تم جوانوں کی زندگی البتہ مستحق دعا اورزیادتی ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص۲۱۶)

۳۶۷۔بانسکنڈی آسام کے رمضان کی بہار

آج ۲۰ رمضان ہوگئے۔کئی روز سے جھڑی لگی ہوئی ہے۔تھوڑی تھوڑی دیر میں پانی برس رہاہے۔سورج عید کا چاند بنا ہوا ہے۔

مینڈکوں کے گانے سے فضا گونج رہی ہے۔خشکی اور پیاس کا نام بھی نہیں۔روزے نہایت آرام سے گذر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ قبول فرمائے تو کامیابی ہے۔یہاں روزانہ تراویح میں تقریباً آٹھ سو آدمیوں کا اجتماع ہوتا ہے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص۲۱۷)

۳۶۸۔ارشد کی شکایت

ارشد (یعنی مولانا ارشد مدنی) شکایت کرتا ہے کہ خطوں میں اس کا تذکرہ کیوں نہیں کیا گیا تواس نے بھی ہمیں کچھ لکھا؟اس کے روزے رکھنے اورقرآن سنانے سے خوشی ہوئی۔ہم نے اس کی عیدی کے لئے اور بچوں سے زیادہ پانچ روپے بھیجے ہیں۔اوروں کو دوہی دوروپے دیئے ہیں۔اسعد (یعنی حضرت مولانا اسعد مدنی) میاں رشید (یعنی مولانا رشید الدین حمیدی) اوردوسرے رفقاء سب کوسلام کہتے ہیں۔والسلام ۲۰ رمضان ۱۳۷۵ھ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص۲۱۷)

۳۶۹۔مرادآباد جیل سے اسداللہ خاں بگراسی کے نام مکتوب

آپ نے جن عنایات اور ہمدردی کا مظاہرہ فرمایا ہے میں اس کے شکریہ سے قاصر ہوں۔اللہ تعالیٰ دونوں جہاں میں فائز المرام فرمائے اوراپنی خوشنودی سے

نوازے۔میں بحمداللہ خیر وعافیت سے ہوں۔اور بہت زیادہ مطمئن الخاطر ہوں۔اورافضال خداوندی سے امیدوار ہوں کہ نتائج بہتر پیدا ہوں۔جب سے نئے لوگ گرفتار ہورہے ہیں، ملاقات اخبار اور ڈاک سب بند ہے۔تنہائی جس قدر بھی مل جائے، مطمئن اور خوش وخرم رہتا ہوں۔اجتماع میں وہ بات کہاں

دل ڈھونڈتا ہے پھر فرصت کے رات دن
بیٹھے رہیں تصور جاناں کئے ہوئے

جو فراغت یہاں ہے، باہر کب نصیب ہوتی، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی مرضیات کی توفیق عطا فرمائے۔اور راضی رہتا ہوا جس حال میں رکھے اس پر شاکر رہنا فریضہ عبودیت ہے۔ہم کو اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔آمین

آپ حضرات سے مستدعی ہوں کہ استقامت اور اسلاف کرام کے قدم بقدم چلنے کی دعا فرماتے رہیں گے۔

آپ میری طرف سے کسی قسم کی فکر نہ کریں۔آپ کا بار بار تکلیف کر کے آنا اور اپنے کاروبار میں حرج ڈالنا میری طبیعت پر بہت زیادہ بار ہوتا ہے۔میں ایک معمولی اور گنہ گار بندہ ہوں۔جو اسلاف کیلئے ننگ و عار ہی رہا۔اس کے لئے اس قدر تکلیف اٹھانا بہت بیجا ہے۔اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر دے۔والسلام۔

۲۵ شعبان ۱۳۶۱ھ مراد آباد جیل۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص۲۱۹)

۳۷۰۔شادی میں اسراف کا برادری کے لوگوں پر برا اثر

شادی میں آپ کا دہلی، مراد آباد، روڑکی اور دیوبند سے لوگوں کو بلانا، کیا یہ اسراف نہیں ہے، ان لوگوں کے آنے کا خرچہ، متعدد مصروفیتیں، کیا یہ چیزیں وقت طلب نہیں ہیں۔اگرچہ بعض ایسی ہی تقریبوں میں مجھ کو حضرت شیخ الہندؒ کے ساتھ بہادر گڑھ حاضری کی نوبت آئی تھی۔مگر میرے محترم! یہ تزک واحتشام اس ملک میں

مسلمانوں کی موجود حیثیت اور حالت کے لحاظ سے بالکل ناجائز بن گئے ہیں۔ یہ وجہ نہیں کہ امور غیر شرعیہ کا ارتکاب ہوتا ہے محتاج حضرات ایسے امور سے بچتے تو ہیں ہی۔ ایک خاص وجہ یہ ہے، کہ برادری کے لوگوں پر اس کا برا اثر پڑتا ہے۔ وہ اپنی تقریبات میں قرض اور سودی قرض لینے اور بسا اوقات زمین کے فروخت کرنے یا رہن رکھنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ مسلمانوں کی جائیدادیں عموماً اس تقریبات اور مقدمہ بازیوں کی وجہ سے مہاجنوں کے قبضہ میں گئی ہیں۔ کاش اہل استطاعت سادگی اختیار کرتے تو برادری کے غریب لوگ، ان مصیبتوں میں گرفتار نہ ہوتے۔ والسلام۔ (۲۳, ذی الحجہ ۱۳۶۱ھ مراد آباد جیل)

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص۲۲۰)

۳۷۱۔ اہلیہ کے ساتھ حسن معاشرت

مولوی صاحب کا مستقل ملازم ہوجانا، اہلیہ کے ساتھ صلح کرلینا، خسر صاحب کا راضی ہوجانا اور پھر اہلیہ کا ان کے ساتھ روانہ ہونا، یہ امور بہت زیادہ طمانیت اور خوشی کا باعث ہوئے۔ آپ ان کو مبارکباد لکھ کر میری طرف سے پرزور تاکید لکھ دیجئے کہ اہلیہ محترمہ کی دلداری اور حسن معاشرت میں کوتاہی روانہ رکھیں۔ سخت کلامی اور سخت گیری سے بچیں۔ نماز پنجگانہ جماعت کے ساتھ ادا کریں اور ذکر ہرگز ہرگز نہ چھوڑیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص۲۲۰)

۳۷۲۔ چار ہزار نفوس پر مشتمل آبادی میں جمعہ جائز ہے

جب گھٹاسن کی آبادی چار ہزار یا اس کے قریب نفوس پر مشتمل ہے تو جمعہ پڑھنے کیلئے پالن پور کیوں جاتے ہیں، وہیں کیوں نہیں پڑھتے۔ چار ہزار یا اس کے قریب کی آبادی یقیناً شہر کے حکم میں ہے۔ خصوصاً جب کہ مکانات کی پختگی اور اہل حرفہ کی

موجودگی کی وجہ سے اس نے شہر کی صورت بھی اختیار کر لی ہے۔ اپنے افسران کو راضی رکھیں۔ عام لوگوں سے خوش اخلاقی اور ہمدردانہ طریقے سے ملیں۔ مسائل مختلف فیہا کی وجہ سے لڑائی جھگڑا نہ پیدا ہونے دیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج ۳ ص ۲۲۰)

۳۷۴۔ ہندوستان میں جمعیۃ علماء ہند کی ضرورت

اگست ۱۹۵۷ء میں غلام محمد مصطفیٰ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء گریڈیہہ ہزاری باغ نے حضرت مدنی قدس سرہ کو ایک خط لکھ کر اس وقت حالات کے پیش نظر جمعیۃ علماء ہند کی ضرورت اور علماء کرام کے طرز عمل پر وضاحت چاہی تھی موصوف کا خط درج ذیل ہے۔

سیدی: جمعیۃ علماء ہند کے اغراض ومقاصد پر پورا یقین رکھتے ہوئے ہم لوگ چاہتے ہیں کہ حضرت والا کی رہنمائی میں مسلمان باعزت زندگی گذارنے کے قابل ہوسکیں۔ اس لئے ہماری پختہ رائے ہے کہ جمعیۃ علماء ہند کے نظام کی بقا اور اس کے پروگرام پر عملی جدوجہد سب دین کا کام ہے اور خدا کے یہاں اجر وثواب کا باعث۔ انشاء اللہ۔

میں بدقسمتی سے عالم نہیں ہوں لیکن علماء کی کفش برداری کا فخر حاصل ہے۔ مگر مجھ کو یہ دیکھ کر بہت دکھ ہوتا ہے کہ بہت سے علماء کرام جمعیۃ علماء کے کام میں کوئی اشتراک عمل نہیں کرتے۔ میں نے جب بھی ان کی خدمت میں جمعیۃ کا کوئی کر پروگرام پیش کیا اور کچھ وقت مانگا تو یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ہم بھی دین کا کام کر رہے ہیں۔ مدرسہ چلا رہے ہیں۔ تصوف کے مراحل طے کر رہے ہیں۔ جس کے لئے شور اور ہنگامہ مضر ہوتا ہے۔ پھر کس طرح سے ہم جماعتی کام کریں۔ حضرت والا کے بہت متوسلین اور خلفاء کے بھی یہی خیالات ہوتے ہیں۔ اور وہ غالباً جمعیۃ علماء کے کام میں وقت لگانا وقت کی بربادی سمجھتے ہیں۔ ان حالات میں ضرورت ہے کہ حضرت اپنے ایک

واضح بیان کے ذریعہ جمعیۃ علماء کے ساتھ وابستگی کی شرعی حیثیت ظاہر فرمادیں۔
اگر واقعی جمعیۃ علماء کی خدمت کرنا دین کا کام نہیں اور جمعیۃ کی خدمت تضییع اوقات ہے تو پھر ہم لوگوں کی بھی رہنمائی فرمائی جائی کہ اتنی دردسری کی ضرورت نہیں۔
مگر میں تو اب تک بلکہ اور زیادہ ضرورت محسوس کرتا ہوں کہ وقت کی پکار ہے کہ جمعیۃ علماء کی ترقی ہم ہندی مسلمانوں کا نصب العین ہونا چاہئے۔ والسلام مع الاحترام

جواب گرامی از حضرت مدنی قدس سرہٗ

محترمی! مسلمانوں کے بہت سی مشکلات کا حل، نیز خود اسلام کی ترقی اور اس کے بہت سے فرائض اور واجبات کی ادائیگی، اجتماعی قوت اور صحت نظام پر موقوف ہے اور اس زمانہ انحطاط میں بالخصوص ان ملکوں میں جہاں اسلامی حکومت نہیں ہے۔ اور مسلمان وہاں اپنی اقلیت کی وجہ سے نہایت کمزور اور ان کی آواز نہایت گری ہوئی ہے، اشد ضرورت ہے کہ ان میں اجتماعی قوت اور مکمل نظام ہو، بالاخص انڈین یونین میں تقسیم ہند کے بعد یہ ضرورت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اس لئے تمام مسلمانوں کا عموماً اور علماء کا خصوصاً اہم فریضہ ہے کہ وہ جاگیں اور تحفظ اور بقا کی صورتیں عمل میں لائیں۔ اختلافات کو مٹائیں اور اجتماعی قوت کو بڑھا کر صحیح نظام پر گامزن رہیں ورنہ عنداللہ وعندالناس سخت مواخذ اور گرفت کے مستحق ہوں گے۔ خود کو بھی برباد کریں گے اور قوم وملت نیز دین اور مذہب کی بربادی کا وبال بھی اپنے اوپر لیں گے۔ ان ہی امور کو دیکھتے ہوئے باعزت سمجھ دار بزرگوں نے جمعیۃ علماء ہند کی بنیاد رکھی تھی جو کہ اپنی ابتداء اور سالہا سال سے آج تک میدان عمل میں اپنی طاقت کے مطابق مخلصانہ سربکف چلی آرہی ہے۔ مگر آج بہت سے ناعاقبت اندیش مسلمان اور علماء کرام اس میں جدوجہد کرنے اور جمعیۃ کے نظام کو بڑھا کر مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو بالا کرنے سے جان چراتے نظر آتے ہیں یہ ان کی سخت غلطی ہے۔ میں ان کو

متنبہ کرتا ہوا زور دار لہجہ میں آگاہ کرتا ہوں کہ وہ اپنی انفرادی اصلاحی جدوجہد کے ساتھ ساتھ اجتماعی قوت کو زیادہ سے زیادہ عمل میں لائیں۔ ہرگز ہرگز اس میں غفلت اور سہل انگاری کو روانہ رکھیں ورنہ سخت خطرات سے دوچار ہوں گے۔ اور اس کی صرف ایک صورت ہے کہ ہندوستان میں جمعیۃ علماء ہند کے نظام کو زیادہ سے زیادہ مستحکم اور مضبوط بنائیں واللہ المستعان۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص۲۲۶)

۳۷۴۔ حضرت بابا فرید گنج شکر اور حضرت محبوب الٰہی کی مجلس میں رسم سجدہ

مسٹر خلیق احمد نظامی استاذ تاریخ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے حضرت مدنی قدس سرہ العزیز کو ایک خط لکھا جو درج ذیل ہے:

’’حضرت مخدوم ومحترم سلام مسنون: حج بیت اللہ سے واپسی پر مبارکباد قبول کیجئے۔ اللہ تعالیٰ عرصہ تک آپ کا سایہ مسلمانوں کے سروں پر قائم رکھے کہ ان کی علمی اور دینی زندگی کو ذات عالی سے بڑی تقویت ہے۔ غالباً تاریخ مشائخ چشت اور حیات شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نظر سے گزری ہوں گی۔ میں کچھ عرصہ سے مشائخ چشت کے حالات کی ترتیب میں مصروف ہوں۔ اور پانچ جلدوں میں اس کو مکمل کرنا چاہتا ہوں۔ اس وقت زحمت دینے کا مقصد ایک مشکل کا حل تلاش کرنا ہے۔ اس وقت مشائخ چشت کی روایات کی حامل صرف آپ کی ذات گرامی ہے۔ اس لئے یہ جانتے ہوئے کہ وقت آپ کیلئے عنقاء کی حیثیت رکھتا ہے زحمت دینے کی جرأت کرتا ہوں۔

فوائد الفواد ملفوظات شیخ نظام الدین اولیاءؒ مرتبہ میر حسن سنجری میں لکھا ہے کہ حضرت بابا فرید اور حضرت محبوب الٰہی کی.... مجلس میں سجدہ کی رسم جاری تھی۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے اعتراض کیا اور جھگڑنے پر آمادہ ہوا تو حضرت محبوب الٰہی نے

فرمایا۔

''بشنو غلبہ مکن کہ ہر امرے کہ فرض بودہ باشد،فرضیت برخیزد،استحباب باقی ماند'' چنانچہ ایام بیض،ایام عاشورا برامم ماضیہ فرض بود در عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم چوں روزہ ماہ رمضان فرض شدہ آن فرضیت ایام بیض وایام عاشورا برخواست استحباب باقی ماند،آمدید درسجدہ،سجدہ میان امم ماضیہ مستحب بود،چنانچہ بر بادشاہ وشاگرد براستاد، وامت برپیغمبر راسجدہ می کردند،چوں درعہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آں سجدہ برخواست،اکنوں اباحت ماند،اگر مستحب نباشد مباح باشد،برمباح نفی ومنع کجا آمدہ است'' (فوائد الفواد نولکشور ص ۱۵۹)

اس مسئلہ پر جناب کی کیارائے ہے۔میرا مقصد کسی مناظرانہ بحث کوشروع کرنا نہیں ہے،صرف علمی حیثیت سمجھنا چاہتا ہوں،مشائخ چشت شریعت سنت کے سختی سے پابند تھے۔انہوں نے اس رسم کوکس طرح جائز رکھا،ممنون ہوں گا۔اگر آپ اپنی پہلی فرصت میں اس طرف توجہ فرمائیں۔عرصہ سے تمنا ہے کہ ایک دودن کے لئے دیوبند حاضر ہوں اور سعادت قدمبوسی حاصل کروں۔کیا اکتوبر کے آخری ہفتہ میں آپ کا قیام دیوبند میں رہیگا امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔خاکسار خلیق احمد نظامی

حضرت مدنی قدس سرہ کا جواب

حضرت محبوب الٰہی کی طرف جوعبارت منسوب ہے۔نظر سے گذری جس میں ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وہ سجدہ جاتا رہاتو اب اس کی اباحت باقی رہ گئی۔اگر مستحب نہ ہوگا تو مباح تو ہوگا ہی،لہذا مباح چیز پر ممانعت کے کیا معنیٰ؟

اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر اباحت کی نفی اور ممانعت ثابت ہوجائے تو اس کا اعتبار ہوگا۔اس لئے عرض یہ ہے کہ سجدہ دوقسم کا ہے۔ایک سجدہ عبادت اور دوسرا

سجدہ تحیہ۔سجدہ عبادت بالاتفاق تمام امتوں میں غیراللہ کیلئے حرام اورممنوع تھااور ہے۔سجدہ تحیہ امم سابقہ میں مباح اور جائز تھا۔امت محمدیہ میں اس کو بھی منع کردیا گیاہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی پارہ الٓمٓ ص ۱۷۷ میں فرماتے ہیں، سجدے کی حقیقت پیشانی کا زمین پر رکھ دینا ہے۔یہ شریعت میں خدا کے سوا کسی کیلئے جائز نہیں کو پھر فرشتوں کو آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنیکا حکم کیوں فرمایا گیا۔حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ پیشانی کو زمین پر رکھنے کی دوصورتیں ہیں۔ایک یہ کہ حق معبودیت سمجھ کرزمین پر رکھنا تو یہ تمام مذاہب اور ادیان میں سوائے خدا کے کسی کے لئے جائز نہیں۔اور نہ کبھی جائز ہوگا۔کیونکہ یہ طریقہ محرمات عقلیہ میں سے ہے اور جن چیزوں کی حرمت عقلاً ثابت ہے وہ ادیان و مذاہب کے ردوبدل سے کبھی بدل نہیں سکتی۔دلیل اس کی یہ ہے کہ تعظیم کی یہ نوع غیر معمولی تذلل یعنی فروتنی اور عاجزی کرنا ہے۔غیر معمولی عاجزی ایسی ہی ذات کے سامنے لائق ہے کہ عظمت اور کبریائی ذاتی طور پر رکھتی ہو،عظمت ذاتی سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی مخلوق میں موجود نہیں ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ تکریم وتحیہ کے طور پر سجدہ کیا جائے جس کا ذکر ہو چکا۔ فرشتوں کا حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا اسی دوسری قسم میں سے تھا۔کیونکہ آدم علیہ السلام کو اسماء وغیرہ کی تعلیم کی وجہ سے فرشتوں پر ایک طرح برتری حاصل ہوگئی تھی۔اور فرشتوں سے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ان کے متعلق کچھ بے ادبی ظاہر ہو چکی تھی۔اس کے تدارک کے طور پر فرشتوں کو ان کی تعظیم کا حکم دیا گیا۔

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مذکورہ بالا عبارت سے معلوم ہوا کہ سجدہ تحیہ کی ممانعت ان احادیث سے معلوم ہوتی ہے۔جو کہ کتب احادیث میں

اتنی کثرت سے موجود ہیں کہ جودرجہ تواتر کر پہونچی ہوئی ہیں۔قرآن میں اس کا وقوع انبیائے سابقین کے زمانے میں مذکور ہے۔اس امت کیلئے اس کی ممانعت کی صراحت موجود نہیں ہے۔اگر چہ التزاما موجود ہے۔چونکہ حضرات مشائخ چشت بابا فرید اور حضرت محبوب سبحانی کے زمانہ میں کتب حدیث بہت کمیاب تھیں۔علم حدیث بھی رائج نہ تھا۔اس لئے ان حضرات کو ان احادیث صحیحہ متواترہ کا علم نہیں ہوا۔اس لئے باوجود شدت اتباع شریعت وسنت،ان حضرات سے ایسے امور پائے گئے ہوں تو کچھ تعجب نہیں۔

حضرت مرزا جان جاناںؒ دربارہ رفع سبابہ درنماز جس کو مجدد الف ثانی اپنے مکتوب میں منع فرماتے ہیں۔اور مرزا صاحب مرحوم بوجہ احادیث کثیرہ صحیحہ اسکے استحباب وسنت کے قائل ہیں۔اپنے مکتوب میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر کہا جائے کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کو باوجود غیر معمولی وسعت علم تشہد میں التحیات کے اندر کلمہ کی انگلی سے اشارہ کی حدیث نہیں پہونچی تو مرزا مظہر جان جاناں فرماتے ہیں کہ آپ کے زمانہ میں ان کتابوں اور رسالوں کی ہندوستان میں عام طور پر شہرت نہ تھی،اس لئے آپ کی نظر مبارک سے نہیں گذری،ورنہ آپ کبھی ترک رفع سبابہ نہ فرماتے۔آپ تو سنت نبوی کے متبعین میں اونچا درجہ رکھتے تھے اور سنت کے غیر معمولی حریص تھے۔

مرزا مظہر جان جاناںؒ کا یہ ارشاد حضرت مجددؒ کے متعلق ہے جو کہ حضرت بابا فرید صاحبؒ اور حضرت محبوب سبحانیؒ سے بہت متأثر ہیں۔حالانکہ اس زمانہ میں علم حدیث کا چرچہ بہ نسبت سابق ہو چکا تھا۔حضرت شیخ عبدالحق بخاری دہلویؒ حرمین شریفین سے علم حدیث لے کر آچکے تھے۔اور لمعات اور اشعۃ اللمعات وغیرہ کتابیں اس زمانہ میں لکھی گئی تھیں۔تاہم احادیث کی کتابیں کمیاب اور غیر مشہور ہی تھیں۔اس لئے حضرت بابا فرید صاحب اور حضرت محبوب سبحانی کا ان احادیث سے ناواقف ہونا کسی طرح بعید نہیں ہے۔یقیناً اگر یہ حضرات ان احادیث صحیحہ متواترہ کو پاتے تو ضرور

بالضرور سجدہ تعظیمی کرترک کراتے اور سخت مخالفت فرماتے۔

ہندوستان میں علم حدیث اور کتب حدیث کی شہرت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے ہوئی ہے۔

نیز عرض ہے کہ یہ اکابر علم طریقت اور تصوف کے ائمہ عظام ہیں، علم حدیث اور علم شریعت کے امام نہیں ہیں۔اس کے امام، امام ابوحنیفہؒ، امام محمدؒ، امام ابویوسفؒ اور دیگر فقہائے کرام ہیں۔اس بارے میں ان کا قول وفعل حجت ہوگا۔حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، حضرت جنید بغدادی، حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندیؒ، خواجہ معین الدین سنجریؒ کے اقوال اور فتاویٰ اور اعمال حجت نہ ہوں گے۔اگر چہ یہ حضرات علم طریقت کے سب سے اونچے پہاڑ ہیں۔لِکُلِّ فَنٍّ رِجَالٌ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص۳۳۵)

۳۷۵۔مزار پر حاضری کے وقت حضرت مدنیؒ کا معمول

محترمی! میں مزار پر حاضری کے وقت مندرجہ ذیل عمل کرتا ہوں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَادَارَقَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالاَثْرِ وِاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ یَغْفِرُاللّٰہُ لَنَاوَلَکُمْ اَجْمَعِیْنَ،وَصَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وِصَحْبِہٖ وِبَارِکْ وَسَلِّمْ ،سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ۔پھر درود شریف ۳ بار، سورہ فاتحہ ۳ بار، سورہ اخلاص ۱۲ بار، درود شریف ۳ بار پڑھ کر صاحب مزار کو بخش کر اس کے اور تمام گردوپیش کے مدفونین کے لئے دعاء مغفرت کرتا ہوں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص۲۵۶)

۳۷۶۔عصمت انبیاءؑ کے بارے میں تفہیمات جلد دوم کی عبارت

گنگوہ شریف ۶/۵ نومبر ۱۹۵۵ء ہوا تھا۔وہاں مودودیوں نے شور مچا رکھا تھا۔مولانا ابوالوفاء صاحب، مولانا محمد قاسم صاحب شاہجہانپوری مفتی محمود

صاحب گنگوہی مدرس مدرسہ اشرفیہ کانپور، مولوی عزیز احمد صاحب منیجر نشر واشاعت دارالعلوم دیوبند تشریف لائے تھے۔ بحمد اللہ عمدہ کامیابی ہوئی۔ تفہیمات جلد دوم ص ۴۳ کی عبارت در بارہ عصمت انبیاء علیہم السلام نہایت تعجب خیز ہے، اللہ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے آمین۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص ۲۵۷)

۳۷۷۔ علامہ ابن تیمیہؒ کے تفردات

کتاب البر والوافر پہونچی۔ اس سے پہلے اس کتاب کے دیکھنے کی نوبت نہیں آئی۔ علامہ ابن تیمیہؒ کی کچھ تصنیفات مدینہ منورہ میں دیکھی تھیں۔ ان کے تفردات سے دلچسپی پیدا نہیں ہوئی۔ نیز ان کی زبان امام اشعری، شیخ اکبر اور دیگر اسلاف کے متعلق بہت تیز ہے۔ جن کی مدح وثنا ہم اپنے اسلاف کرام سے ہمیشہ سنتے آئے ہیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص ۲۵۸)

۳۷۸۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب کی حدیث دانی پر اعتماد

آپ نے دلائل السنن والآثار کو مطالعہ کیلئے ماہ رجب میں ارسال فرمایا تھا مگر میری ناکارگی سے آپ ناواقف ہیں۔ وہ زمانہ اخیر سال اور انتہائی مصروفیت کا تھا۔ جس میں قطعی طور پر عدیم الفرصتی ہوتی ہے۔ چنانچہ میں بالکل امتثال امر نہ کر سکا۔

مولانا زکریا صاحب شیخ الحدیث مظاہر علوم سہانپور علم حدیث سے بہت زیادہ واقف اور اس کے ماہرین اعلیٰ میں سے شمار ہوتے ہیں۔ ان کی اجل تصنیفات اس فن میں شائع ہو چکی ہیں۔ اوراوجز المسالک شرح مؤطا امام مالکؒ کئی جلدوں میں

چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ شرح شمائل ترمذی الکوکب الدری وغیرہ اور اس سے پہلے بذل المجہود شرح سنن ابوداؤد میں پوری امداد تحریری وتخریجی حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ کو دے کر کتاب مذکور کی تکمیل کر چکے ہیں۔ اس لئے جس قدر اس فن سے ان کو واقفیت اور مہارت ہے۔ میں تو اس کا عشر عشیر بھی نہیں رکھتا۔ اسی بنا پر میں نے ان کی خدمت میں بھیجنا ضروری اور نفع سمجھا۔ چنانچہ موصوف نے اس کتاب کو بالاستیعاب دیکھا۔ اور جگہ جگہ اس میں یادداشتیں لکھ دیں اور ماہ شوال کے اخیر میں میرے پاس مع منسلکہ نوٹ اور مقدمہ او جز بھیج دیا ہے۔ میں اس وقت سے اس فکر میں تھا کہ اس کا مطالعہ کروں، مگر اسفار کی طوالی ہجوم اضیاف اور مشاغل تدریسیہ نے نقل وحرکت اور آمد ورفت سے بالکل منع کر دیا اور مکمل راحت کی تاکید کر دی تو موقع مل گیا کہ کتاب مذکور کو بالاستیعاب دیکھ لوں۔ چنانچہ میں نے امتثال حکم کیا اور حسب الحکم اپنی ناقص رائے بھی لکھ دی جو کہ منسلک ہے۔ البتہ میرے خیال میں چند امور قابل غور ہیں۔

الف: آپ مخالفوں پر رد کرنے میں نہایت نرم الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ نہ ہونا چاہئے۔ سب وشتم سے بچنا تو ضروری ہے لیکن رد کرنے میں الفاظ سخت اور زوردار ہونے چاہئیں

ب: آپ بسا اوقات مسئلہ میں متعدد اقوال مثل علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ذکر فرماتے ہیں جس سے مخالف کو شہ ملتی ہے میرے خیال میں فقط قول راجح کو ذکر کرنا چاہئے جو آپ کا مختار ہو، باقی کو یا تو ذکر ہی نہ کیا جائے یا اگر ذکر کیا جائے تو نہایت تضعیف کے ساتھ۔

امیدوار ہوں کہ تاخیر امتثال کو بنظر عفو دیکھ کر اس ناکارہ سے درگذر فرمائیں گے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص ۲۷۰)

۳۷۹۔حضرت مدنیؒ کا آخری والا نامہ مولانا نجم الدینؒ اصلاحی کے نام

آپ کا کوئی خط یہاں سفر کے باعث سرفراز نہیں ہوا۔خیریت معلوم نہ ہونے سے فکر ہے۔غالباً جناب کو کتاب کا رجسٹرڈ پارسل مل گیا ہوگا۔اس پر جو کچھ میرا یا شیخ الحدیث(مولانا محمد زکریا مرحوم) کا جگہ جگہ پر نوٹ ہے۔اسکے متعلق کیا رائے ہے۔

میں بفضلہٖ تعالیٰ تدریجاً صحت حاصل کررہا ہوں۔دو ہفتہ سے یونانی علاج ہورہا ہے۔جس سے فائدہ ظاہر ہورہا ہے۔تکالیف میں بڑے درجے تک کمی واقع ہوگئی ہے۔کل ۲۰ ربیع الاول سے میں نے باہر بھی آمد ورفت شروع کردی ہے،علاج اور پرہیز برابر جاری ہے۔آپ بزرگوں کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید ہے کہ جلد میں اس قابل ہوسکوں گا کہ تعلیمی مشاغل جاری کردوں۔واقفین اور پرسان حال حضرات سے سلام عرض کردیں۔ والسلام

جواب از مولانا نجم الدین اصلاحی

ستمبر ۱۹۵۷ء میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی علالت کو سن کر ۲۲ ستمبر ۵۷ء کو بغرض عیادت دیوبند پہونچا اور ۳۰ ستمبر کو واپس ہوا۔کیا معلوم تھا کہ یہ علالت ہمیشہ کیلئے جدائی کا پیغام ہے۔اس کا ذرا سا وہم وگمان نہ تھا۔تاہم ناچیز دیوبند میں یہ انتظام کرکے آیا تھا کہ ہفتہ میں دوبار خبر ملتی رہے۔البتہ حضرت کے نام کوئی عریضہ اس لئے نہیں لکھا تھا کہ پڑھنے اور جواب دینے میں زحمت نہ ہو،مکمل آرام ملے۔مگر اس نظر کرم کو دیکھئے کہ خود خط تحریر فرما کر میری خیریت نہ ملنے پر فکر ظاہر فرمارہے تھے۔بھلا اس ذرہ نوازی کی بھی کوئی حد ہے۔میں حضرت کے اس تحریر فرمانے سے کہ ”جلد اس قابل ہوسکونگا کہ تعلیمی مشاغل جاری کرسکوں“۔باغ باغ ہوکر کلی مطمئن ہوگیا۔کیا پتہ

تھا کہ تمبر کی زیارت ہی آخری زیارت ہے۔اور یہ ذات گرامی ہم سبھی سے پردہ کرنے والی ہے۔اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے میری کتاب دلائل السنن والآثار پر جو تقریظ ثبت فرمائی ہے۔وہ ناظرین کے استفادہ کیلئے درج ہے۔یہ صرف میری اور کتاب کی خوش قسمتی ہے کہ حضرت نے اپنے آخری لمحات زندگی میں حرفاً حرفاً ملاحظہ فرما کر ایسی تحریری سند عطا فرمائی کہ جس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔

۳۸۰۔دلائل السنن والآثار پر تقریظ

بسم الله الرحمن الرحيم .الحمدلله و كفى و سلام على عباده الذين اصطفىٰ

امابعد: میں نے مولانا نجم الدین اصلاحی زید مجدہم کی مبارک تصنیف... دلائل السنن والآثار حصہ اول کو ابتداء سے آخر تک حرفاً حرفاً پڑھا مجھ سے قبل حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب کاندھلوی صدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور نے بھی بالاستیعاب اس کتاب کو دیکھا تھا اور کہیں کہیں اصلاح وترمیم بھی فرمائی تھی۔ماشاءاللہ کتاب مذکور اپنے مقصد میں نہایت کامل اور مفید ہے جہاں تک مجھ کو معلوم ہے،اردو زبان میں اس مقصد کیلئے کوئی ایسا مجموعہ موجود نہیں ہے۔بلکہ عربی اور فارسی میں بھی کوئی ایسا مجموعہ جس میں اہل زیغ وعناد اور ملاحدہ کے شبہات واعتراضات متعلقہ علم حدیث وسنن کو اس طرح واضح طور پر دفع کیا گیا ہو اور سب ایسی ابحاث کو ایک جگہ جمع کر کے پوری روشنی ڈالی گئی ہو،آج تک تصنیف نہیں کیا گیا۔

مصنف مدظلہ العالی نے حسب ضرورت زمانہ نہایت عرق ریزی اور محنت سے امور متعلقہ ضروریہ کو حسب طریقہ فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعۃ جمع اور مرتب فرمایا ہے۔ اور اہل زیغ وعناد کے نزاعات ووساوس کو جڑ سے اکھاڑ دینے کی پوری کوشش کی ہے۔ جَزَی اللّٰہُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ خَیْرَ الْجَزَاءِ امین ثم امین۔میں اللہ تعالیٰ

سے دعا کرتا ہوں کہ وہ کریم کارساز مصنف کی کوششوں کو اپنی قبولیت کاملہ سے نوازے اور مسلمانوں کو اس کتاب سے نفع عظیم عطا فرمائے۔ اور یہ کتاب مقبول عام ہو۔ و الله ولی التوفیق والسداد وبیده القبول والمبدء والمعاد،

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۳ ص ۱۷۴)

۳۸۱۔ خودکشی کا اردہ کرنا انتہائی بزدلی اور گناہ ہے

آپ کا والا نامہ پڑھ کر سخت تعجب ہوا، کسی دنیاوی مصیبت کی وجہ سے خواہ وہ کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو، خودکشی کرنی اور اس پر عزم وارادہ کر لینا انتہائی بزدلی، انتہائی ظلم اور انتہائی گناہ ہے۔

اول تو اس لئے کہ قرآن مجید میں صبر کی جس قدر تاکید کی گئی ہے، کسی عمل کی اس قدر تاکید مکرر سہ کرر نہیں آئی ہے۔ بعض اکابر نے فرمایا کہ تقریباً ایک سوبیس سے کچھ زائد آیتیں صبر کے متعلق وارد ہوئی ہیں۔ اور بڑے سے بڑے ثواب کا ان پر وعدہ کیا گیا ہے۔ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اور بالخصوص ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جس قدر مصیبتیں ڈھائی گئی ہیں، وہ کسی فرد بشر پر نہیں آئیں۔ مگر آپؐ نے بار بار صبر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بار بار اسی کی تاکید آتی رہی اور فرمایا گیا۔ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ، (اس طرح صبر کر جس طرح پیغمبروں میں سے ہمت اور عزم والوں نے صبر کیا۔ اور دشمنوں کے لئے جلدی مت کر)

میرے بھائی بہادری اور شجاعت صبر کا نام ہے۔ نامراد اور بزدل وہ ہے جو صبر نہیں کرتا، اور بھاگ جاتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام اور ائمہ کبار پر جو جو مظالم کئے گئے ان کا سواں بلکہ ہزاروں حصہ بھی آپ پر پیش نہیں آیا اور اس طرح بے خود ہو رہے ہیں۔ لاحول پڑھیے۔ جوان مرد بنئے۔ دین اور ایمان کی خدمت اور حق کی راہ میں

مردانہ وار تگا پو کیجئے۔صبر واستقلال، پامردی اور جفاکشی سے مشکلات کو دور کیجئے اوراگر اس میں خدانخواستہ موت آجائے تو درجہ شہادت حاصل کیجئے۔ ہرگز خودکشی اورحرام موت کا خیال تک بھی نہ آنے دیجئے۔

(۲) کوئی انسان اپنے جسم کا مالک نہیں اور نہ اس کا خالق ہے۔ یہ جسم خدا نے پیدا کیا ہے اور روح کو اس پر چند دن کیلئے اس طرح حاکم بنادیا ہے جیسے امانت دار کو امانت کا حاکم بنا دیا جاتا ہے۔کسی روح انسانی کو اپنے جسم میں ایسے تصرف کی اجازت نہیں ہوسکتی جو خالق کی اجازت کے خلاف ہے کسی انسان کا اپنے جسم کو برباد کرنے کا عمل یا ارادہ کرنا خداوندی مملوک میں بلا اجازت بلکہ اس کے حکم کے خلاف تصرف کرنا ہے۔اس سے بڑھ کر کیا ظلم ہوگا۔قرآن کریم میں پانچویں پارے کے آغاز میں فرمایا گیا، وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مجاہد کو جس نے غزوہ خیبر میں انتہائی بہادری دکھلائی تھی اہل نار میں سے فرمایا تھا۔کیونکہ وہ اس معرکہ میں سخت زخمی ہوا، مگر تکالیف پر صبر نہ کرسکا۔اور خودکشی کر بیٹھا۔ ہرگز ہرگز ایسا شیطانی عمل خیال میں مت آنے دیجئے۔دنیا کی تکالیف خواہ کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہوں۔آخرت کے عذاب کے سامنے خواہ وہ ایک منٹ یا ایک سیکنڈ کے لئے ہو۔اتنی بھی نسبت نہیں رکھتی جو کہ ذرہ کو پہاڑ کے سامنے ہے۔ پھر ان تکالیف دنیاوی کیوجہ سے آخرت کا دائمی عذاب خودکشی کے ذریعہ سر لینا کس قدر جہالت اور حماقت ہے۔لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔توبہ کیجئے۔اور ایسے شیطانی وسوسہ کو دل اور دماغ کے پاس بھی نہ آنے دیجئے۔

(۳) قرآن میں فرمایا گیا: ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا تھا کہ جس نے کسی نفس کو قصاص اور فساد کے علاوہ قتل کیا تو گویا اس نے تمام عالم انسانی کو قتل کیا

(سورہ مائدہ ابتداء نصف ثانی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحیح حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں کہ تمام دنیا کا ہلاک اور فنا

ہو جانا اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل سے گھٹا ہوا اور اہون ہے"۔

خبردار کبھی ایسا ارادہ نہ کیجئے۔صبر کیجئے، تحمل کیجئے، یہ دینا راحت کی جگہ نہیں ہے۔ یہاں جو شخص زیادہ مقرب الٰہی ہے۔اسی قدر مصیبتوں کا شکار ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً اَلْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ ۔ (ترجمہ) سب سے زیادہ سخت بلائیں انبیاء علیہم السلام پر آتی ہیں۔ پھر درجہ بدرجہ ان کے مماثلین اور مشابہین پر آتی ہیں)۔اس لئے اس امتحانگاہ میں پاس ہونے کی فکر کیجئے۔حق پرستی اور صبر تحمل کا وہ نمونہ پیش کیجئے کہ میدان حشر میں اعلیٰ نمبر کا انعام ملے۔اللہ کی خوشنودی اور رضا کا سارٹیفکٹ حاصل ہو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہویئے۔دنیا نے تہمت، ظلم، حسد اور افتراء وغیرہ سے کسی کو معاف رکھا ہے؟ جب انبیاء علیہم السلام اس سے نہیں بچ سکے تو ہم اور آپ کیا ہیں۔الحذر الحذر۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۵)

۳۸۲۔والدین اور اعزہ کی دلخراش باتوں پر صبر کیجئے

والدین، اعزہ واقرباء کی دلخراش باتوں کی وجہ سے نفس اگر کسی ایسی خواہش کا متقاضی ہو جو اسکے رسول کے حکم کے خلاف ہے۔تو نفس کی گوشمالی اور مخالفت کرنی چاہئے نہ کہ اللہ اور اسکے رسول کی۔ایمان اور اسلام کا یہی تقاضا ہے۔یہ دنیا دار کدّ، دار امتحان اور دار ابتلاء ہے۔طرح طرح سے یہاں امتحانات ہوتے ہیں۔اس امتحان گاہ میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے کوشش کیجئے۔

میرے محترم: والدین اگر ایسی ناواقفیت یا جہالت کی بنا پر خلاف طبع دلخراش اور تکلیف دہ کلمات کہیں تو ان پر صبر کیجئے۔کسی بات کا الٹ کر جواب نہ دیجئے اور ان کا مقابلہ نہ کیجئے۔نہ ان کو برا بھلا کہیے۔ان مشقتوں اور مہربانیوں کو یاد کیجئے جو آپ کے بچپن میں کی تھیں۔

میرے محترم: ماں اور باپ آپ کے لئے جنت ہیں، بجز خالق کی نافرمانی کے سب باتوں میں ان کی اطاعت اور فرمانبرداری آپ پر ضروری ہے۔ انکی اطاعت کرتے ہوئے جس قدر ممکن ہو علم دین اور بصیرت فی الشرع پیدا کیجئے۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۔۷)

۳۸۳۔ حلّ مشکلات کا عمل خواہ روزی سے متعلق ہو یا اقرباء کے ستانے سے

میں آپکو مندرجہ ذیل عمل بتاتا ہوں۔ آپ اس پر مداومت کریں۔ انشاءاللہ ہر قسم کی مشکلات خواہ روزی اور رزق کی ہوں یا اعزہ واقرباء کے ستانے کی ہوں یا اور کسی قسم کی ہوں، حل ہوتی رہیں گی۔ مگر اس پر مداومت شرط ہے، ناغہ نہ ہو، اگر ممکن ہو تو اخیر رات میں ورنہ مغرب بعد یا عشاء بعد چار رکعت نفل بہ نیت دفع مصائب وقضاءے حاجات پڑھیں

اول رکعت میں بعد سورہ فاتحہ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّی كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ایک سو بار۔

دوسری رکعت میں بعد فاتحہ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ سو بار۔

تیسری رکعت میں بعد فاتحہ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ سو بار۔

چوتھی رکعت میں بعد فاتحہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ وَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ سو بار پڑھیں۔

سلام پھیرنے کے بعد سومرتبہ رَبِّ اِنِّیۡ مَغۡلُوۡبٌ فَانۡتَصِرۡ، پڑھ کر دفع مشکلات کیلئے بحضور قلب دعا مانگیں، انشاء اللہ تھوڑے ہی عرصہ میں عمدہ نتائج ظاہر ہونگے۔ سو کا عدد گننے کیلئے ہاتھ میں تسبیح لے سکتے ہیں، ہاتھ باندھے ہوئے نماز میں شمار کریں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۸)

۳۸۴۔ نکاح میں سادگی کیلئے نوجوانوں کو خطاب

نکاح نہایت سادگی سے معمولی مہر کے اوپر تمام مسلم برادریوں میں جاری ہونا از بس ضروری ہے اگر نکاح کے مصارف رسمیہ، جوڑے، زیور، بارات اور کنبہ کا کھانا وغیرہ نکاح کیلئے مانع ہوں اور تنگدستی حارج ہو تو آپکو خود معلوم ہے کہ یہ چیزیں غلط طریقے پر ہم مسلمانوں میں رائج ہوگئی ہیں۔

اس زمانہ کا افلاس اور گرانی ہرگز ہرگز ان امور کی اجازت نہیں دیتیں۔ ان سب امور کو برادری سے اٹھانا از حد ضروری ہے۔ بوڑھے اور عورتیں یقیناً حارج ہوں گی۔ مگر برادری کے جوانوں کو اس غلط کاری کے خلاف مورچہ قائم کر کے برادریوں کی ان تمام ناقابل عمل رسموں کو اٹھا دینا اور ان کے خلاف جہاد کرنا نہایت ضروری ہے اگر ماں باپ اس میں حارج ہوں تو ان کی اطاعت ضروری نہیں ہے۔ ہاں ان سے بے ادبی اور گستاخی نہیں ہونی چاہئے۔ ان غلط رسوم کی وجہ سے حرام کاری، اغلام، زنا، جلق وغیرہ اخلاق اور صحت کو برباد کرنے والی جوان لڑکوں اور لڑکیوں کو طرح طرح کی مصیبتوں اور معصیتوں میں مبتلا کر دینے والی صورتیں پیش آرہی ہیں جس سے دین اور دنیا کی عزت و ناموس سب برباد ہوتے جا رہے ہیں۔ نوجوانوں کو غیرت میں آنا چاہئے۔ اور مضبوطی سے اس کے خلاف جہاد کرنا چاہئے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۴)

۳۸۵۔حالت جنابت میں پڑھی ہوئی نمازیں واجب الاعادہ ہیں

جونمازیں ناواقفیت کی وجہ سے حالت جنابت (ناپاکی) میں پڑھی گئی ہیں وہ سب واجب الاعادہ ہیں۔ناواقفیت مسلمان کیلئے اس ملک اوراس زمانہ میں عذر نہیں ہے۔اسی طریقے سے جونمازیں ناواقفیت کی وجہ سے ناپاکی کی حالت میں پڑھائی گئی ہیں وہ سب بھی واجب الاعادہ ہیں۔

مقتدیوں کی نماز کابار بھی امام ہی پر ہے۔اوراگر وہ معلوم نہیں ہیں تو امام کواللہ تعالیٰ کے سامنے صدق دل سے توبہ کرنی چاہئے۔ان مقتدیوں کا ذمہ بری ہے۔امام کو اپنے اوران سب مقتدیوں کیلئے دعا کرنی چاہئے۔اوراللہ کے سامنے رونا اورگڑ گڑانا چاہئے۔بجز توبہ واستغفاراورکوئی صورت نہیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۶)

۳۸۶۔اصحاب حقوق سے چھٹکارہ کی صورت

اصحاب حقوق کی مالیت کی مقدار میں خیرات کی جائے اورنیت یہ ہو کہ اس کا ثواب صاحب حق کو پہونچے اوران لوگوں کے لئے دعاء اوراستغفار کی جائے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اوراپنے انعامات ان کودیکر مجھ سے راضی کرادے۔تاکہ وہ اپنے اپنے حقوق معاف کردیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۶)

۳۸۷۔قبولیت نماز اورصحت نماز میں فرق

قبولیت نماز اور چیز ہے اورصحت نماز اور چیز ہے۔صحت نماز موقوف ہے نماز کے شرائط،فرائض اورواجبات کے ادا کرنے پر،موانع صحت،مثل نجاست ظاہری حدث وغیرہ کے دور کردینے پر،اس صورت میں نماز صحیح ہوجائیگی۔اورشریعت کا ادائے

فریضہ کا مطالبہ ساقط ہو جائیگا۔

قبولیت نماز خداوند کریم کے فضل وکرم پر موقوف ہے، ممکن ہے نماز بالکل صحیح اور مکمل ادا کی جائے، لیکن اس بے نیاز مالک الملک کی بارگاہ عالی میں قبولیت کا شرف حاصل نہ ہو اور ممکن ہے کہ اکرم الاکرمین کسی ناقص سے ناقص نماز کو اپنی بارگاہ میں ہزاروں اور کروڑوں مکمل نمازوں سے بڑھا دے۔ مگر حسب حکمت ورحمت عادت خداوندی یہی ہے کہ اگر بندہ نے اپنی سکت بھر تمام شروط وارکان وغیرہ کی رعایت کی ہو اور جان بوجھ کر کوئی خلل نہ ڈالا ہو تو اس کو ضرور قبول فرماتا ہے۔

صحت نماز کیلئے حضور قلب کا ادنی درجہ شرط ہے اور وہ یہ ہے کہ کم از کم رکن میں خیال ہو کہ نماز ادا کر رہا ہوں اور اپنے آقا و مالک کی اطاعت بجالا رہا ہوں۔ اس سے زیادہ حضور قلب کمال نماز اور اس کو اچھا کرنے کیلئے شرط ہے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۱۷)

۳۸۸۔ نماز میں وساوس کا آنا مفسد صلوٰۃ نہیں

نماز میں خطرات ووساوس اور احادیث نفس کا آنا مفسد نہیں۔ البتہ اگر وساوس اختیار اور ارادے سے ہوں تو نقصان پیدا کرتے ہیں۔ بہر حال ایسی نمازیں جو کہ شرعی نقطۂ نظر سے صحیح ہوئیں ان کا اعادہ واجب نہیں۔ کوشش کرنی چاہئے کہ خیالات نہ آئیں اور جب آئیں تو اس کو دفع کر دیں اور تصور کریں کہ میں ایک شہنشاہ کے سامنے کھڑا ہوں، جو کہ دلوں کو دیکھ رہا ہے۔ میرے قلب کی باتوں پر مطلع ہے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۱۷)

۳۸۹۔ وساوس اور خطرات کو دور کرنے کیلئے عمل

سورہ ناس شام یا صبح کو روزانہ ایک تسبیح معنیٰ کے خیال کے ساتھ پڑھ لیا کریں۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۱۷)

۳۹۰۔ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھنا سخت جرم ہے

ناپاکی کی حالت میں آپ نے جو نمازیں پڑھائیں اس میں آپ سخت جرم کے مرتکب ہوئے ہیں یہ اللہ تعالیٰ پر انتہائی جرأت ہے۔آپ کو ہرگز ہرگز جان بوجھ کر ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔تنہائی میں اللہ تعالیٰ کے سامنے روئیے اور پشیمانی ظاہر کر کے معافی طلب کیجئے۔اور آئندہ کبھی بھی ایسا نہ کیجئے۔چاہے کتنی بھی شرم محسوس ہوتی ہو۔ اثنائے نماز میں ناپاکی کا علم ہو جائے یا وضو ٹوٹ جائے تو فوراً نماز توڑ دیجئے اور مقتدیوں سے کہہ دیجئے کہ میری نماز ٹوٹ گئی تم نماز پڑھ لو۔دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے سامنے ہیچ ہے۔اللہ کی رحمت پر بھروسہ کر کے مایوس نہ ہوئیے۔مگر اس قہار و جبار کی پکڑ اور اس کے غیظ وغضب سے بھی کبھی مطمئن نہ ہوئیے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۱۸)

۳۹۱۔ایام بلوغ کے بعد قضا شدہ نمازوں کی ادائیگی کا طریقہ

ایام بلوغ کے بعد جو نمازیں قضا ہوئیں ہیں یا جو نمازیں فاسد ہو گئی ہیں۔ان کا اندازہ کیجئے۔اور زیادہ سے زیادہ مقدار اعتبار کر کے ان کو پڑھئے۔مثلاً آپ کا اندازہ ہے کہ ایسی نمازیں کم از کم دو برس کی پنج وقتہ مجموعی طور پر ہو سکتی ہیں،تو زیادہ سے زیادہ تین برس کی نمازیں قضا کیجئے۔تاکہ بالیقین بغلبۂ ظن ذمہ سے فارغ ہو جائے اگر ہر روز پانچ فرائض مع وتر پڑھ لیا کریں تو ایک سال میں ایک سال کی نماز کی قضا ہو جائے گی۔روزانہ پانچ وقتوں کی قضا کی ایک صورت یہ ہے کہ ہر نماز کے ساتھ ایک قضاء بھی پڑھ لی جایا کرے۔خواہ فرض سے پہلے یا بعد کو یا یہ کہ ایک وقت میں پانچوں نمازیں یا کم وبیش پڑھا کریں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۲۱)

۳۹۲۔ قضا نمازوں کی نیت کا طریقہ

نیت کی صورت یہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ قضا واجب ہونے والی ظہروں میں کی آخری ظہر پڑھتا ہوں اسی طرح عصر میں کہا جائے کہ جتنی عصر کی نمازیں مجھ پر قضا واجب ہیں ان کی آخری عصر پڑھتا ہوں۔اسی طرح مغرب عشاء اور وتر اور فجر۔ دوسری صورت یہ ہے کہ بجائے آخری کے پہلی کہا جائے کہ جتنی ظہر کی نمازیں مجھ پر بطور قضا واجب ہیں، ان میں سے پہلی نماز پڑھتا ہوں۔اور اسی طرح ہر نماز میں کہا جائے۔اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے اس تقصیر کی معافی طلب کرتے رہیں۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۲۲)

۳۹۳۔ قضا صرف فرض اور وتر کی ہوگی

قضاء نمازوں میں سنتوں اور نوافل کی قضا نہ ہوگی صرف فرض اور وتر کی ہوگی۔ قضاء نماز میں اذان اور اقامت نہیں ہے۔ہاں اگر کسی جماعت کی ایک وقت ایک ہی دن کی سب کی نماز قضا ہو جائے تو وہ باجماعت واقامت اور اذان پڑھ سکتے ہیں۔ اور یہ افضل و سنت ہے واجب نہیں۔ باآواز بلند صرف جہریہ کی قضا میں پڑھ سکتے ہیں، مگر واجب نہیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۲۲)

۳۹۴۔ لڑکے اور لڑکی پر نماز کب واجب ہوتی ہے؟

لڑکے اور لڑکی پر نماز بلوغ سے واجب ہوتی ہے۔بلوغ کی پہچان احتلام ہونا ہے یا بیوی کو حاملہ کر دینا۔اور یہ دونوں چیزیں نہ معلوم ہوں تو پندرہ برس کی عمر کا اعتبار ہوگا۔عورت میں بلوغ کی علامت حیض کا آنا یا احتلام کا ہونا یا حاملہ ہو جانا ہے اور چیزیں نہ ہوں تو پندرہ برس پورے ہو جانے کافی ہیں۔اسی وقت سے تمام احکام شرعیہ لڑکے اور لڑکی پر واجب ہو جائیں گے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۲۲)

۳۹۵۔ بخشش قرآن کا طریقہ

بخشش قرآن میں اختیار ہے جس کو چاہیں بخشیں جس کا نام لے گا اس کو ثواب پہونچے گا۔ اگر چند آدمیوں کا نام لے گا تو تقسیم ہو کر حصہ رسد پہونچے گا۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۲۲)

۳۹۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ثواب بخشنے کا طریقہ

بخشنے والا اگر یہ کہے کہ اس کا ثواب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچے تو ثواب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچے گا۔ اور اگر یہ کہا کہ اس کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں سب مؤمنین اور مؤمنات کو پہونچے تو قبولیت کی زیادہ امید ہے۔ مگر حضور کو ثواب نہیں پہونچے گا۔ بلکہ پورا ثواب تمام مؤمنین اور مؤمنات میں تقسیم ہو جائے گا۔ بخشنے والے کو قرآن کے ثواب میں اس کا حق نہیں، جب وہ اپنی چیز دے چکا تو ثواب میں اسکا کوئی حق نہیں رہا۔ جن حضرات کو وہ ثواب بخشے گا وہ بارگاہ الٰہی میں اس کے حق میں دعا اور سفارش کریں گے تو ممکن ہے کہ ان کی دعاؤں کی برکت سے اس قدر فائدہ ہو جائیگا کہ جو بخشنے والے کو اصل ثواب میں حاصل نہ ہوتا۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۲۳)

۳۹۷۔ حفاظت اور مدد کیلئے عمل

روزانہ بعد نماز مغرب یا بعد نماز عشاء سورہ لایلف قریش مع بسملہ ایک سو ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ فجر کی نماز کے بعد سات مرتبہ روزانہ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ، پڑھا کریں۔ رات کو سوتے وقت آیت الکرسی اور چاروں قل ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دونوں ہتھیلیوں پر پھونک مار کر ہتھیلیاں چہرہ سر منہ بدن پر پھیر لیا کیجئے، جہاں تک ہاتھ پہونچتا ہو، یہ عمل اسی طرح

تین مرتبہ کر کے سویا کیجئے۔ نیز صلوٰۃ الحاجت پر مداومت رکھئے۔ وہ بہت ہی کارآمد چیز ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۲۳)

۳۹۸۔ ہر امر خیر میں نفس اور شیطان انسان کے دشمن ہیں

نفس اور شیطان انسان کے ساتھ ایسے دشمن ہیں جو کہ ہر امر خیر اور عبادت الٰہی سے روکتے رہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اعدی عدوك نفسك التی بین جنبیك الحدیث۔ سب سے زیادہ نقصان پہونچانے والا دشمن تمہارا نفس ہے جو تمہارے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے"۔ ان دونوں دشمنوں کے ہوتے ہوئے یقیناً ہر عبادت اور ہر مفید عمل میں خلل پڑے گا۔ اوران دونوں کے پسندیدہ کاموں میں مزہ بھی آئے گا اور خوشی بھی ہوگی۔ اس کے برخلاف عقل اور فرشتے انسان کو کار خیر اور مفید امور کی طرف کھینچتے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا گیا قرآن میں یُنَزِّلُ الْمَلٰئِکَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ: (اللہ اتارتا ہے فرشتوں کو روحوں کی معیت میں جس بندہ پر چاہتا ہے کہ اس کو ڈراؤ میرے سوا کوئی مستحق معبودیت نہیں ہے۔ بس مجھ سے ڈرو۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۲۴)

۳۹۹۔ جب تک آپ کا نفس آپ پر غالب رہیگا اس وقت تک شیطان کا تسلط رہیگا

عقل انسان میں مثل نور آفتاب معنوی روشنی پیدا کرنیوالی طاقت ہے جس سے بھلائی اور برائی کی تمیز ہوتی ہے۔ اس کے ذریعہ سے انسان اپنے نفع اور نقصان کو سمجھتا ہے۔ ہر عبادت میں خواہ نماز ہو یا تلاوت قرآن یا اور کوئی عبادت ہو لذت کا نہ ہونا، طبیعت کا گھبرانا وغیرہ لازمی امور ہونگے اسی طرح معاصی کی طرف رغبت ہونی اوراس میں لذت آنی بھی ضروری ہوگی، اس پر قابو پانے کیلئے مختلف قسم کی جدوجہد

کرنے کی ضرورت ہوگی اول کثرت ذکر، خواہ تلاوت قرآن ہو یا زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو۔

فرمایا گیا۔

وَ مَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطَانًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ ، الآیہ

جو شخص رحمٰن کے ذکر اور اس کی یاد سے غافل ہو' ہم اس پر شیطان مسلط کر دیں گے' وہ اس کے ساتھ جڑا رہے گا۔

غرضیکہ ذکر کی کثرت سے شیطان کا تسلط کم ہو جاتا ہے۔ جس طرح گھر والوں کے جاگتے رہنے اور پولیس کی گشت سے چوروں کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ اگر انسان بار بار قلب کی طرف توجہ کرتا رہے اور غفلت کر دور کرنے کی جدوجہد میں مصروف رہے تو شیطانی تسلط کمزور پڑ جاتا ہے۔

۴۰۰۔ امور عبادت کو خلاف نفس عادت بنالینا

انسان ایسے ڈھنگ پر پیدا کیا گیا ہے کہ جس چیز پر اس کو عادی کیا جاوے آہستہ آہستہ اسی کا خوگر ہو جاتا ہے خواہ ابتداء میں اس کو کتنی ہی تکلیف کیوں نہ اٹھانی پڑی ہو، جس طرح تمباکو کو کھانے، حقہ پینے، افیون کھانے، چرس اور شراب وغیرہ پینے کا انسان عادی ہو جاتا ہے، حالانکہ ایسی اشیاء کے استعمال میں اس کو ابتداء میں سخت تکلیف ہوتی ہے، مگر رفتہ رفتہ اس کی اس قدر طلب اور خواہش ہو جاتی ہے کہ کھانے پینے پر انسان اس قدر حریص نہیں ہوتا اور نہ تکلیف محسوس کرتا ہے، جتنی کہ ان اشیاء پر حریص ہو جاتا ہے یہی حالت امور عبادت تقربات خداوندی اور مرغوبات روحانیہ کی ہے۔ فرق اتنا ہے کہ اول قسم کے امور میں شیطان کی اعانت ہوتی ہے۔ مگر قسم ثانی میں ان کی طرف سے رکاوٹ ہوتی ہے اور فرشتوں کی طرف سے نصرت اور اعانت ہوتی ہے۔ اسلئے اگر امور عبادت میں تھوڑے دنوں جدوجہد کی جائے اور نفس کے خلاف

سعی پیہم جاری رکھی جائے تو تھوڑے ہی عرصہ میں اس کی بھی عادت ہوجائیگی۔ بغیر ان کو انجام دیئے چین نہ ملے گا، مگر ذرا محنت کرنا، دل لگانا اور مداومت شرط ہے۔

۴۰۱۔ عبادات سے مقصود تلذّذ نہیں

اگر عبادات سے تلذذ مقصود ہوتا تو تکلیف ہی اٹھ جاتی، کیونکہ تکلیف کے معنیٰ ہیں، ایسی چیز لازم کردی جائے جس میں انسان کو تکلیف اور مشقت ہو، کھانا، پینا، سونا، بول وبراز کرنا، سانس وغیرہ لینا امور طبعیہ تکلیفات میں سے نہیں ہیں، مکلّف اور غیر مکلّف سب میں پائے جاتے ہیں، نفس کو ان کے ادا کرنے میں تکلیف نہیں ہوتی، بلکہ مزہ آتا ہے۔ اس لئے امور تکلیف میں مزہ ڈھونڈنا غیر طبعی امور کا تلاش کرنا ہے۔ اصلی غرض رضائے خداوندی ہے۔ وہ ان امور کے انجام دینے ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ اس سے روح میں پاکیزگی اور نورانیت پیدا ہوتی ہے اس لئے اس پر مداومت کرنی ضروری ہے، چاہے مزہ آئے یا نہ آئے۔

۴۰۲۔ عبادت میں احکم الحاکمین کا استحضار

عبادت میں ہمیشہ یہ خیال باندھنا چاہئے کہ میں اس احکم الحاکمین کے سامنے کھڑا ہوا ہوں جس کے قبضہ قدرت میں تمام زمین وآسمان اور مخلوقات ہیں وہی ہر نفع ونقصان کا مالک ہے۔ اگرچہ میں اسکو نہیں دیکھ رہا ہوں مگر وہ مجھ کو ہر حال میں دیکھتا ہے۔ یہ خیال باندھنا کسی غیر واقعی چیز کا نہیں بلکہ واقعی چیز کا ہے جو کہ ہماری غفلتوں کی وجہ سے غیر واقعی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے، اس کی مشق بڑھالی جائے۔ انشاءاللہ کامیابی ہوگی۔

۴۰۳۔ قرآنی آیات کے ورد کے منافع مقصود اصلی نہیں

قرآن اور اس کی آیات کو انسانوں کی ہدایت اور ان کی روحانی جسمانی اجتماعی

اور انفرادی اصلاح کیلئے اتارا گیا ہے جو منافع آیات وغیرہ کے پڑھنے اور ورد کرنے میں لوگوں کے تجربہ میں آئے ہیں، وہ مقصود اصلی نہیں ہیں۔ اگر اس میں یقین نہ کیا جاوے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ فوائد لوگوں کو اپنے اپنے تجربہ سے معلوم ہوئے ہیں جن کیلئے کچھ شرطیں ہیں مثلاً کسی عاقل کی اجازت اعداد کی پابندی' اوقات کی پابندی' جب ان امور کا لحاظ نہیں کیا جاتا وہ منافع حاصل نہیں ہوتے۔ ان امور میں شک وشبہہ سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ (مکتوبات شیخ الاسلا ج۔۴ ص ۲۷)

۴۰۴۔ حسینوں کی پیدائش پر غور

کوئی کیسی ہی خوبصورت اور حسین کیوں نہ ہو منی جیسی ناپاک اور بدبودار چیز سے پیدا ہوئی ہے۔ اَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِنْ مَّآءٍ مَهِيْنٍ ، (کیا ہم نے تم کو ذلیل اور نجس پانی سے نہیں بنایا، حیض کے خون سے اس کا جسم بنایا گیا ہے' ہر وقت اس کے پیٹ میں نجاست موجود رہتی ہے۔ پیشاب اور پاخانہ جیسی نجس اور بدبودار چیز اس سے نکلتی رہتی ہے، اسی طریقہ سے آنکھ سے کیچڑ، کان سے میل ناک سے رینٹ، منہ سے لعاب دن رات نکلتا رہتا ہے اس پر غور کیجئے۔ اور خوبصورت انسان کی حقیقت کو سمجھئے، مرنے کے ساتھ ہی جسم پھولتا ہے، سڑتا ہے، پیپ بنتی ہے، کیڑے پڑتے ہیں، اس حقیقت کے ساتھ خود کو اور دوسرے انسان کو غور کیجئے تو نفس کی یہ شرارتیں محض خواب اور خیال خام معلوم ہوں گی۔

جو چمن میں گذرے تو اے صبا تو یہ کہنا بلبل زار سے
کہ خزاں کے دن بھی ہیں سامنے نہ لگانا دل کو بہار سے

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۲۹)

۴۰۵۔ دعا کی قبولیت کیلئے چند شرائط

(۱) انسان کا کھانا پینا، پہننا، اوڑھنا سب حلال مال ہو، ورنہ عمدہ سے عمدہ حالت

میں بھی دعاء قبول نہیں ہوتی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسافر کی دعاء حالت سفر میں بہت زیادہ قبول ہوتی ہے،لیکن اگر اس مسافر کے پاس کھانا پینا حرام کا ہے تو پھر کس طرح اس کی دعا قبول ہوسکتی ہے۔

(۲) خلوص دل سے دعا کی جائے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لَایُقْبَلُ الدُّعَاءُ بِقَلْبٍ (اللہ تعالیٰ دعا کو غافل اور کھیلنے والے دل سے قبول نہیں کرتا۔زبان سے تو دعا کے الفاظ ہوں اور دل دوسری طرف لگا ہوا ہے تو وہ دعا کس طرح قبول ہوسکتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ مظلوم کی دعاء زیادہ قبول ہوتی ہے کیونکہ وہ دل سے نکلتی ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر بنایا تو فرمایا

یَامَعاذُ اِتَّقِ دَعْوَةَ المظَلُوْمِ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللّٰهِ حِجَابٌ

اے معاذ! مظلوم کی بددعاء سے بچ' کیونکہ مظلوم کی بددعاء اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا۔

(۳) دعا کی قبولیت کے بارے میں جلد بازی سے کام لیا جائے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَسْتَعْجَلْ

تم میں سے ہر ایک کیلئے قبولیت میں دعا حاصل ہوتی ہے جب تک کہ جلد بازی نہ کرے (اور کہنے لگے کہ میں نے دعا کی مگر قبول نہیں ہوئی)

(۴) پختہ یقین اور عزم قوی سے دل سے دعا مانگی جائے جس طرح سے ماں باپ سے مانگتے ہیں۔جب اڑ جاتا ہے،کسی طرح نہیں مانتا،تقاضے پر تقاضا کرتا رہتا ہے،کسی اور طرف دیکھتا نہیں ہے تو پھر ماں باپ اس کی مراد پوری کردیتے ہیں۔اسی طرح سے اگر اللہ تعالیٰ سے پورے عزم قوی کے ساتھ مانگا جائے تو وہ اسکی مراد پوری کردیتے ہیں۔

(۵) آخر شب میں دعا مانگی جائے کہ اوقات قبولیت میں سے ہے۔ اسی طریقہ سے امکنہ قبولیت مسجد حرام یا دیگر متبرک مقامات میں دعا کی جائے احوال قبولیت یعنی نماز یا ذکر کر و استغفار کے بعد دعا کیجئے۔

(۶) دعاء سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی جائے اور درود شریف پڑھا جائے۔ اس کے بعد دعا مانگی جائے اور آخر میں پھر درود پڑھا جائے اور بار بار دعا کی جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کم از کم تین مرتبہ دعا کے الفاظ استعمال فرماتے تھے۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۳۲)

۴۰۶۔ قبولیت دعا کی متعدد صورتیں

(۱) میرے محترم! بسا اوقات بچہ اپنی نادانی کی وجہ سے ماں باپ سے ایسی، چیزیں مانگتا ہے جس میں اس کی ہلاکت ہے۔ وہ جلتے ہوئے چراغ کی طرف لپکتا ہے تاکہ پکڑ لے۔ وہ انگارے کو پکڑنا چاہتا ہے، وہ مریض ہے مٹھائی اس کو نقصان دیتی ہے مگر وہ مٹھائی مانگتا ہے، وہ کھیل کود چاہتا ہے، مکتب میں نہیں جانا چاہتا، ماں باپ سے اصرار کرتا ہے کہ مدرسہ نہ بھیجیں۔ اور بہت سی اسی قسم کی چیزیں ہیں۔ تو کیا ان صورتوں میں سمجھدار اور خیر خواہ ماں باپ اس کی مراد پوری کر دیں گے۔

اسی طرح سے انسان مبتلائے نفس وشیطان دنیاوی اور مادی خواہشات کا متوالا بسا اوقات خدا سے ایسی چیزیں مانگتا ہے جس میں سراسر آخرت کا نقصان ہے تو کیا ایسی صورت میں اس رؤف ورحیم، شفیق وکریم، حلیم وعلیم کا یہ منصب نہ ہوگا کہ وہ ہمیں زہر ہلاہل کا پیالہ ہرگز نہ پلائے اگرچہ ہم اس کو شربت جان افزا سمجھ کر تقاضے پر تقاضا ہی کرتے کیوں نہ چلے جائیں۔

(۲) کبھی ایسا بھی ہوتا کہ دنیا میں نہ دے کر ہماری مانگ اور دعاء پر آخرت میں کوئی نعمت ہمیں عطا کر دی جاتی ہے تو کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہماری دعا قبول نہیں

ہوئی۔ضرور ہوئی۔

(۳) اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بندہ کی دعا اس شکل میں قبول ہوتی ہے کہ اس کے اوپر کوئی سخت مصیبت آنے والی دور کر دی جاتی ہے جس سے بندہ کا اس قدر نفع ہوتا ہے کہ وہ اس کی مانگی ہوئی مراد میں عشر عشیر بھی نہیں ہوتا۔

(۴) کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دعا قبول ہوجاتی ہے لیکن اس کے اثر کے ظاہر ہونے میں کچھ دیر لگتی ہے۔ بندہ اپنی جلد بازی کی وجہ سے گمان کرنے لگتا ہے کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی۔ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام نے فرعون اور اس کی قوم کی ہلاکت کیلئے بددعا کی، وہ قبول ہوگئی، مگر اس کا اثر چالیس برس کے بعد ظاہر ہوا۔ جب فرعون قوم کے ساتھ غرق ہوا۔

خلاصہ یہ ہے کہ جناب باری عزاسمہ نے جو وعدہ قبولیت کے بارے میں فرمایا وہ سچا ہے۔ اگر دعا اپنی مشروط کے ساتھ پائی جائے تو ضرور قبول ہوگی۔ لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کہ تمام شروط پائے جانے کے باوجود دعا قبول نہیں ہوتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ امت آپس میں نہ لڑے۔ مگر یہ قبول نہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مختار ہے، **لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ**۔

بہر حال حکمت الٰہیہ اور پرورش ربانیہ متقاضی ہیں کہ انسانوں کی سب دعائیں قبول نہ کی جائیں۔ ورنہ عالم تہہ وبالا ہو جائیگا۔ اور انسانی دنیا کو انتہائی مشکلات پیش آجائیں گی۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۳۶)

۴۰۷۔ سید الاستغفار

استغفار کے بہت سے صیغے قرآن کریم اور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین سے منقول ہیں۔ اس صیغہ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سید الاستغفار فرمایا ہے۔ اس لئے اس کو لکھ رہا ہوں **اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ**

اَلْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۵۴)

۴۰۸۔ آپ جھوٹی مدح سرائی چھوڑ دیں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اُحْثُوْ فِیْ فَمِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ، بہت تعریف اور مدح سرائی کرنے والوں کے منہ میں خاک جھونک دو۔ ایک شخص نے دوسرے کی تعریف اس کے سامنے کی، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کَسَرْتَ ظَهْرَ اَخِيْكَ ،تونے اپنے بھائی کی پشت اور کمر توڑ دی۔ آپ ہر تحریر میں ایسی جھوٹی تعریف کرتے رہتے ہیں۔ اس خط میں لکھتے ہیں: علامۃ المحققین ،امام المتقین ،حکیم العارفین، کیا یہ سب جھوٹ نہیں ہے۔ آپ کو کیا معلوم کہ میں کیا ہوں۔ آپ کو میرے عیوب معلوم نہیں۔ صرف حسن ظن ہے۔ تو غایۃ ما فی الباب آپ کو ''مولوی'' لکھ دینا چاہئے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے یہاں گرفت ہوگئی تو کیا جواب دیں گے اگر میرا نفس امارہ ان الفاظ کی وجہ سے تکبر اور غرور میں مبتلا ہو گیا تو میری تباہی تو یقینی ہے اور پھر آپ بھی اس گناہ میں شریک ہوں گے۔

میرے محترم! یہ طریقہ غلط ہے۔ ہم لوگ بے سوچے سمجھے اس غلط طریقے پر چلے جاتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہم میں غرور اور تکبر کا مہلک مرض اور افزوں ہوتا جاتا ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۵۶)

۴۰۹۔ تعلیم قرآن وحدیث پر اجرت لینی جائز ہے

محترم! تعلیم قرآن وحدیث ودینیات وغیرہ پر اجرت لینی جائز ہے۔ اسی پر فتویٰ ہے۔ تو پھر تنخواہ کی کسی مقدار کا شرط کرنا یا اضافہ تنخواہ کے لئے درخواست وغیرہ دینا بھی یقیناً جائز ہوگا۔ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی طریقہ سے امامت، مؤذنی پر بھی اجرت لینی جائز ہے تو اس میں بھی سب امور جائز ہوں گے۔ اور ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنی بالکل صحیح اور کامل ہوگی۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۵۷)

۴۱۰۔عامل کو علوی پر اجرت لینی جائز ہے

عامل نے علوی کر کے اگر میاں بیوی کے درمیان محبت پیدا کرادی تو اجرت تو جائز ہو ہی گئی۔ممکن ہے ثواب بھی مل جائے۔اسی طریقہ سے اگر دو شخصوں میں ناجائز تعلقات ہوں،ان میں عمل کر کے تفریق پیدا کرادی تو امید ہے کہ علاوہ جواز اجرت کے ثواب بھی مل جائے،دار ومدار نیت پر ہے۔بشرطیکہ جو کام کیا جائے وہ اپنے اندر کوئی شرعی ممانعت اور قباحت نہ رکھتا ہو،جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابہ کرامؓ کی اجرت میں شرکت فرمائی جنہوں نے سورہ فاتحہ پڑھ کر بچھو کے ڈنک مارے ہوئے کو اچھا کیا تھا،آسیب کو دور کرنا،جنات کی تکالیف سے نجات دلانا۔سانپ،بچھو کے زہر کو اتارنا،مختلف امراض کو تعویذوں سے دور کرنا۔سب پر اجرت جائز ہے۔

علوی عمل سے کسی کو تابع کر کے اس سے جائز کام لینا جب کہ وہ کام کرتا ہو تو ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ کسی انسان سے کام لیں اور وہ بخوشی آپ کی تابعداری کرتا ہو،ہاں اگر وہ تابع جن روپیہ وغیرہ چرا کر لاتا ہے اور عامل کو اس کا چرا کر لانا معلوم ہے تو اس کا استعمال جائز نہ ہوگا۔علوی اعمال کے ذریعہ ستاروں کی ارواح سے استغاثہ کرنا جائز ہے۔علیٰ ہذا القیاس ان کو تابع کرنا بھی جائز ہے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۵۸)

۴۱۱۔رمل سیکھنا حرام ہے

رمل کا سیکھنا اور سکھانا دونوں ناجائز اور حرام ہیں۔دفع شر کے لئے اگرچہ بعض حضرات نے اجازت دی ہے۔مگر فتویٰ عدم جواز کا ہے۔ان سب امور میں سفلی اعمال ناجائز ہیں۔کیونکہ ان میں الفاظ اور اعمال شرکیہ کئے جاتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ اعمال علویہ خالی از کلمات شرکیہ درست ہیں۔شوق سے عمل سیکھئے

مگر اپنے تحفظ کا پورا خیال رکھیئے۔اور کسی ناجائز فائدہ کو اس سے حاصل نہ کیجئے۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۵۸)

۴۱۲۔ہم جیسوں سے بیعت کی درخواست کوئی معنی نہیں رکھتی

محترم! مشاغل کی کثرت، طبیعت کی کسل مندی، احباب کی آمدورفت کیوجہ سے جلد جواب نہیں دے سکا۔ میں آپ کے جذبات محبت کا شکر گزار ہوں۔ آپ کی قدر افزائی میرے عیوب اور گناہوں سے عدم واقفیت اور حسن ظن کی بناپر پیدا ہوئی ہے۔ الحمدللہ والمنۃ کہ اس نے پردہ پوشی کر رکھی ہے۔ وہ ستارالعیوب ہے۔ ورنہ ہم جیسوں سے بیعت کی درخواست کرنی کوئی معنی نہیں رکھتی، میں اپنے نام کے ساتھ ننگ اسلاف حقیقی طور پر لکھتا ہوں۔ صرف رسمی بات نہیں ہے۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ دوستوں کے ظنون حسنہ کو واقعیت کا جامہ پہنادے تو زہے نصیب۔

میں اس سے پہلے والے عریضہ میں لکھ چکا ہوں کہ کسی متدین صاحب طریقت کو تلاش کیجئے۔ الہ آباد اور اس کے قرب وجوار میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے۔ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اہل اللہ سے خالی نہیں ہوسکتی۔ جب ایسا شخص ملے تو اس سے بیعت ہوجایئے۔ مگر خوب جانچ پڑتال کر کے بیعت کیجئے۔

؎ اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نہ باید داد دست

اگر کوئی قابل اور متدین شیخ طریقت نہ ملے تو اس کے ملنے تک انتظار کیجئے۔ احکام شرعیہ پر مضبوطی سے قائم رہئے۔ بیعت ضروری اور فرض نہیں۔ نجات اخروی اس پر موقوف نہیں (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۴۷)

۴۱۳۔سب پیروں کا پیر قرآن مجید ہے

؎ بنے کیونکر کہ ہے ہر بات الٹی

ہم الٹے، یار الٹا، بات الٹی

مخدوما! مریدوں کا زیادہ ہونا اپنے نام لیوا اور تابعدار زیادہ سے زیادہ بنانا مرشدانِ طرق اور اہل بیعت کا عظیم الشان مقصد ہے۔ اور اس زمانہ میں تو اس مقصد کیلئے باقاعدہ ایجنٹ رکھے جاتے ہیں۔ ان کو بڑی بڑی تنخواہیں دی جاتی ہیں۔ پروپیگنڈے کئے جاتے ہیں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ مرید بنائے جائیں۔ پھر ان کے نام رجسٹروں میں لکھے جاتے ہیں۔ لہذا میرے لئے یہ بات بڑی خوشی کی ہونی چاہئے کہ آپ سب حضرات اور خاندان کے لوگ میرے مرید ہو جائیں۔ اس سے کم سے کم یہ فائدہ تو ضروری ہوگا کہ ہر طرف آپ لوگ میری تعریفیں کریں گے جس سے میرا نام مشہور اور روشن ہوگا۔ آمدنی ہوگی۔ اچھا اچھا کھانا ملے گا۔ نذر نیاز ملے گی۔ مگر میں پھر بھی انکار کر رہا ہوں اور اپنا نقصان کر رہا ہوں۔ یہ محض آپ کی محبت کیوجہ سے ہے۔

کیونکہ آپ اگر کسی مرشد کامل سے بیعت ہوں گے۔ تو وہ آپ کی سچی اور صحیح رہنمائی کریگا۔ آپ کے لئے دین اور دنیا کی بھلائی ہوگی، وہ فوائد حاصل ہوں گے جو کہ مقصود اعظم ہیں۔ میرے جیسے نالائق نامراد بدنام کنندہ سے اگر آپ بیعت ہو گئے تو اگرچہ میرا فائدہ ہوگا مگر آپ کی راہ ماری جائیگی آپ کیلئے نقصان ہی نقصان ہوگا۔ اس لئے آپ کسی متدین واقف شریعت وطریقت کامل بزرگ کو تلاش کریں۔ اور اس سے بیعت ہوں۔

آپ کہتے ہیں کہ میں نے سب کچھ دیکھ لیا۔ کسی سے میری طبیعت بیعت ہونے کو نہیں چاہتی۔ تو میرے محترم! آپ نے جن کو دیکھا جنکی جانچ پڑتال کی، انہی میں تو خداوند کریم کے مقرب بندے منحصر تو نہیں ہیں۔ آپ تلاش کرتے رہیں۔ ممکن ہے آپ کو کوئی مرد خدا مل جائے اولیائی تحت قبائی لاتعرفهم غیری۔ مشہور مقولہ ہے، ممکن ہے آپ کی پرکھ غلط ہو، پھر یہ عجیب بات آپ نے کہی کہ طبیعت کسی

سے بیعت ہونے کو نہیں چاہتی۔اس کے معنی تو یہ ہوئے کہ دارومدار کہ طبیعت پر ہے جس کو آپ کی طبیعت بزرگ مانے وہ بزرگ ہے اور جس کو نہ مانے وہ بزرگ نہیں ہے۔ماشاء اللہ یہ تو خوب طریقہ ہے۔آپ اپنی طبیعت کو برے اور بھلے کے انداز کیلئے ترازو بناتے ہیں۔حضور! آدمی کی بھلائی برائی صرف سننے دیکھنے خط وکتابت،تقریر وتحریر سے معلوم نہیں ہوسکتی بلکہ اس کے پاس رہنے،اس کے ساتھ معاملات کرنے،سفرحضر میں مدتوں ساتھ رہنے سے معلوم ہوتی ہے۔

''کہ خبث نفس نہ گرو بسالہا معلوم''

آپ میری باتوں سے دھوکہ میں پڑ گئے۔حالانکہ آپ سے مجھ کو مصاحبت اور مجالست کی کبھی نوبت نہیں آئی۔دوردور سے آپ نے مجھ کو کبھی دیکھا ہے مجھ کو تو آپ کی صورت تک یاد نہیں۔

بہرحال جو کچھ میں نے آپ کو لکھا ہے وہ محض آپ کی خیرخواہی کیلئے لکھا ہے۔ اب آپ جانیں اور آپ کا کام۔یہ بھی واضح کردوں کہ بیعت ہونا اسلام میں فرض نہیں ہے۔نجات اس پر موقوف نہیں ہے۔کروڑوں انسان بیعت نہیں ہوتے تو کیا ان کی بارگاہ الٰہی سے مغفرت نہ ہوگی۔اس لئے آپ کو جلدی نہیں کرنی چاہئے۔شیخ کامل کی تلاش میں رہئے۔ہاتھ آجائے تو بیعت کرلیجئے۔ورنہ آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی میں سب کچھ ہے۔اسی میں لگے رہئے۔پیروں کا پیر قرآن مجید آپکے سینے میں ہے۔جس قدر ممکن ہو اس کی تلاوت کیجئے۔آخرت میں اس کی شفاعت اور دنیا میں اس کی بیعت نہایت بلند اور مؤثر ہے۔اللہ تعالیٰ اس کی برکتوں سے آپ کو ہم کو سب کو نوازے۔آمین۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۸۸)

۴۱۴۔شب براءت اور اس کے اعمال

آپ شب براءت کے متعلق مجھ سے سوال فرماتے ہیں افسوس ہے کہ میرے پاس یہاں کتب حدیث موجود نہیں ہیں جن سے میں آپ کو تفصیلی جواب دیتا۔فقط

محفوظ مضامین پر اکتفاء کرتا ہوں۔

اس رات میں اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کو جو کہ اس عالم کے انتظام پر مقرر ہیں (براءتیں) یعنی حکم نامہ دیتا ہے جن میں انتظامی معاملات، آجال، ارزاق، امراض وغیرہ سال بھر کیلئے ذکر ہوتے ہیں۔ لفظ براءت عربی میں ایسے کاغذ کو کہتے ہیں۔ جس میں حکومت کی طرف سے لوگوں کے لئے احکام ہوں۔ اس نظام کی وجہ سے یہ رات خصوصیت رکھتی ہے۔ جناب باری عز اسمہ کی توجہ اس عالم اور اس کے رہنے والوں کی طرف بہ نسبت اور راتوں کے زیادہ مبذول ہوتی ہے اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ بہ نسبت اور راتوں کے انسان بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں زیادہ حصہ لیں اور اس کی رحمت کو جس قدر بھی ممکن ہو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کریں۔ اس لئے اس شب کو نوافل، قراءت قرآن، ذکر اور دعا سے معمور کریں۔ چاہے تمام رات ہو یا اکثر حصہ یا کچھ حصہ۔ نہ کوئی خاص عبادت متعین ہے اور نہ کوئی وقت معین ہے اس شب میں اپنے لئے، اپنے بڑوں کیلئے اور تمام مسلمانوں کیلئے دعا کرنی چاہئے۔ اگر ممکن ہو تو بغیر تزک واحتشام اور اجتماع کے قبرستان میں جا کر تمام مردوں کیلئے دعائے مغفرت کریئے۔ لوگوں نے جو طریقہ میلہ لگانے کا، قبروں پر چراغاں کرنے کا اور جماعت جماعت جانے کا جاری کر رکھا ہے، یہ بالکل غلط ہے۔ اور جو لوگ آتش بازی کرتے ہیں وہ سخت گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اسی طریقہ سے حلوہ وغیرہ پکانا اور اس کو مذہبی رسم شمار کرنا بھی غلط ہے۔ مردوں کو ثواب پہونچانے کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قبرستان میں جا کر صرف دعا منقول ہے۔ ویسے فقیروں اور حاجتمندوں کو مال دے کر ہر وقت میں ایصال ثواب کیا جا سکتا ہے۔ مگر فقیر کو وہ چیز دینی چاہئے جو کہ ان کی حاجت روائی کرے۔ حلوے سے نہ پیٹ بھر سکتا ہے اور نہ اس کی بھوک دور ہو سکتی ہے۔ بیوقوف لوگوں نے یہ طریقہ ہندوؤں کے تیوہاروں سے دیکھ کر اختیار کیا ہے۔ اسکی نہ تو کتب دینیہ میں کوئی سند ہے اور نہ اسلامی ممالک میں کہیں کوئی رواج

ہے۔البتہ اگر ممکن ہوتو چودہ پندرہ شعبان کو نفلی روزے رکھے جائیں۔رات اور دن میں اپنے دینی اور دنیاوی مقاصد کیلئے دعاء مانگی جائے۔عورتوں اور مردوں دونوں کے یہی اعمال ہیں۔ہاں عورت قبرستان میں نہیں جائیگی۔بلکہ گھر ہی میں رہ کر اپنے بڑوں کیلئے کچھ پڑھ کر ایصال ثواب کردیگی۔

کوئی خاص مقصد دعا کیلئے متعین نہیں ہے۔بہتر بات یہ ہے کہ اولاً دعا میں خدا کی حمد وثنا کرے۔اس کے بعد درود شریف پڑھے پھر یہ دعا مانگے کہ اے اللہ جن جن بھلائیوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے مانگا ہے وہ سب مجھ کو بھی عطا فرما۔اور جن جن برائیوں سے پناہ مانگی ہے ان سب سے مجھے بھی پناہ میں رکھ۔اس دعا کو بار بار مانگئے۔پھر درود شریف پڑھ کر ختم کیجئے۔دعا میں عربی عبارت کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۷۸)

۴۱۵۔کفر میں سب سے بڑا درجہ کفر جحود کا ہے

یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات کاملہ متواتر کا انکار کرنا،دل اور زبان سے اس کو نہ ماننا۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۷۹)

۴۱۶۔شرک میں سب سے بڑا درجہ شرک صریح کا ہے

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اس کی ذات وصفات،افعال وعبادت میں شریک کرنا۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۷۹)

۴۱۷۔شرک وکفر کا سب سے ادنیٰ درجہ

یہ ہوگا کہ کسی ایسے فعل کا ارتکاب کیا جائے جو کہ موہم شرک وکفر ہو،مگر دل میں یقین کامل اور ایمان صریح موجود ہو۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۷۹)

۴۱۸۔ ہزار میں صرف ایک درجہ ایمان کا ہے تب بھی تکفیر نہیں کی جانی چاہئے

فقہاء کرام بسا اوقات کسی عمل یا قول پر تکفیر کا حکم دیتے ہیں۔مگر خود ان کی تصریح ہے کہ اگر کسی امر میں فقہاء کا اختلاف ہے۔بعض اس کو موجب کفر قرار دیتے ہیں اور بعض نہیں قرار دیتے تو تکفیر کا فتویٰ نہیں دینا چاہئے۔اہل عقائد اور متکلمین نے اس باب میں بہت زیادہ احتیاط سے کام لیا ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ اور دوسرے محققین ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر کسی کے قول یا فعل میں سو احتمالات ہوں۔ننانوے کفر کے ہوں اور ایک احتمال ایمان کا ہے تو بھی اس کی تکفیر نہ کرنی چاہئے۔اور بعض محققین نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ ننانوے کا لفظ حد بندی کیلئے نہیں ہے۔اگر کسی کے کلام میں ایک ہزار وجہیں ہوں جن میں نوسو ننانوے معانی اور احتمالات کفر کے ہوں اور صرف ایک درجہ ایمان کا ہو تب بھی اس کی تکفیر نہیں کرنی چاہئے۔اس سلسلہ میں بہت زیادہ احتیاط برتنی چاہئے۔

دیکھئے! اسلام لوگوں کو کفر سے نکالنے کیلئے آیا ہے۔لوگوں کو کافر بنانے کیلئے نہیں آیا ہے۔اگر کسی سے کوئی ایسی چیز سرزد ہوئی اور اس نے اس سے انکار کیا یا ایسی تاویل کی جو کہ اسلامی عقائد پر دال ہے تو فوراً قبول کرنی چاہئے اس میں ردوقدح نہ کرنی چاہئے۔اس انکار اور تاویل کو اس کے ارتداد سے توبہ شمار کرنی چاہئے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۸۰)

۴۱۹۔ مجبور ہو کر کلمات کفریہ کہنے کا حکم

کسی فعل یا کلام کا فعل کفر ہونا اور چیز ہے اور کسی شخص کا کافر ہونا اور چیز ہے۔کبھی انسان سے ناواقفیت یا مجبوری کی وجہ سے کفر کا کلمہ یا کفر کا فعل سرزد ہو جاتا ہے۔مگر

اس کے دل میں حقیقت ایمان موجود ہوتی ہے۔ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کو کافروں نے مجبور کر کے کلمات کفریہ کہلوائے۔ حالانکہ ان کا قلب ایمان سے لبریز تھا۔ اس لئے ان کے ایمان میں کوئی فرق نہیں آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ رُفِعَ عَنْ اُمَّتِیْ اَلْخطَأُ وَالنِّسْیَانُ وَمَااسْتُکْرِہَ علیہ (حدیث)

خلاصہ یہ ہے کہ بوجود کمال اور پختگی ایمان کے نادانستگی یا خطا یا نسیان یا جبر واکراہ کی بنا پر مسلمان سے کفر کے کلمات اور فعل سرزد ہو سکتے ہیں۔ اسلئے بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ جب کہ کفر کی حکومت اور چاروں طرف الحاد و زندقہ کا غلبہ ہے۔ بددینی اور شرکیہ قوتیں لوگوں کو مرتد بنارہی ہیں۔ مسلمانوں کے پاس سزا دینے اور سرزنش کرنے کی کوئی قوت موجود نہیں ہے اور نہ ان میں کوئی ڈر اور خوف ہے جو چاہیں بک دیتے ہیں اور جو چاہیں کہہ بیٹھتے ہیں۔ ایسے وقت میں مسلمانوں کو سنبھالنا ازبس ضروری ہے۔ ان پر سختی کرنے میں خوف ہے کہ کہیں ضد نہ پکڑ لیں۔ اور زیادہ نہ بگڑ جائیں۔ پھر خود بھی برباد ہوں اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی برباد کریں۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ لطائف الحیل اور نرم زبانی سے ان کو متنبہ کیا جائے اور اعمال کفر وشرک سے روکا جائے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۸۲)

۴۲۰۔ کفر جو در اور شرک صریح کرنیوالے کے نکاح اور اولاد کا حکم

اگر کوئی شخص ایسے افعال یا اقوال وعمل میں مبتلا ہے جو کہ کفر جو د اور شرک صریح ہیں، اس میں کوئی تاویل نہیں ہو سکتی، تو یہ یقیناً کافر ہوگا۔ اس کا نکاح ٹوٹ گیا۔ اس سے توبہ کرنی چاہئے اور نکاح کی تجدید ہونی چاہئے۔ اگر وہ توبہ نہ کریں اور اپنے کفر پر قائم رہیں تو میاں بیوی کا تعلق منقطع کر دینا چاہئے۔ اگر عورت علیحدہ نہیں ہوتی مگر

اپنے اسلام پر قائم رہی تو اولاد حلالی نہ ہوگی۔اور اگر وہ بھی خاوند کی طرح کافر ہوگئی، تو کافروں کی اولاد کی طرح ہوگی۔اوو اگر یہ شرک شرک صریح نہیں ہے اور نہ کفر کفر حجو د ہے، تو ایسا شخص فاسق تو ضرور ہوگا اِس کو توبہ کرانی چاہئے اس صورت میں نکاح نہ ٹوٹے گا اور نہ تجدید کی ضرورت ہوگی۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۸۲)

۴۲۱۔ماں باپ ولد الزنا ہوں تو اولاد کا کیا حکم ہوگا؟

اگر میاں بیوی میں عقد نکاح شرعی ہو چکا ہے اور وہ قائم ہے تو اولاد حلالی ہوگی۔ خواہ ماں یا باپ یا دونوں اولاد زنا میں سے ہوں، جو نطفہ ایام حیض یا نفاس میں قرار پایا ہے وہ بھی حلالی ہے۔البتہ ماں باپ کا یہ فعل ناجائز تھا اور اگر عورت مجبور کی گئی تھی تو وہ گنہگار نہیں ہوگی۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۸۳)

۴۲۲۔نماز جنازہ ہر نیک و بد پر پڑھی جائیگی

ایسا مسلمان جو کفر حجو د و شرک صریح کا مرتکب نہ ہو۔اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی اگر چہ وہ زنا، شراب، سرقہ، کذب، وغیرہ کا مرتکب ہی نہیں بلکہ اس پر مصر بھی ہے۔اگر تمام مسلمانوں نے اس پر نماز جنازہ نہ پڑھی اور بغیر نماز جنازہ پڑھے دفن کر دیا تو سب گنہگار ہوں گے کیونکہ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے۔حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے صَلُّوْا عَلٰی کُلِّ بِرٍّ وَّفَاسِقٍ ،ہاں اگر کوئی شخص مقتدا ہے اور اس کی ترک نماز سے لوگوں کو عبرت ہوتی ہو تو احتراز کرنا چاہئے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۸۳)

۴۲۳۔اگر آمدنی کا غالب حصہ حرام کا ہے تو اس کا استعمال کسی شکل میں جائز نہیں

جن لوگوں کی آمدنی سب کی سب یا اکثر اور غالب حصہ حرام کا ہے اور یقیناً معلوم

ہے تو ائمہ، موذنین وغیرہ کو ان کا دیا ہوا چندہ یا ان کی دی ہوئی تنخواہ اور کھانا وغیرہ جائز نہیں ہے۔ اور اگر آمدنی کا اکثر حصہ حلال ہے مگر حرام کے ساتھ مخلوط ہو گیا یا علم نہیں ہے تو جائز ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۸۳)

۴۲۴۔ شرعی لباس کی کوئی وضع قطع متعین نہیں ہے

مردوں کیلئے شرعی لباس کی کوئی وضع قطع متعین نہیں ہے۔ بجز اس کے کہ کشف عورت نہ ہو (یعنی ناف سے لیکر گھٹنے تک کا کھلنا) اگر یہ حصہ کل یا بعض کسی لباس میں کھلتا ہے تو ناجائز ہوگا۔ جیسے دھوتی اور ایسا لباس جو کسی غیر مسلم قوم کا مخصوص ہو اور اس کے پہننے سے اس قوم کا تشبہ ہوتا ہو تو وہ بھی حرام ہے۔ اسی طرح مردوں کا لباس عورتوں کو پہننا حرام ہے۔ اسی طریقہ سے ایسا پائجامہ یا لنگی پہننی جس سے ٹخنہ ڈھک جائے، وہ حرام ہے۔ اسی طرح سے ایسا لباس جس کو متکبرانہ طریقہ پر استعمال کیا جائے، جس سے غرباء کی توہین وتذلیل اور اپنی بڑائی مقصود ہو، ایسے ہی وہ لباس جس کی طہارت میں شبہہ ہو یا عام عدم طہارت کا یقین ہو، کسی متبع شریعت اور نمازی کو جب تک کہ اس کو پاک نہ کرلیا جائے یا اس کی پاکی کا ظن غالب نہ ہو جائے۔ اس کو استعمال نہ کرنا چاہئے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۸۴)

۴۲۵۔ عورتوں کا لباس کیسا ہونا چاہئے

عورتوں کو ایسا لباس نہیں پہننا چاہئے جس میں ان کے جسم کا وہ حصہ ظاہر ہونے لگے جو کہ نہ کھلنا چاہئے۔ جس کی تفصیل کتب فقہ میں باعتبار نماز اور ہے اور باعتبار خارج نماز (اجنبیوں، ذی رحم محرم، دیگر رشتہ داروں سے) اور ہے۔ اسی طرح ایسا لباس نہیں ہونا چاہئے جس میں مردوں کی مشابہت ہوتی ہو اور ایسا لباس بھی نہیں ہونا چاہئے جس میں کفار عورتوں کی مشابہت ہوتی ہو۔ اور اتنا باریک بھی نہ ہونا چاہئے جس سے نیچے کا بدن نظر آتا ہو اور اتنا چست بھی نہ ہو جس میں بدن کی اندرونی

کیفیت نظر آنے لگے۔ اسی طرح سے چوڑی دار پائجامہ اگر ڈھیلا ڈھالا ہو تو جائز ہے۔ قمیص کا بھی حکم یہی ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۸۵)

۴۲۶۔ ذی رحم محرم عورتوں کے ساتھ کھانا، مصافحہ دست بوسی جائز ہے

ہر ذی رحم محرم عورت جس کے ساتھ نکاح حرام ہے اس کے ساتھ کھانا کھا سکتے ہیں اسی طرح غیر مشتہات لڑکی کے ساتھ بھی کھانا کھا سکتے ہیں، اگرچہ اس کے ساتھ نکاح جائز ہو، چچازاد بہن، ماموں زاد بہن، خالہ زاد بہن کیساتھ نکاح جائز ہے اس لئے اُس کے ساتھ وہ معاملہ نہیں کیا جاسکتا جو ذی رحم محرم کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہی حال مصافحہ اور دست بوسی وغیرہ کا ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۸۵)

۴۲۷۔ عورت امام کی اقتدار کرسکتی ہے

نماز میں امام کی اقتداء ہر عورت (خواہ اجنبی ہو یا رشتہ دار، ذی رحم محرم ہو یا جائز النکاح) کرسکتی ہے۔ نماز دونوں کی صحیح ہوگی۔ ہاں تنہا ہونے کی حالت میں عورت کو امام کے پیچھے کھڑا ہونا ہوگا۔ یعنی اگر تنہا وہی مقتدی ہو تو مردوں کی طرح امام کے داہنے نہیں کھڑی ہوسکتی۔ اگرچہ اپنی ماں ہی کیوں نہ ہو۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۸۵)

۴۲۸۔ نماز میں عورت کو اپنے تمام جسم کا چھپانا فرض ہے

نماز میں عورت کو اپنے تمام جسم کا چھپانا فرض ہے، بجز چہرہ، دونوں ہتھیلیوں اور دونوں قدموں کے اگر نماز میں کسی عضو کا چوتھائی حصہ اتنی دیر تک کھلا رہے گا جتنی

دیر میں وہ کوئی فریضہ نماز ادا کرتی تو نماز باطل ہو جائیگی۔حتی کہ اگر سر کے بالوں کا چوتھائی حصہ یا گردن یا بانہہ کا چوتھائی حصہ کھل جائے گا تو نماز باطل ہو جائیگی۔خواہ یہ کھلنا گھر میں ہو یا باہر، اندھیرے میں ہو یا روشنی میں، کوئی دیکھے یا نہ دیکھے۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۸۶)

۴۲۹۔عورت کے تمام اعضاء خاوند کو دیکھنا جائز ہے

عورت کے تمام اعضاء خاوند کیلئے دیکھنا جائز ہے، کسی حصہ جسم کو اس سے چھپانا ضروری نہیں۔اسی طرح مرد کا تمام جسم بیوی کو دیکھنا جائز ہے۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۴۶)

۴۳۰۔عورت کا سر' بال' گردن' بانہہ وغیرہ کا کھولنا کس کے سامنے جائز ہے؟

ایسا رشتہ دار جس سے نکاح جائز نہیں ہے، جیسے باپ، حقیقی بھائی، علاتی بھائی، اخیافی بھائی، چچا، ماموں، بیٹا، داماد وغیرہ سے پیٹ، پیٹھ، ناف سے گھٹنے تک کا جسم چھپانا فرض ہے۔البتہ سر، بال، گردن، بانہہ، وغیرہ انکے سامنے کھولے جاسکتے ہیں۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ۸۷)

۴۳۱۔جن لوگوں سے نکاح جائز ہے ان سے تمام جسم کا چھپانا فرض ہے

جن لوگوں سے نکاح جائز ہے، خواہ رشتہ دار ہوں یا غیر رشتہ دار، ان سے تمام جسم

کا چھپانا، خواہ چہرہ ہو یا ہاتھ یا سر کے بال وغیرہ بالخصوص جب کہ فتنہ کا خوف ہو، البتہ بوقت ضرورت بمقدار ضرورت اجنبی کے سامنے بدن کھولا جاسکتا ہے۔ جیسے بیمار کو حکیم یا طبیب کو نبض دکھانا، درد اور زخم کی جگہ کا کھولنا، قاضی اور گواہ کے سامنے چہرہ کھولنا، یا خرید وفروخت کی ضرورت کیلئے جب کہ اس کے پاس کوئی کام کرنیوالا نہ ہو تو ہاتھ سے لین دین کرنا وغیرہ۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۸۷)

۴۳۲۔ عورتوں سے مصافحہ اور دست بوسی کا حکم

جن عورتوں سے نکاح حرام ہے ان سے مصافحہ اور دست بوسی کی جاسکتی ہے۔ بشرطیکہ شہوت نہ ہو۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۸۷)

۴۳۳۔ اگر نماز میں سب ذی رحم محرم عورتیں ہیں تو امام کے درمیان پردہ کی ضرورت نہیں ہے

اگر نماز میں تمام عورتیں ذی رحم محرم ہوں تو امام کے درمیان پردہ کی ضرورت نہیں لیکن اگر بعض عورتیں ایسی بھی ہیں جن سے یہ تعلق نہیں ہے تو پھر ان میں اور امام میں پردہ کا ہونا ضروری ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۸۷)

۴۳۴۔ عورت کیلئے افضل یہ ہیکہ گھر میں نماز پڑھے

عورت مسجد میں جا کر نماز باجماعت پڑھ سکتی ہے۔ سب سے پیچھے کھڑا ہونا چاہئے۔ مگر افضل اور بہتر یہ ہے کہ گھر میں نماز پڑھے اور جس قدر پردہ داری کے ساتھ پڑھے گی اسی قدر افضل ہوگی۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۸۷)

۴۳۵۔ بول و براز کے وقت سر کا کھلا رہنا

کھانے پینے کے وقت سر کا کھلا رہنا درست ہے۔ مگر بول و براز کے وقت ننگے سر رہنا مکروہ ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۸۷)

۴۳۶۔ قرآن کے محفوظ رکھنے کیلئے کثرت مزاولت ضروری ہے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اونٹ اپنی رسیوں سے جس میں وہ پابزنجیر ہے اس قدر چھوٹنے اور بھاگنے کیلئے کوشاں نہیں رہتا جس قدر کہ قرآن لوگوں کے سینوں میں سے چھوٹنے کیلئے کوشاں رہتا ہے اس لئے اس کو کثرت تلاوت اور شدت تحفظ سے روکو۔ (اوکما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام) اس لئے اس کی تلاوت میں جس قدر بھی زیادتی ممکن ہوسکے، عمل میں لاتے رہیں۔ ہر ہر حرف پر ثواب قلب اور روح کی صفائی، جسم اور نفس میں نورانیت، مکان کی خباثت سے حفاظت، آخرت میں قرآن کی شفاعت، اور اللہ کی خوشنودی ہر حال میں جاری رہیگی۔ حفاظ کا قول ہے کہ اگر لگاتار سو سو دفعہ ایک ایک آیت یا سورت متواتر پڑھی جائے تو محفوظ ہوجاتی ہے۔ اسی طریقہ سے رمضان شریف میں دن اور رات میں جس قدر قرآن کے ساتھ شغل ہوسکے، بہت ہی زیادہ کارآمد ہے۔ اسی طریقہ سے جس قدر ممکن ہے رات کو مشاغل قرآنیہ اور ذکر سے زندہ کیجئے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۸۸)

۴۳۷۔ حصول شفاء کیلئے یا سلام کا ختم

میں سلیمان نانا صاحب کے لئے شفاء کی دعاء کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل

اور کرم سے شفاء کلی عطا فرمائے۔ آمین۔ ان کو بعد سلام مسنون لکھ دیجئے کہ یا سلام کا ختم سوالا کھ مرتبہ کرا دیں۔ امید ہے کہ اس کی برکت سے شفاء حاصل ہو جائیگی۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۹۴)

۴۳۸۔ شجرہ کے پڑھنے میں میرا نام

شجرہ کے پڑھنے میں دعا کرتے وقت اپنے نام کے ساتھ میرا نام لیا کیجئے۔ یعنی اے پروردگار مجھ کو اور فلاں شخص کو اپنی معرفت اور رضوان کامل سے ان بزرگوں کے طفیل مشرف فرما، خلفاء اربعہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسامی کا زیادہ کرنا مناسب اور بہتر ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۹۵)

۴۳۹۔ حضرت مولانا اسعد مدنی کی جلد شادی کیلئے جیل سے تاکید

میں چاہتا ہوں کہ عزیز انم اسعد اور فرید کی شادیاں جلد ہو جائیں۔ تاریخ قاری اصغر علی صاحب مقرر فرمائیں گے۔ نہایت سادگی سے انجام دی جائیں۔ اگر مجھ کو مجبوریاں پیش نہ آتیں تو اب تک میں کر چکا ہوتا۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۹۷)

۴۴۰۔ معاملات میں صفائی

عزیزہ حسانہ سلمہا (صاحبزادی) کے علاج وغیرہ کے سلسلے میں چند امور میں آپ سے بلا تکلف اور بلا پس وپیش کے صفائی کا خواستگار ہوں۔

(۱) جو بھی مصارف ہوں خواہ معالجہ سے متعلق ہوں یا خورد ونوش یا قیام یا نقل وحرکت سے متعلق ہوں اس کی اطلاع دی جائے۔

(۲) مستحکم اور قابل اعتماد معالجہ کی کوشش کی جائے۔ مصارف کا لحاظ نہ کیا جائے۔

(۳) جلد قابل اطمینان معالجہ حاصل کر کے عزیزہ حسانہ کو دیوبند واپس کر دیا جائے اس کی ماں دوری کی وجہ سے زیادہ پریشان ہوتی ہے۔

(۴) انار شیریں اگر بڑے نہ ہوں تو ایک درجن اور اگر بڑے ہوں تو دو درجن اور مسمی ایک درجن کسی آنے والے کے ذریعہ بہت جلد بھیج دیجئے۔

(۵) مولانا حکیم عبدالجلیل صاحب نگینوی اور ان کے بھائی حکیم محمد اسماعیل کی خدمت میں سلام پہونچادیجئے۔ قیمت نہ لے کر آئندہ طلب کرنے کی جرأت ان حضرات نے سلب کرلی۔ کیا آپ بھی یہی چاہتے ہیں۔ فروٹ کیلئے مبلغ دس روپے مولانا محمد میاں صاحب کو دیدئے گئے ہیں جو احسانات آپ حضرات نے اب تک کئے ہیں وہی بہت زیادہ ہیں۔ آئندہ بوجھ زیادہ کرنے کا خیال نہ آنا چاہئے۔ اور نہ دوسروں پر بارڈالنا چاہئے، جن صاحب نے پچاس روپے عنایت فرمائے ہیں، کم از کم ان کا نام کو بتاہی دیجئے۔ تاکہ شکرگزاری سے تو محرومی نہ رہے۔ میری آمدنی تو اتنی زیادہ ہے کہ ہمعصروں میں سے کسی کی بھی نہیں۔ پھر مجھ کو کس طرح درست ہے کہ احباب کے کندھوں پر بوجھ بنوں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۰۵)

۴۴۱۔ اگر رضائے شہنشاہی حاصل ہوتو بُعد مسافت کوئی چیز نہیں

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درجہ پر کوئی ولی نہیں پہونچ سکتا۔ ان کی تعریف میں فرمایا جاتا ہے یَبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَاناً، معیت اور دوام حضور بڑی چیزیں اور انعام عظیم ہیں مگر مقصود اصلی رضائے خداوندی ہے۔ اگر شہنشاہ کی دربارداری اور حاضر باشی حاصل ہوجائے اور معاذ اللہ رضائے شاہی نصیب نہ ہوتو خسارہ ہی خسارہ ہے۔ اور اگر رضائے شاہی حاصل ہوتو دوری مسافت اور غیر حاضری دربار بھی کوئی چیز نہیں۔ بسا اوقات مجرمین بھی دربار میں حاضر ہوتے ہیں۔ مگر ان کی یہ حاضری خوش نصیبی نہیں سمجھی جاتی۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۱۱)

۴۴۲۔ جیل سے رہائی کیلئے ظاہری کوشش میں حرج نہیں

جیل سے رہائی کیلئے ظاہری کوشش کرنے میں کوئی حرج نہیں مگر توکل اور اعتماد اللہ ہی پر ہونا چاہئے۔ کامیابی ہو تو فبہا، ورنہ کبیدہ خاطر نہ ہونا چاہئے۔ رضائے دوست جس میں ہو وہی عبد کا مقصد ہے۔ اس میں خوش رہنا چاہئے۔ میں بھی دعا کرتا ہوں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۱۲)

۴۴۳۔ عدل کرے تو لٹیاں فضل کرے تو چھٹیاں

میرے پاس آنا اور رہنا کوئی ضروری نہیں ہے۔ میں اسلاف کرام کا بدنام کرنے والا اور نفس اور خواہشات کا بندہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ تو نجات کی امید کر سکتا ہوں۔ عدل کرے تو لٹیاں، فضل کرے تو چھٹیاں۔ بزرگان پنجاب کا صحیح مقولہ ہے۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۱۳)

۴۴۴۔ تبلیغ اور نصائح میں مشغول رہنا بہت بڑی کامیابی ہے

اس راہ میں مشکلات اور تکالیف کا پیش آنا ناگزیر ہے۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جب یہ حوادث پیش آتے رہے تو ہم کو اور آپ کو کب اس سے چھٹکارا ہو سکتا ہے۔ صبر جمیل پر سہارا کرنا اور الطاف ربانیہ کا امیدوار رہنا از بس ضروری ہے۔ جب کہ فرعون جیسے مدعی الوہیت کے سامنے قُوْلَا لَہٗ قَوْلاً لَّیِّنًا اور بدبختیان عرب کے مقابل اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ کا ارشاد ہے تو ہم ناکاروں کو ابنائے زماں کے مقابل بدرجہ اتم اس پر چلنا ضروری ہوگا۔ غمگین اور مایوس نہ ہوئیے۔

"سر زنشہا گر کند خار مغیلاں غم مخور"

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۱۴)

۴۴۵۔اس زمانہ میں مناظرہ حقیقی نہیں ہوتا

اخلاص اور سچی ہمدردی کو ہاتھ سے نہ جانے دیجئے۔مجادلات اورفضول بکواس اس سے حتی الوسع اجتناب فرمائیے۔اس زمانہ میں مناظرہ حقیقی نہیں ہوتا۔نفس پرستی اورخودنمائی مقصود ہوتی ہے۔کہہ دیجئے کہ ہم نے حق بات ظاہر کردی،ہمارا فریضہ صرف تبلیغ اورواضح کردینا ہے۔ماننا نہ ماننا تمہارا کام ہے۔ہاں اگر سخت ضرورت پیش آجاتے تواولاً اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیجئے۔اوراس سے استمداد باطنی کرنے کے بعدمیدان مناظرہ میں قدم رکھئے۔اوراس کے بے نیازی سے مطمئن نہ ہوئیے۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۱۴)

۴۴۶۔حضرت گنگوہیؒ کے مکتوبات میرے پاس نہیں ہیں

حضرت گنگوہی قدس سرہ العزیز کے مکتوبات میرے پاس بالکل نہیں۔پہلی جنگ عمومی میں میں مالٹامیں قید ہوگیا۔ترکی حکومت نے جملہ قلمی کاغذات ضائع کردیئے۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۱۵)

۴۴۷۔میں مولانا عبداللہ درخواستی سے واقف نہیں

مولانا عبداللہ درخواستی سے میں واقف نہیں ہوں اور نہ ان کے اصول سے واقف ہوں،اس لئے کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا۔اگر ان کے اصول واعمال اسلاف اہل السنۃ والجماعت کے مطابق ہوں توان کا ساتھ دیجئے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۱۹)

۴۴۸۔تحریک آزادی کے سلسلہ میں مولانا خدابخش ملتانی کا ایک سوال

موجودہ تحریک آزادی کے متعلق جمعیۃ العلماء کا کیا فیصلہ ہے۔قرآن وحدیث

کی روشنی میں جواب تحریر فرما کر مشکور فرمائیں۔

جواب:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ، (ترمذی) ۔ظالم بادشاہ کے سامنے انصاف کی بات کہنا سب سے بڑا جہاد ہے۔اور آزادیٔ وطن کی جدوجہد ہر مسلمان پر فرض ہے۔آزادیٔ وطن ہی آزادی ملت کا ذریعہ ہے۔آزادیٔ وطن کے بعد ہی اسلامی احکام نافذ کئے جاسکتے ہیں۔مغلوب مقہور رہ کر غلامانہ زندگی پر قناعت کرنا اسلامی نقطۂ نظر سے حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يَحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِنَ النِّفَاقِ. (مسلم). جس شخص نے زندگی بھر جہاد نہیں کیا۔اور نہ جہاد کا جذبہ اس کے دل میں پیدا ہوا اور اسی حالت میں وہ مر گیا تو وہ ایک قسم کے نفاق کی حالت میں مرا۔اور اسلام اس لئے ہے کہ بلندوبالا ہوکر رہے۔چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاہے کہ اَلْاِسْلَامُ يَعْلُوْ وَلَا يُعْلٰى عَلَيْهِ ۔مذہب اسلام بلند رہتا ہے۔پست نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلَاتَخَافُوْا وَلَاتَحْزَنُو وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ. خوف مت کرو اور غمگین مت ہو، تم ہی سب سے بلند ہو، اگر تم مؤمن ہو۔ارشاد ربانی ہے كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَامُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، تم سب سے اچھی جماعت ہو، تم انسانوں کے نفع کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔اچھی باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو، خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ الْقُرْبٰى وَ ينهى عن الفحشاء والمنكر، اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے اور رشتہ داروں کی امداد کا حکم دیتا ہے۔اور بری باتوں سے منع کرتا ہے۔

چونکہ برطانوی شہنشاہیت غاصبانہ اور ظالمانہ طور پر عرصہ سے ہندوستان پر اپنا

فولادی پنجہ گاڑے ہوئے ہے۔ بلاتفریق ہندو اور مسلمان تمام ہندوستان کے ذرائع معاش اپنے قبضہ میں کر کے ان کو بھوک اور افلاس کی آخری حد تک پہونچا دیا۔ خدا کی پناہ۔ حد ہوگئی۔ ہندوستان جیسے زرخیز ملک میں غلہ پر بھی لائسنس ہے اور روٹی کا ملنا دشوار ہے۔ ہر ہندوستانی کو نہتا کر کے بالکل بے بس کر دیا ہے۔ ہندوستانیوں کے علوم وفنون کو ختم کر کے اپنی زبان اور ملحدانہ خیالات کے اسکول رائج کئے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہندستانیوں کو اپنے مذہب سے بیزار کر کے تمام مذاہب کو فنا کے قریب کر دیا ہے۔ پھر بھی تعلیم یافتہ لوگوں کو زندگی گزارنی دشوار ہوگئی ہے۔ بلاتفریق مذہب ہر ہندستانی کو اس کے مقابلہ میں گوری چمڑی والے بدیشیوں کو بلند و برتر مانا جاتا ہے، ان کی تنخواہیں اور بھتے دو چند اور سہ چند۔ دیگر ذرائع آمدنی وسیع۔ اور لطف یہ ہے کہ یہ سب کچھ ہندوستانیوں ہی کے پیسے سے کیا جاتا ہے ان کے پیٹ کو کاٹ کر، اور ان کے بچوں کو مرض اور جہالت میں مبتلا کر کے اپنی ناپاک سے ناپاک خواہشات پوری کی جارہی ہیں۔ ہندوستانیوں کی نہ عزت محفوظ، نہ آبرو، نہ دولت، نہ ان کی وفاداری کی کوئی قدر ہے، وہ کتوں سے زیادہ ذلیل سمجھے جاتے ہیں۔ پھر شہنشائیت کی اتنی ظالمانہ، اور وحشیانہ اغراض کو محفوظ رکھنے کیلئے برطانیہ تین سال سے دوسری حکومتوں سے برسرپیکار ہے اور ان کو اپنی مرضی کے خلاف طرح طرح سے مجبور کر کے وحشیانہ جنگ میں شرکت کیلئے مجبور کیا جارہا ہے۔ مثلاً ہندوستان کا کروڑوں من غلہ جو ہندوستانیوں کو کم از کم دو سال کے لئے افراط کے ساتھ کافی ہوسکتا ہے، غیر معلوم مقدار میں باہر بھیج دیا گیا ہے۔ چند سرمایہ داروں کے سوا ایک ایک ہندوستانی قحط اور فاقہ میں مبتلا ہے اور پیٹ کے دوزخ کو بھرنے کیلئے جنگ کے کاروبار میں شرکت کیلئے مجبور ہے اور اگر ان انسانیت سوز وحشیانہ حرکتوں سے بیقرار ہوکر کوئی ہندوستانی اپنی آواز بلند کرتا ہے تو گولی، پھانسی یا قید و بند کے ذریعہ اس کو دبا دیا جاتا ہے۔ وہ بڑے بڑے پیشوا اور لیڈر جنکی ہندوستانی یہاں تک عزت کرتے ہیں کہ ان کو امیر الہند

شیخ الہند، اور مہاتما جی کہتے ہیں۔انکونہایت مغرورانہ اور ظالمانہ طریقہ سے جیل میں ٹھونس دیا جاتا ہے۔اور اس طرح ہندوستانی کیسے عزتی اور ذلت پر مہر لگا دی جاتی ہے۔ہندوستان کے علاوہ افغانستان، ایران، عراق، مصر، فلسطین، حجاز وغیرہ اسلامی ممالک بھی انہیں مصیبتوں کا شکار بنے ہوئے ہیں۔اوران تمام ممالک کی مصیبت محض ہندوستان کی غلامی کی وجہ سے ہے۔

لہذا ہر مسلمان کا مذہبی اور دینی فرض ہے کہ وہ اس ظالمانہ شہنشائیت کے بار گراں کو جلد از جلد ہندوستان سے ہٹا کر عدل وانصاف کی حکومت قائم کرے۔اگر اس جدوجہد میں اس کی جان بھی کام آجائے تو سراسر نص حدیث کے بموجب سعادت سمجھے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے **مَنْ قُتِلَ دُوْنِ مَالِہٖ فَھُوَ شَہِیْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِہٖ فَھُوَ شَہِیْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنِ دِیْنِہٖ فَھُو شَہِیْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَھْلِہٖ فَھُوَ شَہِیْدٌ** .(او کما قال .ترمذی)

(ترجمہ) جو اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے، جو اپنے خون کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے، جو اپنے دین کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے جو اپنے گھر والوں کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے۔

ہندوستان کی ایسی تباہی اور زبوں حالی اور بربادی اور برطانوی چیرہ دستیوں سے تنگ آکر ہندوستان کی سب سے بڑی مشترکہ سیاسی جماعت انڈین نیشنل کانگریس نے ہندوستانیوں کے تمام مذاہب اور ہر ایک مذہب کے کلچر، معاشرت، زبان، رسم الخط کی آزادی تسلیم کرتے ہوئے برطانوی حکومت کو ہندوستان سے نکال دینے کی جدوجہد شروع کردی۔

۶ تا ۸ اگست ۱۹۴۲ء کے بمبئی کے اجلاس کانگریس نے یہ اصول بھی تسلیم کرلیا ہے کہ جملہ صوبہ جات آزاد ہوں گے اور مرکز کو صرف وہی اختیار دیئے جائیں گے جو صوبہ جات طے کردیں۔باقی تمام مصرحہ وغیر مصرحہ اختیارات صوبہ جات کو

ہوں گے۔ نیز یہ کہ اگر کسی صوبہ کی اکثریت اپنے مرکز سے علیحدہ ہونا چاہے تو اس کو یہ حق حاصل ہے اور علیحدہ ہونے والے صوبہ جات اپنا علیحدہ مرکز بھی بنا سکتے ہیں۔

اس طرح کے بیانوں سے مسلمانوں کو بزدل بنا کر عرصہ سے جدوجہد آزادی سے علیحدہ رکھنے کی کوشش کی جارہی ہے، لیکن مذکورہ بالا حالات کے پیش نظر مسلمانوں کو بھی گنجائش نہیں رہی کہ وہ جدوجہد آزادی میں دوسری قوموں کے دوش بدوش رہ کر قربانیاں پیش کرنے میں تامل کرے۔ بلکہ اس کا فرض ہوتا ہے کہ برطانوی حکومت کو بیکار کرنے میں پوری کوشش کرے۔ یعنی عدم تشدد کے اختیار کردہ اصول کی پابندی کرتے ہوئے ایسی رکاوٹیں پیدا کرے کہ موجودہ حکومت کوئی کام نہ کر سکے۔ مثلاً اسکول، کالج، سرکاری دفاتر، کارخانے، فیکٹریاں، کچہریاں بند کردی جائیں۔ ملازمین ہڑتال کردیں۔ اگر ایسا نہ کریں تو پرامن پکٹنگ کی جائے جو ملازمین آڑے آئیں ان کا بائیکاٹ کیا جائے۔ کارخانے میں کام کرنے والے کام بند کردیں، کوئی سرکاری آرڈر پورا نہ کیا جائے۔ لگان اور ٹیکسز دینے بند کر دیئے جائیں، حکومت کا کوئی مطالبہ پورا نہ کیا جائے، نوٹ ہرگز نہ لئے جائیں، بینکوں سے روپیہ واپس لیا جائے اپنی مکمل آزادی کا اعلان کرتے ہوئے گاؤں گاؤں، محلّہ محلّہ پنچایتیں بنائی جائیں۔ نوجوانوں کی حفاظتی جماعتیں تیار کی جائیں۔ پنچایتیں تمام جھگڑوں کے فیصلے خود کریں۔ مسلمان اپنے میں سے کسی بہتر شخص کو امیر بنالیں کیونکہ بدامنی کا دور بظاہر طویل عرصہ تک چلے گا۔ لہٰذا یہ پنچایتیں نوٹ کے بجائے روپیہ، سونا، چاندی جمع کرلیں۔ اور مسلمانوں کیلئے بالخصوص امارت شرعیہ کا نظام نہایت ضروری ہے۔ اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے۔ تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ، (نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو، گناہ اور ظلم میں دوسروں کی مددمت کرو)

مگر ان تمام تحریک میں قرآن پاک کے اصول وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ

کی سختی سے پابندی کی جائے اور کُفُّوْا اَیْدِیَکُمْ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ پر سختی سے عمل کیا جائے۔ یعنی اپنے ہاتھوں کو روکو اور نماز قائم کرو، کسی کا مال نہ چھینو۔ لوٹ مار، ڈاکہ، ظلم و ستم نہ ہو، عصمت دری ہرگز ہرگز نہ کی جائے اسی جدوجہد کے ساتھ مذہبی عبادات اور احکام کی پوری پابندی کی جائے۔

سنا گیا ہے کہ جن مواضع میں حکومت نے فوج متعین کی ہے، وہاں فوجیوں نے ہماری ماؤں اور بہنوں کے ساتھ انسانیت سوز حرکتیں کیں، ان کو بے آبرو کیا، لوٹا کھسوٹا، اگر یہ افواہ غلط ہے تب بھی فوج اور پولیس سے کچھ بعید نہیں۔ جرمنی اور جاپانی بھی وحشت میں کسی سے کم نہیں۔ اس لئے خطرات کے موقع پر ان کو سمجھا دیا جائے کہ سب لوگ ہندو ہوں یا مسلمان، امیر ہوں یا غریب، ایک جگہ ہو جائیں اور کم از کم چاقو، درانتی، گنڈاسہ وغیرہ اپنے پاس رکھیں اور اپنی حفاظت خود کریں۔ جان سے زیادہ عصمت و آبرو کی حفاظت کریں۔ اگر مسلمان عورتوں کی جان بھی جاتی رہے تو یقیناً وہ شہید ہوں گی۔

ضروری نوٹ:۔ جمعیۃ علماء ہند کا یہ پروگرام خود پڑھئے اور دوسروں کو سنایئے۔ اور اس کی اشاعت میں پوری کوشش فرما کر اپنا فرض ادا کیجئے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۴۲)

۴۴۹۔ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحبؒ کا خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون کے سوالوں کا جواب

سوال نمبر ۱: جمعیۃ علماء کے نزدیک مذہبی حیثیت سے کانگریس میں مسلمانوں کی شرکت کیوں ضروری ہے۔ اور کانگریس سے علیحدگی میں کیا ضرر ہے؟

جواب:۔ نہ صرف جمعیۃ علماء ہند بلکہ ہندوستان کی معتد بہ جماعتوں کا نصب العین یہ ہے کہ انگریزی حکومت سے ہندوستان کو آزاد اور خود مختار بنایا جائے۔ اس

کیلئے یہ مسئلہ بھی متفق علیہ ہے کہ جب تک ہندوستان کی تمام قومیں متحد ہوکر انگریزی حکومت سے آزادی کا مطالبہ نہ کریں گی، بظاہر اسباب، آزادی حاصل نہ ہوگی، اس لئے جمعیۃ علماء آزادی کی خاطر کانگریس کی شرکت کو ضروری سمجھتی ہے۔ اور چونکہ انگریزی حکومت سے مسلمانوں کی مذہبی مرکزیت اور اسلامی قوت کو سخت ضرر پہونچ رہا ہے اور مزید پہونچنے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ انگریزی اقتدار کو جہاں تک ہوسکے کمزور کرنے کی سعی کریں۔

سوال نمبر ۲:۔ کانگریس میں مسلمانوں کا داخلہ جس صورت سے انفرادی غیر منظم اور غیر مشروط طریقہ پر اس وقت ہو رہا ہے اور مسلم نشتوں کیلئے کانگریس براہ راست امیدوار کھڑے کرتی ہے، اس سے اسلام اور مسلمانوں کو خطرہ ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو اس سے بچنے کی کیا صورت ہے؟

جواب:۔ کانگریس ایک مشترکہ جماعت ہے۔ مسلمان اپنے مذہب پر پختہ رہتے ہوئے بھی کانگریس میں شریک ہوسکتے ہیں، اسلام سے بے تعلقی، غیر کانگریسی مسلمانوں میں جو مغربی تعلیم اور یورپین تہذیب کے دلدادہ ہیں بہت زیادہ ہے۔ کانگریسی مسلمان کانگریسی ہونے کی حیثیت سے اس قدر اسلام سے بے تعلق نہیں جس قدر یورپین تہذیب کے دلدادہ غیر کانگریسی مسلمان ہیں۔

سوال نمبر ۳:۔ مسلم لیگ سے جمعیۃ علماء کو کیوں اختلاف ہے جب کہ وہ مسلمانوں کو منظم کر رہی ہے اور اس کا مقصد بھی آزادی کامل کی تحصیل ہے جیسا کہ اس سال لکھنؤ میں اس کا اعلان کیا ہے؟

جواب:۔ اس لئے کہ مسلم لیگ کی اکثریت انگریزی حکومت کو خدا کی رحمت کا سایہ سمجھتی ہے۔ اور مسلمانوں کے دامن میں پناہ لینا چاہتی ہے اور انگریزی شہنشائیت کی حمایت کرتی ہے اور انگریزی اقتدار کی بنیاد مضبوط کرتی ہے اور سرمایہ داروں کی نہ صرف حامی ہے بلکہ سرمایہ دارانہ نظام کو مستحکم رکھنا چاہتی ہے۔ قوم کیلئے

کوئی ٹھوس کام نہیں کرتی بلکہ مسلم لیگ کی رکنیت اور عہدہ داری کو حصول مناصب جلیلہ کا ذریعہ سمجھتی ہے اور اس راستے سے بڑے بڑے عہدے حاصل کرتی ہے۔ لکھنؤ میں تو آزادی کا اعلان کردیا اور یہ بھی اقرار ہے تنہا مسلمان آزادیٔ کامل حاصل نہیں کرسکتے۔ اس کے باوجود آزادیٔ کامل حاصل کرنے کے طریقہ (ہندو مسلم اتحاد) کو اختیار نہیں کرتی۔ بس ایسی صورت میں ہم آزادی کامل کے محض زبانی اعلان کو ابلہ فریبی نہ کہیں تو کیا کہیں۔

سوال نمبر۴:۔ اگر مسلم لیگ میں کچھ مفاسد اور منکرات شرعیہ موجود ہیں تو کیا یہ صورت ممکن نہیں کہ جمعیۃ علماء مسلم لیگ میں شریک ہوکر اس کو مخلص اور فعال لوگوں سے بھردے۔ اور مسلمانوں کی تنظیم کو مکمل اور مفاسد و منکرات سے پاک کردے؟

جواب:۔ مسلم لیگ میں شریک ہوکر اس کو منکرات سے خالی کردینا تجربہ سے ناممکن ثابت ہوا ہے۔ اگر ہوسکتا ہے تو بقول مسلم لیگ ۹۰ فی صدی مسلمان مسلم لیگ میں شریک ہیں لیکن کیا وہ مسلم لیگ سے کسی ایک منکر کو بھی آج تک ہٹا سکے۔ کہا جاتا ہے کہ علماء بھی ۸۰ فیصدی مسلم لیگ میں شریک ہیں، لیکن کیا اس ۸۰ فیصدی علماء کا مسلم لیگ پر کچھ اثر ہے۔ اگر ہے تو لیگ کے پلیٹ فارم سے علماء کو برباد کرنے اور ان کو خوار کرنے کی پرزور تلقین کیوں ہورہی ہے اور حاملین افرنجیت کی خاص تقلید اور اتباع و پیروی کرنیکا حکم کیوں دیا جاتا ہے۔

سوال نمبر۵:۔ کیا مسلم لیگ اور علماء کے تصادم سے تشتت اور افتراق پیدا نہیں ہوتا اور کیا تشتت مضر نہیں ہے۔ اگر ہے تو جمعیۃ علماء نے اس ضرر کے انسداد کیلئے کیا صورت اختیار کی ہے؟

جواب:۔ ہوتا ہے اور ضرور ہوتا ہے مگر اس کی ذمہ داری کس پر ہے۔ لیگ پر اور صرف لیگ پر ہے کہ وہ علماء کے خلاف عموماً اور کانگریس کے خلاف عموماً اور کانگریسی مسلمانوں کے خلاف خصوصاً عوام کو بھڑکاتی ہے اور طرح طرح کے

فسادات اٹھاتی ہے اور آپس میں لڑاتی ہے ابھی حال میں جمعیۃ علماء کے جلسہ میں شرکت سے مسلم لیگیوں کو منع کرنے کیلئے مسٹر جناح کا بیان اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ اس سے آپ لیگ کے قائد اعظم کی ذہنیت کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ وہ اتفاق واتحاد بین المسلمین کی آڑ میں کس قدر تفریق وتشتت پیدا کر رہے ہیں۔

سوال نمبر ۶:۔ کانگریس کے ساتھ مل کر جو آزادی حاصل ہوگی اسکا انجام حکومت مشترکہ ہوگا جس میں عنصر کفر غالب اور عنصر اسلام مغلوب ہوگا۔ ایسی حکومت یقیناً اسلامی نہ ہوگی تو اسکے لئے جدوجہد کرنا مسلمانوں کے ذمہ کس دلیل سے واجب ہے۔ نیز اس کی ضمانت کیا ہے کہ ہندو انگریزوں کو ہندوستان سے بے دخل کرنا چاہتے ہیں کانگریس کے اقتدار سے اس وقت ہندوؤں کے حوصلے جس قدر بڑھنے لگتے ہیں اور مسلمانوں پر بازاروں میں، دیہاتوں میں اور سرکاری محکموں میں جو مظالم برپا کرنے لگے ہیں، جمعیۃ علماء نے ان کے انسدادی کی کیا تدبیر سوچی ہے اور اس کیلئے جمعیۃ علماء نے کوئی قدم اٹھایا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ لیکن کیا مسلم لیگ خالص اسلامی حکومت قائم کرنے کی سعی کر رہی ہے۔ وہ بھی تو اس مشترکہ حکومت کے اصول کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ گول میز کانفرنس میں تسلیم کر چکی ہے۔ اگر ہندو انگریز کو نکالنا نہیں چاہتے ہیں تو پھر جمعیۃ علماء ان کے ساتھ اشتراک عمل نہیں کرے گی۔ یہ اشتراک تو صرف انگریزوں کی قوت کمزور کرنے اور ہندوستان کے آزاد کرنے کے مقصد کیلئے ہے۔

سوال نمبر ۷:۔ کانگریس وزارتوں نے زمینداروں کی آراضی کو کاشتکاروں کی مملوک بنا دینے کی تجویز سوچی ہے جو یقیناً ظلم ہے۔ اور جو لوگ کانگریس میں شریک ہیں وہ سب کے سب اس ظلم میں شریک ہیں۔ پھر اس سے بچنے کی کیا جمعیۃ علماء نے کوئی تدبیر کی۔ اور کون سا عملی قدم اٹھایا؟

جواب:۔ جو قوانین شریعت کے خلاف وضع کیے جاتے ہیں ان کی پوزیشن

موجودہ انگریزی قوانین جیسی ہے حکومت کے موجودہ قوانین میں کس قدر قوانین شریعت کے خلاف ہیں اور آئے دن لیجسلیٹو اسمبلی میں قوانین غیر مشروع مسلم لیگ کی تائید وحمایت سے شائع ہورہے ہیں۔ ابھی آرمی کا معاملہ سامنے ہے۔ جمعیۃ علماء تو ہر خلاف شرع قانون کے خلاف انتہائی جدوجہد کرتی رہے گی۔ اور کر چکی ہے۔ اور کررہی ہے۔ اسکی ابھی حال کے جلسے کی تجاویز پڑھئے اور دیکھئے کہ اس نے کانگریسی حکومت سے کس قدر احتساب کیا اور جمعیۃ کے محترم ارکان کا مدح صحابہؓ کے قضیہ میں طرز عمل سامنے رکھئے۔

اور پھر لیگ کے طرز عمل کو سامنے رکھئے تو آپ کو جمعیۃ علماء کا مطمح نظر صاف معلوم ہوجائے گا۔ اور پھر لیگ کے طرز عمل سے آپ اس کو جانچ سکتے ہیں۔

سوال نمبر ۸:۔ کانگریس میں بندے ماترم کا گیت گایا جاتا ہے جو مضامین شرکیہ پر مشتمل ہے اور قومی جھنڈے کو سلامی دیتے ہیں۔ کیا ان افعال میں شرکت کرنا گناہ نہیں اگر ہے تو جمعیت علماء نے مسلمانوں کو کیا ھدایت کی اور کیا اس پر اور اس قسم کے دیگر مسئلوں پر صدائے احتجاج بلند کی تھی؟

جواب:۔ بیشک بندے ماترم کا گیت قابل اعتراض تھا۔ مگر کانگریس نے قابل اعتراض بند اس سے علیحدہ کردینے کا فیصلہ کردیا ہے۔ جھنڈے کی سلامی مسلم لیگ بھی کرتی ہے اور اسلامی حکومتوں میں بھی ہوتی ہے۔ وہ ایک فوجی عمل ہے۔ اس میں اصلاح ہوسکتی ہے۔ مگر مطلقاً اس کو مشرکانہ عمل قرار دینا صحیح نہیں ہے۔

سوال نمبر ۹:۔ صدر کانگریس اور اس کے ہم خیال اشتراک کے حامی، اور مذہب وخدا کے دشمن ہیں۔ ان کی تقریریں مذہب اور خدا کے خلاف شائع ہوتی رہتی ہیں۔ جمعیۃ علماء نے ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی یا نہیں۔ اور مسلمانوں کو ایسے کافروں کی تعظیم سے روکا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ صدر کانگریس کی شخصی رائے سے کانگریس کو الزام دینا معقول بات نہیں

ہے۔

سوال نمبر ۱۰:۔کانگریس کے ساتھ مل کر جو آزادی حاصل ہوگی اس کی کیا ضمانت ہے کہ اس میں مسلمانوں کے مذہبی وسیاسی حقوق کی حفاظت ہوگی۔جب کہ کانگریس اوراس کے ذمہ دار ارکان، مذہب کا نام لینا جرم سمجھتے ہیں اوراس کو فرقہ پرستی قرار دیتے ہیں۔نیز جمعیۃ علماء نے کانگریس کے ساتھ تعاون کرکے مسلمانوں کے مذہب اور سیاست کے تحفظ میں اس وقت تک کون سا کام کیا ہے؟

جواب:۔مسلمان اپنے مذہبی اور سیاسی حقوق کی حفاظت اپنی قوت اورقربانی سے کر سکتے ہیں۔نہ کہ کانگریس کے وعدوں سے اورنہ انگریز کے وعدوں سے۔

سوال نمبر ۱۱:۔جمعیۃ علماء نے اچھوت اقوام میں تبلیغ اسلام کیلئے کوئی عملی قدم اٹھایا ہے یا نہیں، جس کی مذہبا وسیاسۃً سخت ضرورت ہے۔اوران کے اسلام میں داخل ہونے کی بھی قوی امید ہے؟

جواب:۔یہ سوال مسلمانوں کی اس جماعت سے کرنا چاہئے، جو نوے فیصدی مسلمانوں کی نمائندہ ہے۔اوراسی جماعت کے علماء سے۔ (محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ، دہلی)

(مہر دارالافتاء امینیہ دہلی) عصر جدید، مدینہ بجنور، ۱۷ فروری ۱۹۴۶ء

نوٹ:۔اب حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کا مکتوب گرامی بنام مولانا حکیم امیر علی صاحب۔

محترم المقام، زید مجدہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔مزاج شریف۔والا نامہ باعث سرفرازی ہوا۔یادآوری کا شکر گزار ہوں، حوالہ جات مذکورہ کی تلاش میں دیر لگی۔میرے پاس افادات اشرفیہ نہیں تھی اورنہ ہی اس سے پہلے دیکھا تھا۔

محترم والا جاہ! ان تمام سوالات کے جوابات دیئے جا چکے ہیں اوراخباروں میں بھی شائع ہو چکے ہیں۔منسلکہ اوراق ملاحظہ فرمایئے۔آپ کی تحریر سے سخت تحیر ہوا۔اگر منسلکہ جوابات کافی ہوں تو فبہا۔ورنہ بوقت حاضری مزید عرض ومعروض کروں

گا۔ مولانا خدابخش صاحب اور دوسرے معزز بزرگوں کی خدمت میں سلام مسنون عرض کردیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۴۴)

۴۵۰۔ تبلیغی جماعت کی ہمت افزائی کیجئے

حکیم محمد اسحاق کٹھوری کے نام مکتوب

یہ بات معلوم کرکے تعجب ہوا کہ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کی تبلیغی جماعتیں شہر میرٹھ اور اس کے گردونواح میں تبلیغی سرگرمیوں کے لئے آتی ہیں، مگر آپ حضرات اور آپ کے احباب واعزہ ان کی ہمدردی رہنمائی اور ہمت افزائی میں کوئی حصہ نہیں لیتے ہیں۔ برخلاف اس کے وہ اشخاص جن کو اپنے بزرگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ان کو قومی اور وطنی تحریکات سے کوئی دلچسپی ہے۔ وہ ان جماعتوں سے ہمدردی کرتے ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکا کہ اس میں کیا راز ہے۔

میرے محترم بزرگ! یہ جماعت تبلیغیہ نہ صرف ایک ضروری اور اہم فریضہ کی حسب استطاعت انجام دہی کرتی ہیں بلکہ اس کی بھی سخت محتاج ہیں کہ ان کی ہمت افزائی کی جائے۔ تاکہ خود بھی ان کا مسلمانوں سے رابطہ قوی ہو اور آپس میں اتحاد و یگانگت کا جذبہ پیدا ہو۔ ان کو مذہبی احساسات کی سرگرمی کی طرف چلایا جائے، جس سے مستقبل میں نہایت اعلیٰ درجہ کے نتائج اور ثمرات کی قوی امید ہے۔ بنابریں میں امیدوار ہوں کہ آئندہ اس میں پوری جدوجہد کو کام میں لایا جائے اور ان کی ہمت افزائی کی صورتیں عمل میں لائی جائیں۔ والسلام۔

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہٗ ۱۶؍صفر ۱۳۶۱ھ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۵۰)

۴۵۱۔ خیر الخط ما قریٔ

عربی کا مقولہ ہے، بحمد اللہ آپ کا خط پڑھا جاتا ہے۔ آپ اس کی فکر نہ کریں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۶۲)

۴۵۲۔اکہرا لفافہ بھیجنا بے ادبی نہیں

اکہرا لفافہ ارسال کرنے میں کوئی بے ادبی نہیں ہے۔ مجھ کو دارالعلوم سے تقریباً پانچ سو روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ پھر دوآنہ کا لفافہ پر خرچ کر دینا کون سی دشوار بات ہے، اس کا کبھی خیال نہ فرمائیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۶۲)

۴۵۳۔غائبانہ بیعت کرنیکا حکم بے موقع ہے

ابراہیم کو جب آپ نے داخل سلسلہ کرلیا ہے تو وہ کافی ہے۔ مجھے غائبانہ بیعت کرنے کا حکم بے موقع ہے اس کو محنت کرنے کو کہئے انشاء اللہ نفع ہوگا۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۶۲)

۴۵۴۔مرید ہونیوالے شخص کا کہنا آپنے ذکر واذکار میں اس کی مدد کی، بہترین کامیابی ہے

عبدالکریم صاحب! بیعت ہونے والے شخص کا یہ کہنا کہ آپ نے ذکر واذکار میں ان کی مدد کی، اعلیٰ درجہ کی کامیابی ہے، آپ کو خبر نہیں ہوئی، اس کے منافی نہیں۔ اللہ اپنے فضل اور کرم سے اپنے مقرب بندوں کو واسطہ بنا کر فیض پہونچاتا ہے۔ اور اس کی صورت روحانی کو ظاہر کرتا ہے۔ اشخاص کو خبر بھی نہیں ہوتی۔ یہ قدرت کے کارخانے ہیں۔ تعجب کی بات نہیں۔ اس پر شکر کیجئے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۶۲)

۴۵۵۔اس صورت میں بیوی کا شوہر پر نفقہ واجب نہیں

اگر والد صاحب پر حج فرض ہو چکا ہو تو بہتر ہے کہ ان کو فریضہ حج ادا کرا دیجئے۔ اور اگر ان پر فرض نہ ہوا ہو (یعنی کوئی زمانہ ایسا نہ آیا ہو کہ وہ ایام حج میں اتنے مال کے مالک ہوئے ہوں جس سے اس وقت حج فرض ادا کرسکیں انہوں نے فریضہ حج ادا کرلیا

ہے) تو آپ خود جائیں۔ اگر بیوی اپنے شوہر کے یہاں باوجود طلب شوہر نہ آئے تو اس کا نفقہ شوہر پر واجب نہیں۔ آپ اس کے خرچ کا انتظام کیئے بغیر جاسکتے ہیں۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۶۲)

۴۵۶۔ اورادووظائف کے چھوڑنے کی اجازت نہیں

قرآن مجید بڑی برکت والی کتاب ہے۔ مگر اورادووظائف مقدم ہیں ان کو چھوڑنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ آپ تھوڑا سا وقت نکال کر تلاوت کرلیا کریں۔ پاس انفاس میں اتنی کوشش کریں کہ بے اختیار جاری ہوجائے۔ اور ناغہ نہ ہوا کرے۔ میں دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ذکر نفسی میں برکت عطا فرمائے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۶۴)

۴۵۷۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بایزید وجنید بنادینا مشکل نہیں

الحمدللہ آپ کے احوال بہت اچھے ہیں۔ محنت سے ذکر قلب انجام دیتے رہیں۔ گھبرانے اور مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ اِنَّ اللّٰہَ لَایُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بایزید وجنید بنادینا مشکل نہیں۔ جو کچھ آپ کو بتایا گیا ہے وہی دستورالعمل ہے۔ اسی پر قناعت کیجئے۔ تصور شیخ قبائح سے خالی نہیں۔ اس لئے اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی میں دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپکو ثابت قدم رکھے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۶۵)

۴۵۸۔ دنیا خدا سے غفلت کا نام ہے

چونکہ دنیا دارالاسباب ہے اس لئے اگر معاش کی تنگی سے فکر معاش ہو تو اسکو دنیا کی محبت نہیں کہیں گے۔ دنیا خدا سے غفلت کا نام ہے۔ اور بحمداللہ آپ کا دامن اس سے پاک ہے۔ میں دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپکی مشکلات حل فرمائے۔ آمین۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۶۵)

۴۵۹۔ مکتوب نمبر ۴۸ کے سوالات مع جوابات

سوال نمبرا:۔ سیدی! حالت یہ ہے کہ تسبیح لے کر وظیفہ پڑھتا ہوں ابھی چند دانے پڑھے تھے کہ دفعۃً مراقبہ کی طرف منتقل ہوگیا۔ اور پھر بالکل کھوگیا۔ کسی کے آجانے پر چونک پڑا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد وہی کیفیت۔ غرض تسبیحات اور اسم ذات منہ سے نکلنا نہیں چاہتے۔

جواب:۔ یہ قبض کی حالت ہے۔ استغفار کی کثرت کرنی چاہئے اور طبیعت پر زور ڈالئے۔ ذکر اور مراقبہ کو جاری کرنا چاہئے۔

سوال نمبر۲:۔ ایک جاہل محض، کہ ایک حرف سے بھی آشنا نہیں، مگر باطنی اشغال میں منتھی ہے۔

جواب:۔ بہت بہتر ہے۔ ذکر اور مراقبہ میں دوام حاصل کرنا کافی ہے۔

سوال نمبر۳:۔ ایک اردو خواں، مگر عقائد درست ہیں، باطنی اشغال میں منتھی ہے۔

جواب:۔ یہ بھی خوش نصیبی ہے۔ دوام حضور میں کوشاں رہئے۔

سوال نمبر۴:۔ ایک مجذوب جو محض کچھ اردو فارسی جانتا ہے۔ مگر جذبی کیفیت سے سب بھول گیا۔ اگرچہ باطنی امور میں منتھی ہے۔ مشائخ کرام اور حضور والا کا اس سلسلہ میں کیا معمول ہے، کیا ایسے شخص کو اجازت بیعت وارشاد دیتے ہیں۔

جواب:۔ مجذوب سے ارشاد وتسلیک نہیں ہوتی۔ البتہ جب وہ ہوش وحواس میں ہو تو رہنمائی کرسکتا ہے۔

سوال نمبر۵:۔ ایک بیمار جو حضور والا سے بیعت ہے۔ اسکو بوقت موت کوئی دوسرا توبہ کراسکتا ہے؟

جواب:۔ کراسکتا ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۶۶)

۴۶۰۔اُمّی کس کو کہتے ہیں؟

جن حضرات نے اُمّی کو بیعت وارشاد کی اجازت سے منع کیا ہے اس سے وہ جاہل مراد ہے جو کہ فرائض نماز، روزہ وغیرہ عبادات کو نہیں جانتا اور قرآن کو مقدار ضرورت نہیں پڑھ سکتا۔اوراگر کوئی مسائل ضروریہ اورعقائد اہل سنت والجماعت کو اردو، فارسی، یاعربی وترکی وغیرہ زبانوں میں جانتا ہے اور قرآن شریف بمقدار ضرورت پڑھے ہوئے ہے تو وہ اُمّی نہیں ہے۔اگرچہ عربی کا فاضل نہ ہو۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۶۹)

۴۶۱۔تبلیغ فرض کفایہ ہے

تبلیغ اگرچہ ضروری اورمفید ہے مگر فرض کفایہ ہےاورخدمت والدین فرض عین ہے۔حدیث ہے **فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ**،ان کے حکم مانئے اوران کی خدمت کیجئے۔فارغ اوقات میں خدمات تبلیغیہ اپنے محل قیام ہی میں انجام دیں۔بے نمازیوں کونماز کی ترغیب دیں۔جماعت کا پابند بنائیں۔نہ جاننے والوں کونماز سکھائیں،ذکر میں کوتاہی نہ کریں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۹۲)

۴۲۶۔مجھ کو بڑی ضرورت آپ بہنوں کی دعاء کی ہے

محترمہ!زیدمجدکم۔سلام مسنون۔آپ کا خط مجھ کومل گیاتھا،روپے بھی مل گئے تھے۔میں نے آپ کے فرمانے سے رکھ لئے تھے۔مجھ کو اللہ تعالیٰ بہت دیتا ہے۔ میری تنخواہ مدرسہ سے پانچ سوروپیہ سے زیادہ ہے۔

آپ کابال بچوں کاساتھ ہے۔آمدنی کم ہے۔آپ کواپنے گھراور بال بچوں پرخرچ کرناچاہئے۔اس مرتبہ تومیں نے آپ کے رنج کے ڈر سے رکھ لیا۔مگر آئندہ

کیلئے کبھی ایسا نہ کریں۔ مجھ کو بڑی ضرورت آپ بہنوں کی دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے آپ کی اور ہماری اور سب مسلمانوں کے دین کی اور دنیا کی مرادیں پوری کرے اور اپنی رضا اور خوشنودی سے نوازے۔ ہماری خطاؤں اور گناہوں کو معاف کر کے اپنی جنت میں جگہ دے۔ آمین۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج ۴ ص ۱۹۴)

۴۶۳۔ سحر کے دفعیہ کیلئے دو عمل

بھائی صاحب کا مستعمل کرتا پہونچا۔ تشخیص اور عمل کے بعد معلوم ہوا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے۔ اس لئے دو عمل کیجئے انشاء اللہ شفا ہوگی۔

(۱) کھانے کے نمک کو پیس کر اس پر باوضو مندرجہ ذیل آیات ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر پھونکئے۔ اور کھانے میں صرف یہی نمک ملا کر دیجئے۔ چالیس دن تک متواتر ایسا ہی کھانا کھلایئے جس میں یہی نمک ملایا گیا ہو اسکی صورت یہ ہوگی یا تو اس کا کھانا علیحدہ پکایا جائے اور اس میں یہ نمک ڈالا جائے۔ یا گھر میں جو سالن پکتا ہے۔ اس میں ابتداء سے نمک نہ ڈالا جائے۔ جب پک جائے تو مریض کیلئے کھانا علیحدہ نکال کر اس میں پڑھا ہوا نمک ملادیں۔ اور گھر کے کھانے میں حسب عادت بے پڑھا نمک ڈالیں۔ آیت حسب ذیل ہے۔

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَأْتُمْ فِيْهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ.

(۲) جاری پانی دریا کا ہو یا نہر کا، یا برسات کو یا کنویں کا۔ ایک گھڑے میں بھر کر اس پر باوضو مندرجہ ذیل آیات گیارہ مرتبہ اور سورہ فلق اور سورہ ناس گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر پھونکیں اور مریض کو اس میں سے تین گھونٹ پلادیں اور باقی ماندہ پانی سے سر پر ڈال کر نہلائیں۔ بلاناغہ چالیس دن تک یہ عمل کیا جائیگا۔ آیات یہ ہیں:

فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسیٰ مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ ٥ وَیُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِکَلِمَاتِهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ٥فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا کَانُوْ یَعْمَلُوْنَ٥فَغُلِبُوْا هُنَالِکَ وَانْقَلَبُوْا صَاغِرِیْنَ٥وَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سَاجِدِیْنَ٥قَالُوْ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعَالِمِیْنَ ٥ رَبِّ مُوْسیٰ وَهٰرُوْنَ ٥ اِنَّمَا صَنَعُوْا کَیْدُ سَاحِرٍ وَّلَا یُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ اَتیٰ٥

یہ عمل اتوار کے دن سے شروع ہوگا۔سردی میں دوپہر کو نہلایا جائے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۹۶)

۴۶۴۔ہم کو دینا میں امتحان کیلئے لایا گیا ہے

مہربان من! موت تو سب کو آنی ہی ہے لیکن اگر موت امید افزا واقع ہو تو خوشی کی بات ہے۔پریشان ہونا بے موقع ہے۔ہاں دنیاوی حیثیت سے بیشک باعث صدمہ وملال ہے کہ چھوٹے بچے چھوڑے ہیں۔خاندان کیلئے ایک شریف النفس سمجھدار انسان کا غائب ہو جانا موجب حزن وملال ہے۔لیکن اگر ایسا نہ ہو تو وہ امتحان جس کے لئے ہم کو اس دار کدّ والاحزان میں لایا گیا ہے اور پرزور الفاظ میں چیلنج دیا گیا ہے۔ وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَلثَّمَرَاتِ ۔اس کے حصول کی اور درجات عالیہ میں پاس ہونے والوں کو وَبَشِّرِ الصَّابِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ٥اُولٰٓئِکَ عَلَیْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ٥ حاصل کرنے کی نوبت کس طرح آسکتی ہے۔بہر حال دل کو محبوب حقیقی سے لگایئے اور دینا کی ہر نعمت کو عارضی سمجھتے ہوئے اطمینان حاصل کیجئے۔

جہاں اے برادر نہ ماند بکس:: دل اندر جہاں آفرین بندو بس

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۹۷)

۴۶۵۔حساب کا صاف ہونا ازبس ضروری ہے

شہد پہونچا۔مگر آپ نے اس کی قیمت نہیں لکھی۔یہ طریقہ غلط ہے۔مہربانی فرما کر شہد کی قیمت اور اگر کوئی رقم مجھ پر آتی ہو تو اس سے بھی اطلاع دیں، حساب کا صاف رہنا اور پیسہ پیسہ کا حساب لینا ازبس ضروری ہے۔یہاں محبت اور یگانگت ہے۔معاملات کو بالکل صاف رکھنا چاہئے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۹۶)

۴۶۶۔وساوس کا علاج

ذکر اور نماز میں اگر وسوسہ آئے تو فوراً اس کو دفع کیجئے۔آگے بڑھنے نہ دیجئے۔اس سے شیطان اور خناس کا زور کم ہوجائیگا۔قرآن میں ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْ اِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ. اس عمل کو برابر کرتے رہیں۔

(۲) روزانہ ایک سو مرتبہ سورہ ناس معنیٰ کے تصور کے ساتھ جی لگا کر کسی وقت پڑھ لیا کریں۔وسوسہ کے دور کرنے کیلئے بہت مفید ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۱۹۸)

۴۶۷۔قوت حافظہ کیلئے عمل

قوت حافظہ کیلئے سورہ فاتحہ مع بسم اللہ روزانہ بعد نماز عصر اکتالیس مرتبہ پڑھ کر سینہ پر دم کرلیا کریں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۲۰۱)

۴۶۸۔اسم ذات دس ہزار مرتبہ

پاس انفاس کے علاوہ اسم ذات ''اللہ'' زبان سے آہستہ آہستہ دن رات میں ۱۰ ہزار مرتبہ کرلیا کیجئے۔خواہ ایک مجلس میں ہو یا چند مجالس میں اس مقدار میں کمی نہ ہو۔ذکر اسم ذات کرتے ہوئے یہ خیال اور دھیان رکھئے کہ میرا محبوب صرف اللہ تعالیٰ

ہے۔اس کی محبت کی وجہ سے زبان اسی کا نام لے رہی ہے۔اور میں اس کے سامنے ہوں اور وہ مجھ کو دیکھ رہا ہے۔ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی. کیا انسان نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ اس کو دیکھا رہتا ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۲۰۴)

۴۶۹۔اوراد ووظائف کیلئے صاحب مجاز سے اجازت حاصل کرنے کی کیا حیثیت ہے؟

اوراد ووظائف میں برکت صاحب مجاز کی اجازت سے ہوتی ہے اور بعض مؤثر وظائف میں تو تاثیر موقوف ہی ہوتی ہے اجازت پر۔کیونکہ صاحب مجاز زکوٰۃ وغیرہ ادا کئے ہوئے ہوتا ہے۔بس جس طرح طب کی کتابیں دیکھ کر مریض اپنا علاج نہیں کرسکتا۔اسی طرح ضیاء القلوب وغیرہ کتب سلوک سے تصوف کا سلوک غلط کاری ہے۔ہاں وظائف عامہ جن سے مقصد صرف ثواب اخروی ہے' تاثیر فی القلوب والروح اور انقلاب احوال واخلاق نہیں ہے۔اس میں بلا اجازت عمل درآمد کرنے میں حرج نہیں ہے۔اعمال سلوک کے لئے مرید ہونا کافی نہیں ہے۔بلکہ ہر عمل کیلئے شیخ کی خصوصی اجازت ہونا ضروری ہے۔

"کہ سالک بے خبر نہ بنود زراہ ورسم منزلہا"

کیا قرابادین وغیرہ کتب سے غیر طبیب استفادہ کرکے کامیابی حاصل کرسکتا ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۲۰۶)

۴۷۰۔دلائل الخیرات اور فجر کی سنت وفرض کے درمیان سورہ فاتحہ کا عمل

دلائل خیرات اور بین الفرض وسنت الفجر سورہ فاتحہ اکتالیس بار پڑھنے کی اجازت دیتا ہوں۔اگر کسی عذر کی وجہ سے کبھی کبھی بعد الفرض پڑھ لیں تو کوئی حرج نہیں۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۲۰۶)

۴۷۱۔ داخل سلسلہ نہ ہونیوالی خواتین کو تسبیحات ستہ

وہ خواتین جو داخل سلسلہ نہیں ہیں، ان کو تسبیحات ستہ پڑھنے کی اجازت ہے۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۲۰۶)

۴۷۲۔ اذکار میں ناغہ کرنا غلط ہے

در گور برم | از | سر گیسوئے | تو تارے
تا سایہ | کند | بر سر من | روز | قیامت

آپ کا ذکر میں ناغہ کرنا غلط ہے۔ اذکار کو جاری رکھئے۔ فرصت نہ ہو تو دوسرے وقت میں پورا کرلیا کیجئے۔ کتابوں کو ہمیشہ مطالعہ کرکے پڑھایئے اور طالب علموں کو سمجھانے میں کمی نہ کیجئے۔ خواب بہت عمدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اس شعر سے جو کہ اوپر درج ہے۔ خواب کی حقیقت معلوم ہوگی۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۲۰۷)

۴۷۳۔ ٹانڈہ ضلع فیض آباد ہندوستان کے وسط میں ہے

اس سال ماہ مبارک میں بانسکنڈی ضلع کچھار آسام کا جانا ابھی تک سمجھ میں نہیں آیا۔ مولانا احمد علی صاحب کا خط آیا تھا۔ اگر کبھی کسی ایک جگہ چلا جاتا ہوں تو لوگ ہمیشہ کیلئے تقاضا کرنے لگتے ہیں۔ ٹانڈہ ہندوستان کے وسط میں ہے۔ سب جگہ کے لوگوں کے لئے آسانی سے آنا اور رہنا ممکن ہوتا ہے۔ بہرحال ابھی تک رمضان میں جانا سمجھ میں نہیں آتا آئندہ کیا رائے ہوگی۔ واللہ اعلم۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۲۰۷)

۴۷۴۔ مکتوب نمبر ۴۷ جلد چہارم حضرت مدنیؒ کے حسن ذوق اور لطائف طبع کا پتہ دیتا ہے

محترم المقام، زید مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مزاج شریف مہربانی فرما

کر کمپنی باغ یا قربان خانصاحب کی نرسری سے مندرجہ پودے حاصل کر کے جلد ارسال فرمادیں۔ مگر اس شرط پر کہ مصارف لینے ہوں گے۔

خس حنا، لیڈی آف نائٹ، شب دلھن ۴ عدد، دیسی چمپا دو عدد، چینی چمپا دو عدد، ہنی شکل ایک عدد، چیکوایک عدد، لیچی قلمی دو عدد، پتہ حسب ذیل ہے۔

(مولانا) حسین احمد ٹانڈہ آوٹ ایجنسی اسٹیشن اکبر پور ای' آئی' آر

اگر ٹانڈہ کی بلٹی نہ کریں تو اکبر پور ہی کی کرادیں۔ زمین میں دیمک زیادہ ہے۔ اس کے ضرر سے پودوں کے تحفظ کا نسخہ وہاں کے ماہر باغبانوں سے دریافت فرمائیں۔ شیخ الحدیث (مولانا زکریا) صاحب سے سلام مسنون فرمادیں۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۲۱۱)

۴۷۵۔ ہر قسم کے کمالات انسانیہ میں پانچ مقامات پیش آتے ہیں

آپ نے لکھا ہے کہ ذکر قلبی میں طبیعت گھبراتی ہے اور دنیا بھر کے فاسد خیالات دل میں پیدا ہونے لگتے ہیں۔

محترم! یہ جو طبیعت بشری ہے۔ جو کام بھی ابتداء میں کیا جاتا ہے، طبیعت اس سے گھبراتی ہے، خصوصاً جو کام اصلاح کا ہو اور شیطان کی خواہشات کے خلاف ہو، اس سے طبیعت کا گھبرانا اور نفس پر بوجھ کا پڑنا ضروری ہوتا ہے۔ مگر استقلال اور مداومت سے آہستہ آہستہ اس میں آسانی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اس لئے طبیعت پر زور ڈالیئے اور دل لگا کر مداومت کیجئے بچہ کو مکتب میں داخل کیا جاتا ہے۔ اور الف' باء پڑھا جاتا ہے تو اس کی طبیعت اس سے کس قدر الجھتی ہے اور بچہ کس قدر گھبراتا ہے۔ مگر زور ڈالنے سے رفتہ رفتہ خوگر ہو جاتا ہے۔ پہلا مرتبہ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا کا، دوسرا مرتبہ وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا کا ہے۔ اسی میں اس کو نشاط

حاصل ہونے لگتا ہے۔ پھر اس کام میں اس کو روانی حاصل ہونے لگتی ہے جس کو تیسرا درجہ وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا سے ذکر کیا گیا۔ پھر وہ تیز رو ہو جاتا ہے۔ اور دوڑ لگاتا ہوا دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے جس کو وَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا میں ذکر کیا گیا ہے۔ پھر وہ اس قدر مشاق ہو جاتا ہے کہ دوسروں کی رہنمائی کرنے لگتے ہے جو کہ پانچواں درجہ ہے جس کو وَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا میں ذکر کیا گیا ہے۔ ہر قسم کے کمالات انسانیہ میں خواہ دینوی ہوں یا دینی یہ پانچوں مقامات پیش آتے ہیں۔ بشرطیکہ آدمی جمار ہے۔ گھبرا کر چھوڑ نہ بیٹھے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۲۱۳)

۴۷۶۔ چراغ صبح پیری میں وہ لیں حسرت کے خمیازے جو کھوئے خواب غفلت میں شب قدر جوانی میں

محترما! یہ دنیا چند روزہ ہے۔ اس کے لحات ضائع نہ فرمایئے۔ عمر عزیز کا ہر حصہ جو ہر گراں مایہ ہے۔ اس کو غفلت اور کسل مندی میں ضائع کرنا انتہائی خسارہ ہے۔ اس کو ذکر و فکر اور ایسے علوم و فنون اور اعمال میں صرف کیجئے۔ جو کہ بوقت نزع اور اس کے مابعد کام آئیں۔ آخرت کیلئے تیار رہیئے تا کہ کف افسوس نہ ملنا پڑے۔ یہ جوانی اور قوت کا زمانہ مردانہ وار کوششوں سے مزین کیجئے۔ علم نافع عمل صالح اور اتباع سنت سے منور فرمایئے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۱۴)

۴۷۷۔ شیخ الاسلام کی تصویر اخبارات میں

والا نامہ مع کٹنگ پہونچا۔ یاد فرمائی کا شکریہ۔ میں نے خود اپنے علم و ارادے سے کبھی فوٹو نہیں کھنچوایا۔ میری لاعلمی میں ایسا ہو جاتا ہے اور نہ میں اس کو جائز سمجھتا ہوں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ خود اس کے ذمہ دار ہیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۱۴)

۴۷۸۔ دو مثل میں پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ نہیں

سوال:۔ظہر کی جو نماز صاحبین رحمہا اللہ کے مفتیٰ بہ مذہب کے خلاف دوسری مثل میں پڑھی گئی اس کا اعادہ تو نہیں ہوگا۔؟

جواب:۔احتیاطاً پہلی مثل میں نماز ظہر ادا کرنا چاہئے۔ جو نمازیں دوسری مثل میں ادا ہوئی ہیں ان کی قضا کرنے کی ضرورت نہیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۱۷)

۴۷۹۔ تجدید نکاح کی ضرورت نہیں

سوال:۔کافر مرد وعورت مسلمان ہوئے تو کیا تجدید نکاح کی ضرورت ہوگی؟

جواب:۔اس صورت میں پہلا نکاح کافی ہے۔تجدید کی ضرورت نہیں ہے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۱۸)

۴۸۰۔ مولوی محمد امین مرحوم کا عنفوان شباب میں انتقال اور والدین کا صبر وضبط

نوٹ:۔مولانا احمد حسین لاہرپوری کے صاحبزادے مولوی محمد امین مرحوم کا انتقال بیس سال کی عمر میں اکتوبر ۱۹۴۶ء میں ہوا پورے خاندان میں صرف ایک ہی لڑکا تھا۔اس کی موت سے گویا پورے خاندان کا چراغ گل ہوگیا۔حضرت مدنی کا تصرف باطنی تھا کہ محمد امین مرحوم نے تین بار اللہ اللہ اللہ کہا اور پھر ہمیشہ کیلئے آنکھیں بند کرلیں۔خاندان میں کہرام مچ گیا۔مگر والدین ایسے صابر وشاکر رہے کہ گویا کوئی حادثہ ہی نہیں ہوا۔والدہ امین مرحوم نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی کہ بارالہا! یہ تیری امانت بیس سال سے میرے پاس تھی۔اگر اس میں میری طرف سے کوئی کوتاہی ہوئی ہو تو معاف فرمادے۔اور پھر قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول ہوگئیں۔یہ ہے بزرگوں سے تعلق رکھنے کا ثمرہ اور ماضی کی صحیح یادگار اور لائق تقلید کارنامہ حضرت مدنی قدس سرہٗ

نے محض تعزیتی خط پر ہی اکتفاء نہیں کیا۔ بلکہ بہ نفس نفیس لاہر پور تشریف لے جا کر تقریباً پون گھنٹہ صبر وشکر کے سلسلہ میں تقریر فرمائی۔
(حاشیہ مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۴۰)

۴۸۱۔ مکتوب نمبر ۸۲ بنام
اہلیہ محترمہ مولانا احمد حسین صاحب لاہر پوری

مخدومہ محترمہ دام مجدہا۔ سلام مسنون۔ والا نامہ پہونچا۔ احوال مندرجہ سے آگاہی ہوئی۔ میں نے آپ کو لاہر پور حاضری کے وقت بہت سمجھایا تھا۔ مگر آپ کے خط سے معلوم ہوا کہ مرحوم محمد امین کے غم میں ابھی تک آپ کی وہی کیفیت ہے۔ آپ کو چاہیے کہ عمر کا بقیہ حصہ خدا کی یاد میں صرف فرمائیں۔ اس کی یاد اور اس کی محبت دین اور دنیا دونوں جگہ میں سکون قلب کا باعث ہے۔ فانی سے اس قدر دل گیری کہ جس سے باقی سے غفلت ہونے لگے نقصان کا باعث ہے۔ مرضی مولا از ہمہ اولیٰ کو پیش نظر رکھئے۔ مرحوم کی یاد صرف اتنی رکھئے کہ ان کے واسطے جہاں تک ہو سکے، ایصال ثواب ہوتا رہے۔ ایصال ثواب ایسی چیز ہے کہ اس سے دونوں کو فائدہ پہونچتا ہے اور غم والم ایسی چیز ہے کہ اس سے دونوں کو کچھ فائدہ نہیں، بلکہ اپنی زندگی اور صحت خراب ہوتی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ آپ اس کا خیال رکھیں گی۔ اور اپنا عزیز وقت خدا کی یاد میں صرف کریں گی۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی مرضیات پر چلائے۔ اور صبر و برداشت کی طاقت عطا فرمائے۔ آمین۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۴۰)

۴۸۲۔ حضرت مدنی کو پدم وبھوشن کا خطاب

نوٹ:۔ حاشیہ مکتوب نمبر ۸۴، جس جنگ آزادئ ہند کا آغاز اور باقاعدہ کام ۱۸۰۳ء سے شروع ہوا، اس کا اختتام ۱۹۴۷ء میں ہوا۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا

سید حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہ اس کی اہم اور آخری کڑی تھے۔اس زعیم ملک وملت اور چشتی درویش نے جس وقت سے جنگ آزادی میں شرکت فرمائی۔اس وقت سے ۱۹۵۷ء تک ملک وملت کی خدمت اور تعمیر میں ایک گھنٹہ بھی ضائع نہ ہونے دیا جب آزادی حاصل ہوگئی تو اپنی جدوجہد اور سعی وکوشش اور قربانیوں کی کوئی سیاسی یا سماجی قیمت وصول کرنا جائز نہیں سمجھا۔ بلکہ دیوبند کی مسند درس وتدریس اور مخلوق الٰہی کی بے لوث خدمت ہی اپنے لئے باعث فخر سمجھا۔

چنانچہ جب ۱۹۵۴ء میں حضرت مدنی ؒ کو صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے پدم دبھوشن کا تمغہ فرمائے جانے کا اعلان اخبارات میں شائع ہوا تو حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ' کا یہ تاریخی والا نامہ اخبارات کی زینت بنا۔اس والا نامہ کے نقوش تاریخ حریت میں آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔

۳۸۳۔مکتوب گرامی بنام
ڈاکٹر راجندر پرشاد صدر جمہوریہ ہند

بحضور جناب فیض مآب صدر جمہوریہ ہند۔دام اقبالکم

بعد از آداب عرض ہے کہ اگر چہ اب تک مجھ کو باقاعدہ کوئی اطلاع نہ دی گئی۔مگر اخباروں میں شائع شدہ اطلاعات سے معلوم ہوا کہ جناب نے پدم بھوشن نمبر ۲ کے تمغہ سے بنا بر صدارت جمعیۃ علماء ہند اور خدمات علمیہ دارالعلوم دیوبند اور جدوجہد آزادی وطن میری افزائی فرمائی ہے (اگر واقعہ صحیح ہے تو) میں آپ کی اس قدردانی اور عزت افزائی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوا عرض رساں ہوں کہ چونکہ ایسا تمغہ میرے نزدیک پبلک کی نگاہوں میں بے لوث آزاد خادمان ملک وملت کی آزادئ رائے اور اظہار حق کو مجروح کرتا اور قومی حکومت کی صحیح اور سچی رہنمائی کیلئے ایک قسم کی

رکاوٹ ہے۔ اور چونکہ یہ امر میرے اسلاف کرام مرحومین کے طریقے اور وضع کے خلاف بھی ہے۔ اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ بصد شکریہ اس تمغہ کو واپس کردوں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۳۸، ۲۷ ستمبر ۱۹۵۴ء)

۴۸۴۔ یوپی میں زمیندارہ کے خاتمہ کی ابتداء ۱۹۱۲ء سے

عرصہ دراز کے بعد والا نامہ باعث سرفرازی ہوا۔ دل شکن مضمون نے جگر کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے۔ مگر اس میں آپ بھی بے قصور نہیں ہیں۔ یوپی میں اس کی ابتداء انگریزی زمانہ ۱۹۱۲ء یا اس سے پہلے سے ہوئی ہے، جب سے کہ موروثیت کے قانون کی بنیاد ڈالی گئی۔ پہلے دس برس کا شتکار کو حق موروثیت دیا گیا اور عرصہ تک چلتا رہا۔ دور بین زمیندار اسی وقت سمجھ گیا تھا کہ زمیندار کی خیر نہیں ہے۔ ضرورت ہے کہ زمینوں کی خود کاشت ہو، مگر غافل خواب خرگوش میں مبتلا رہے۔ غالباً ۱۹۲۶ء میں قانون کو آگے بڑھایا گیا۔ اور ایک برس تک کے کاشتکار کو حق موروثیت دیا گیا۔ اس قانون نے زمینداروں کو مفلوج بنادیا تھا۔ اس وقت بہت سے زمینداروں کو تنبہ ہوا۔ فارم بنانے، سیر قائم کرنے، پرانے کاشتکاروں کو بے دخل کرنے کا عمل زیادہ تر جاری کیا گیا۔ مگر عام زمیندار اس وقت بھی حسب عادت غافل ہی رہا۔ زمانہ نے آگے قدم بڑھایا اور زمیندارہ کے بالکل مٹانے کی تحریک شروع ہوگئی۔ اس وقت ضروری تھا کہ لوگ چونکیں اور اس مہلت سے نفع اٹھائیں۔ اس وقت تمام زمین کو خود کاشت یا سیر کرلینے کا موقع ملا تھا مگر افسوس آپ نے کچھ نہ کیا اور مخمور غفلات ہی رہے۔ اب جب کہ قانون پاس ہوکر معمول بہ اور نافذ بھی ہوگیا، تب آپ کی آنکھ کھلی۔ ایسے غافل اور مخمور کی حالت پر جس قدر بھی آنسو بہایا جائے کم ہے۔ آسام، بنگال، بہار، مدراس وغیرہ میں انگریز پہلے سے یہی کر چکا تھا۔ لارڈ ڈلہوزی اور بہت سے انگریزوں کی یہی پالیسی تھی۔ خوش قسمتی سے یوپی اور پنجاب وغیرہ بچ گئے تھے۔ موجودہ حکومت نے اس

کی تکمیل کی۔

بہرحال اگر آپ غفلت نہ کرتے تو یہ دلخراش صورت پیش نہ آتی۔ میں اس معاملہ میں کر ہی کیا سکتا ہوں۔ میرا تعلق ارباب حکومت سے تقریباً بالکل ہی منقطع ہے۔ نہ میں ان کے پاس جاتا ہوں۔ اور نہ وہ مجھ کو پوچھتے ہیں۔

؎ میری ان کی رسم الفت مٹ گئی
مدتیں گذریں زمانہ ہوگیا

میں آپ کے والا نامہ کو مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کے پاس بھیج رہا ہوں اگر ان سے کچھ ہو سکے گا تو کریں گے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۵۴)

۴۸۵۔ مہمان خانہ میں جماعت سے نماز پڑھنا

مرض میں اگر چہ تخفیف ہے مگر روزانہ تکلیف ہوتی رہتی ہے۔ تھوڑے سے چلنے اور حرکت کرنے پر سانس اکھڑ جاتا ہے۔ مسجد میں بغیر سہارے کے نہیں جا سکتا۔ حکیم نے مسجد میں جانے سے روک دیا ہے۔ مہمان خانہ ہی میں جماعت سے نماز پڑھتا ہوں۔ تدریس کی اجازت نہیں ہے۔ دعاء کا محتاج ہوں۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص۲۵۷)

۴۸۶۔ مولانا محمد میاں صاحب کی مدرسہ شاہی کی تدریس اور ۱۹۳۶ء کے سیاسی بحران کا دور

حاشیہ مکتوب نمبر۹۹: یہ گرامی نامہ ۱۹۳۶ء کا ہے جو سیاسی بحران کا دور تھا۔ اور یہ ناکارہ حضرت مدنی قدس سرہ کا ادنی غلام ہونے کی حیثیت سے حدود مرادآباد میں سیاسی محاذ پر بھی پیش پیش تھا اور مدرسہ شاہی کے ساتھ سیاسی مصروفیت ''دوگونہ رنج عذاب است جان مجنوں را''۔

سیاسی جنون اسباق مدرسہ کے فرائض کی ادائیگی میں بسا اوقات حارج ہو جاتا تھا جو نہایت مخلص کرم فرما حضرت مولانا عبدالحق صاحب مہتمم مدرسہ شاہی مراد آباد کیلئے بجا طور پر وجہ شکایت بنا کرتا تھا۔ یہ والا نامہ اسی اختلافی کیفیت کا آئینہ دار ہے۔

حضرت قدس سرہ خود بھی دارالعلوم دیوبند میں اسی قسم کی کشاکش میں مبتلا رہا کرتے تھے۔ مگر بایں ہمہ حضرات نے اپنے خادم کی حمایت نہیں فرمائی۔ بلکہ اس کے خلاف فیصلہ صادر فرمایا۔ کیونکہ تقاضائے دیانت یہی تھا کہ سیاسی جنون کی وجہ سے مدرسہ کی مفوضہ خدمات میں خلل نہیں آنا چاہیئے، اگر مدرسہ کا وقت صرف ہو تو اس کا معاوضہ نہ لیا جائے بلکہ اپنی تنخواہ کٹوادی جائے۔ احقر نے بظاہر یہ راستہ اختیار کیا۔ تنخواہیں وضع کرائیں۔

مگر مالک یوم الدین علیم بذات الصدور ہی فیصلہ کرسکتا کہ یہ ناکارہ دیانتداری کی اس نمائش میں کہاں تک کامیاب رہا۔ یہاں تقاضائے احسان شناسی یہ بھی ہے کہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدنی کی مخلصانہ ہمدردیوں کا اعتراف کیا جائے۔ موصوف بہ تقاضائے دیانت معاملات مدرسہ میں گرفت فرمایا کرتے تھے۔ مگر ہمدرد بھی اتنے بڑے تھے کہ جب بھی گرفتاری اور قید و بند کی نوبت آئی تو موصوف نے احقر اور جملہ گرفتار ہونے والے مدرسین کے مفوضہ کام باقی مدرسین میں تقسیم کر دیئے۔ کچھ اسباق خود اپنے ذمہ لے لئے اور گرفتار ہونے والے مدرسین کی تنخواہیں پوری پوری انکے اہل وعیال کو عطاء فرماتے رہے۔ (مولانا محمد میاں (صاحب) دیوبندیؒ)

مکتوب نمبر ۹۹

والا نامہ باعث سرفرازی ہوا۔ مجھ کو آپ سے کوئی رنجش یا غصہ نہیں ہے۔ مگر کوتاہیوں پر چند وجوہ سے اعتراض ضرور ہے۔

(۱) مولانا عبدالحق صاحب مدنی بحیثیت مہتمم موردالزام طلبہ واہل شہر ہیں۔ لوگ ان کو بدنام کرتے ہیں۔ نیز عنداللہ وہ ان مراعات کی وجہ سے اپنے آپکو موردمواخذہ شمار کرتے ہیں۔ اگر اوقات مدرسہ میں کوتاہی ہوتی ہے تو لوگوں کیلئے محل گرفت ہوسکتا ہے۔ خارج میں اسباق اگر نہ ہوں تو اعتراض نہیں ہوگا۔ اس لئے کیوں نہ ابتداء ہی سے ایسا انتظام کیا جائے کہ کسی کوشکوہ کا موقع ہاتھ نہ آئے۔ اگر پہلے گھنٹہ میں آپ نہیں آسکتے، تو ابتداء ہی سے اس کو فارغ رکھئے۔ یا اوقات درس کو ساڑھے چھ کے بجائے ساڑھے سات سے رکھئے۔

(۲) جو مشاغل رکھے جائیں۔ آپس کے اتفاق سے رکھے جائیں، تاکہ شکایتیں نہ پیدا ہوں۔ اس کے بغیر کام نہ چلا ہے، نہ چل سکتا ہے۔

(۳) مولانا عبدالحق صاحب کو اگر شکایت اور رنجش آئے تو اس کے ازالہ کی کوشش کی جائے۔ آپ سب حضرات نے اتفاق سے بضرورت مدرسہ جب ان کو مہتمم بنایا ہے۔ اوران کے اہتمام سے مدرسہ میں ترقیات کی صورتیں پیدا ہوئی ہیں تو کیوں نہ ان کی ناز برداری کی جائے اگر وہ ناحق بات کہتے ہوں تو کیوں نہ اس کو قبول کیجئے۔ مزید تفصیل میں حاضر ہوکر عرض کرونگا۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۲ ص ۴۷-۲۴۸/ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۳ء)

۴۸۷۔ قاری عبداللہ صاحب مدرس تجوید مدرسہ شاہی کی تعزیت

حاشیہ مکتوب نمبر ۱۰۱:۔ حضرت مولانا قاری عبداللہ صاحب مدرس تجوید جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد، حضرت قاری عبدالرحمٰن صاحب مکیؒ کے ممتاز تلامذہ میں سے تھے۔ فن قراءت کے بہترین ماہر استاذ مرحوم آپ کو فخر القراء کہا کرتے تھے۔ درس وتدریس کے ساتھ سیاسی دلچسپی بھی بہت رکھتے تھے۔ بہت بڑے مدبر، صاحب

علم وبصیرت تھے۔تحریک آزادی میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔اگست ۱۹۴۲ء میں مرادآباد جیل میں تقریباً ۸ مہینہ رہے، رہا ہوکر پھر اپنے کام میں مشغول ہوگئے۔ جولائی ۱۹۴۴ء میں مرادآباد میں کالرا کی وباء پھیلی۔قاری صاحب مرحوم کے اکلوتے جوان فرزند قاری محمد طیب صاحب، دولڑکیاں اور خود قاری صاحب مرحوم اس میں مبتلا ہوکر دودن میں وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اب ملاحظہ فرمائیں مکتوب نمبر ۱۰۱

قاری عبداللہ صاحب مرحوم اوران کے صاحبزادیوں کی وفات کے سانحہ عظیمہ سے بہت صدمہ ہوا۔اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں خصوصی مقام عطا فرمائے اور پسماندوں کو صبر جمیل اور اجر جزیل سے نوازے تقادیر الٰہیہ میں کیا چارہ ہے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔ان کی اہلیہ محترمہ اوران کی صاحبزادیوں کو صبر جمیل تاکید کردیجئے۔اور سلام کہہ دیجئے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۲۷۶)

۴۸۸۔والدین کا سایہ ظل رحمانی ہوتا ہے

والدہ محترمہ کی وفات کی خبر سے صدمہ ہوا۔اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ اگرچہ مرحومہ نہایت ضعیف العمر اور ناتواں ہوگئی تھیں اور عمر طبعی سے تجاوز کرگئی تھیں، مگر والدین کا سایہ ظل رحمانی ہوتا ہے ان کے وجود سے اولاد کو نہایت اطمینان اور سکون رہتا ہے۔خصوصًا سعید اور سمجھدار اولاد کے لئے تو ان کا وجود نعم عظمیٰ میں سے ہوتا ہے۔مگر ہم کو صبر جمیل کے سوا کوئی چارہ نہیں، اسی کا کے لئے تو ان کا وجود نعم عظمیٰ میں سے ہوتا ہے۔مگر ہم کو صبر جمیل کے سوا کوئی چارہ نہیں، اس کا ہم کو حکم ہے اور اسی پر رضوان خداوندی کا وعدہ ہے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۲۷۷)

۴۸۹۔ مسلمانانِ ہند کیلئے ۳۸ نکاتی پروگرام

حاشیہ مکتوب نمبر ۱۰۵: حضرت شیخ الاسلامؒ کا یہ والا نامہ مسلمانانِ ہند کیلئے ۳۸، نکاتی پروگرام آج سے تقریباً ۶۶، ۶۷ سال قبل تحریک خلافت کے زمانہ میں قلمبند ہوئے ہیں۔ یہ اپنے اندر جو معنویت رکھتے ہیں، وہ محتاج تشریح نہیں ہیں۔ اگر مسلمانوں نے اس کے اوپر عمل کیا ہوتا تو آج نہ بے راہ روی ہوتی۔ اور نہ انارکی ہوتی۔ مسلمانوں کی طاقت منظم ہوتی ان کا مذہب محفوظ ہوتا۔ ان کی تہذیب کی ناروا قطع و برید نہ ہوتی۔ ان کی مساجد محفوظ رہتیں۔ وہ ایک بھاری بھرکم اقلیت میں رہتے ہوئے اپنا خصوصی مقام رکھتے۔ صرف اسی ایک والا نامہ سے حضرت قدس سرہ کے تأثرات مذہبی اور غیرت دینی کا اچھی طرح سراغ مل رہا ہے۔ اس والا نامہ کو بار بار پڑھئے اور انصاف سے کام لیجئے۔ آج بھی اس دستور کے اندر وہ سب کچھ موجود ہے جو لٹی ہوئی قوم اور منتشر و پراگندہ جماعت کو طاقت بخشنے والا اور تریاق سے بڑھ کر کارآمد نسخہ موجود ہے۔ آج بھی حضرت قدس سرہ کی روح بے چین ہو کر قوم کو یہ پیغام دے رہی ہے۔

بارہا نالید وگفت اے قوم مابیدار شو
حصہ خود از حریفاں گیروگرم کارشو

مکتوب نمبر ۱۰۵

بنام مولانا خلیل احمد صاحب استاذ مدرسہ شاہی۔ محترم المقام زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

والا نامہ مورخہ ۲۷ ذی الحجہ ۱۹۴۴ء محرم میں باعث سرفرازی ہوا تھا۔ مگر بوجہ کثرت مشاغل غلبہ تکاسل ارسال عرائض سے معذور رہا۔ امیدوار معافی ہوں۔

قواعد و مقاصد تنظیم مسلم

الف:۔ مسلمانوں کی ہر قسم کی کمزوریاں اور انتشار ان کی ترقی سے مانع ہی نہیں

ہے بلکہ ان کو ایک ایسے میدان کی طرف دھکیل رہی ہے جس میں سوائے ہلاکت کے اور دوسری کوئی صورت نہیں ہے۔ دوسری قومیں نہایت تیزی سے ترقی کے ہر میدان میں آگے بڑھ رہی ہیں۔ بلکہ مسلمانوں کیلئے ہر قسم کی خلاف کوشش کرتی ہوئی سدراہ ہیں۔ ان کی ترقی تو درکنار ان کی ہستی بھی ناگوار ہے۔ آزادئ ہند جو مذہبی فریضہ بھی ہے، بغیر ان انتشاروں اور کمزوریوں کے دور ہونے کے ممکن الحصول نہیں۔ اور اگر ممکن بھی ہو اور حصول کی نوبت بھی آجائے، تو مفید نہیں۔ اس لئے حسب ذیل دفعات کے ساتھ تنظیم کی بہت زیادہ اور فوری ضرورت ہے۔

(۱) محلہ وار یا قوم وار نماز کی تنظیم کی جائے۔

الف:۔ ہر محلہ یا ہر قوم میں حسب ضرورت تین تین یا چار چار افراد کو نمازی بنانے کے ذمہ دار ہوں۔ بے نمازیوں کو سمجھا بجھا کر نمازی بنائیں۔ اور جو لوگ نماز نہیں جانتے ان کو نماز سکھلائیں۔

ب:۔ خوب کوشش کی جائے کہ قوم یا محلہ کا کوئی بالغ آدمی خواہ مرد ہو یا عورت' بے نمازی نہ رہے۔

ج:۔ اس معاملہ میں تمام قوم یا تمام اہل محلہ اتفاق رائے سے کام کریں۔

(۲) شریعت کی ہدایت کے مطابق مردوں کو جماعت کا پابند بنایا جائے۔

(۳) مساجد کی تعمیر اور اصلاح ومرمت کی جائے۔ نیز ان کو پوری طرح آباد کیا جائے۔

(۴) ہر محلہ یا قوم میں ایک نقشہ ترتیب دیا جائے جس میں مسلمان گھروں، افراد، نمازی، بے نمازی، خواندہ، ناخواندہ، بے کار اور کام کرنے والے لوگوں کا اندراج ہو۔

(ب) انجمن شعبہ والنظیر ان

مسلمانوں کی جان ومال اور عزت وآبرو کی حفاظت کیلئے ہر قوم اور ہر محلہ میں

ایسے نوجوان کی باقاعدہ منظم جماعت ہونی چاہئے جو کہ ہر طرح اور دیگر قومی خدمات کو باقاعدہ انجام دے سکے۔ چونکہ ہمسایہ قومیں بہت زیادہ جتھا بندی کر رہی ہیں۔ اور مسلمانوں پر چھیڑ چھاڑ کرتی ہوئی حملہ آور ہو رہی ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کی یہ تنظیم اور زیادہ ضروری ہے۔ امن قائم رکھنا، جان و مال کا محفوظ رکھنا اور دیگر قومی ضرورتوں کو خوش اسلوبی سے انجام دینا ان کا فرض منصبی ہوگا۔ اس لئے حسب دفعات ذیل پر عمل درآمد کی فوری ضرورت ہے:۔

۱:۔ فنون سپہ گری سے واقف اور قوت والے لوگ اس جماعت میں کثرت سے داخل ہوں جن کا اصل مقصد اسلام کی حفاظت ہو۔

۲:۔ یہ سب لوگ عہد کریں کہ ہم اسلام کے دل سے حامی اور مددگار رہیں گے۔ اور حسب طاقت مسلمانوں کی خدمت اخلاص کے ساتھ کریں گے۔

۳:۔ ان کی جماعتیں محلہ وار یا قوم وار ترتیب دی جائیں۔

۴:۔ ہر محلہ یا قوم کی جماعت کا ایک شخص سردار منتخب کیا جائے۔ جس کو جمعدار کا لقب دیا جائے۔

۵:۔ والنٹیر عہد کرے کہ میں اپنے سردار کا فرماں بردار اور مطیع رہوں گا۔ جب تک وہ کسی گناہ کے کام یا قومی مفاد کے خلاف کام کا حکم نہ دے۔

۶:۔ ہر محلہ اور ہر قوم کے جمعدار کی اطاعت کرتے ہوئے شہر میں اگر کسی دوسری جگہ ضرورت پڑ جائے تو وہاں بھی ہر قسم کی مدد کر لے۔

۷:۔ قومی جلسوں اور جلوسوں میں بھی حسب ضرورت حصہ لیں۔

۸:۔ اگر کسی طرف کوئی جھگڑا ہو جائے تو حتی الوسع کوشش کریں کہ دفع ہو جائے۔ اور صلح و آشتی قائم ہو جائے۔

۹:۔ اگر جھگڑا دفع کرنے کی کوشش نفع نہ دے اور دوسری ہمسایہ قوم حملہ کر دے تو پوری طاقت کے ساتھ مدافعت کریں۔ اور کسی طرح کی کوتاہی روا نہ رکھیں۔

۱۰:۔ مسلمانوں کو بے جا اشتعال اور نا جائز جوش سے باز رکھیں۔

۱۱:۔ خود بھی اور دیگر مسلمانوں کو بھی ہجوم اور جھگڑے کی ابتداء سے حتی الوسع روکیں۔

۱۲:۔ تمام شہروں کے جمعداروں کا ایک سردار بنایا جائے جس کا لقب کپتان رکھا جائے۔ تمام والنٹیر اس کی اطاعت کریں۔

۱۳:۔ یہ کپتان حسب ہدایت ناظم خلافت کمیٹی جملہ کاروائی کرے۔

۱۴:۔ جملہ والنٹیر ان کا باقاعدہ علیحدہ دفتر ہو جس کے مصارف کیلئے چندہ رکنیت سے کاروائی کی جائے۔

قواعد وقوانین دربارہ شعبہ اصلاح مصارف

چونکہ ہندوستان میں عام طور سے مسلمان شادی اور غمی وغیرہ کی طاقت سے زائد مراسم کی بنا پر روز افزوں افلاس میں مبتلا ہوتا جارہا ہے اور اسی وجہ سے ان کی جائدادیں نکلتی جارہی ہیں اور قرض کا بار گراں برابر اس پر بڑھتا جارہا ہے۔ پنجاب کے مسلمان وہاں کے ہندوؤں کے بہتر ۷۲ کروڑ روپے کے مقروض ہیں۔ مسلمانوں میں بہت زیادہ مرد اور عورتین اسی کثرت مصارف کی وجہ سے کنوارے پڑے ہوئے ہیں جن کی وجہ سے قومی نسل کی ترقی مناسب طور پر نہیں ہو رہی ہے۔ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بیماریوں اور بداخلاقیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

۱۹۱۲ء کی رپورٹ میں مسلمان مردوں میں ۵۳ فیصدی کنوارے دکھلائے گئے ہیں۔ جبکہ ہندو مرد ۴۷ فیصدی کنوارے ہیں۔ اور مسلمان عورتیں ۳۸ فیصدی کنواری دکھلائی گئی ہیں۔ جبکہ ہندو عورتیں ۳۱ فیصدی کنواری ہیں۔ بیوہ عورتوں کی تعداد بھی مسلمانوں میں خاصی ہے۔ یعنی ۱۵ فیصدی عورتیں بیوہ ہیں۔ ہندوؤں میں پندرہ میں ۱۹ فیصدی عورتیں بیوہ ہیں مسلمان مرد متاہل ہندوؤں سے کم ہیں۔ ہندو ۴۷ فیصد متاہل ہیں۔ اور ہندو عورتیں ۸۰ فیصدی متاہل ہیں۔

شادی اور غمی کے بے جا مصارف نے مسلمانوں کو بہت زیادہ نقصانات

پہونچائے ہیں۔اس لئے خاص طور پر مسلمانوں کواپنی باقی ماندہ جائداد کے تحفظ کیلئے اوراپنی نسل کو بڑھانے کیلئے اپنی شادی اورغمی کے مصارف کی طرف پوری قوت کے ساتھ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔لہذا حسب ذیل دفعات فوری اصلاح کیلئے تجویز کی جاتی ہیں جس کی بنیاد یہ ہے کہ ہر خاندان میں شادی اورغمی کے مصارف ایسے ہونے چاہئیں کہ جس کو خاندان کا ہر غریب آدمی بلاقرض پورا کر سکے۔

(۱) لڑکے اورلڑکیوں کا بالغ ہونے کے بعد جلد سے جلد نکاح کردیا جائے

(۲) شادی اگر شہر میں ہوتو بارات کو کھانا نہ کھلایا جائے

(۳) شہر کی بارات میں نکاح کے بعد صرف چھوہارے تقسیم کئے جائیں

(۴) اگر بارات شہر کے باہر سے آئے تو اس میں پندرہ آدمی سے زائد نہ ہوں

(۵) بارات میں ہاتھی نہ لایا جائے

(۶) بارات میں پالکی نہ لائی جائے اوراگر ضروری ہوتو صرف نوشہ کیلئے ہو

(۷) گھوڑے بھی نہ لائے جائیں۔اگر ضرورت ہوتو صرف نوشہ کیلئے

(۸) یکہ،گاڑیاں،موٹر وغیرہ ضرورت سے زائد ہرگز نہ ہوں

(۹) بارات میں ڈھول تاشہ وغیرہ باجے ایک قلم بند کردیئے جائیں

(۱۰) خدام شاگرد پیشہ سات عدد سے زائد نہ ہوں

(۱۱) آتش بازی ناچ وغیرہ ناجائز امور سے کلی پرہیز کیا جائے

(۱۲) بارات کو کھانا نہایت سادہ اورکم خرچ کھلایا جائے۔صرف گوشت روٹی یا صرف پلاؤ پر اکتفاء کیا جائے۔

(۱۳) ۲۴ گھنٹہ سے زیادہ بارات کو نہ ٹھہرایا جائے

(۱۴) برادری کو کھانا دینا اورتمام محلہ اورشہر میں تقسیم کرنا بند کردیا جائے

(۱۵) خاص اعزہ واحباب جو شادی میں اعانت کررہے ہیں ان کو گھر پر کھانا کھلادیا جائے۔

(۱۶) عورتوں کا زیادہ مجمع نہ کیا جائے۔ صرف خاص خاص اور زیادہ تر قریبی عورتیں ہی بلائی جائیں۔

(۱۷) عورتوں کیلئے بھی نہایت سادہ کھانا تیار کیا جائے

(۱۸) رت جگا، بھتوانی، گلگلوں، بروں وغیرہ کی رسوم بالکل بند کردی جائیں۔

(۱۹) ڈومنیوں کا گانا، عورتوں کو جمع کرنا وغیرہ بالکل روک دیا جائے

(۲۰) جوڑے صرف دولہن کے واسطے تیار کئے جائیں۔ دولہن کے دوسرے رشتہ داروں کے جوڑے بالکل بند کردیئے جائیں۔

(۲۱) دولہن کے جوڑے خواہ کتنے ہی ہوں، پچاس روپے سے زائد کے ہرگز نہ ہوں

(۲۲) دولہے کا جوڑا دس روپے سے زائد کا نہ ہو، دولہا دوسرے رشتہ دار کیلئے جوڑے بالکل نہ ہوں۔

(۲۳) میوہ، بری شکر وغیرہ بالکل ترک کردی جائیں

(۲۴) لڑکے والا زیور تیس روپے سے زائد کا نہ ہو

(۲۵) لڑکی والا بھی تیس روپے سے زائد کا زیور نہ دے

(۲۶) زیور، جوڑے اور جہیز وغیرہ کا عورتوں اور مردوں کو دکھلانا بلکل بند کردیا جائے

(۲۷) جہیز میں صرف ضروری چیزیں دی جائیں۔ جن کی قیمت تیس روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔

(۲۹) نیوتہ کی رسم بند کی دی جائے

(۳۰) حتی الوسع مہر کو فاطمی رکھا جائے۔ اور اگر یہ نہ ہوسکے تو جہاں تک ممکن ہو کم کیا جائے۔

(۳۱) پرجوں مثلاً دھوبی، بڑھی وغیرہ کے حقوق حسب عادت شرع کے موافق

دیئے جائیں۔

(۳۲) دیہاتیوں کے حقوق موقوف کردیئے جائیں

(۳۳) عیدی، شبراتی، ساونی، جڑاول وغیرہ موقوف کردیئے جائیں

(۳۴) گونہ کی رسم کو بند کردیا جائے

(۳۵) چوتھی کھیلنا اور اس کی دیگر خرافات کو موقوف کردیا جائے

(۳۶) منگنا نہایت سادگی سے کیا جائے۔ اس کیلئے کسی قسم کے خاص مصارف نہ کئے جائیں

(۳۷) غیر رسمی طور پر ہر شخص کو اختیار ہے کہ جو چاہے اور جس قدر چاہے اپنی اولاد اور داماد کو دے۔

(۳۸) مناسب ہوگا کہ اصحاب استطاعت اپنی اولاد اور داماد کیلئے کوئی جائداد خریدیں یا کوئی تجارت کرادیں۔

ختنہ اور عقیقہ وغیرہ کی رسمیں

(۱) عقیقہ ساتویں دن سنت کے مطابق کردیا جائے۔ بچے کے بال منڈائے جائیں۔ بالوں کی مقدار میں چاندی تول کر خیرات کردی جائے عمدہ اسلامی نام تجویز کیا جائے۔ لڑکی کیلئے ایک بکرا اور لڑکے کیلئے دو بکرے ذبح کئے جائیں، بشرطیکہ استطاعت ہو۔ یا تو گوشت تقسیم کردیا جائے۔ اگر دعوت کریں تو خاص خاص اعزہ اور احباب کی جن کی تعداد پندرہ سے زائد نہ ہو۔

(۲) کرتہ، ٹوپی بند کردی جائے۔

(۳) ننہال وغیرہ سے جوڑے وغیرہ کی رسم بند کردی جائے۔

(۴) ختنہ شریعت کے مطابق نہایت سادہ طریقہ سے کیا جائے۔

(۵) اگر ممکن ہو تو ختنہ بھی عقیقہ کے ساتھ ہی ساتویں دن کرادیا جائے۔ اگر ایسا نہ ہوسکے تو جلد سے جلد چھوٹی ہی عمر میں کرایا جائے۔

(۶) ختنہ کے وقت میں بہتر ہے کہ کوئی رسم اور اجتماع نہ کیا جائے اور اگر ایسا کیا جائے۔ تو پندرہ افراد سے زیادہ نہ ہوں۔

(۷) موت میں تجہیز و تکفین کے تمام مصارف شریعت کے موافق مختصر ہوں۔

(۸) اگر ایصال ثواب کیلئے وصیت ہو تو شریعت کے موافق تہائی مال میں سے مصارف عمل میں لائے جائیں۔

(۹) اگر ایصال ثواب کی وصیت تہائی مال سے نہ پوری ہوتی ہو اور ورثاء سب کے سب بالغ ہوں تو ان کی اجازت سے پوری کی جاسکتی ہے۔

(۱۰) اگر ورثاء تہائی مال سے زائد خرچ کرنے کی اجازت نہ دیں یا ان میں کوئی وارث نابالغ ہو تو تہائی سے زائد ہرگز نہ خرچ کیا جائے،

(۱۱) ایصال ثواب میں محتاج اور مستحق خیرات افراد ہی بلائے جائیں۔ صاحب ثروت احباب و اقارب کیلئے یہ کھانا جائز نہیں۔

(۱۲) ایصال ثواب کے مصارف کو جہاں تک ممکن ہو خفیہ طریقہ سے عمل میں لایا جائے۔

قواعد انجمن

(۱) اس انجمن کی انتظامیہ کمیٹی کو اختیار ہوگا کہ مذکورہ نمبروں میں اتفاق رائے سے مقامی احوال کے مطابق تغیر و تبدل کر سکتے ہیں۔

(۲) اس انجمن کے بھی صدر، سکریٹری وغیرہ عہدیدار منتخب کئے جائیں گے۔

(۳) ہر ممبر کو دفتر کی ضروریات اور دیکھ بھال کیلئے چار سال دینا ہوگا۔

جناب عالی! اس وقت بہت زیادہ بیداری کی ضرورت ہے۔ دوسری قومیں اپنی کثرت، اپنے مال، اپنے علم، اپنی زمینداری، اپنی تجارت اور اپنے عہدوں کے گھمنڈ پر تلی ہوئی ہیں کہ جس طرح بھی ہو مسلمانوں کی ہستی کو پامال کر ڈالو۔ ان کو کوئی تفوق دینا تو در کنار ان کی آواز بھی اس ملک میں باقی نہ رہ جائے۔ ادھر مسلمان اپنی نااتفاقی،

افلاس، بیکاری، جہالت، بے شعوری، کم شماری وغیرہ کی وجہ سے دبتے جارہے ہیں۔ کچھ لوگوں کو سمجھا کر اس لئے کھڑا کیا گیا ہے تاکہ ہندو مسلم اتفاق کا جنازہ نکل جائے۔ اب وہ مخالف کے پلیٹ فارم پر آگئے ہیں۔ اور جہالت و بزدلی کی وجہ سے ہندوستان کے اصلی دشمن کو بھول گئے۔ اور مسلمانوں پر حملہ آور ہو گئے۔ وہ وہ پروپیگنڈے موجود ہیں کہ جن سے عہدہ برآ ہونا مشکل ہے۔ اگر مسلمانوں نے اپنی تنظیم نہ کرلی اور بہت بیداری کا ثبوت نہ دیا تو مستقبل نہایت تاریک ہوگا۔ اسلئے بہت زیادہ ضرورت ہے کہ ہم اپنے اوقات میں سے روزانہ کچھ حصہ اس میں پوری تندہی کے ساتھ صرف کردیں۔ ورنہ جو صورت حال ہے اس میں مسلمان شودر قوموں سے بھی زیادہ گر جائیں گے اور ان پر ایسے وحشیانہ مظالم ہوں گے جن کی نظیر دنیا میں نہ ملے گی۔ شخصی عزت اور مالداری اس وقت کام نہ آئے گی۔ قوم کا گرجانا شخصی عزت کو نہیں سنبھال سکتا۔ ہمارے معزز اور سربرآوردہ حضرات تو احساس سے عاری ہیں۔ نفسی نفسی میں مبتلا ہیں، ان کو چھوڑ کر قوم اور خاندان کے ہر فرد کو جگانا چاہئے۔ ان میں باقاعدہ کمیٹیاں قائم کرنی چاہئے۔ تجارت تعلیم، سپہ گری، وغیرہ قائم کرتے ہوئے جہالت، نا اتفاقی، فضول خرچی اور مقدمہ بازی سے ان کو بچانا چاہئے۔ پوری کوشش کر کے دینی جذبات اور اعمال کو کمال تک پہونچانا چاہئے۔ یہ عوام اسلام کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر یہ بیدار اور منظم ہو گئے تو پھر کوئی ہمیں آنکھیں اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا۔ ان کے غیر منظم ہونے کی وجہ سے دشمن نفع اٹھاتا ہے۔ ان میں بھیس بدل کر آتا ہے۔ شورش اور اشتعال پیدا کرتا ہے۔ خود غیر قوموں پر حملہ کرتا ہے ور جب لڑائی شروع ہو جاتی ہے تو چپکے سے نو دو گیارہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے بہت زیادہ بیداری اور پھونک پھونک کر قدم رکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر میں ملازمت کی وجہ سے مجبور نہ ہوتا تو پورے صوبہ میں تنظیمی اسکیم جاری کراتا۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج ۴ ص ۲۹۳، ۱۷/ اگست ۱۹۲۶ء)

خلافت آفس سلہٹ

۴۹۰۔ چچازاد بڑے بھائی کی وفات پر اظہار تعزیت

مکتوبات نمبر ۱۰۶: جناب سید محمد بشیر الدین صاحب الہداد پور ٹانڈہ ضلع فیض اباد کے نام

مخدومی و مکرمی! جناب بھائی صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف۔

آپ کا والا نامہ ملا۔ جس میں بھائی محمد ظہیر صاحب مرحوم کی وفات کی خبر وحشت اثر درج تھی۔ اس کو معلوم کر کے بہت صدمہ ہوا۔ اگر چہ مرحوم نے بفضلہ تعالیٰ بڑی عمر پائی تھی اور عمر طبعی سے تجاوز کر گئے تھے مگر خاندان میں سب سے بڑے وہی تھے۔ ہم سبھوں پر ان کا سایہ عظیم الشان نعمت تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمتوں سے اور مغفرتوں سے نواز دے۔ آمین۔ میں انشاء اللہ ۱۲ فروری کو یہاں سے روانہ ہو کر ۱۳ فروری کی شام یعنی رات کے ساڑھے بارہ (12½) پنجاب اکسپریس میں اکبر پور پہونچوں گا۔ بھاوج صاحبہ (یعنی خوشدامن صاحبہ) ساتھ ہوں گی۔ اس لئے آپ اسٹیشن پر ایک موٹر کار کا انتظام رکھیں۔ دعوت صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج ۴ ص ۲۹۵)

۴۹۱۔ حضرت شیخ الاسلام رحؒ کا ذوق باغبانی

نوٹ:۔ حضرت قدس سرہ کی گل بوٹوں سے دلچسپی کا صحیح اندازہ کرنا ہو تو آج بھی دیوبند اور ٹانڈہ کی خانقاہ کو دیکھا جا سکتا ہے کہ کتنے درخت اور کس کس جگہ سے آئے ہوئے ہیں اور کیسے کیسے دلفریب اور روح پرور پھول ہیں کہ سارا محلّہ معطر اور پوری سرزمین خانقاہ مدنی چمنستان بنی ہوئی ہے۔ راقم الحروف نے خود دیکھا ہے کہ حضرت ان پھولوں کے درختوں کو خود اپنے ہاتھوں سے نصب فرماتے اور گوڑتے تھے اور جب کوئی جاتا اور درختوں میں کوئی دلچسپی لیتا، تو حضرت قدس سرہ اس کو مختلف قسم کے

پھول لاکر دیتے اور فرماتے کہ بتاؤ یہ پھول کس کے ہیں؟۔ایک مرتبہ ناچیز (یعنی مرتب مکتوبات) کو اندر سے کئی پھول لاکر عنایت فرمائے۔جو حسین بھی تھے اور خوشبودار بھی اور فرمایا کہ بتاؤ یہ پھول کس کے ہیں؟ ناچیز حددرجہ گستاخ (مگر باادب) تھا۔بول دینے کا عادی تھا۔عرض کیا کہ درخت کے ہیں۔مسکرا کر فرمایا نام کیا ہیں؟ عرض کیا کہ ہم بھڑ بھڑ واوغیرہ سے زیادہ کا علم نہیں رکھتے۔بتائیں تو کیا بتائیں.....خود ہی فرمایا کہ یہ چمپا ہے۔یہ فلاں ہے یہ فلاں ہے،اور پھر درختوں اور پھولوں کے بارے میں اتنی معلومات کا اظہار فرمایا کہ جس کو سن کر حیرت ہوگئی۔آپ خود ان خطوط کی روشنی میں اس کا فیصلہ فرمائیں۔

مکتوب نمبر ۱۰۷

میں نے پودوں کا ایک پارسل روانہ کیا آپ اس کو ایجنسی کے آفس سے منگوالیں۔اب کی مرتبہ تمام درخت مٹی کے گملوں میں ہیں۔اسلئے امید ہے کہ محفوظ طریقہ سے پہونچیں گے۔ان میں مندرجہ ذیل درخت ہیں۔ان کو حسب ذیل جگھوں پر لگوادینا۔

(۱) سرو کا درخت ہے اس کو روش کے دکھن جانب اتنی دوری پر نصب کریں، جتنی دوری پر اتر جانب کا سرو کا درخت ہے۔

(۲) انار کا درخت ہے۔یہ انار بڑے پھول والا ہے اس میں پھل نہیں لگتا۔پھول بہت خوبصورت ہوتا ہے اس کو مردانہ مکان کے چبوترہ کے پچھمی کنارہ پر لگادیجئے۔اس کیاری میں موسمی پھولوں کی بیل لگائی گئی ہے۔

(۳،۴) چینی چمپا کے دو درخت دو گملوں میں ہیں ان میں سے ایک درخت اسی مردانہ مکان کے چبوترہ دکھن جانب والی کیاری کے پوربی کنارے کے قریب نصب کردیجئے۔اور دوسرا درخت زنانہ، مکان کے اتری کنارے پر کلچیں اور کامنی کے بیچ میں نصب کردیجئے۔جو کہ بیلے کے درختوں کے درمیان میں خالی جگہ پر واقع ہے۔

(۶،۵) یہ دو درخت دو گملوں میں چلمن چمپا کے ہیں ان میں سے ایک درخت زنانہ مکان کے اتری کنارے پر کامنی اور دروازہ کے درمیان پچھمی طرف نصب کردیجئے۔اور ایک درخت پوربی کنارہ گندہ راج جس کو اردو میں لونگ مشک اور انگریزی میں گاڈینیا کہتے ہیں۔کے پورب طرف خالی جگہ میں جہاں گلچین کی خشک شاخ تھی،نصب کردیجئے۔اور اس خشک شاخ کو اکھاڑ دیجئے۔اور اگر وہ زندہ ہوگئی تو اس کو زنانہ بیت الخلاء کے پچھمی جانب زنانہ دروازہ کی روش کے قریب نصب کردیجئے۔اور اگر ہڈی کی کھاد کا بورا جو کہ سورت سے بھیجا گیا ہے وہ پہونچ گیا ہے تو وہ بھی دیسی کھاد کے ساتھ ملا کر دیدیجئے۔

دوسرے مکتوب گرامی میں ارشاد فرماتے ہیں:

بابو الہام اللہ صاحب سے ملاقات ہوئی تھی۔وہ بعض مشغولیتوں کی وجہ سے الٰہ آباد نہیں جاسکے۔اسی سفر میں ٹانڈہ جانے والے تھے۔میں نے ان کو پانچ پودوں کیلئے کہہ دیا ہے۔اس کا پارسل تمہارے نام پہونچے گا۔اس میں ایک درخت گلاب خاص (آم) کا ہوگا۔اس کو اس جگہ نصب کردو جہاں پہلے آم کا درخت خشک ہوگیا تھا۔مگر یہ کام پہلے سے کر رکھو۔اس کا گڑھا تین فٹ گہرا اور بارہ گرہ چوڑا کھودو۔اس میں اگر اینٹ یا روڑا ہو تو اسے نکال دو۔اس کی مٹی میں ریت اور دیسی کھاد پرانی اور تھوڑی سی نیم کی کھاد ملا دو۔پھر درخت کو وہاں اس طرح نصب کرو کہ اس درخت کی جڑوں کا مٹی کا گولا بالکل ٹوٹنے نہ پائے۔اور یہ مٹی اس میں ڈالدو۔جب سردی تیز ہونے لگے تو آم کے تمام درختوں کو پھوس سے محفوظ کردو۔

چار درخت شربتی آڑو کے ہوں گے۔ان کو جنوبی دیوار کے قریب قریب کاغذی لیموؤں کی قطار میں اس دور پر جس پر لیمو نصب ہیں،لگادو۔ایک زنانہ بیت الخلاء سے پچھم کے قطعہ اور تین درخت پوربی حصہ میں۔آڑو کے درختوں کیلئے بھی گڑھا کھودنے کی مقدار اور مٹی میں وہی طریقہ کرو جو میں نے آم کیلئے لکھا ہے۔

تم نے گل مہندی کے درختوں کو اکھاڑنے کیلئے لکھا ہے،تو جو درخت سوکھنے والے ہوں یاان کا پھول ختم ہوگیا ہو،ان کو اکھاڑ دواور جو درخت عمدہ پھول والے ہیں ان کا بیج لے لو۔گیندے کی قسم کے جو پھول کے درخت ہیں۔ان میں بھی جو مناسب سمجھوکرو۔عنقریب سردی کے پھولوں کے بیج بھیجوں گا۔

دیمک کے دفعیہ کیلئے ایک تولہ فنائل ایک گھڑا پانی میں ملا کر درخت کے تھالوں میں دینا بہت مفید ہے۔جہاں تک دیمک ہواور کوئی درخت نہ ہو۔وہاں کھود کر بڑا کیڑا جو دیمک کا بادشاہ ہوتا ہے اس کو نکال کر ماردو تو دیمک وہاں سے خود بخود چلی جائے گی۔اس وقت سرمائی پھولوں کے بیج بھیج رہاہوں۔یہ مختلف قسم کے سرمائی پھولوں کے بیج ہیں۔مختلف مقامات پر ایک گز لمبے اور نصف گز چوڑے تختے بناؤ۔یہ تختے ان جگہوں پر بناؤ جہاں پر ایسے پھول کے درخت نہ ہوں جن کے پھول باقی ہوں۔یعنی گل مہندی وغیرہ یا ہمیشہ رہنے والے چھوٹے درخت ہوں۔ان کے گرد ایسے پھولوں کے بیج بودو۔

مکتوب نمبر ۱۱۴ میں تحریر فرماتے ہیں:

سہارنپور سے ایک اور پارسل جس میں چند قسم کے گلاب ہیں پہونچا ہوگا۔اس میں جو پودے گملوں میں ہوں وہ گملوں ہی میں رہنے دیں۔اور جو گملوں سے باہر ہوں ان کو کسی مناسب جگہ پر لگادیں۔

مکتوبات نمبر ۱۱۵ میں تحریر فرماتے ہیں:

سہارنپور سے دوٹوکرے پودوں کے روانہ کیئے گئے ہیں۔ان میں نو گملے ہیں، پانچ بڑے اور چار چھوٹے،دو بڑے پتوں والی چمپا کی پودیں ہیں۔ایک زنانہ چبوترے کے شمالی جانب جہاں چمپا کا درخت تھا۔لگے گا۔اس جگہ گڑھا گہرا کھودد یئے۔تاکہ یہ معلوم ہوکہ اس میں کوئی اینٹ یا ٹھیکرا تو نہیں ہے۔اگر مٹی میں ریت اور تھوڑی سی نیم کی کھلی ملا کر اس درخت کو نصب کردیجئے۔اور ایک درخت

جدید چبوترہ شرقیہ کے جنوب میں نصب کردیجئے۔اور دو بڑوں میں چینی چمپا کے دو پودے ہیں۔ان میں سے ایک جدید چبوترہ کے شمالی کونہ پر نصب کردیجئے۔اور دوسرے کو مکان کے کسی مناسب مقام پر، بہتر ہوگا کہ مردانہ بیت الخلاء کے کونے پر۔

ایک بڑا گملہ وہ ہے کہ جس میں سپورا کے چند چھوٹے چھوٹے درخت ہیں۔ان کو آپ اپنی رائے سے کسی جگہ اندر اور باہر نصب کردیں اور چھوٹے گملوں میں وہ چمپا ہے جس کو بوبیریا کہتے ہیں۔اس کے پھول سے کیلے کی خوشبو آتی ہے۔اس کا ایک درخت قدیم چبوترہ کے شمالی جانب لگے گا۔جہاں پہلے سے اس کا درخت تھا اور دو چھوٹے گملوں میں چند درخت چھوٹے چھوٹے ہیں جو کہ ببول کے پتے والے ہیں۔اسکوسیبان کہتے ہیں۔ان کو بھی کنارے کنارے جہاں مناسب سمجھئے نصب کردیجئے۔

مکتوب نمبر ۱۱۷ میں تحریر فرماتے ہیں:

میں نے آج دو پارسل درختوں کے بھیجے ہیں ان میں ایک میں تین یا چار درخت لوکاٹ کے ہیں۔اور دوسرے میں چار درخت پھولوں کے ہیں۔اور دو درخت ہملٹونیا کے ہیں۔

یہ وہی درخت ہے جو گزشتہ سال بھی بھیجا گیا تھا۔اور تم نے باہر چبوترے کے پاس لگا دیا تھا۔اب کی مرتبہ بہت حفاظت سے اٹھایا گیا ہے۔اس کی جڑیں محفوظ ہیں۔اتک پودا اندر اور ایک باہر لگا دو اور دو درخت بہت چھوٹے ہیں ان کو میموسلن ایڈول کہتے ہیں۔انکی حفاظت بہت زیادہ ضروری ہے۔اور دو درخت اکزور کے ہیں۔تاڑ کا درخت کاٹ دیجئے۔اور اس میں رات کی رانی کی قلمیں اور کامنی کے پودے اور بیلے کی جڑیں لگا دیجئے۔شریفہ کے پودے غالباً سب صحیح ہوں گے نہ معلوم وہ چمپا کے درخت جو سال گذشتہ آئے تھے سرسبز ہوگئے یا نہیں اب جو درخت کلکتے

سے آئے ہیں۔ وہ سرسبز ہیں یا نہیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج ۴ ص ۴۰۸)

۴۹۲۔ مولانا محمد یوسف بنوری سے خیریت معلوم ہوتی رہتی ہے

مکتوب گرامی مولانا عبدالحق نافع پشاور کے نام

خَیَالُکَ فِیْ عَیْنِیْ وَذِکْرُکَ فِیْ فَمِیْ
وَحُبُّکَ فِیْ قَلْبِیْ فَاَیْنَ تَغِیْبُ

محترم المقام، زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدت مدیدہ کے بعد آپ کا والا نامہ محررہ ۱۲ ربیع الاول ۱۹۶۹ء باعث سرفرازی ہوا۔ آپکی خیریت مختلف وسائط بالخصوص مولانا محمد یوسف صاحب بنوری سے معلوم ہوا ہو کر باعث اطمینان ہوتی رہی۔ نیز مولانا عزیز گل صاحب کی خیر وعافیت بھی ان ہی سے قریبی زمانہ میں جب کہ میں ڈابھیل ماہ صفر میں گیا تھا، معلوم ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے آپ صاحبان کو اپنے حفظ وامان میں بخیر وعافیت رکھا ہے۔ البتہ ہر دو افراد کے بارے میں اس کا افسوس ہے کہ مشاغل علمیہ میں بہت کمی ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۳۱۴)

۴۹۳۔ مولانا عبدالحق نافع کا سند طلب کرنا

میرے محترم! آپ کا مجھ سے سند اور اجازت طلب کرنا قلب موضوع کے مرادف ہے۔ میری استعداد اور قابلیت ہرگز اس کی اجازت نہیں دیتی۔ میں تو حقیقی معنوں میں:

''بدنام کنندہ نکونامے چند''

ہوں، مگر کَبُرَنِیْ مَوْتُ الْکُبَرَاءِ نے اس موقع پر پہونچادیا جہاں آپ سمجھ رہے ہیں۔ بہر حال امتثالاللامر یہ چند کلمات پیش کر رہا ہوں۔ کیا تعجب ہے کہ کسی

قریبی زمانہ میں شرف لقاء اور تمثل بین یدی الاحباب والاکابر سے فوز حاصل ہوجائے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدلله الذى كفى وسلام على عباده الذين اصطفىٰ۔

امابعد :فان الاخ البارحضرة العلامة الخير مولانا عبدالحق المعروف بمولانا نافع گل دام فضله وعلاوه امين۔استجازنى والفنون العربية سيماما الاحاديث النبوية(على صاحبها الف الف صلوٰة وتحية)وحيث لم اكن اهلالذلك المقام فقد استسمن ذاورم نفخ غير ضرم،اعتذرت اليه واستعفرت فلم يعفنى و لم اصر على ذلك ولما اجدبد امن امتثال امره، استخرت الله واجزته لجميع مارويه من كتب الحديث والتفسير والفقه و اصولها وغير ذلك من العلوم العربية والفنون الاليه كما اجازنى بهاواس المحققين ورئيس المحدثين امام المتأخرين الثقة الحجة مولانا بوميمون محمودالحسن العثمانى الحنفى النقشبندى القادرى السهرورى صدرالمدرسين بدارالعلوم الديوبندية(قدس الله سره العزيز)عن شمس الاسلام والسلمين العارف بالله الثقة البثت الحجة مولانا ابو احمدمحمد قاسم الصديقى النانوتوى وعن شمس العلماء وقطب الاولياء الامام الحجة مولانا ابو مسعود رشيداحمدالايوبى الگنگوهى(قدس الله ارارهما)عن الامام الحجة مولانا شاه عبدالغنى المجددى الدهلوى ثم المدنى(قدس سره العزيز)وثبة المعروف باليانع الجنى معروف ح

واجازنى بهاكلها مولانا الشيخ العارف بالله خليل احمد الانصارى صدرالمدرسين بمظاهر علوم سهارنخور،قدس سره العزيز وحضرة الافندى عبدالجليل براده المدنى،وحضرة السيد احمد البرزنجى مفتى

الشافعية بالمدينة المنورة و حضره الشيخ حسب الله المكی الشافعی وحضرة الشیخ عبدالسلام مفتی الاحناف بالمدینة المنورة(قدس الله اسرارهم)واوصیه بتقوی الله تعالیٰ سراوعلانیة وان یتبع السلف الصالحین من اهل السنة والجماعة وان لاینسانی ومشائخی الکرام عن دعواته الصالحة مجد ابنشر العلوم الدینیة وادعوالله تعالیٰ ان یوفقنی وایاه لمایحبه ویرضاه امین۔تحریرافی العاشر من الربیع الثانی وانا الفقیر الیٰ عفر الرؤف والا حد عبده المدعو تحسین احمد غفرلهٗ ولولدیه ومشائخه العفو الصمد،

۴۹۴۔دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاوراز ہر پاکستان ہے

مکتوب نمبر۱۳۲پر مرتب مکتوب شیخ الاسلام مولانا نجم الدین اصلاحی کا حاشیہ

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور، پاکستان کا جامعہ ازہر ہے۔حضرت مولانا عبدالحق صاحب اس کے مہتمم تھے جو تقسیم ہند تک متواتر سات سال دارالعلوم دیوبند میں اونچی کتابوں کے استاذ رہ چکے ہیں۔حضرت مدنیؒ قدس سرہ سے خصوصی نسبت کے علاوہ تلمذ اورارادت کا رشتہ بھی تھا اسی وجہ سے حضرت کا تعلق دارالعلوم حقانیہ سے بڑھتا رہا اوردعائیں شامل رہیں۔جس کا اثر یہ ہوا کہ بہت ہی تھوڑی مدت میں تقریباً ۴۰۰طلباء فیضیاب ہوکر اپنے علمی فرائض میں مصروف ہیں اورتقریباً ۸۰۰طلباء ہر سال دارالعلوم حقانیہ سے مستفیض ہوتے ہیں۔ہر وہ شخص یادرسگاہ جس کا کچھ بھی تعلق ہمارے حضرت مدنی قدس سرہ سے تھا یا ہے، یہ اس بات کی ضمانت ہے کہ انشاءاللہ اس کبریت احمر بزرگ کی نسبت اوردعائیں اس کے لئے مثمر برکات ہوتی رہیں گی۔دارالعلوم اکوڑہ کو میں مبارکباد دیتا ہوں کہ انشاء اللہ حضرت کی دعائیں رنگ لائیں گی۔دارالعلوم ترقی کرے گا۔مولانا عبدالحق صاحب مہتمم کی خدمات دارالعلوم

کیلئے عملی دنیامیں بڑا وزن رکھتی ہیں۔ہم مکتوبات شیخ الاسلام میں اس والا نامہ کوشامل کرنا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے ہیں۔اوردارالعلوم کی ترقیات کیلئے دست بدعاء ہیں۔ (ازنجم الدین اصلاحی مرتب)

مرتب معارف وحقائق احقر رشید الدین حمیدی کوالحمداللہ کئی مرتبہ دارالعلوم حقانیہ میں حاضری کی سعادت ملی۔اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پاکستان کے جملہ اداروں میں جتنی جلدی دارالعلوم حقانیہ نے ہمہ جہتی ترقی کی وہ کہیں اور دیکھنے کونہیں ملتی۔یہ اس بات کی علامت ہے کہ حضرت مدنی قدس سرہ کی دعائے نیم شبی اور مولانا عبدالحق مرحوم کا اخلاص رنگ لایا۔اللہم زدفزد۔میں دارالعلوم حقانیہ کے موجودہ مہتمم مولانا سمیع الحق صاحب کومبارکباد دیتا ہوں

اب قارئین حضرات شیخ الاسلام قدس سرہ کا مکتوب نمبر۱۲۲ ملاحظہ فرمائیں

محترم المقام زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۵،۱۴ شعبان ۷۶ ۱۳؁ھ کے جلسہ دستار بندی اوردارالعلوم حقانیہ کی عمارت جدید کے افتتاح کے موقعہ پر بوجہ عدیم الفرصتی اورضعف پیرانہ سالی حاضری سے قاصر ہوں۔اس قدرقلیل مدت میں آپ کے دارالعلوم حقانیہ کی موجودہ ترقی اس کی مقبولیت کی دلیل ہے۔میں دعا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ اس ادارہ کودن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔اوراس کے علمی وعملی فیوض وبرکات کو ہمیشہ جاری رکھے۔اس کے بانیین ومعاونین اورمدرسین کی خدمات کوقبول فرما کران کو دینی ودنیاوی نعمتوں سے نوازے۔اوراس کے کارکنوں کودولت اخلاص اورخوش عملی عطافرمائے۔آمین۔

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ ۸،رجب ۷۶ ۱۳؁ھ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۳۱۶)

۴۹۵۔مولانا ارشد مدنی کے ختم قرآن کی خوشی میں دعوت

محترما!ہم اورآپ سب حضرات خواجہ تاش ہیں۔کسی کوکسی پر فوقیت نہیں عمر کی

بڑائی اور چھوٹائی کوئی مؤثر چیز نہیں۔ دعوات صالحہ کا میں بہت محتاج ہوں۔ مولانا عزیز گل صاحب اور آپ کی گڑ کی تجارت میں خسارہ کی خبر تعجب خیز بھی ہے اور انتہائی افسوس ناک بھی۔ اللہ تعالیٰ جبر مکافات فرمائے۔ آمین۔ ہم عاجزوں سے بجز خدمات دعاگوئی اور کیا ہوسکتا ہے۔ بحمد اللہ دارالعلوم میں ہر طرح خیر و عافیت ہے۔ بالفعل طلبہ کی تعداد تقریباً ۱۴سو ہے دورہ میں اس وقت ڈیڑھ سو طالب علم ہیں، کوشش ہے کہ علاقہ پاکستان غربی کے طلباء کو بھی تا ایام اختتام درس یہاں آنے کی اجازت ہوجایا کرے امید ہے کہ اس میں کامیابی ہوجائے۔

ارشد سلمہٗ نے تین چار دن ہوئے ہیں (یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۶۹ھ کو قرآن کا حفظ ختم کرلیا ہے۔ تقریب شکریہ میں آپ حضرات کا نہ ہونا موجب تأسف ہے۔ والسلام۔ ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہٗ ۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۹ھ۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۲۹۳)

۴۹۶۔ عقد ثانی پر شیرینی طلبی اور دعوت ولیمہ کی استدعاء

اے غائب از نظر کہ شدی ہمنشین دل
می گویمت دعاوثنا ے فرستمت

کچھ عرصہ ہوتا ہے کہ جناب کا والانامہ باعث سرفرازی ہوا تھا، جس میں صاحبزادہ کا عقد نکاح مولانا عزیز گل صاحب کی صاحبزادی سے ذکر فرمایا گیا۔ اس میں بہت خوشی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ آمین۔ جواب میں تاخیر کی وجوہ میں سے دونوں حضرات سے شیرینی طلبی اور دعوت ولیمہ کی استدعاء بھی تھی۔ مگر یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ کس طرح سے وصول کیا جائے اسی طرح جناب کا عہدہ شیخ الحدیث پر فائز ہونا اور صحاح ستہ کی تعلیم دینا اور پھر ماشاء اللہ گرانقدر تنخواہ وصول کرنا، یہ امور بھی موجب مطالبہ دعوت ہائے لذیذہ ہیں۔ مگر کوئی طریقہ وصول یابی کا سمجھ میں نہیں آتا اب دوسرا والا نامہ آیا۔ تاریخ لکھنے کی آپ کی عادت نہیں ہے۔ اس لئے مضمون

کا حوالہ دینا پڑتا ہے۔ حضرت مہتمم صاحب اوران کے بھائی دونوں بفضلہ تعالیٰ بخیریت پہونچ گئے۔ اور بخیریت ہیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۳۱۸)

۴۹۷۔ مولانا عبدالحق صاحب

نافع گل کو وفات سے ۲۴ دن پہلے لکھا ہوا خط

میں ماہ محرم الحرام سے وجع الفواد میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ تقریباً نصف محرم سے آج تک کوئی سبق نہیں پڑھا سکا۔ معالجین کی طرف سے نقل وحرکت حتیٰ کی جمعہ و جماعت کی بھی ممانعت تھی۔ مگر اب مردانہ مکان میں جماعات خمسہ میں حاضری اور بعد عصر احباب سے ملاقات کی اجازت تقریباً دس پندرہ دن سے ہوگئی ہے۔ اس سے زیادہ چلنے کی اجازت نہیں ہے۔ سانس اکھڑ جاتا ہے۔ قلب اور سینہ پر نہایت ناگوار اثر پڑتا ہے۔ علاج اور پرہیز جاری ہے۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ ڈاکٹری علاج جاری رہا۔ مایوس ہوکر یونانی علاج جاری کیا گیا۔ اس سے نفع ضرور ہے مگر نہایت تدریج سے، بہر حال آپ بزرگوں کی دعاؤں کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۳۲۲)

۴۹۸۔ ۱۳۷۷ھ میں دارالعلوم دیوبند کا بجٹ اور تعداد طلبہ

بحمداللہ دارالعلوم میں بخیر وعافیت ہے۔ امسال طلبہ کی تعداد تقریباً ۱۴سو ہیں۔ دورہ میں ۱۸۴ ہیں۔ سالانہ بجٹ سات لاکھ تک پہونچ گیا ہے۔ جلسہ دستار بندی کے لئے تحریکات جاری ہورہی ہیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام م ج۔۴ ص۳۲۲)

۴۹۹۔ زمانۂ علالت کا لکھا ہوا مکتوب گرامی

یہ مکتوب گرامی جناب الحاج محمود عبداللہ خان صاحب سیڈرا رانٹال ساؤتھ افریقہ کے نام ہے

محترم المقام زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ۔ مزاج شریف۔
والانامہ مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۵ء باعث سرفرازی ہوا۔ یادفرمائی کا شکر گزار ہوں۔
رقم مرسلہ کا مزید شکریہ ادا کرتا ہوں، جزاکم اللہ خیرالجزاء،
محترما! میری علالت غیر معمولی نہیں ہے۔ خصوصاً میرے جیسے شخص کیلئے جس نے عمر کا بہت بڑا حصہ گزارلیا ہے۔ میں اس وقت عمر کا اکیاسیواں سال گذاررہا ہوں۔ اگرچہ ایام محض لہوولعب غفلتوں اور معاصی وغیرہ میں گذررہے ہیں۔

سودہ گشت از سجدہ راہ بتاں پیشا نیم
چند برخود تہمت دین مسلمانی نہم

تاہم اس عمر میں عموماً اعضاء میں کمزوری ہونی لازمی ہوتی ہے جس کی بناپر بیماریوں کا ظاہر ہونا طبعی بات ہے۔ مشہور مقولہ ہے ''پیری صدعیب چنیں گفتہ اند'' اس لئے احباب اور عنایت فرماؤں کو ایسی خبروں پر کبھی فکر مند نہ ہونا چاہئے آپ اور دوسرے احباب کی ہی دعاؤں کی ضرورت ہے جن کی بناپر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہرقسم کی بھلائی کی امید ہے۔ یہاں آنے کا ہرگز خیال تک نہ فرمایئے۔ غائبانہ دعانہایت مؤثر ہوتی ہے۔ آپ نے جو تحفہ ارسال فرمایا ہے نہایت عظیم الشان احسان ہے۔ مگر میرے محترم آپ کو معلوم ہے کہ دارالعلوم سے مجھ کو پانچ سوروپے سے زیادہ تنخواہ ملتی ہے۔ اس لئے تمام ضروریات کا پورا ہوجانا۔ اور کسی قسم کی تنگ دستی پیش نہ آنا ضروری ہے۔ اتنی بڑی تنخواہ ہمارے بزرگوں اور اساتذہ کو کبھی نہیں ملی تھی۔ مگر میں ایسا سگ دنیا ہوں کہ جس کیلئے اس مقدار کو بھی آپ احباب کافی نہیں سمجھتے۔ بہرحال انتہائی شکرگزاری کے ساتھ آپ کا یہ معزز تحفہ قبول کرتا ہوں دست بدعاء ہوں کہ اللہ اسکے بدلے میں آپ کا دینی اور دنیاوی ہرقسم کا مقصد پورا فرمائے اور تعالیٰ اپنی رضا اور خوشنودی سے نوازے۔ آمین۔ بحمداللہ بیماری میں تدریجاً افاقہ ہورہا ہے۔ اب

دو ماہ کے بعد ۲۰ ربیع الاول سے میں نے باہر نکلنا شروع کر دیا ہے۔ اگرچہ صرف عصر کے بعد سے مغرب کی نماز تک کے لئیا بھی نکلتا ہوتا مگر انشاء اللہ عنقریب اس سے زیادہ تعداد لئے بھی ہوگا۔ چونکہ ابھی روزانہ قدرے اثر مرض کا ظاہر ہو جاتا ہے۔ اسلئے احتیاط ضروری ہے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۳۳۰)

۵۰۰۔ عمر عزیز کے لمحات کو غنیمت شمار کیجئے

آپ کو ذکر بارہ تسبیح کس نے بتایا ہے۔ کیا تفصیل ہے۔ کب سے کر رہے ہیں۔ اور اسکے آثار کیا ہیں۔ بواپسی ڈاک تحریر فرمایئے۔ تاکہ آئندہ کے لئے ذکر تجویز کرنے میں آسانی ہو۔ جہاں تک ممکن ہو۔ ذکر میں کثرت اور دوام فرمایئے۔ ناغہ نہ ہونے دیجئے۔ دل لگا کر کیجئے۔ عمر عزیز کے لمحات کو ضائع ہونے سے بچایئے۔ اتباع سنت اور شریعت کا ہر قول وفعل میں خیال رکھئے۔ دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمایئے

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۳۳۰)

۵۰۱۔ غائبانہ بیعت

میں نے سب حضرات کو بیعت کر لیا۔ اتباع شریعت کی تاکید کر دیں۔ آپ حج کر لیجئے۔ میرا خیال چھوڑ دیجئے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۳۳۰)

۵۰۲۔ مکتوبات کے مطالعہ کی اجازت

حضرت والا کے مکتوبات ۱۳۷۷ھ مرتب کردہ مولانا نجم الدین اصلاحی کی باقاعدہ اجازت چاہتا ہوں۔ تاکہ حق تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

مکتوب گرامی نمبر ۱۲۹

اصلاحی صاحب کے مکاتیب مطالعہ کی اجازت ہے۔ مولوی صبغۃ اللہ صاحب

بختیاری سے، میں ان کے مودودی ہونے کی وجہ سے تعلق منقطع کر چکا۔ ان کے دام مودودیت میں نہ آئیں۔

نوٹ:۔ مکتوبات شیخ الاسلام جلد دوم میں مولانا صبغۃ اللہ صاحب کا توبہ نامہ ۱۹۵۳ء میں شائع ہو چکا ہے۔ مولانا موصوف کو جماعت اسلامی مودودی سے کوئی تعلق باقی نہیں رہا۔ غالباً حضرت قدس سرہ کے اسی والا نامہ کے بعد مولانا موصوف علیحدہ ہوئے ہیں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۳۳۱)

۵۰۳۔ تبلیغی جماعت کی امداد کیلئے علماء کابل کے نام خط

بخدمت عالی جناب ذوالجاہ والاکرام۔ مولانا فضل ربی وحضرات علماء کابل لازالت شموس فیوضکم وبدورمعالیکم لا معۃ۔ امین

بعد ادائے مراسم اسلامیہ وسنن نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ عرض آنکہ حاملین عریضہ ہمارے چند احباب خدمات عالیہ میں حاضر ہو رہے ہیں۔ انکا مقصد سیاسی اور ملکی نہیں ہے۔ بلکہ فقط خدمات دینیہ اور فرائض تبلیغیہ ادا کرنا اور مسلمانان افغانستان کو یاد دلانا ہے جن کو عام مسلمانوں نے بھلا دیا ہے۔ امید ہے کہ آپ حضرات ان کی امداد اور اعانت میں کسی قسم کی کوئی کوتاہی روا نہ رکھیں گے۔ والسلام

نوٹ:۔ یہ اور اس طرح کے دوسرے خطوط سے اندازہ ہوتا ہے کہ تبلیغی جماعت کی سرپرستی کس درجہ میں فرماتے رہتے تھے۔ ۱۳۷۷ھ

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۳۳۲)

۵۰۴۔ اصلی دینی خدمت کیا ہے؟

یہ معلوم ہو کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ مدرسہ سٹھلہ میں نہایت تندہی اور جانفشانی سے تعلیمی مشاغل انجام دیتے ہیں۔ میرے محترم اصلی دینی خدمت یہی ہے کہ

مسلمانوں کو دینی تعلیم دی جائے اور ان کو صحیح العقیدہ اور صحیح العمل بنایا جائے۔ یہ کام بچوں کے سدھارنے سے جس قدر مفید اور دیرپا ہوتا ہے وہ دوسرے طریقوں سے نہیں ہوسکتا۔ تنخواہ وغیرہ تو غیر ذرائع غیر مقصود ہیں۔ مقصد اصلی یہی ہے جو آپ انجام دے رہے ہیں۔ میں امیدوار ہوں کہ آپ کی جفاکشیوں اور جدوجہد میں مزید ترقی ہوگی، کسی کی کسلمندی اورکوتاہی کو پاس نہ پھٹکنے دیں گے۔ جملہ کارکنان حضرات اتفاق اور محبت سے رہیں گے۔ مقامی لوگوں سے کسی قسم کی لڑائی جھگڑے کی نوبت نہ آنے دیں گے۔ والسلام (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۳۳۵)

۵۰۵۔ دین کا پھیلانا اور لوگوں کی اصلاح کرنا فرض کفایہ ہے

میرے محترم! بیوی اور بچوں کے حقوق آپ پر واجب ہیں۔ اسی طرح والدین ماجدین کے حقوق اور ان کی خدمت گزاری آپ پر فرض ہے ادھر دین کا پھیلانا اور لوگوں کی اصلاح کرنا بھی فرض ہے۔ مگر فرض کفایہ ہے۔ اس لئے جب آپ کو والدین ماجدین اور بیوی بچوں کی ضروریات سے فراغت ہو تو تبلیغی کاموں میں لگئے۔ اسی بنا پر تبلیغ کی اسکیم میں سال بھر کے تمام ایام لوگوں سے نہیں لئے جاتے بلکہ خالی اوقات یعنی سال میں ایک مہینہ یا پندرہ دن لیا جاتا ہے۔ والدین ماجدین کی خدمت گزاری میں ہرگز کوتاہی نہ کیجئے۔ ان کی دعائیں حاصل کیجئے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۳۳۶)

۵۰۶۔ کانگریس خالص ہندوؤں کی جماعت نہیں ہے

(۱) بیشک میں کانگریس کا حامی ہوں۔ کانگریس ملک کی مشترکہ جماعت ہے۔

اس لئے اس میں ملک کا ہر باشندہ ممبر ہے اور ہوسکتا ہے۔ ۱۸۸۵ء سے قائم ہے۔ ۸ یا ۹ صدر اس کے مسلمان ہو چکے ہیں۔ مسلم لیگ، خلاف کمیٹی، جمعیۃ علماء ۱۹۲۰ء سے برابر اس میں شریک ہو کر کام کرنے کی ہدایت کرتی رہی۔ یہ خالص ہندوؤں کی جماعت ہے ہندوؤں کی خالص جماعت مہاسبھا ہے۔ وہ صرف ہندوؤں کے حقوق کی ذمہ دار ہے۔ جس طرح میونسپلٹی، ڈسٹرکٹ بورڈ، اسمبلی وغیرہ میں مسلمان ملکی حقوق کی حفاظت کیلئے جاتے ہیں۔ اسی طرح کانگریس میں جانا اور تمام ملک کو انگریزوں سے آزاد کرانا اور اس کے لئے بقدر طاقت جنگ کرنا ضروری ہے۔ میں اس وقت اس کو افضل الجہاد سمجھتا ہوں۔

(۲) میں حضرت شیخ الہندؒ کا ادنی خادم اور ان کی رائے کا متبع ہوں۔ مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کے خیالات سے ان امور میں صرف میں ہی مخالف نہیں ہوں بلکہ حضرت شیخ الہندؒ بھی خلاف تھے خلافت کی تمام تحریک میں شیخ الہندؒ... شریک ہونا، جدوجہد کرنا ضروری اور واجب سمجھتے تھے۔ مولانا تھانوی اس کو فتنہ وفساد اور حرام سمجھتے رہے ہیں۔ میں حضرت شیخ الہندؒ کا ادنیٰ خادم اور ان کی رائے کا متبع ہوں۔ باوجود اس اختلاف کے میں مولانا تھانویؒ کا دشمن نہیں۔ ان کی بے ادبی نہیں کرتا۔ ان کو بڑا اور بزرگ جانتا ہوں۔ میرا خیال یہ ہے کہ مولانا اس امر میں غلطی پر ہیں۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ کوئی معصوم نہیں۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۳۳۷)

۵۰۷۔ روئے زمین پر اسلام کا سب سے بڑا دشمن انگریز ہے

انگریز نے جس قدر اسلام کو برباد کیا ہے اور کر رہا ہے اور کرنے کی قوت رکھتا

ہے۔ دنیا بھر میں کسی قوم اور کسی ملک نے نہیں کیا، ہندو کی حیثیت اس کے مقابلے میں پہاڑ اور ذرہ جیسی ہے۔ اس لئے انگریز کی مدد اور اسکی حمایت کرنا کسی حال میں درست اور جائز نہیں۔ سخت حرام ہے۔ کانگریس میں شرکت کرنا ہندو کی حمایت نہیں بلکہ ایک مشترکہ مقصد میں ساتھ ہے۔ جس طرح ریل گاڑی کے ایک ڈبے میں بیٹھ کر ایک ہندو اور ایک مسلمان سفر کرتے ہیں۔ اسی طرح انگریزوں کی قوت کو ضعیف کرنا، ملک سے ان کا اقتدار گھٹانا اور نکالنا، اپنی قوم اور ملک کو آزاد کرنا جو ہندو قوم کا مقصد ہے، وہی مسلمان کا بھی ہے، وہی سکھ کا اور وہی پارسی کا بھی ہے۔ لہذا محاذ جنگ اور میدان عمل مشترک ہوگا۔ اس میں ایک کا دوسرے کی مدد کرنا نہیں بلکہ ہر ایک کا مشترک میدان میں اتر کر اپنے اپنے مقصد کو حاصل کرنا ہے۔ لیکن مسلمانوں کا فرض اولین ہے کہ وہ ہندوستان کو آزاد کرائیں۔

(۱) یہ دارالاسلام تھا، انگریزوں نے حملہ کر کے دارالحرب بنایا۔ مسلمانوں کا فرض تھا کہ ان کو نکالیں۔

(۲) مسلمانوں کو غیر مسلموں کی رعایا بن کر نہ رہنا چاہئے۔ لَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكَافِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا. (القرآن)

(۳) مسلمان بادشاہوں کو قتل کر کے انہوں نے اس ملک پر غاصبانہ قبضہ کیا۔

(۴) ہندوستان کی فوجوں، خزانوں اور ہتھیاروں سے تمام ممالک اسلامیہ کو برباد کیا اور لاکھوں مسلمانوں کو ہر جگہ قتل کیا گیا۔

(۵) ہندوستان میں مسلمانوں کی جان و مال، عزت و آبرو اور دین کو برباد کر رہے ہیں۔ اسی طرح ہمارے غیر مسلم پڑوسیوں کو مسلمانوں پر جس طرح اپنی حفاظت فرض ہے۔ اسی طرح پڑوسیوں کی بھی خبر گیری اور ہمدردی ضروری ہے۔ اگرچہ وہ غیر مسلم ہوں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۳۳۹)

۵۰۸۔ ہندوؤں کوانگریزنے ہمارادشمن بنادیا

ہندواگر جنگ آزادی لڑرہا ہے تو محض ملکی ضروریات کی بنا پر،مگر ہمارے لئے تو ملک دین، سیاست، فقروفاقہ وغیرہ سب اسی کے متقاضی ہیں۔ ہندواگر ہماراخون چوسنا چاہتا ہے تو انگریز تقریباً تین سو برس سے ہماراخون چوس رہا ہے۔اور ہر طرح سے ہر ملک میں فنا کردینے کے باوجود آج بھی اس کو چین نہیں ہے آف بھی وہ ہم کو فلسطین اور سرحد میں قتل و غارت کررہا ہے۔ ہندوؤں کو بھی اس نے ہمارا دشمن بنایا۔انگریزوں سے پہلے ہندوستان میں اس قدر مسلمانوں اور ہندوؤں میں نفرت نہ تھی۔تاریخ اورواقعات اس کے شاہد ہیں...... مسلمانوں کیلئے ضروری ہے کہ آج اگرکوئی ان کے سب سے بڑے دشمن کو شکست دیتا ہوتو اس کے ساتھ ہوکر اس دشمن کو اوراسکی قوت کو دنیا سے مٹادیں آج سے نہیں بلکہ ہمیشہ سے سب سے بڑی عبادت الٰہی یہی ہے کہ سب سے بڑے دشمن اسلام کے مٹانے میں جس قدر بھی ممکن ہو حصہ لیا جائے۔قرآن میں ہے قَاتِلُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْ نَكُمْ (الآيه)قَاتِلُوْ الْمُشْرِكِيْنَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْ نَكُمْ كَافَّةً.(الآيه)

میں پھر آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ خبر دار انگریزوں کی ادنیٰ درجہ کی بھی حمایت اور خیرخواہی نہ کیجئے۔ یہ دنیا وآخرت کا وبال ہے جس قدر ممکن ہو مسلمانوں میں اتحاد وتنظیم قائم کیجئے۔اور برطانیہ کی قوت کو برباد کرنے کی تدبیر کیجئے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۳۴۰)

۵۰۹۔جومصارف میری طلب پرہوں ان کالینا یقیناً ضروری ہے

نوٹ:۔ یہ مکتوب گرامی جناب مولانا اسداللہ صاحب بگراسی ضلع بلندشہر کے نام ہے۔نینی جیل الہ آباد سے لکھا گیا ہے۔

مرسلہ اشیاء حسب تحریر پہونچ گئیں۔ سنتروں اور انار کے پہونچنے کا مزید شکریہ۔ آپ نے نہ صرف ان میوہ جات پر صرف فرمایا ہے بلکہ آمدورفت بھی زیر بار ہوئے ہیں۔ اس لئے میری استدعا ہے کہ مالی بار آپ نہ اٹھائیں۔ صرف جسمانی تکلیف فرمائی پر اکتفاء کریں۔ جو خرچہ آمدورفت میں ہوا ہے اور مصارف ان میوہ جات پر بڑے ہیں، ان کو بلا کم وکاست قاری اصغر علی صاحب دیوبند کو لکھ کر وصول فرمالیں، ان کے پاس میرا حساب ہے اور روپے موجود ہیں۔ جو چیز اور مصارف میری طلب پر ہوں انکا لینا یقیناً ضروری ہے۔ اس میں شک نہیں کہ آپنے نہایت اخلاص اور ہمدردی سے یہ احسان فرمایا ہے۔ مگر قاعدہ ہے کہ طلب پر جو خرچ ہو اس کو ضرور وصول کیا جائے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۳۴۶)

۵۱۰۔ جیل میں ملاقات کا قاعدہ

توکل حسین صاحب کی ملاقات اسپیشل تھی، انکو معلوم تھا کہ اب باقاعدہ مہینہ میں ایک ملاقات ہوسکتی ہے لیکن باقاعدہ دریافت نہیں کیا گیا کہ فلاں شخص ملنا چاہتا ہے تو بھی اس کو چاہتا ہے یا نہیں۔ بوقت ملاقات میں نے آفس جیل کا نمبر ا کے جیلر سے احتجاج کیا اور کہا کہ آپ نے مجھ سے پوچھا کیوں نہیں۔ میں اپنے لڑکے اور بھیجتے کو لکھ چکا ہوں وہ آئیں گے، تو خالی جائیں گے اور بہت زیر بار ہوں گے۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ اسپیشل ملاقات ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ ان سے بھی ملاقات ہو جائے۔ اسلئے آپ ان کو لکھ دیجئے کہ اگر فرصت ہو تو اسعد (مولانا اسعد مدنی) مولوی فضل الرحمٰن (برادر نسبتی)، مولوی حمید الدین (بھانجے، سابق شیخ التفسیر دارالعلوم دیوبند) اور اگر ریحانہ (بڑی صاحبزادی مرحومہ) کی صحت اور قوت مساعد ہو تو وہ بھی آجائیں۔ دس بجے صبح سے گیارہ بجے کے اندر اندر جیل کے دروازہ پر پہونچ کر ملاقات کی عرضی دیں۔ اور اس میں یہ ظاہر کریں کہ ہم فلاں شخص کے رشتہ دار ہیں۔

اور ہمارا یہ رشتہ ہے۔اس لئے حسب قانون ہماری ملاقات ہونی چاہئے ۔مولوی حمید بھانجے ہونے کے علاوہ دوسرے رشتوں کو بھی ذکر کریں۔اور یہ عرضی اندرون دروازہ پر کانسٹبل ہواس کو دیدیں۔وہ حسب ضابطہ کاروائی کرے گا۔میں اس سے کہدوں گا۔اور اگر کوئی افسر یہ کہے کہ اس کی ملاقات توکل حسین سے ہوچکی ہے تو یہ کہدیں کہ وہ تو اسپیشل ملاقات تھی۔وہ بغیر بلائے قریب سے آئے تھے۔ہم تو بلائے ہوئے دور دور سے آئے ہیں۔آپ خود (حسین احمد) سے دریافت کرلیں۔اور اگر اس پر بھی کوئی چوں وچرا کرے تو کہدیں کہ آپ آفس جیلر سے دریافت کرلیں۔(میں ان سے تذکرہ کرچکا ہوں)اور اگر اس پر بھی کچھ چوں وچرا ہو تو کہیں کہ اب تو ہم آگئے ہیں۔اور بہت خرچ کرکے آئے ہیں اب ملاقات اگلے مہینہ کےحساب میں کروادیجئے اس مہینہ میں کوئی ملاقات مت کرائیے گا۔انشاءاللہ ملاقات ہوجائیگی۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۳۳۷)

۵۱۱۔آپ کا رمضان کیلئے مبارکپور میں قیام کا حکم فرمانا عجائب میں سے ہے

نوٹ:۔یہ مکتوب گرامی مولانا عبدالرشید صاحب مجاز حضرت مدنی (مبارک پور بہار) کے نام ہے

آسام سے واپسی پر جو سلسلہ بیماری کا مئو سے شروع ہوا تھا وہ اب تک چلا آرہا ہے۔اب سفر مدراس میں وجع الفواد کی طرف بدل گیا ہے مدراس سے واپسی کے بعد سے اسی کے ڈاکٹری پھر یونانی علاج میں مبتلا ہوں۔تعلیم وتدریس، آمدورفت وغیرہ سب بند ہے۔تقریباً ڈیڑھ مہینہ ڈاکٹری علاج رہا۔اس سے نفع نہ ہونے کی بنا پر یونانی علاج شروع کیا گیا۔اب وہی چل رہا ہے۔متعدد حاملوں کی تشخیص سے یہ بھی معلوم

ہوا کہ سحر کیا گیا ہے۔ چنانچہ ازالہ سحر کا عمل بھی جاری ہے۔ بحمد اللہ نفع ظاہر ہورہا ہے۔ کل ۲۰ ربیع الاول سے باہر بھی آنا شروع کر دیا ہے۔ مگر صرف باہر کے صحن تک جہاں عصر کے بعد بیٹھا کرتا ہوں۔ مسجد نہیں جاسکتا۔ امید قوی ہے کہ بفضلہ تعالیٰ ہفتہ، عشرہ میں اس کی بھی طاقت اور اجازت ہو جائے گی۔ تقریباً دو ماہ نقل وحرکت بالکل بند رہی۔ معالجین کا سخت تقاضا اور اصرار یہی تھا اور ہے وہ کہتے ہیں کہ اس مرض کا علاج یہی ہے کہ مکمل آرام کیا جائے۔ کسی قسم کی حرکت جسمی بلکہ ذہنی بھی عمل میں نہ لائی جائے۔ اور نہ لوگوں سے زیادہ گفتگو کیجائے۔ دوائیں اور پرہیز جاری ہے۔ تعلیمی حرج کی وجہ سے مولانا فخر الدین صاحب (شیخ الحدیث مدرسہ شاہی مرادآباد) سے عرض کیا گیا۔ موصوف نے زحمت فرمائی۔ اور ایک ماہ کی رخصت لے کر دیوبند تشریف لے آئے۔ اب وہی بخاری شریف دونوں جلد پڑھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید قوی ہے کہ ماہ ربیع الثانی کے اوائل میں اس قابل ہو جاؤں گا کہ دروس متعلقہ کو انجام دے سکوں۔

آپ کا رمضان المبارک کیلئے مبارک پور بہار کا حکم فرمانا عجائب میں سے ہے۔ اب اس مرض کے بعد اولاً کسی دوسری جگہ کا قصد ہی غیر ممکن ہے اور اگر ہو بھی تو اہل گجرات وسورت وغیرہ اور اہل بانسکنڈی آسام سب سے زیادہ مقدم ہیں۔ اور سب سے تقدم تو ٹانڈہ (فیض آباد) کو ہے۔ مکان کی اصلاح اور آبادی وہاں کے رہنے والے پر موقوف ہے۔ وہاں دور کے مہمانوں کیلئے بھی مسافت متوسطہ ہے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۳۵۰)

۵۱۲۔ مولانا محمد الیاس صاحب بانی تبلیغ کے وصال پر تعزیتی خط

نوٹ:۔ یہ مکتوب گرامی بانی تبلیغ مولانا محمد الیاس صاحب مرحوم کی تعزیت کے سلسلہ میں حضرت مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ بستی حضرت نظام الدین دہلی کے نام ہے۔

وما كان قيس هلكه هلك واحد
ولكنه بنيان قوم تهدما

میرے عزیز محترمی، سلمکم اللہ علی اعلیٰ درجات الرضوان والقرب آمین۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب کہ میرا قلب ان آرزوؤں اورامیدوں سے بھرا ہوا تھا، جن کو میں مولانا محمد الیاس صاحب کی ملاقات سے حاصل کرنے کا شرف حاصل کرتا۔ اوراحوال حاضرہ ان کی تقریب کی خوشخبری دے رہے تھے۔ ناگاہ اخبار انصاری نے یکا یک مایوسی اورحزن وملال سے مبدل کردیا۔ دل پر سخت چوٹ لگی۔ یقیناً مولانا کیلئے تو شادمانی کا سامان ہے۔ **الموت جسر يوصل الحبيب الى الحبيب**، **ان اولياء الله لايموتون بل من دار الى دار ينقلون** ۔آج مرحوم کیلئے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا سماں ہے۔ جو کہ فرماتے ہیں۔ غدا نلقى الحبة محمدا ۔ مگر ہم ناکاروں کیلئے ایسے ظل رحمانی کا اٹھ جانا سخت سے سخت جانکاہی کا موجب ہے۔ جب کہ ہم اجانب اوردورافتادوں کا یہ حال ہے تو مرحوم کے متوسلین اورخصوصی اعزہ وانجال کا کیا نہ ہوگا۔ مگر میرے عزیز حضرات: ہم کو ہر قدم پر قرآنی ہدایات اورسنن نبوی اوراسلاف کرام رحمہم اللہ کے طریق کا اتباع کرنا اشد ضروری ہے۔ قدر کی آنکھیں ہم سے اسی کی طلبگار ہیں۔ **وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً، وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ و وَالْأَ وَالْأَنْفُسِ** (الآیہ)

مجھے قوی امید ہے کہ آپ اوردوسرے اعزہ واحباب اس امتحان میں نہ صرف پاس ہوں گے بلکہ اعلیٰ سے اعلیٰ ڈگری حاصل کریں گے۔ مرحوم ہمارے درمیان میں ودائع خداوندیہ میں عزیز ترین ودیعت تھے۔ مالک نے ہم سے واپس لے لیا۔ اس لئے شکریہ کا موقع ہے نہ کہ حزن وملال کا۔

ومـــــا الـــمـــال والاهـــلـــون الا ودیـــعة
ولا بـــد یـــومـــا ان تـــرد الـــودائـــع

میرے عزیزو! اگرچہ ہمارے اسلاف کرام نے منہاج قدیم پہلے سے مشعل کے طور پر مہیا کردیا تھا۔ مگر مرحوم نے اس کی تجدید اور بہترین تجدید کردی ہے۔ ہماری جدوجہد اور نصب العین وہی ہونا چاہئے۔ اور آپکو بعزم راسخ تہد الجبال میدان میں ڈٹے رہنا چاہئے۔ اور نعم الخلف کا طرۂ امتیاز حاصل رہنا چاہئے۔ فَمَا وَهَنُوْا لِمَا اَصَابَهُمْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا۔ کا مظاہرہ قول وعمل سے ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے۔ میں جانتا ہوں کہ میرا کچھ عرض کرنا حکمت بلقمان آموختین وشعل بآفتاب نمودن کے مرادف ہے۔ اور ممکن ہے کہ خدا بارگاہ کو ناگوار خاطر بھی گزرے مگر حسب ارشاد وذکر فان الذکری تنفع المومنین تذکیر کی جسارت کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ حضرت شیخ الحدیث (مولانا محمد زکریا صاحب) ادام اللہ ظلہٗ علینا اور اہلیہ محترمہ اور دیگر اعزہ واحباب کی خدمت عالیہ میں بھی تاکید صبر وشکر مع سلام اور استدعاء دعوات صالحہ پہونچادیں۔ عظم الله اجر کم وغفر ذنوبکم وخلف علیکم بخیر، آمین۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۳۵۴)

۵۱۳۔ آپکے زیر سایہ سنیوں کو پھولنے پھلنے کا موقعہ ملے گا

نوٹ:۔ یہ والا نامہ جناب مسٹر رحمان بخش قادری اسپیشل ڈپٹی کمشنر لکھنؤ کے نام ہے جو مدح صحابہ ایجیٹیشن کے زمانہ میں تحریر فرمایا گیا تھا۔

محترم المقام زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف

مجھ کو سخت افسوس ہے کہ لکھنؤ سے روانگی کے وقت حاضری اور اداء واجبات تشکر کا موقع نہ مل سکا۔ آنجناب کی تمام جماعت (لوکل اتھارٹیز) نے جس شرافت

اورانسانیت کا مظاہرہ ایام سول نافرمانی میں کیا ہے اور مدح صحابہ کے سلسلہ میں جس ہمدردی اور اعانت کا ثبوت دیا ہے۔ ہم سب اہل سنت والجماعت تہہ دل سے آپ کے شکر گزار ہیں اور دست بدعاء ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے صلہ میں آپ کو فائز المرام فرمائے۔ آمین

آنجناب کے کریمانہ جذبات اور اعلیٰ کریکٹر سے آئندہ بھی قوی امیدیں وابستہ ہیں اور ہم کو نہایت زیادہ امید ہے کہ ان تسلیم شدہ حقوق کی مثال سابق آئندہ بھی پامالی نہ ہوگی۔ مسلمانوں کو ان کے استعمال کا موقعہ برابر ملتا رہے گا۔ بالخصوص پبلک جلسوں کی آزادی میں کبھی بھی کسی قسم کی رکاوٹ حائل نہ ہوگی۔ اور آپ کے زیر سایہ سنیوں کو پھولنے اور پھلنے کا موقعہ ملتا رہے گا۔ پھر میں مزید ہدیہ تشکر و امتنان پیش کرتا ہوا رخصت ہوتا ہوں۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۳۵۵)

۵۱۴۔ جس قدر ممکن ہو

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ کا ورد رکھئے

جو حالت ملک میں بے اطمینانی اور اضطراب وغیرہ کی پیش آرہی ہے، سب ہی جگہ در پیش ہے۔ قضاء و قدر کی کارسازیوں میں کیا چارہ ہے۔ مَا اَصَابَ مِنْ مُصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ ۔ بجز صبر و استقلال التوجہ التضرع الی اللہ چارہ ہی کیا ہے۔ جس قدر ہو حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ کا ورد رکھئے۔ اور لوگوں میں ثبات علی الدین اور صبر استقلال کی تلقین کرتے رہئے۔

اذا اشتدت بك البلوى   ففكر في الم نشرح

فعسر بين يسرين   اذا فكرته فافرح

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۳۵۶)

۵۱۵۔نہایت عاجزی اور حکمت عملی سے تبلیغ کریں

نوٹ:۔یہ مکتوب حسن میاں فقیہ داؤد بنونی ساؤتھ افریقہ کے نام ہے

محترم المقام، زید مجدکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

نہایت نرمی اور حکمت عملی سے تبلیغ کریں۔لوگوں کو راہ راست پر لائیں۔دین اسی طرح پھیلا ہے۔اور ساتھ ساتھ اپنی اصلاح پر بھی توجہ کرتے رہیں۔وہاں کے ماحول سے خود متأثر نہ ہوں۔اپنے ماحول سے دوسروں کو متأثر کریں۔حیات مستعار کو غنیمت سمجھیں۔زندگی کا ہر لحہ خدا کی یاد اور دین کی خدمت میں صرف کریں۔موت اور مابعد الموت کے احوال پیش نظر رکھیں۔جس قدر معلومات حاصل ہوں دوسروں کو بتائیں جن کو کلمہ نہ آتا ہو ان کو صحیح طور پر کلمہ اور اس کے معنی بتائیں۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۳۵۷)

۵۱۶۔والدین اگر غیر مسلم ہوں تو انکی خدمت گزاری ضروری ہے

میں اس وقت سفر میں ہوں۔لاہور اور سہانپور کے درمیان گاڑی چل رہی ہے۔ ایسے ہی اوقات میں فرصت ملتی ہے۔یکم ربیع الثانی کا والا نامہ سامنے ہے۔والدین کی اطاعت اس چیز میں واجب ہے جو کہ از قسم معصیت نہ ہو۔لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ، نیز والدین اگر غیر مسلم ہوں تو ان کی خدمت گذاری،،اور حسن معاشرت ضروری ہے۔وَاِنْ جَاهَدَاکَ عَلٰی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مَالَیْسَ لَکَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا،اگر بیٹے کی طبیعت کے خلاف زوجہ کو طلاق کا حکم کردیں تو بیٹے کو زوجہ کو طلاق دیدینا ضروری ہے۔جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے امتثال امر کا حکم دیا۔ بہر حال مکرہ اور منشط میں والدین کو راضی رکھنا اور خدمت کرنا ضروری ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۳۵۸)

۵۱۷۔ پروپیگنڈا۔ مولانا مدنی جمعیۃ علماء ہند سے بیزار ہیں

برادران اسلام صوبہ گجرات وضلع سورت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے علم میں یہ بات لائی گئی ہے کہ صوبہ گجرات اور ضلع سورت میں یہ پروپیگنڈا کیا جارہا ہے کہ (حسین احمد) جمعیۃ علماء ہند سے بیزار اور علیحدہ ہو چکا ہے۔ اسلئے میں آپ بھائیوں سے عرض رسا ہوں کہ اس پروپیگنڈے میں ذرہ بھر بھی حقیقت نہیں ہے۔ میں آج بھی جمعیۃ علماء ہند کا ممبر ہوں جیسا کہ مالٹا کی واپسی کے بعد تھا۔ اور ویسا ہی جمعیۃ کا خادم ہوں، جیا کہ سالہا سال سے چلا آرہا ہوں۔ میں حسب ضرورت وطاقت جمعیۃ علماء ہند کی خدمات انجام دے رہا ہوں اور مسلمانان ہند کے لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ وہ فرداً فرداً جمعیۃ علماء ہند کے ممبر بنیں اور اس کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے مسلمانوں کو تقویت اور بہبودی کا ذریعہ ہوں۔ موجودہ احوال اور دور حاضر میں بجز اس کے مسلمانوں کی مشکلات حل کرنے کا دوسرا راستہ بظاہر احوال نظر نہیں آتا۔ اس لئے سب حضرات کو اس بارے میں زیادہ سے زیادہ شریک ہونا اور تعاون کرنا ازبس ضروری ہے۔ یہ عظیم الشان دینی خدمت ہے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۳۵۹)

۵۱۸۔ مہمان خانہ میں پنجوقتہ جماعت

اگر چہ میرا مرض بھی زائل نہیں ہوا ہے مگر تخفیف ضرور ہے۔ روزانہ نقل وحرکت پر سانس چڑھ جاتی ہے۔ آپ حضرات کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کا سخت

محتاج ہوں۔ مسجد میں نماز با جماعت کیلئے جانا شروع کیا تھا۔ معالجین نے سانس چڑھا دیکھا تو منع کر دیا اور بہ تاکید کہا، کہ مہمانخانہ ہی میں پنجوقتہ جماعت کر لیا کریں۔ چنانچہ اسی پر عمل ہے۔ علاج اور پرہیز جاری ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۳۶۰)

۵۱۹۔ آپ کے مدرسہ کا دستور دیکھا

آپ کے مدرسہ کا تفصیلی خاکہ اور دستور دیکھا۔ بعض چیزوں میں الجھن بھی پیش آئی۔ مگر اتنی دور سے کس طرح گفت وشنید ہو سکتی ہے۔ اگر زندگی رہی اور اجتماع کی نوبت آئی تو دیکھا جائیگا۔ ماشاء اللہ عمدہ طریقہ سے مدرسہ ترقی کر رہا ہے۔ اللہم زد فزد
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۳۶۰)

۵۲۰۔ ملاقات کا ہرگز قصد نہ کریں

نوٹ یہ مکتوب گرامی مولانا قاضی زاہد الحسینی شمس آباد اٹک پاکستان کو ۲۲ جولائی ۱۹۴۲ء کو مراد آباد جیل سے لکھا گیا

میں بخیر وعافیت اور نہایت خوش وخرم ہوں۔ کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہے۔ مقدمہ چل رہا ہے۔ ابتدائی مراحل طے ہو چکے ہیں۔ اب ۲۳ جولائی کو بحث اور ۲۵ کو فیصلہ ہوگا۔

میرے محترم! لوازم عبودیت میں سے ہے کہ بندہ آقا کے حکم اور اسکی مرضی کا نہ صرف تابع بلکہ اس پر خوش بھی رہے۔ اور منازل عشق میں تو اس کی رضوان اور خوشنودی نصب العین اور مقصود بالذات ہونی چاہئے۔ پھر اس قلق اور اضطراب کے کیا معنیٰ؟ عالم اسباب میں فرما دیا گیا۔ **اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل ثم الامثل** ۔ آپ پر لازم ہے کہ اگر مجھ پر کوئی آثار قلق واضطراب کے ظاہر ہوتے ہیں تو مجھ کو نہ صرف صبر بلکہ شکر کی تلقین کرتے **من یرد اللہ بہ خیرا یصب منہ**

یاددلاتے مگر آپ خود اسلئے مضطرب نظر آتے ہیں۔ملاقات کا ہرگز قصد نہ فرمائیں۔ہفتہ میں ملاقات ہوتی ہے۔مگر صرف تین آدمیوں سے بیس منٹ کا وقت مقرر ہے۔اور ہر ملاقات پر بہت سے آدمی آجاتے ہیں۔اس لئے بہت سے احباب کو بغیر ملاقات کے واپس ہونا پڑتا ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۳۶۱)

۵۲۱۔شیخ الاسلامؒ کا ایفائے عہد

آپ کے ارشاد کے بموجب انشاء اللہ جب بھی اعظم گڈھ آنا ہوگا۔آپکے یہاں بھی حاضری دیا کروں گا۔چاہے چند منٹ یا چند گھنٹے ہی کے لئے کیوں نہ ہو۔میں عدیم الفرصت بہت ہوں۔

نوٹ:۔حضرت رحمۃ اللہ علیہ تاوصال وعدہ کا ایفاء فرماتے رہے بعض مرتبہ تواچانک رات کے چار بجے تشریف لے آئے اور چائے سے فارغ ہوکر واپس ہوگئے۔جس سے اپنی نادانی پر بڑا افسوس ہوا کہ ناحق اصرار کیا۔اصلاحی۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۳۷۰)

۵۲۲۔تدریس اور جلسے دونوں کا جمع کرنا دشوار ہے

تعجب ہے کہ آپ معاف نہیں فرماتے۔تدریس اور جلسے دونوں کا جمع کرنا دشوار ہورہا ہے۔مگر چونکہ آپ کا نادر شاہی حکم ہے۔انشاء اللہ ۹,مارچ کو حاضر ہوں گا۔غازیپور میں ۶،۷،۸,مارچ کو مدرسہ دینیہ کا جلسہ ہے۔اس میں شرکت کا وعدہ کر چکا ہوں۔وہاں سے فارغ ہوکر حاضری کا شرف حاصل کروں گا۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۳۷۰)

۵۲۳۔ ''ایں ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر''

اگر چہ دوسری جگہ کے پروگرام میں تغیر کرنا پڑتا ہے۔مگر انشاء اللہ امتثال حکم کیا جائے گا۔بہتر ہے آپ دس گیارہ مارچ ہی رکھ لیں۔

مولانا محمد طیب (سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند) بھی اس پر راضی ہو گئے ہیں۔ان کا والا نامہ پہونچا ہوگا۔میرے لئے سفر خرچ مت بھیجئے گا بوقت حاضری حساب کرلیا جائے گا۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۱۷۲)

۵۲۴۔صوبہ کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں شرکت

میں دیوبند سے ۳,جولائی کی شام کو بخاری شریف ختم کروادینے کے بعد معہ متعلقین ٹانڈہ کے لئے روانہ ہوا۔۴,جولائی کی شام کو صوبہ کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کیلئے لکھنؤ رکنا پڑا۔۷,جولائی کو ٹانڈہ پہونچا۔مولانا مسعود علی صاحب ندوی اور مولانا سید سلیمان ندوی بھی اسی گاڑی میں ہمراہ تھے۔جو کہ اعظم گڈھ جارہے تھے۔مجھ کو خیال تھا کہ ان حضرات کے ذریعہ آپ کو میرے ٹانڈہ پہونچنے کا علم ہو گیا ہوگا۔مگر آپ کے خط سے معلوم ہوا کہ ابھی تک آپ کو علم نہیں ہوا۔اس لئے یہ عریضہ ارسال کررہا ہوں۔انشاء اللہ ۴,۵,شوال تک یہاں مقیم رہوں گا۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص ۱۷۲)

۵۲۵۔میں سفر خرچ دینا بھول گیا تھا

نوٹ:۔حضرت والا کا ٹانڈہ (ضلع فیض آباد) سے بلانے کا تار پہونچا۔حاضر ہوا پھر چلا آیا۔نہ سفر طویل نہ اتنے کیلئے کوئی مجبوری آمدرفت میں بفراغت پانچ روپے خرچ ہوتے ہیں۔مگر اس ناچیز پر غیر معمولی شفقت کا تھوڑا سا اندازہ اس مکتوب گرامی سے ہو جاتا ہے۔نہ جانے حضرت نے ہم جیسوں کے ساتھ کیا کچھ نہ کیا۔جو تصور سے باہر ہے۔یہ ناچیز تو انہیں کا آزاد کردہ غلام ہے۔اصلاحی

اب مکتوب گرامی ملاحظہ فرمایئے۔

آپ میرے تار پر ٹانڈہ تشریف لائے۔ میں سفرخرچ دینا بھول گیا تھا۔ اس لئے یہ بیس روپے ارسال ہیں۔ قبول فرما کر ممنون فرمایئے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۳۸۲)

۵۲۶۔ حکومت ہند کی طرف سے سو روپے ماہوار کا وظیفہ

نوٹ:۔ یہ مکتوب مولانا نجم الدین اصلاحی کے نام ہے

۹ محرم مطابق ۶ اگست کا والا نامہ ملا۔ جس سے یہ معلوم ہوکر بہت خوشی ہوئی کہ حکومت ہند نے آپ کیلئے مبلغ سو روپے کا وظیفہ مقرر کردیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔ مبارک ہو۔ اسعد اور جملہ خدام سلام عرض کرتے ہیں

(مکتوبات شیخ الاسلام ج۔۴ ص۳۸۴)

الحمد للہ مکتوبات شیخ الاسلام جلد چہارم کے حقائق ومعارف
۱۸۔ ربیع الاول ۱۴۱۴ھ مطابق ۶، دسمبر ۱۹۹۳ء کو
بعد نماز مغرب تمام ہوئے۔ فالحمد علیٰ ذلک۔

تسہیل

نشر الطیب

فی

ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تالیف

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

کاوش

حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب فاروقی

استاذ مدرسہ باب الاسلام مسجد برنس روڈ کراچی

زمزم پبلشرز

نزد مقدس مسجد۔ اردو بازار۔ کراچی

فون ۷۶۷۲۵۶۷۷

تالیف

محدث جلیل حضرت مولانا حبیب الرحمن الاعظمی
نور اللہ مرقدہ

زمزم پبلشرز
نزد مقدس مسجد۔ اردو بازار۔ کراچی
فون ۷۷۲۵۶۷۳

جدید اضافہ شدہ ایڈیشن

اَغلاطُ العَوام

یعنی

عَوام میں مشہور غلط مسَائل

خصوصیات

• معتبر علماء کی تحقیقی نظر اور عرق ریزی کا ثمرہ۔ • عقائد و اعمال اور عبادات و معاملات میں افراط و تفریط سے محفوظ صراطِ مستقیم پر گامزن ہونے کے بہترین راہنما اصولوں پر مشتمل۔

تصنیف لطیف

حکیم الامت مجددِ الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہ

جدید اضافہ و نگرانی

مسیح الامت حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب قدس سرہ (خلیفہ حضرت تھانویؒ)

ترتیب جدید و حواشی

مولانا مہربان علی بڑوتوی

زمزم پبلشرز

نزد مقدس مسجد۔ اردو بازار۔ کراچی

فون ۷۷۲۵۶۷۳

اخلاقِ سلف

اُردو ترجمہ

تنبیہ المغترین

للقطب الربانی ابی المواہب الشیخ عبدالوہاب بن احمد الشعرانی رحمہ اللہ

ترجمہ وتلخیص

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتابگڑھی رحمہ اللہ

کتاب کی نمایاں خصوصیات

سلفِ صالحین کے رُوح پرور واقعات کا نادر مجموعہ
نیکی کا راستہ تلاش کرنے والوں کیلئے بہترین زادِ راہ
اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے آسان طریقوں کا انتخاب
نفس وشیطان کے مکر سے بچنے کی مفید تدابیر
معاملات ومعاشرت سے متعلق رہنما اصول
دل کی سختی کو دُور کرنے کے لئے مجرب

زمزم پبلشرز
نزد مقدس مسجد۔ اردو بازار۔ کراچی
فون ۷۷۲۵۶۷۳

از

مولانا محمد عاشق الٰہی بلندشہری مہاجر مدنی رحمہ اللہ

اس مجموعہ میں
مولانا موصوف کے تیس مقالات جمع کئے گئے ہیں جو مختلف ماہناموں میں شائع ہوئے ہیں جن میں امت مسلمہ کو مخاطب کرکے صلاح و فلاح کی طرف متوجہ کیا ہے اور دعوت دی ہے کہ اسلام کو پوری طرح اپنائیں

زمزم پبلشرز
نزد مقدس مسجد۔ اردو بازار۔ کراچی
فون ۷۷۲۵۶۷۳